عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

فتاویٰ محمودیہ

جلد ۴

از

فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہٗ
مفتی اعظم ہند دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ
خادم جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ الہند

مکتبہ محمودیہ
جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) الہند 245206

Design by: M.Rahman Qaasmi 9758814654

۴

عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

مقدمہ فتاویٰ محمودیہ

از

فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی قدس سرہٗ
مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند

ترتیب جدید

محمد فاروق غفرلہٗ

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ، یو پی ۲۴۵۲۰۶

انتباہ

تفصیلات

نام کتاب	:	فتاویٰ محمودیہ......۴
صاحب فتاویٰ	:	فقیہ الامت حضرت اقدس مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہ (مفتی اعظم ہند و دار العلوم دیوبند)
مرتب	:	محمد فاروق غفرلہٗ
کمپوزنگ	:	مجیب الرحمٰن قاسمی جامعہ محمودیہ علی پور 7895786325
سن اشاعت	:	۱۴۳۰ھ-۲۰۰۹ء
صفحات	:	۴۹۳
قیمت	:	

ناشر

مکتبہ محمودیہ

جامعہ محمودیہ علی پور ہاپوڑ روڈ میرٹھ (یوپی) پن کوڈ: ۲۴۵۲۰۶

اجمالی فہرست

تفصیلی فہرست

مضامین فتاویٰ محمودیہ جلد.....٤

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

کتاب الفرق

﴿فرقوں کا بیان﴾

☆............باب اوّل............☆

ردِّ شیعیت

☆............ باب سوم ....☆

ردِّ مودودیت

فصل اول: جماعت اسلامی

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	فصل دوم: جماعت اسلامی اور تنقید	

☆......☆......☆......☆

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	☆............ **باب چہارم** ....☆	
	تقلید کی شرعی حیثیت	
۱۷۵	تقلید	۳۰۴
۱۷۶	تقلید کی شرعی حیثیت	۳۰۵
۱۷۷	حدیث کی قسمیں	۳۰۷
۱۷۸	قیاس	۳۰۸
۱۷۹	اجتہاد	۳۱۰
۱۸۰	تقلید	۳۱۱
۱۸۱	مسائل کی قسمیں	۳۱۲
۱۸۲	پہلی قسم	۳۱۳
۱۸۳	دوسری قسم	//
۱۸۴	تیسری قسم	//
۱۸۵	چوتھی قسم	//
۱۸۶	ایک شبہ	۳۱۵
۱۸۷	ایک سوال	۳۱۶
۱۸۸	جواب	۳۱۶
۱۸۹	کیا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب بھی مقلد تھے	۳۱۹
۱۹۰	بعض مسائل میں دوسرے امام کے مذہب پر عمل کرنا شاہ ولی اللہ صاحبؒ کیا مقلد تھے؟	۳۲۱
۱۹۱	قول امام کے خلاف اگر حدیث ہو تو مقلد کیا کرے؟	۳۲۴

☆......☆......☆......☆......☆

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	☆.........**باب پنجم**.........☆	
	ردرضاخانیت	
۲۱۱	سنی، حنفی ، وہابی کی تعریف..........	۳۶۶
۲۱۲	وہابی کی تعریف..........	۳۶۹
۲۱۳	وہابی کون ہے؟..........	۳۷۱
۲۱۴	کیا تارک فرائض سنی کہلانے کا حقدار ہے؟..........	۳۷۳
۲۱۵	علماء دیوبند کے متعلق فتویٰ..........	۳۷۴
۲۱۶	بریلی اور دیوبند کے علماء میں امتیاز کی صورت..........	۳۷۵
۲۱۷	دیوبندیت اور بریلویت	۳۷۶
۲۱۸	اعلیٰ حضرت لقب کا حکم..........	۳۷۷
۲۱۹	اعلیٰ حضرت بریلوی کا ایک ملفوظ ، کیا خاں صاحب مسلمان ہیں۔..........	۳۷۸
۲۲۰	اعلیٰ حضرت کی فصاحت..........	۳۸۰
۲۲۱	بریلوی کی نماز دیوبندیوں کے پیچھے کیوں نہیں؟..........	۳۸۱
۲۲۲	خاں صاحب کی شفاعت کون کریگا۔..........	۳۸۲
۲۲۳	اشتہار مناظرہ مع اہل بدعت کی ایک عبارت کیا ان کو مناظرہ کا چیلنج دینا چاہیے؟	۳۹۴
۲۲۴	مباہلہ..........	۳۹۵
۲۲۵	یا شیخ عبدالقادر شیئاً للہ کہنا یا پڑھنا..........	۳۹۶
۲۲۶	مودودیت ورضاخانیت میں کون زیادہ مضر ہے۔..........	۳۹۷

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ

نمبر شمار	مضامین	نمبر صفحہ
	☆ .... باب ششم .... ☆	
	مختلف فرق باطلہ	

☆☆ تمت وبالفضل عمت ☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اوّل

﴿ردِّ شیعیت﴾

فرقۂ شیعہ امامیہ

الحمدللّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد الانبیاء وعلیٰ اٰلِہٖ الطاھرین واصحابہٖ الطیبین اجمعین الیٰ یومِ الدین. امابعد!

جب سے فرقۂ شیعہ امامیہ اثناعشریہ نے جنم لیا اسی وقت سے علماءِ حق نے اس کی تردید کی اس کے زیغ وضلال کو واضح کیا کسی نے اس پر مختصر لکھا، کسی نے تفصیل سے بیان کیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے منہاج السُّنۃ میں اس پر بسط سے کلام کیا۔

بادشاہ ہمایوں کے دور میں یہ فرقہ منظّم شکل میں جماعتی حیثیت سے ہندوستان آیا اور اپنے مخصوص نظریات (بغضِ صحابہ اور ان پر لعن، طعن) کی اشاعت کرنے لگا۔ ہمایوں نے علامہ ابن حجر مکی کو خط لکھا، جس پر ''تطہیر الجنان واللسان'' تصنیف کی گئی[1] نیز دوسری کتاب ''الصواعق المحرقۃ'' تصنیف فرمائی۔

اس کے بعد اکبر کا دور آیا تو یہ فرقہ ترقی کرنے لگا یہاں تک کہ جو دین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر

---

[1] دعانی الی تالیفھا الطلب الحثیث من السلطان ھمایون اکبر سلاطین الھند وسبب طلبہ ذلک انہ نبغ فی بلادہ قوم ینتقصون معاویۃ رضی اللہ وینالون منہ وینسبون الیہ العظائم ماھو بریٔ منہ (تطھیر الجنان مع الصواعق استنبول ص ۴، السبب الداعی الی تالیف ھٰذا الکتاب)

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

نازل ہوا اس کے مقابلہ میں دوسرا دین مستقل بنایا گیا۔

اسی زمانہ میں شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ تھے، ان کو قتل کرنے کی تجویز کی گئی۔ مگر وہ تجویز کامیاب نہیں ہوئی یہاں تک کہ اکبر کا انتقال ہوگیا۔

پھر جہانگیر تخت نشین ہوا تو اس نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اجین ریاست گوالیار میں قید کروادیا اور برسوں قید میں رکھا۔ پھر ایک خواب کی بنا پر متنبہ ہوکر اپنی غلطی کا اقرار کیا[۱] اور ان کو جیل سے نکال کر معافی مانگی۔

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرق ضالہ میں اس فرقہ کو سب سے زیادہ خطرناک بتایا ہے[۲]۔ تحریر فرمایا ہے کہ قرآنی اسلام کے مقابلہ میں اس فرقہ نے دوسرا اسلام تیار کیا ہے۔ اس کے عقائد کو شمار کرایا ہے کہ یہ عقائد قرآن کریم اور احادیثِ متواترہ اور اجماعِ امت کے خلاف ہیں[۳]۔ جن اکابر نے اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا انہوں نے اس احتیاط کی بنا پر کف اللسان والقلم کیا ہے کہ ممکن ہے مرنے سے پہلے توبہ نصیب ہوجائے۔ بغیر توبہ کے مرنے پر یہ احتیاطی پہلو بھی ختم ہوگیا۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

''جس کو پانچ سو علماء کی جماعت کے ذریعہ اورنگ زیب عالمگیر نے تصنیف کرائی۔

الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ بالله فهو کافر ولو قذف عائشة رضی اللّٰه عنها بالزنا کفر باللّٰه ومن انکر امامة ابی بکر الصدیق رضی اللّٰه عنه فهو کافر وعلیٰ قول بعضهم هو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر وکذالک

---

[۱] فغضب علیه السلطان وحبسه فی قلعة کوالیار...... ثم اخرجه السلطان من السجن (نزهة الخواطر ص: ۵/۴۴، الشیخ احمد بن عبدالاحد السرهندی، مطبوعه دائرۂ معارف عثمانیه حیدراباد. دائره معارف ص۱۲۷/۲، مطبوعه لاهور. مکتوبات امام ربانی مترجم ص۴۰، طبع لاهور)

[۲] بدترین جمیع فرق مبتدعان جماعت اند که باصحاب پیغمبر علیه وعلیهم الصلوٰة والسلام بغض دارند، (مکتوبات امام ربانی ۵۳ ص ۱۳۲/ج۱، کراچی)

[۳] رساله در رد روافض ص۱۶، مطبع مرتضوی دهلی

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

من انکر خلافة عمر رضی الله عنه فی اصح الاقوال کذا فی الظهیریة. ویجب اکفار هم باکفار عثمان وعلی وطلحة وزبیر وعائشة رضی الله عنهم ویجب اکفار الزیدیة کلهم فی قولهم بانتظار نبی من العجم ینسخ دین نبینا وسیدنا محمد صلی الله علیه وسلم کذا فی الوجیز للکردری ویجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح وبانتقال روح الاله الی الائمة وبقولهم فی خروج امام باطن وبتعطیلهم الامر والنهی الیٰ ان یخرج الامام الباطن وبقولهم ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی الیٰ محمد صلی الله علیه وسلم دون علی بن ابی طالب رضی الله عنهم وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذا فی الظهیریة[1] فتاوی عالمگیری مختصراً ص: ۲۸۳، ج: ۲.

مشہور مفسّر ومحدِّث حافظ ابن کثیرؒ نے سورۂ فتح کی آیت لِیَغِیْظَ بِهِمُ الْکُفَّارُ کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ امام مالکؒ نے اس آیت کو روافض کے کفر کی ایک قرآنی دلیل قرار دیا ہے[2]۔ تفسیر خازن[3] اور معالم التنزیل[4] میں بھی امام مالکؒ کے استدلال کی طرف اجمالی اشارہ موجود ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفاء[5] میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب

[1] فتاوی عالمگیری ص ۲۶۴ / ج ۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطلب موجبات الکفر، مطبوعه ماجدیه کوئٹه.

[2] (لیغیظ بهم الکفار) ومن هٰذه الاٰیة انتزع الامام مالک رحمة الله علیه فی روایة عنه بتکفیر الروافض الذین یبغضون الصحابة رضی الله عنهم قال لانهم یغیظونهم ومن غاظ الصحابة رضی الله عنه فهو کافر لهٰذه الاٰیة (تفسیر ابن کثیر ص ۴/۳۱۴، مکتبه تجاریه مکه، سورۂ فتح تحت آیت: ۲۹)

[3] قال مالک بن انس من اصبح وفی قلبه غیظ علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقد اصابته هٰذه الاٰیة (تفسیر خازن ص ۴/۱۶۲، المطبعة المیمنیة بمصر، سورۂ فتح تحت آیت: ۲۹)

[4] معالم التنزیل ص: ۴/۲۰۷، سورۂ فتح تحت آیت: ۲۹، مطبوعه ادارۂ تالیفات اشرفیه.

[5] ازالة الخفاء ص: ۱۶ / ج ۲، فضیلت خلفاء برترتیب خلافت، مطبوعه دهلی. ازالة الخفاء مترجم ص: ۲/۳۷۶، فصل هفتم، مطبوعه کراچی.

اور دینی کارنامے تفصیل سے بیان فرمائے ہیں اور اس فرقہ امامیہ پر شدومد سے رد فرمایا ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحفۂ اثنا عشریہ میں اس فرقۂ باطلہ کے عقائد شنیعہ لکھ کر ان کو خوب رد فرمایا ہے۔ حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فرقہ کی تردید میں ہدایۃ الشیعہ تصنیف فرمائی۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''ہدیۃ الشیعہ'' میں بڑے دلائل سے اس فرقہ کے معتقدات کا رد کیا ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایۃ الرشید میں تفصیل سے اس فرقہ کا رد فرمایا ہے۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:۔

نعم لا شک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی الله عنها او انکر صحبة الصدیق رضی اللہ عنہ او اعتقد الالوهية فی علی او ان جبرئیل غلط فی الوحی او نحو ذالک من الکفر الصریح المخالف للقرآن[1] شامی ج۳ ص ۲۹۴.

الغرض اپنے اپنے دور میں اہلِ سنت والجماعت (**هم ما انا علیه و اصحابی**[2]) اس فرقہ پر رد کرتے چلے آئے ہیں۔ اس فرقہ کی کتابیں کمیاب یا نایاب تھیں۔ مگر اب چھپ چکی ہیں۔ جو شخص ان کا مطالعہ کرے گا وہ خود بھی دیکھ لے گا کہ وہ کس قدر کفریات پر مشتمل ہیں۔ مثلاً کافی، منہج الصادقین، البرہان فی تفسیر القرآن، فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب، حیات القلوب، کشف الاسرار وغیرہ وغیرہ[3]۔ فقط واللہ الہادی الیٰ صراط مستقیم

املاہ العبد محمود غفرلہٗ

---

[1] شامی طبع بیروت و کراچی ص۲۳۷/۴، مطلب مهم فی حکم سب الشیخین، باب المرتد، کتاب الجهاد.

[2] مشکوة شریف ص: ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند. **(حاشیه نمبر: ۳/ اگلے صفحه پر ملاحظه فرمائیں)**

شیعوں کے عقائد وافعال اوران کے متعلق شرعی فیصلہ

(نکاح، نماز جنازہ، ذبیحہ، کھانے پینے میں تھوکنا)

سوال:- اہل سنت والجماعت ہونے کے لئے کیا شرط ہے؟ کیا وہ آدمی بھی سنی ہوسکتا ہے؟ جو یہ کہے کہ میری والدہ سنی تھیں اور میرے باپ شیعہ، اور شخص مذکور نے جس عورت سے نکاح کیا ہے، وہ کٹر قسم کی شیعہ ہے، اور حتی کہ ان صاحب نے اپنی لڑکی کا نکاح شیعہ مجتہد کے لڑکے سے کیا ہے، یہ صاحب شیعوں کے ماتمی جلسوں میں باقاعدگی سے شریک ہوتے ہیں اور سنی ہونے کا بھی دم بھرتے ہیں، موجودہ امام صاحب سے پہلے امام مسجد کا فیصلہ تھا کہ یہ شخص

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳؎ **فائدہ:**- کافی، شیعہ اثنا عشریہ کی کتب حدیث میں سب سے زیادہ مستند اور معتبر ومعتمد ابوجعفر یعقوب کلینی رازی (متوفی ۳۲۸ھ) کی الجامع الکافی ہے ان کے نزدیک اس کا درجہ صحیح بخاری سے بھی زیادہ ہے اس کی چار جلدیں ہیں ڈھائی ہزار کے قریب صفحات ہیں سولہ ہزار سے زیادہ روایات ہیں پہلی جلد میں احکام ومسائل کا بیان ہے ان کا نام فروع کافی ہے۔

فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب:- ابوعلی حسین بن محمد تقی نوری طبرسی (متوفی ۱۳۲۰ھ) کی ضخیم کتاب جو حضرت علی مرتضی کی طرف منسوب شہر نجف اشرف میں خاص مشہد امیر المومنین میں بیٹھ کر ۱۲۹۲ھ اپنے دعویٰ تحریف قرآن پر دلائل کے انبار لگادئے ہیں۔

کشف الاسرار:- قائد ایران روح اللہ خمینی کی فارسی زبان میں تقریباً ساڑھے تین سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے۔ جس میں ادعائی انداز میں خلفائے ثلاثہ اوران کے رفقاء تمام اکابر صحابہ کے متعلق یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے کہ وہ انتہائی درجہ کے بدکردار طالب دنیا ظاہر میں مسلمان باطن میں کافر وزندیق تھے۔

منہج الصادقین:- فتح اللہ کاشانی مجتہد شیعہ کی تالیف ہے

البرہان فی تفسیر القرآن:- مولفہ ہاشم البہرانی (متوفی ۱۱۰۸ھ) مطبوعہ ایران

حیات القلوب:- مولفہ علامہ باقر مجلسی

(ملاحظہ ہو ''الشیعۃ والقرآن'' مولفہ احسان الٰہی ظہیر، ''ایرانی انقلاب'' مولفہ مولانا منظور صاحب نعمانی)

فائدہ:- عقائد الشیعہ، بھی اس موضوع پر ایک مبسوط کتاب ہے جو دوسری کتابوں سے بے نیاز کردیتی ہے۔
(مولفہ مفتی محمد فاروق صاحب زید مجدہم مطبوعہ جامعہ محمودیہ علی پور میرٹھ)

شیعہ ہے، اور اگر یہ اپنے آپ کو سنی کہتا ہے تو اس کا نکاح شیعہ عورت کے ساتھ نہیں ہوسکتا، اور موجودہ امام صاحب کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ یہ غالی قسم کا شیعہ ہے، اور تقیہ باز ہے اور اس کی بات نا قابل اعتماد ہے، کیا شیعہ سنی کا نکاح آپس میں ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(۲) ایک شخص جو خود ساختہ سنی ہونے کا دعویدار ہے، حالانکہ یہ ثابت ہو چکا ہیکہ یہ شخص شیعہ ہے اور امام صاحب شیعوں اور رافضیوں کو دائرۂ اسلام سے خارج کرتے ہیں اور امام صاحب نے مسلمانوں کی کثیر جماعت کی موجودگی میں جمعۃ المبارک کے دن اعلان کیا کہ میں کسی شیعہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھاؤں گا اور نہ کسی سنی کو جنازۂ شیعہ ورافضی میں کھڑا ہونے دونگا، ورنہ وہ سنی اسلام سے خارج ہوجائیگا، اور تجدید اسلام اور قبول نکاح دوبارہ کرنا ہوگا، کیا سنی مسلمان شیعہ رافضی کی نماز جنازہ پڑھ سکتا ہیکہ نہیں؟ اور ایسا کرنے والوں کیلئے شرعی حکم کیا ہے؟

(۳) کوئی سنی ہونے کا دعویدار کسی ذاتی مخالفت کی بنا پر شیعہ سنی مسئلہ پر کسی امام مسجد کے بارے میں یہ کہے کہ میں فلاں مسلمان کے جنازہ کی نماز امام مسجد کے پیچھے نہیں شیعہ کی اقتداء میں پڑھی ہے تو ایک دوسرے مسلمان نے سوال کیا کہ سوچ سمجھ کر کہہ رہے ہو تو اس نے کہا ہاں، بلکہ فرض عین کی اقتداء بھی شیعہ کے پیچھے کی ہے اور میں نماز فرض اور دیگر نماز اس امام کے بجائے شیعہ کی اقتداء میں پڑھتا ہوں، اس فعل سے تین توہین کے پہلو نکلے۔

(الف) فرض نماز

(ب) نماز جنازہ

(ج) میت کی توہین

امام مسجد جس کے پیچھے خلق کثیر نماز پڑھتی ہے ایسے شخص کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟ مسلمانان ورکنگ نے تو اس کو اپنی جماعت سے خارج کردیا ہے، اور میل جول ختم کردیا ہے، شرعی طور پر اس کا حل فرمایا جاوے۔

(۴) کیا شیعہ کے پیچھے نماز جنازہ شیعہ میت کی ہوسکتی ہے نہیں؟ اگر اہل سنت کے امام

کے انکار کی وجہ سے دوستی ہونے کے سبب شیعہ کی نماز جنازہ میں شریک ہوجائیں تو ان کے لئے شرعی حکم کیا ہے؟

(۵) شیعہ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے یا نہیں؟ اور ان سے لین دین کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ جبکہ ایک سنی مسلمان کی دوکان موجود ہو تو کون سی بہتر ہے؟

(۶) کیا یہ ثابت ہے کہ شیعہ سنی کو چائے پانی وغیرہ میں تھوک کر پینے کو دیتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت نبی کریم ﷺ نے جو عقائد، اعمال واخلاق تعلیم فرمائے ان کو اختیار کرنے والے حضرات اہل سنت کہلاتے ہیں، اولاً صحابہ کرامؓ نے ان کو اختیار کیا پھر اس کے بعد دوسروں نے اس کی پیروی کی ھم ما انا علیہ و اصحابی[1] مذہب شیعہ کا بانی ابن سبا (یہودی) تھا اس نے انتہائی تلبیس سے اس کا پرچار کیا اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے مسلمانوں میں گھسا اور اعتقادی وعملی بددینی پھیلائی[2] شیعوں کی کتاب اصول میں لکھا ہے کہ

[1] عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ ...... ان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث و سبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی، رواہ الترمذی (مشکوۃ ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

ترجمہ:- حقیقت یہ ہیکہ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائیگی ان میں سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک ملت کے صحابہ نے عرض کیا وہ کون ہے فرمایا جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں۔

[2] السبائیۃ اصحاب عبداللہ ابن سبا الذی قال لعلی علیہ السلام انت انت یعنی انت الا لہ فنفاہ الی المداین وزعموا انہ کان یھودیا فاسلم وکان فی الیھودیۃ یقول فی یوشع بن نون وصی موسی مثل مال قال فی علی علیہ السلام وھو اول من اظھر القول بالغرض بامامۃ علی ومنہ انشعبت اصناف الغلاۃ الملل والنحل ص: ۱۱، السبائیۃ، مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، تحفۂ اثنا عشریہ مترجم ص: ۴، باب اول، اس امر کے بیان میں کہ کس طرح مذہب شیعہ پیدا ہوا،

حضورﷺ کے تین صحابہ اسلام پر باقی رہے تھے اور سب مرتد ہو گئے تھے[1]، (نعوذ باللہ) نیز قرآن کریم کو یہ لوگ محرف مانتے ہیں، فصل الخطاب[2] میں تصریح ہے، ان کا عقیدہ ہے کہ جو قرآن اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا اس کو لیکر امام مہدی غار سرمن رائے میں روپوش ہو گئے، اس کے بعد قرآن کریم کے نام سے جو موجود ہے، وہ بیاض عثمانی (حضرت عثمان کی نوٹ بک) ہے،[3] نیز حضرت عائشہ صدیقہؓ پر زنا کی تہمت لگانا ان لوگوں میں عام ہے،[4] ان کے بنیادی مسلک میں ہے جہاں تک ہو سکے اہل سنت والجماعت کو اذیت پہونچاؤ، نجاست میں ملوث کرو، نجاست کھلاؤ پلاؤ، ان کی نمازیں خراب کرو وغیرہ وغیرہ، ایک شیعہ مسجد میں سنی بن کر نماز کیلئے آتا تھا، صف اول میں کھڑا ہوتا اور اقامت کی حالت میں اپنی داڑھی کو ہاتھ سے حرکت دیتا تھا جو بھیگی ہوئی رہتی تھی اس میں سے قطرات داہنے اور بائیں نمازیوں پر اور مسجد کی

---

[1] وروی العیاشی عن الباقر علیه الصلاة والسلام قال کان الناس اهل ردة الا ثلاثة (اصول کافی ص: ۳/۳۴۴، بحواله عقائد الشیعه ص: ۵۵، مطبوعه فیض محمدی دیوبند)

[2] عن الائمة علیهم السلام فی زیارة جامعة طویلة معروفة وفیها فی ذکر ماحدث بعد النبیﷺ وعقت سلمانها وطردت مقدادها ونفت جندبها وفتقت بطن عمارها وحرفت القرآن وبدلت الاحکام، (فصل الخطاب الشیعه والقرآن ص: ۱۵۶، مطبوعه اداره ترجمان السنة لاهور)

[3] الخامس انه قد استفاض فی الاخبار ان القرآن کما انزل لم یولفه الا امیر المومنین علیه السلام بوصیة من النبیﷺ فبقی بعد موته ستة اشهر مشتغلا بجمعه فلما جمعه کما انزل اتی به الی المتخلفین بعد رسول اللهﷺ فقال لهم هذا کتاب الله کما انزل فقال له عمر بن الخطاب لا حاجة بنا الیک ولا الی قرآنک عندنا قرآن کتبه عثمان فقال لهم علی علیه السلام لن تروه بعد هذا الیوم ولا یراه احد حتی یظهر ولدی المهدی علیه السلام (الانوار النعمانیة ص: ۲/۳۶۰، نور فی الصلاة، مطبوعه موسسة العلمی بیروت) لایری القرآن الاصلی بعد الیوم حتی یظهر المهدی، (تاریخی دستاویز ص: ۲۲۴، شیعه اور عقیده تحریف القرآن الکریم، مطبوعه سپاه صحابه پاکستان، نبراس ص: ۳۱۴، المنتظر المهدی، مطبوعه امدادیه ملتان.

[4] عائشة وهی ام المومنین مطهرة من الزنا وبریة مما قال الروافض الخ (شرح فقه اکبر ص: ۱۳۴، تعداد ازواج النبیﷺ، مطبوعه رحیمیه دیوبند)

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

صف پر پڑتے تھے، وہ قطرات پانی کے نہیں تھے، بلکہ داڑھی کو پیشاب میں بھگو کر لاتا تھا، تحقیق ہونے پر اس کی مرمت کی گئی، یہ شیعہ اسلام سے بالکل خارج ہیں[1]، ان کا نکاح کسی سنی مرد وعورت سے جائز نہیں[2]، یہ مرجائیں تو ان کے جنازہ کی نماز بھی نہیں[3]، ایسے شخص کو امام بنانا بھی اپنی نماز کو برباد کرنا ہے[4]، ان کے مذہب میں تقیہ ایسی چیز[5] ہے کہ جب چاہیں اپنے آپکو کافر

[1] الرافضی اذا کان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ بالله فهو کافر ولو قذف عائشة رضی الله عنها بالزنا کفر بالله ویجب اکفار الرافض فی قولهم برجعه الاموات الی الدنیا وبقولهم ان جبریل غلط فی الوحی الی محمد ﷺ دون علی ابن ابی طالب رضی الله عنه وهولاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین (عالمگیری مختصراً ص: ۲/۲۶۴، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ومنها مایتعلق بالانبیاء علیهم السلام، مطبوعه کوئٹه، شامی زکریا ص: ۶/۳۷۸، باب المرتد، مطلب مهم فی حکم سب الشیخین)

[2] ولا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصلیة وکذا لا یجوز نکاح المرتدة مع احد، عالمگیری کوئٹه، ص: ۱/۲۸۳، کتاب النکاح، القسم السابع المحرمات بالشرک، (الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۴/۳۷۶، باب نکاح الکافر، مجمع الانهر ص: ۱/۵۴۷، باب نکاح الکافر، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت)

[3] وشرطها ای شرط جواز الصلاة علیه اسلام المیت فلا تصح علی الکافر لقوله تعالیٰ ولا تصل علی احد منهم مات ابداً التوبة: ۸۴/الخ، مجمع الانهر ص: ۱/۲۶۸، باب صلاة الجنائز، فصل، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت، تبیین الحقائق ص: ۱/۲۳۹، باب الجنائز، مطبوعه امدادیه ملتان، تاتارخانیه کراچی ص: ۲/۱۶۱، القسم الثالث، فی بیان من یصلی علیه ومن لا یصلی علیه.

[4] ولا یجوز خلف الرافضی والجهمی والقدری والمشبه الخ (تبیین الحقائق ص: ۱/۱۳۴، باب الامامة، مطبوعه امدادیه ملتان، شامی زکریا ص: ۲/۳۰۰، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة اقسام، حاشیة الشلبی س: ۱/۱۳۴، باب الامامة، مطبوعه امدادیه ملتان)

[5] عن ابی جعفر علیه السلام التقیة فی کل ضرورة وصاحبها اعلم بها حین تنزل به، (اصول کافی ص: ۲/۲۱۹، کتاب الایمان والکفر، مطبوعه دارالکتب الاسلامیة تهران، منهاج السنة ص: ۱/۱۵۹، مطلب ان التقیة من اصول دین الرافضة، مطبوعه المکتبة السلفیة لاهور)

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

کہدیں، جب چاہیں مسلمان، اپنے آپکو شیطان بھی کہہ سکتے ہیں، اور ایسے ہی صحابہ کرامؓ کو بھی شیطان سے تعبیر کرتے ہیں جنکے ایمان پر حضرت نبی اکرم ﷺ نے پورا اطمینان ظاہر فرمایا، ایسے لوگوں کا ذبیحہ بھی درست نہیں[۱]، امید ہے کہ آپکے سب سوالات کا جواب آ گیا ہوگا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۹/۹۹ھ

بارہ امام

سوال:- علماءِ تشیع کا بیان ہے کہ بارہ امام خدا کے مقرر کردہ ہیں اور دوسروں کے امام ہیں جن کا نام امام بندوں نے انتخاب کیا ہے۔ لیکن صرف تین سے کام نہ چل سکنے کی بنا پر ایک اور کو شامل کرلیا۔ اس طرح اماموں کی تعداد چار ہوگئی۔ ہر زمانہ میں امام کا انتخاب عمل میں آتا ہے۔ اس لئے تین کو رضوان اللہ علیہم اجمعین کہتے ہیں، اور چوتھے کو کرّم اللہ وجہہ کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بارہ امام جن کا انتخاب خدا نے کیا ہے وہ صحیح ہیں اور دوسرے غلط ہیں من گڑھت ہیں۔ کربلا کے جنگ کی اصل وجہ بھی یہی ہے کہ یزید نے حسینؓ سے مطالبہ کیا تھا کہ آپ اپنی فہرست سے ۱۲ میں ایک کم کر کے میرا نام درج کرلیں۔ بعد شہادت حسینؓ سکینہ سے بھی یہی مطالبہ کیا گیا ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ مندرجہ بالا بیان کیا واقعی صداقت پر مبنی ہے۔ اگر نہیں ہے تو قرآن و حدیث سے مطلع فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان علماءِ تشیع سے پوچھ کر قرآن پاک کی وہ آیت لکھیں جس میں بارہ اماموں کو نام بنام

---

[۱] ومنها ان يكون مسلما او كتابيا فلا تو كل ذبيحة اهل الشرك والمجوسى والوثنى وذبيحة المرتد (بدائع الصنائع زكريا ص: ۱۶۴/۴، كتاب الذبائح والصيود، قبيل ذبائح النصارى، تبيين الحقائق ص: ۲۸۶م۶، كتاب الذبائح، مطبوعه امداديه ملتان)

متعین کیا گیا ہو، اگر حدیث شریف میں ان کے نام حضرت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائے ہوں تو وہ حدیث ان سے دریافت کر کے الفاظِ حدیث مع تعیین کتاب و سندِ حدیث تحریر کریں۔ وہ علماء نہ نصِ قرآنی پیش کرسکیں گے نہ حدیثِ مستند فَاِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوْا النَّارَ۔[۱]

اگر ہم کوئی دعویٰ کریں تو دلیل کا مطالبہ ہم سے کیا جاوے اگر شیعہ دعویٰ کریں تو انسے دلیل کا مطالبہ کیا جاوے، آپکا تحریر کردہ دعویٰ شیعہ کی طرف سے ہے اسکی دلیل کا مطالبہ انسے کیا جائیگا جب وہ دلیل پیش کریں گے تو آگے پھر کسی دوسری بات کا نمبر ہوگا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۴/۹۰ھ

مذہبِ شیعہ اختیار کرنے والے کے ساتھ تعلقات

سوال:- ایک شخص سنی مذہب کا ہے اسنے مذہب شیعہ کا اختیار کیا ہے اور کسی سنی مذہب والے نے اسکے تمام کاروبار آمد و رفت برادرانہ کو قطع نہیں کیا اور ایسی حالت میں دوسرے سنّی مذہب والے کو کیا کرنا چاہئے اور اس شیعہ ہوجانیوالے کے ساتھ کیا برتاؤ برادرانہ کرنا چاہئے۔

(۲) شادی، ختنہ، عقیقہ وغیرہ تقریبات میں اس شیعہ ہونے والے کو بلا سکتے ہیں یا نہیں۔ نیز اس کے یہاں تقریبات میں شامل ہونا چاہئے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(اور۲) شیعہ کے مختلف فرقے ہیں۔ جو فرقہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت زنا لگاتا ہے یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کا منکر ہے یا حضرت علی رضی اللہ عنہ میں اللہ تعالیٰ کا حلول مانتا ہے یا ان کو نبی آخر الزماں اعتقاد کر کے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے متعلق

[۱] اقتباس سورۂ بقرہ آیت: ۲۴. **ترجمہ**:- پھر اگر تم یہ کام نہ کر سکے اور قیامت تک بھی نہ کرسکو گے تو پھر ذرا بچتے رہیو دوزخ سے۔ (بیان القرآن)

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

وحی پہنچانے میں غلطی کا معتقد ہے یا قرآن کریم میں تحریف مانتا ہے وہ کافر ہے اس سے تعلقات رکھنا اس کے یہاں کھانا پینا آنا جانا قطعاً ناجائز ہے۔

جو شخص ایسے فرقۂ شیعہ سے تعلق رکھتا ہے اولاً اس کو نرمی سے مسئلہ سمجھا دیا جائے اگر وہ نرمی سے نہ مانے تو اس سے بھی قطع تعلق کر دیا جائے۔ تاکہ وہ تنگ آکر باز آجائے۔

لا شک فی تکفیر من قذف السیدة عائشة رضی اللّٰہ عنها او انکر صحبة الصدیق رضی اللّٰہ عنه او اعتقد الالوهیة فی علی رضی اللّٰہ عنه او ان جبرئیل علیه السلام غلط فی الوحی او نحو ذٰلک من الکفر الصریح المخالف للقرآن اھ (شامی[1] ص ۳/۴۵۳) فقط واللّٰہ سبحانه وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبد اللطیف ۹ شعبان ۵۵ھ

شیعہ کے لئے ایصال ثواب

سوال:- زید حافظ قرآن، اور ایک مسجد میں امام ہے اور زید کو ایک شیعہ نے اپنے قبرستان میں قرآن شریف پڑھنے کے لئے مقرر کیا ہوا ہے۔ زید روزمرّہ صبح کو شیعہ قبروں پر ایک پارہ یا کم وبیش پڑھ کر ایصال کرتا ہے۔ چند مسلمانوں نے زید پر اعتراض کیا بوجہ مندرجۂ بالا زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے عبد اللہ ابن ابی منافق یہودی کے لئے ایصال ثواب کیا اور شیعہ مذہب پر علماء حنفیہ نے متفقہ فتویٰ کفر نہیں دیا۔ ایسی صورت میں جب کہ وہ مسلمان ہیں یقیناً اس کی مذہب رکاوٹ نہیں کرتا۔ اس تنازعہ میں

---

[1] شامی کراچی ص:۴/۲۳۷، مطبوعہ نعمانیہ ص:۳/۲۹۴، مطلب مهم فی حکم سب الشیخین، باب المرتد، کتاب الجهاد. عالمگیری کوئٹه ص:۲/۲۶۴، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بالانبیاء. البحر الرائق کوئٹه ص:۵/۱۲۱، باب احکام المرتدین.

چند مسلمانوں نے زید کے پیچھے نماز جمعہ ادا نہیں کی بلکہ جس مسجد میں آج تک جمعہ نہیں ہوتا تھا اس مسجد میں جدید طریقہ پر جمعہ کرایا حالانکہ شہر میں اور چند مسجدوں میں جمعہ ہوتا تھا اس مسجد کو بھی چھوڑ کر کسی دوسری جامع مسجد میں ادا کر سکتے تھے۔ اندریں حالت دریافت طلب امر یہ ہے کہ شیعہ پر ایصال ثواب بصورتِ مندرجۂ بالا جائز ہے یا نہیں۔ نیا جمعہ کرانا جب کہ اور مسجدیں موجود تھیں کیسا ہے۔ اگر شیعہ کی قبور پر ایصال ثواب جائز ہے تو اس قسم کا نزاع بین المسلمین پیدا کرنے والے اشخاص کس حکم میں ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

انکے عقائد دریافت کر لئے جائیں اگر وہ شیعہ عقیدۂ کفریہ رکھتے تھے تو ان کیلئے دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کرنا حرام ہے[۱] اس صورت میں اگر باز نہ آئے اور اس سے بہتر امامت کا اہل دوسرا شخص موجود ہو تو اس کو امام بنانا چاہئے۔ زید کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے،[۲] اور عبداللہ ابن ابی کے واقعہ سے زید کا استدلال کرنا صحیح نہیں کیوں کہ جب حضور ﷺ نے اس کیلئے دعا کی اور جنازہ کی نماز پڑھی تو ممانعت کی آیت نازل ہوئی۔ تفسیر مظہری میں پورا واقعہ نقل کر کے لکھا ہے۔

فصلی علیه فانزل اللّٰه تعالیٰ لَا تُصَلِّ المراد بالصلوٰة الدعاء والاستغفار للميت فيشتمل صلوٰة الجنازة ايضاً لانها مشتملة على الدعاء والاستغفار عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَداً .(تفسير مظهری[۳] سورۂ توبه ص ۷۱)

---

۱ ولا يجوز الدعاء للمشركين بالمغفرة طحطاوی مصری ص: ۲۲۰، فصل فی بيان سننها الحق حرمة الدعا بالمغفرة للكافر شامی كراچی ص: ۵۲۲، ج ۱. باب صفة الصلاة. البحر الرائق ص ۳۳۰/۱، طبع كوئٹه، فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة الخ.

۲ ويكره امامة عبدواعرابی وفاسق (در مختار) ان كراهة تقديمه كراهة تحريم (شامی بيروت ص ۵۶۰/۱، باب الامامة، قبيل مطلب البدعة خمسة اقسام)

۳ تفسير مظهری ص: ۲۷۶/۴، سورۂ توبه تحت آيت: ۸۴، مطبوعه ندوة المصنفين.

ایک شہر میں جمعہ اگر چہ متعدد جگہ جائز ہے[۱]، لیکن تقلیل جمعہ شرعاً مطلوب ہے اسلئے زید کا علیحدہ کرنا دشوار ہوتو کسی دوسری مسجد میں جہاں پہلے سے جمعہ ہوتا ہو پڑھ لیا جائے مستقل جمعہ قائم کرنا مصالح جمعہ کو فوت کرتا ہے۔[۲]

اگر وہ شیعہ عقائد کفریہ نہیں رکھتے تو ان کیلئے ایصال ثواب کرنا درست ہے۔[۳] اس صورت میں زید کو امام بنانا جائز ہے اور جھگڑا کرنا منع ہے اور موجب فتنہ ہے جس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔ اجرت لے کر ایصال ثواب کرنا گناہ ہے،[۴] اس سے بھی رکنا ضروری ہے اگر زید اس کو ترک نہ کرے تب بھی اس کی امامت مکروہ ہے۔[۵] فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ ۱۹۶۸ء

شیعہ کو ایصال ثواب

سوال:-سنی بیوی کو شیعہ خاوند کے لئے دعاءِ مغفرت یا ایصالِ ثواب کرنا کیسا ہے؟ اور سنی کو شیعہ کے لئے عام طور سے ایصال ثواب کا کیا حکم ہے۔

---

۱ وتؤدی فی مصر واحد بمواضع کثیرة (الدرالمختار مع ردالمحتار نعمانیه ص ۱/۵۴۱، شامی بیروت و کراچی ص: ۲/۱۴۴، باب الجمعة. مطلب فی جواز استنابة الخطیب.

۲ معارف الحدیث ص ۳/۳۷۶، جمعه وعیدین، الفرقان بکڈپو لکھنؤ مصنفه مولانا منظور نعمانیؒ.

۳ ویجوز الدعاء بالمغفرة لجمیع المومنین جمیع ذنوبهم (طحطاوی ص ۲۲۰، فصل فی بیان سننها، مطبوعه مصری، البحرالرائق ص ۱/۳۳۰، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة الخ، مکتبه ماجدیه کوئٹه)

۴ ان ماشاع فی زماننا من قراء ة الاجزاء بالاجرة لا یجوز (شامی نعمانیه ص:۳۵، ج:۵، شامی بیروت ص ۶/۵۶، کتاب الاجارة، مطلب تحریر مهم فی عدم جواز الاستیجار علی التلاوة الخ)

۵ ویکره امامة ......فاسق (الدر مع الرد کراچی ص ۱/۵۶۰، باب الامامة)

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر اس کے عقائد کفریہ نہیں جیسا کہ بعض فرقوں کے ہیں[۱] تو دعاء مغفرت درست ہے[۲]۔ اس میں شوہر اور غیر سب برابر ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

شیعوں کے سلام کا جواب

سوال:- شیعہ وغیرہ اگر اہل السنّت والجماعت کو السلام علیکم کریں تو جواب میں وعلیکم السلام کہنا چاہئے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شیعہ فاسق ہیں کافر نہیں ہیں انکے سلام کا جواب شریعت کے مطابق وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ[۳] دینا چاہئے اور جو شیعہ کافر ہیں انکے جواب میں صرف وعلیکم کہہ دینا چاہئے[۴]۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

۱ الرافضی اذا كان يسب الشيخين ويلعنهما فهو كافروان كان يفضل عليا عليهما فهو مبتدع (شامی بیروت ص۲۳۷/۴، باب المرتد، مطلب فی حکم سب الشیخینؓ، شامی نعمانیہ دیوبند ص۲۹۳/۳،

۲ ولا يجوز الدعاء للمشركين بالمغفرة ويجوز الدعاء بالمغفرة لجميع المومنين جميع ذنوبهم (طحطاوی ص۲۲۰، فصل فی بیان سننها، البحر الرائق ص۳۳۰/۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة الخ، مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ)

۳ واختلف فی السلام علی الفساق فی الاصح انه لا يبدأ بالسلام الخ، اس عبارت سے معلوم ہوا کہ فاسق سے ابتدا بالسلام مکروہ ہے البتہ اگر وہ سلام کرے تو اس کا جواب دینا چاہئے۔

۴ ولا بأس برد السلام على اهل الذمة ولكن لا يزاد على قوله وعليكم (فتاویٰ عالمگیری ص۳۲۵/۵، کتاب الکراهية، الباب السابع فی السلام وتشميت العاطس، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند، شامی کراچی ص۴۱۳/۶، فصل فی البیع، کتاب الحظر والاباحة)

تطہیر اہل بیت

سوال:-آیت تطہیر کے مصداق ومخاطب حضرت علی، فاطمہ، حسن، حسین، ہیں یانہیں اھ صرف ازواج پاک کواہل بیت قرآنی کہنا اوران حضرات کواہل بیت قرآنی نہ کہنا صحیح ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

آیت تطہیر اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْراً[1] میں اہل بیت کا مصداق ازواج النبی ﷺ ہیں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نزلت فی نساء النبی ﷺ خاصّۃ اھ درمنثور[2] البتہ حدیث سے ان دیگر حضرات کا بھی اہل بیت ہونا ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْراً الحدیث[3]

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1] سورۂ الاحزاب الآیۃ: ۳۳، **ترجمہ:**- اوراللہ تعالیٰ کو یہ منظور ہے کہ اے گھر والوتم سے آلودگی کودور رکھےاورتم کو پاک صاف رکھے(بیان القرآن)

[2] تفسیر در منثور ص۲۰۳/۶، سورۂ احزاب تحت آیت: ۳۳، مطبوعہ دارالفکر بیروت.

[3] عن عمر بن ابی سلمة ربيب النبی ﷺ قال لما نزلت هذه الآية على النبی ﷺ انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا فی بيت ام سلمة فدعا فاطمة وحسنا و حسيناً فجلّلهم بكساءٍ و علی خلف ظهره فجلله بكساء ثم قال اللهم هولاء اهل بيتی فاذهب عنهم الرجس و طهرهم تطهيراً قالت ام سلمة وانا معهم يا نبی الله قال انت علی مكانكِ وانت علی خير. (ترمذی شريف ص۱۵۶/ج۲، سورۂ احزاب، ابواب التفسير، مكتبه اشرفيه ديوبند، مسلم شريف ص۲۸۳/ج۲، كتاب الفضائل، باب فضائل الحسن والحسين، مطبوعه ادارة الرشيد ديوبند، الدرالمنثور ص۲۰۴/ج۶، سوره احزاب تحت آيت ۳۳، مطبوعه دارالفكر بيروت.

ترجمہ:- اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں ان سے آلودگی کودور فرمااوران کو پاک صاف فرما۔

پنجتن پاک کا مصداق

سوال:۔حضور اقدس ﷺ حضرت علی فاطمہ، حسن، حسین کو شامل کر کے پنجتن پاک کہنا صحیح ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

پنجتن کا مطلب اگر یہ ہے کہ ان سب کا مقام و درجہ متحد ہے تو یہ غلط ہے۔[1]

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

کیا حضرت حسینؓ کی شہادت سے اسلام کی تکمیل ہوئی

سوال:۔ایک سنی المذہب نے ایک ایسی مجلس میں جس میں شیعوں کے خواص وعوام شریک وسامع تھے۔اپنی تقریر کے دوران نہایت شد ومد سے کہا کہ ''حضرت امام حسینؓ کی شہادت سے اسلام کی تکمیل ہوئی ورنہ اسلام غیر مکمل رہتا اور یہ بھی کہا کہ جو مسلمان واقعۂ شہادت حضرت امام حسینؓ پر نہ روئے وہ شقیٔ ازلی ہے۔''

تقریر کے بعد اسکو سمجھایا تب بھی اسنے یہی کہا کہ میرا عقیدہ یہی ہے اب دریافت طلب یہ امر ہیکہ اس شخص کا کیا حکم ہے اور اگر وہ علمائے اسلام کے فتویٰ کی پرواہ نہ کرے تو ایسے شخص

---

[1] ولا یبلغ ولی درجة الانبیاء لان الانبیاء معصومون مأمون عن خوف الخاتمة مکرمون بالوحی ومشاھدة الملک مامورون بتبلیغ الاحکام وارشاد الانام بعد الاتصاف بکمالات الاولیاء فما نقل عن بعض الکرامیة من جواز کون الولی افضل من النبی کفر وضلال الخ، شرح عقائد ص:۱۶۴، مبحث لایبلغ ولی درجة الانبیاء، مطبوعه تھانوی دیوبند، شرح فقه اکبر ص:۱۴۸، الولی لایبلغ درجة النبیؐ، مطبوعه مجتبائی دهلی. تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ (دائره معارف اسلامیه ص۵/۲۹۵، مطبوعه دانش گاه پنجاب.

سے حنفی المذہب اہل سنت والجماعت مسلمانوں کو تعلقات قائم رکھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی حیات دنیوی ہی میں دین اسلام کی تکمیل کر دی گئی تھی یعنی ایسی دینی بات کوئی باقی نہیں رہی تھی جسکو خود یا اسکی اصل اور بنیاد کو بیان نہ کر دیا گیا ہو۔ جیسا کہ نص قرآن اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ الخ[1] اسپر شاہد ہے اور احادیث کثیرہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے[2]، لہٰذا زید کا یہ عقیدہ اہل حق کے سراسر خلاف ہے اور اگر اس شہادت سے اسلام کی تکمیل ہی ہوئی ہے تو پھر اسپر رونے کی کیا ضرورت ہے یہ تو بڑی مسرت کی بات ہے تمام عالم کو اس پر خوش ہونا چاہئے کیوں کہ اگر شہادت نہ ہوتی تو خدانخواستہ اسلام کی تکمیل نہ ہوتی غیر مکمل رہ جاتا تو یہ شہادت جملہ اہل اسلام کیلئے باعث رحمت ہے۔

ایسے لوگوں سے تعلقات درست نہیں جن کے عقائد اس قدر خطرناک ہوں اگر اپنے عقائد سے ایسا شخص باز نہ آئے اور توبہ نہ کرے تو اس سے تعلقات قطع کر دئے جائیں۔[3]

رونا اختیاری فعل نہیں۔ اگر قلب میں درد وغم ہے تو رونا آتا ہے ورنہ نہیں اور حضور اکرم ﷺ کی ذات رحمۃ للعالمین ہے وہ دنیا سے رخصت ہو جائے اسپر نہ رونا تو شقاوت ازلی نہ ہو اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر نہ رونا شقاوت ازلی ہو۔ یہ عجیب بات ہے

---

[1] (سورۃ المائدہ الآیۃ ۳)

ترجمہ:- آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا۔ (بیان القرآن)

[2] اخرج ابن جریر وابن المنذر عن ابن عباس قال اخبر اللہ نبیہ والمومنین انہ قد اکمل لھم الایمان لا تحتاجون الی زیادۃ ابداً وقد اتمہ فلا ینقص ابداً (الدرالمنثور ص:۳/۱۷، مطبوعہ دارالفکر بیروت، تفسیر ابن کثیر ص:۲/۲۰، مطبوعہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ، تفسیر طبری ص:۴/۷۹، الجزء السادس، سورۂ مائدہ تحت آیت:۳، مطبوعہ درالفکر بیروت.

[3] وانھا دالۃ علی ھجران اھل الکفر والمعاصی من اھل البدع وغیرھم (تفسیر قرطبی ص۵/۹۵، سورۂ ھود، تحت آیت:۱۱۳، مطبوعہ دارالفکر بیروت، المفھم ص۷/۹۸، کتاب الرقاق)

خود بخود کسی کو اگر رونا آوے اور آنسو جاری ہو جائیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں[1]، لیکن بالقصد رونا اور اس طرح کہ گریبان چاک کیا جاوے سینہ اور منہ کو پیٹا جاوے مرثیئے پڑھے جائیں جیسا کہ روافض اور اہل تشیع کا شیوہ ہے ہرگز ہرگز جائز نہیں سخت گناہ ہے۔[2] اس پر وعید بھی آئی ہے۔[3]

بہر حال ایسے شخص کو توبہ اور تجدید ایمان و نکاح کر لینا چاہئے[4]، کیوں کہ یہ عقائد روافض کے ہیں۔ اگر علمائے حق کے فتویٰ کو نہیں مانتا تو یہ گنہ گار ہے اور اسکی تکفیر اور توہین کرتا ہے تو کفر ہے۔

رجل عرض علیه خصمه فتویٰ الائمة فردها وقال چه بار نامۂ فتویٰ آوردۂ، قیل یکفر لانه رد حکم الشرع وکذا لو لم یقل شیئاً لکن القی الفتویٰ علی الارض وقال این

[1] والبکاء مع رقة القلب لا بأس به (هندیه ۱/۱٦۷، کتاب الصلاة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، قبیل الفصل السابع، مطبوعه پاکستان)

[2] واما النوح العالی فلا یجوز......واما تسوید الخدود والایدی وشق الجیوب وخدش الوجوه ونشر الشعور فمن رسوم الجاهلیة والباطل والغرور کذا فی المضمرات (هندیة ص۱/۱٦۷، کتاب الصلا ة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، قبیل الفصل السابع، مطبوعه پاکستان)

[3] فی حدیث ابی مالک الاشعری مَرْفُوعاً اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَاتُقَامُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلَیْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قِطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرْبٍ رواه مسلم وفی حدیث عبدالله بن مسعود مرفوعاً لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوبَ وَدَعا بِدَعْویٰ الْجَاهِلِیَّةِ متفق علیه (مشکوٰة ص ۱۵۰، کتاب الجنائز، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

ترجمہ:-نوحہ کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے گی تو اس کو قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے اوپر گندھک اور خارش کا کرتا ہوگا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخساروں کو پیٹے، گریباں پھاڑے، اور جاہلیت کی طرح پکار پکار کر روئے۔

[4] ما کان فی کونه کفراً اختلاف فان قائله یؤمر بتجدید النکاح وبالتوبة والرجوع عن ذالک بطریق الاحتیاط (عالمگیری ص:۲/۲۸۳، قبیل الباب العاشر فی البغاة، شامی زکریا ص:٦/۳۹۰، باب المرتد، مطلب جملة من لا یقتل اذا ارتد، مجمع الانهر ص:۲/۵۱۰، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

چه شرع است کفر (عالمگیری[1] ص ۲/۱۸۹) فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین المفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲/۲/۵۳ھ

صحیح: عبد اللطیف عفا اللہ عنہ۔ مدرسہ مظاہر علوم ۲/ صفر ۵۳ھ

اگر حضرت حسین کی شہادت نہ ہوتی تو کیا قرآن وحدیث مٹ جاتے؟

سوال:- پیر صاحب ہی کہتے ہیں کہ حضرت حسینؓ کی شہادت نہ ہوتی تو قرآن اور حدیث مٹ جاتے، کیا یہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ غلط ہے کہ ان کی شہادت نہ ہوتی تو قرآن وحدیث مٹ جاتے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

اگر حضرت حسین کی شہادت نہ ہوتی تو کیا اسلام مٹ جاتا

سوال:- کیا یہ بھی صحیح ہے کہ حضرت حسینؓ کی شہادت نہ ہوتی تو اسلام ہی مٹ جاتا؟ اسلام کو حضرت حسینؓ نے زندہ کیا، گویا وہ توحید کی بنیاد ہیں، یہ کہاں تک صحیح ہے؟

---

[1] (فتاویٰ عالمگیری کوئٹہ ص ۲/۲۷۲، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین)

[2] انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (سورة الحجر آية: ۹)

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ بھی غلط ہے کہ ان کی شہادت نہ ہوتی تو اسلام ہی مٹ جاتا۔[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیو بند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیو بند

حضرت علی کی بیعت حضرت ابوبکرؓ سے

سوال:-حضرت علی نے کچھ عرصہ بعد حضرت ابوبکرؓ سے مسجد میں بیعت کی تھی اور فرمایا تھا کہ خلیفہ اول بننے کے مستحق آپ ہیں اور تصدیق کی کہ حضرت ابوبکرؓ حق پر تھے جو فدک کی آمدنی مجھ کو نہ دی اور وراثت نہ دی مجھ کو حضرت ابوبکرؓ سے کوئی رنج نہیں ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

یہ کچھ عرصہ بعد جو مسجد میں بیعت کی تھی یہ دوبارہ علی الاعلان بیعت کی تھی تاکہ کسی کو یہ شبہ نہ رہے کہ انہوں نے بیعت نہیں کی[2] ورنہ اولاً اس سے عرصہ پہلے سے بیعت کر چکے تھے[3]۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیو بند

---

[1] لا تقوم الساعة الا وطائفة من امتی ظاهرون علی الناس لا يبالون من خذلهم ولا من نصرهم (ابن ماجه ص:۳/۱، باب اتباع سنة رسول اللهﷺ، مطبوعه رشيديه دهلی.

ترجمہ:-قیامت قائم نہیں ہوگی مگر میری امت میں سے ایک جماعت لوگوں پر غالب رہے گی، وہ نہ ان لوگوں کی پرواہ کریں گے جو ان کو ذلیل کریں نہ ان لوگوں کی جو ان کی مدد کریں۔

[2] انه بايعه بيعة ثانية مؤكدة للاولیٰ لازالة ماكان وقع بسبب الميراث (فتح الباری ص ۸/۲۸۰، باب غزوة خيبر، مطبع بيروت، قسطلانی ص۹/۲۸۷، باب غزوۂ خيبر، مطبوعه دارالفكر بيروت. البدايه والنهايه ص:۳/۲۹۵، الجزء السادس، خلافة ابی بكر الصديقؓ، مطبوعه مصطفی الباز مكه مكرمه) (حاشیہ نمبر:۳/ اگلے صفحہ پر)

حضرت عمرؓ کا دخترِ علیؓ سے نکاح

سوال:- ایک اہل تشیع نے کہا تھا کہ حضرت سیدنا عمرؓ نے پانچ سال کی لڑکی سے نکاح کیا تھا، کہاں تک درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وہ لڑکی کون تھی اور صرف نکاح کیا تھا یا ہمبستری بھی جب ہی کر لی تھی تو ثبوت دیا جائے۔ اگر ہمبستری جب نہیں کی تھی بلکہ بعد بلوغ کی تھی تو یہ کونسا جرم ہے جب کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا تو اس وقت انکی عمر چھ سال کی تھی۔ مگر ہمبستری اس وقت نہیں کی بلکہ بعد بلوغ کی ہے۔[1] اگر حضرت عمرؓ پر اعتراض ہے تو یہ لوگ حضور ﷺ کے متعلق کیا کہیں گے! نیز جس لڑکی سے نکاح کیا تھا وہ خود تو اپنا عقد شرعاً (نابالغہ ہونے کی وجہ سے) کر نہیں سکتی تھی۔ لامحالہ اس کے ولی نے کیا ہوگا تو یہ اعتراض ولی پر ہوگا۔ اس اہل تشیع سے دریافت کیجئے کہ اس لڑکی کا ولی کون تھا۔ تب اسکو معلوم ہوگا کہ اعتراض کہاں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] من حديث ابى سعيد الخدرى وغيره ان علياً بايع ابا بكر فى اول الامر (فتح البارى ص ۸/۲۷۹، غزوه خيبر مطبع بيروت) قسطلانى ص ۹/۲۸۷. باب غزوة خيبر، مطبوعه دار الفكر بيروت. البدايه والنهايه ص: ۲۹۴-۲۹۵/۳، الجزء السادس، خلافة ابى بكر الصديقؓ، مطبوعه مصطفى الباز مكه مكرمه)

(حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] عَنْ عَائِشَةَ قَالَ تَزَوَّجَنِىْ النَّبِىُّ ﷺ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنِ وبَنٰى بِىْ وَاَنَا بِنْتُ تِسْعٍ (مسلم ص ۱/۴۵۶، كتاب النكاح، باب جواز تزويج الاب البكر الصغيرة، كتبخانه رشيديه دهلى، بخارى شريف ص: ۲/۷۷۱، كتاب النكاح، باب تزويج الاب ابنته الخ، مطبوعه اشرفى ديوبند)

ترجمہ:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے نکاح فرمایا جب کہ میں چھ برس کی تھی اور مجھ سے رخصتی فرمائی جب کہ میں ۹/نو برس کی تھی۔

تک پہونچتا ہے اور اس ولی پر اعتراض کرنے کو تیار ہے یا نہیں[۱]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم
حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

باغ فدک کے مطالبہ پر ناراضگی

سوال:- حضرت بی بی فاطمہؓ کا حضرت ابوبکرؓ سے باغ فدک کی آمدنی نہ ملنے سے ناراض ہوجانا اور رحلت سے قبل حضرت ابوبکرؓ سے گفتگو میل ملاپ ہوا یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

تحفۂ اثنا عشریہ[۲] اور فتاویٰ عزیزی[۳] میں شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ پھر آپس کی صفائی ہوگئی تھی اور بی بی فاطمہؓ نے فرمادیا تھا کہ میں اب (اس حدیث کو سن کر جس میں ہے کہ انبیاء کے ترکہ میں میراث جاری نہیں ہوتی بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے) آپ سے ناراض نہیں ہوں۔

اہل تشیع کی معتبر کتاب ''محجاج السالکین'' میں یہ موجود ہے[۴]۔

---

[۱] فائدہ! راجع ''تزویج علی بن ابی طالب ابنته ام کلثوم بعمر ابن الخطاب رضی الله عنهم (حیاة الصحابة ص ۲/۶۷۰، تزویج علی ابن طالب ابنته الخ، مطبوعه ادارۂ اشاعت دینیات نظام الدین دهلی، والاصابة ص ۴/۴۹۲. ام کلثوم، مطبوعه دارالفکر بیروت.

[۲] اور امامیہ میں سے صاحب محجاج السالکین اور دوسرے یوں روایت کرتے ہیں ان ابا بکر لما رأی ان فاطمة انقبضت عنه وهجرته ولم تتکلم بعد ذلک فی امر فدک کبر ذلک عنده فاراد استرضائها فاتاها .... فقالت اللهم اشهد فرضیت بذلک (ملخصاً تحفۂ اثنا عشریه ص :۸۷، باب نهم در مطاعن خلفاء وغیرهم، طعن سیزدهم، مطبوعه مصطفائی)

[۳] فتاوی عزیزی ص ۱۳۴/ج ۱، رفع شبهات، مقدمه باغ فدک، مطبوعه رحیمیه دیوبند

[۴] صاحب محجاج السالکین وغیر او از علماء ایشاں روایت کردہ اند ''ان ابابکر الخ'' (محجاج السالکین بحواله فتاویٰ عزیزی ص ۱۳۴/۱، فارسی، رفع شبهات، مقدمه باغ فدک، کتب خانه رحیمیه دیوبند)

بخاری شریف وغیرہ میں جو مذکور ہے کہ پھر کلام نہیں کیا یہاں تک کہ وفات ہوگئی[۱] اسکے علماء نے دو مطلب بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ اس معاملہ میں کلام نہیں کیا[۲] دوسرا یہ کہ حضرت ابوبکر ان کے محرم نہیں ہیں۔ نیز مکان بھی متصل نہیں تھا (کیوں کہ حضرت ابوبکر عوالی میں رہتے تھے) پھر نامحرم اور غیر پڑوسی سے کلام کرنے کی کیا ضرورت تھی تو کلام نہ کرنا اصل ہوا صرف ایک مرتبہ بضرورت کلام کیا تھا۔ پھر کبھی کلام کی نوبت نہیں آئی۔[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند

باغِ فدک

سوال:- باغِ فدک کیا تھا؟ اس پر کس کا حق تھا؟ اسکو کس نے غصب کیا؟ ذرا انصاف سے بتایئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

باغِ فدک کا لفظ ہی بتا رہا ہے کہ یہ باغ تھا۔ حضرت نبی اکرم ﷺ کے اہلِ بیت اور

---

[۱] راجع حدیث عائشۃ رضی اللہ عنہا "فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ (بخاری شریف ص ۲/۶۰۹، باب غزوۃ خیبر، اشرفی بکڈپو دیوبند)

[۲] معنی قول فاطمۃ لابی بکر وعمر لا اکلمکما ای فی ھذاالمیراث (فتح الباری ص ۶/۳۲۲، کتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس، مطبع بیروت. ارشاد الساری ص ۷/۹، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

[۳] انما کانت ھجرتھا انقباضاً عن لقائہ والاجتماع بہ ولیس ذلک من الھجران المحرم (فتح الباری ص ۶/۳۲۳، کتاب فرض الخمس، باب فرض الخمس، مطبع بیروت. ارشاد الساری ص ۷/۹، مطبوعہ دارالفکر بیروت. تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو سیرت مصطفیٰ ص ۳/۲۴۲، باغ فدک کی حقیقت، مطبوعہ دارالکتاب دیوبند۔

ازواجِ مطہرات کے نفقات اس سے پورے کئے جاتے تھے[۱]۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ اس کے متولّی ہوئے اور حضرت رسول مقبول ﷺ کے نائب اور خلیفہ برحق ہونے کی حیثیت سے آپ کی ہی طرح اس کی آمدنی خرچ کرتے تھے۔ پھر حضرت عمرؓ نے بھی یہی عمل کیا۔ البتہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کو منتظم تجویز فرمادیا تھا[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

حضرت فاطمہؓ کی حضرت ابوبکرؓ سے ناخوشی

سوال:- صحیح بخاری "بابُ فضیلة فاطمة" میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی منکر تھیں۔ جب تک زندہ رہیں ان سے باتیں نہیں کیں اس لئے کہ ان لوگوں نے مجھے بہت اذیت دی ہے۔ وفات کے قریب حضرت سیّدہؓ نے فرمایا کہ یہ لوگ میرے جنازہ پر نہ آئیں بلکہ حضرت فاطمہؓ کا جنازہ رات کی تاریکی میں حضرت علیؓ نے جنّۃ البقیع میں دفن کیا۔ اس حدیث کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

صحیح بخاری شریف میں اس طرح نہیں ہے۔ جس نے یہ کہا ہے اس نے بہتان باندھا ورنہ وہ صحیح بخاری شریف کی اصل عبارت پیش کرے[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند...... الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ نَفْقَةَ سَنَتِهِمْ مِنْ هٰذَاالْمَالِ (بخاری ص ۴۳۶/ ۱، باب فرض الخمس، اشرفی بکڈپو دیوبند)

[۲] ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهٗ ﷺ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَضَهَا اَبُو بَكْرٍ فَعَمِلَ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ...... ثُمّ تَوَفَّى اللّٰهُ اَبَابَكْرٍ فَكُنْتُ اَنَا وَلِيَّ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ مِنْ اِمَارَتِيْ...... فَقُلْتُمَا اِدْفَعْهَا اِلَيْنَا فَبِذَالِكَ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا (بخاری ص ۴۳۶/ ۱، باب فرض الخمس، اشرفی بکڈپو دیوبند، زاد المعاد ص۷۷/۵، طلب فاطمه میراثها، طبع بیروت. (حاشیه نمبر ۳/ اگلے صفحه پر)

تعزیہ کی شرکت

سوال:-تعزیہ کے جلوس میں شامل ہوکر باجہ سننا، چڑھاوا چڑھانا جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً

بالکل ناجائز ہے شرک کے قریب ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲/۲۳/ ۹۰ھ

تعزیہ وعلم

سوال:-ماہ محرم میں تعزیہ مع علم کے نکالنا، اوراس کے ساتھ مرثیہ پڑھنا، نیز جلوس

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳] **تنبیہ**:- بخاری شریف میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انکارِ خلافت، اظہارِ اذیت اور ممانعتِ نمازِ جنازہ کی کوئی روایت نہیں ہے بلکہ باب فضیلۃ فاطمہ بھی نہیں ہے البتہ باب مناقب قرابۃ رسول اللہ ﷺ ومنقبۃ فاطمۃ بنت النبی ﷺ ہے اوراس میں مطالبہ فدک وخمس خیبر وغیرہ کی روایت ہے اورابوبکر رضی اللہ عنہ کی اس کے متعلق وضاحت ہے۔

ملاحظہ ہو بخاری شریف ص ۵۲۶ ج ا کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ طبع مکتبہ اشرفی دیوبند

باغ فدک سے متعلق شبہات وجواب کی تحقیق کے لئے ملاحظہ ہو منہاج السنۃ النبویۃ ص ۳/۱۳۰، وص ۳/۱۳۷،

تحفہ اثنا عشریہ ص ۴۳۲، طعن دوازدہم، باب دہم مطاعن صحابہ، مکتبہ مجاہد ملت دیوبند، سیرت المصطفیٰ ص ۳/۲۴۲، باغ فدک کی حقیقت.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] تعزیۃ داری ہمچو مبتدعان میکنند بدعت است وہمچنیں ساختن ضرائح وصورت قبور وعلم وغیرہ ایں ہم بدعت است الی قولہ دران مجلس بہ نیت زیارت وگریہ وزاری حاضری شدن ہم جائز نیست۔ (فتاویٰ عزیزیہ ص ۷۶،۷۵، تعزیہ داری درمحرم الخ، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند، مجالس الابرار، المجلس السابع والثلثون ص ۲۵۳)

کے ساتھ شریک ہونا اور نذر حسین کی سبیل نکالنا، اس کا پینا اور پلانا اور اس کو ثواب سمجھنا یہ سب افعال جائز ہیں، یا ناجائز ہیں، جواب بحوالہ کتاب وسنت تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب حامداًومصلیاً

یہ جملہ امور بدعت و ناجئز ہیں اور روافض کا شعار ہیں ان میں شرکت ناجائز ہے[۱]۔ البتہ ایصال ثواب بلا تقیید مخترعہ کے درست ہے[۲]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

اورنگ زیب اورتعزیہ داری

سوال:- (۱) کیا حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ہی تعزیہ داری ہوئی ہے، اگر ہوئی ہے تو انہوں نے اس کو بند کیوں نہیں کیا، اور تعزیہ داری کہاں سے شروع ہوئی اس کی ایجاد کس نے کی؟

(۲) زید کہتا ہے کہ علماء دیوبند قبروں پر مرقد اور گنبد بنانے کو منع کرتے ہیں، اگر منع ہے تو حضرت رسول مقبول ﷺ کی قبر مبارک پر گنبد کیوں بنا ہوا ہے؟ اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ مثلا حضرت غوث اعظم، حضرت عبد القادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی حضرت خواجہ قطب الدین، حضرت نظام الدین رحمہم اللہ وغیرہ کی قبروں پر بھی گنبد بنے ہوئے ہیں، اور یہ شہنشاہان اسلام کے زمانہ میں بنائے گئے ہیں مفصل تحریر کریں؟

---

[۱] تعزیہ داری ہمچو مبتدعان میکنند بدعت است وہمچنیں ساختن ضرائح وصورت قبور وعلم وغیرہ ایں ہم بدعت است (فتاویٰ عزیزیہ ص۷۵، تعزیہ داری در محرم الخ، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

[۲] ملاحظہ ہو زیلعی ص ۸۳، ج ۲، باب الحج عن الغیر، مطبوعہ ملتان، البحر الرائق ص ۵۹/۳، مطبوعہ الماجدیہ کوئٹہ،

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) اورنگ زیب عالم گیر رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ عالمگیری تصنیف کرائی اور اس کے لئے پانچ سو علماء کو منتخب کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بھی ان میں شریک کیا اس کتاب میں روافض کی شدید تردید کی گئی ہے، اور ان پر سخت حکم لگایا گیا ہے، جیسا کہ کتاب السیر میں موجود ہے[۱]، جہاں تک یاد پڑتا ہے ساتویں صدی ہجری میں بعض شیعہ بادشاہوں سے تعزیہ داری شروع ہوئی ہے[۲]۔

(۲) قبروں پر تعمیر (روضۂ اقدس ﷺ پر اور مزارات اولیاء پر گنبد وغیرہ کو حضرت رسول مقبول ﷺ نے خود ہی منع فرمایا ہے، اپنے مزار مبارک پر بھی بنانے کا حکم نہیں دیا، جس نے بنایا خلاف حدیث شریف بنایا اس کا ذمہ دار وہ ہے حدیث پاک کے خلاف کرنے سے اس کو سراہا نہیں جائیگا، اور اس کے عمل کی وجہ سے حدیث شریف کو ترک نہیں کیا جائے گا، (البتہ بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ حضور ﷺ کی خصوصیت تھی) اتباع کے لئے حدیث شریف ہے نہ کہ عمل، اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی قبور پر گنبد بنانے کے لئے نہیں فرمایا اور فرماتے بھی کیسے جبکہ حدیث پاک میں ممانعت ہے بعد والوں نے جو کچھ کیا اس کی ذمہ داری اولیاء کرام پر نہیں

"عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ ﷺ نھی ان یجصص القبرو ان یبنی

---

[۱] ویجب اکفار الروافض فی قولھم برجعة الاموات الی الدنیا وبتناسخ الارواح وبانتقال الالٰہ الیٰ الائمة وبقولھم فی خروج امام باطن وبتعطیلھم الامر والنھی أن یخرج الامام الباطن وبقولھم أن جبرئیل علیہ السلام غلط فی الوحی الیٰ محمد ﷺ دون علی بن ابی طالبؓ وھو لاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامھم احکام المرتدین . عالمگیری ، ص ۲۶۴/۲/ (مطبوعہ کویٹہ) کتاب السیر الباب التاسع فی احکام المرتدین.

[۲] تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو: اردو دائر معارف اسلامیہ ص ۶/۴۵۵، تعزیہ، مطبوعہ لاہور،

علیہ او یقعد علیہ"[۱] الحدیث لمسلم واصحاب السنن الخ، جمع الفوائد ص ۲۰۶/ ۱، مطبوعہ مکہ مکرمہ.[۲] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱/۸/ ۹۸ھ

کیا تعزیہ نہ بنانے سے رسول اللہ ﷺ کا انکار لازم آتا ہے؟

سوال:- (۱) بستی کے لوگ کہتے ہیں کہ جو تعزیہ نہیں بناتا اور اسے نہیں مانتا وہ رسول اللہ ﷺ کو نہیں مانتا، کیا تعزیہ کے نہ بنانے سے رسول اللہ ﷺ کا انکار لازم آتا ہے؟

(۲) ایسے حالات میں ہمیں کیا صورت اختیار کرنی چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱) یہ لوگ غلط کہتے ہیں، یہ ان کو شیطان نے سکھایا ہے۔[۳]

(۲) پرواہ نہ کیجئے حق پر قائم رہئے، البتہ ان لوگوں کی اصلاح کی فکر ضرور کرتے رہئے علمائے دین کا وعظ کرائیے، انفرادی طور پر ان کو سمجھائیے، دوسری جگہ اہل حق کے پاس وعظ

---

[۱] **ترجمہ**:- رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا اس سے کہ قبر کو پختہ بنایا جائے، یا اس پر تعمیر کی جائے یا اس پر بیٹھا جائے۔

[۲] جمع الفوائد ص ۲۰۶/ ۱، کتاب الجنائز، تشیع الجنائز وحملها ودفنها، رقم الحدیث (۲۶۱۳) مطبوعہ مکہ مکرمہ،

[۳] البدعة فی المذهب ایراد قول لم یستن قائلها وفاعلها فیه بصاحب الشریعة واماثلها المتقدمة واصولها المتقنة (المفردات ص ۳۷، مطبوعہ مصری وراجع رد المحتار ص ۳۷۷، ج ۱، نعمانیہ، شامی بیروت ص ۱۶۰/ ۱، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة اقسام، البحر الرائق کوئٹہ ص ۳۴۹/ ۱، باب الامامة، تعزیہ داری کہ همچو مبتدعان میکنند بدعت است الخ، (فتاوی عزیزی ص ۷۵/ ۱)

ترجمہ:- تعزیہ داری کہ جس طرح بدعتی لوگ کرتے ہیں بدعت ہے۔

میں لیجائیے، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اصلاح فرمائیں گے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کیا تعزیہ شعائرِ اسلام میں سے ہے؟

سوال:- معلوم باید کہ رسم تعزیہ داری اگرچہ حرام است لیکن در ہندوستان ایں رسم شرعی صورت گرفتہ است کہ ہنود ایں را شعائر اسلامیاں فہمیدہ بودند از بغض باطن گاہے عملاً با قناع آں سعی می کنند، وجائیکہ موقع غنیمت می شمرند و مسلمان راضعیف می یابند بنائے فساد پیدا می کنند واگر قدرت نمی یابند در خاطر خود ایں را خاصہ مسلمان دانستہ مبغوض می دارند، پس جائیکہ ایں رسم قبیح بزمانۂ قدیم رائج است برائے تعزیہ اودر شرع شریف گنجائش ہست یا نیست؟

الجواب حامداً ومصلیاً

رسم تعزیہ از شعار اسلام شمردن جہالت وضلالت است، واو را ہیچ تعلق با اسلام نیست ہر کہ غور وتدبر را بکار برد ہویدا خواہد شد کہ ایں رسم برائے اسلام وشہدائے اسلام چہ ننگ وعار است وطریقہ دشمنان اہل بیت است کہ بر مصائب ووفات ایشاں طاشہ وطبل در بر گرفتہ وعلم بر دست نہادہ وتعزیہ بر دوش گرفتہ کوچہ کوچہ نوحہ کناں گشت می کنند وبرنگ غم شادی می نمایند، از اینہا کدام حرکت است کہ بر آں در حدیث زجر وتوبیخ وارد نہ شدہ[2]، از علمائے اسلام باید پرسید کہ

---

[1] ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة قال القرطبی تحت هذه الآیة وامره ان یدعوا الی دین الله وشرعه بتلطف ولین دون مخاشنة وتعنیف الخ، احکام القرآن للقرطبی ص ۱۸۲/۵، مطبوعه دارالفکر بیروت، سورۂ نحل آیت: ۱۲۵،

[2] عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ قَالَ اُغْمِیَ عَلٰی اَبِیْ مُوْسٰی فَاَقْبَلَتْ اِمْرَأَتُهٗ اُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ تَصِیْحُ بِرَنَّةٍ ثُمَّ اَفَاقَ فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمِیْ وَکَانَ یُحَدِّثُهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلّی اللّٰه عَلَیْهِ وَسَلّم قَالَ اَنَا بَرِیْءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ. متفق علیه، (مشکوة شریف ص ۱۵۰/۱، باب البکاء علی المیت الفصل الاول، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، (ترجمہ حدیث ہٰذا اگلے صفحہ پر)

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

گراشعاراسلام گویند دیگراقوام اگرایں حرکات راشعاراسلام تصور نمایندازیں تصور باطل ایں جہالت وضلالت را اسلام گردانیدن کجارواست، حضرت شاہ ولی اللہ وپسر وجانشین ایشاں حضرت شاہ عبدالعزیز رد بلیغ نمودانداز فتاویٰ عزیزی[۱] وتحفۂ اثناعشریہ[۲] مطالعہ باید نمود، چوں در ہندوستان بادشاہ ہمایوں شکست خوردہ راہ فرار گرفت ودرایراں رسید وبعدازاں بمدداہل ایران بازحملہ آوردوظفریافت ایرانیاں دخل عظیم یافتند وہمہ مراسم شیعیت رارفتہ رفتہ رواج دادنداز اں وقت ایں بلاء اینجا شیوع یافت علماء دراں زماں رد بلیغ نمودندوچوں نوبت باکبر رسید شیعہ سعی نمودند کہ دین اسلام رابکلی مسخ نمایند ودین اکبری نام نہادہ رواج دہند، خدائے پاک حضرت مجدد الف ثانیؒ راپیدافرمود برائے قلع این شجر خبیث قائم فرمود، مکتوباتِ ایشان از دلائل بربطلان این حرکات پرانداز[۳] جائیکہ ہیچ از شعاراسلام باقی نباشد ومسلمان آنجا اذان، نماز، جماعت راترک نمودن واز دیں کلیتًا جاہل اندوبجزتعزیہ ہیچ چیز ندانند، ودیگرساکنان آنجانیز درمسلم وغیرمسلم فرق بنابرتعزیہ نمایند، درآنجا اگراختلاف وجنگ مابین برتعزیہ واقع شود وعلماء برآں سکوت کنندوگویند اینجا جنگ کفرواسلام است وتعزیہ رادرکار ساختہ شد ممکن کہ گنجائش باشد وبراعانت اہل اسلام عوام رابرانگیختہ شدہ باشد، وبس، بیش ازیں نیست خواہ مقابل مہابیری جھنڈا باشد خواہ غیرا گر برمسلمان وکافر مسئلہ راواضح نمودہ شود کہ این شعاراسلام نیست بلکہ خلاف اسلام است ازیں روزایں رادور باید کرد، کارآساں شود نیز غور باید کرد کہ چیز ہائے کہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

ترجمہ:- حضرت ابو بردہؓ نے فرمایا کہ حضرت ابوموسیٰؓ پر بیہوشی طاری ہوگئی، ان کی بیوی ام عبداللہ چلّا کر رونے لگی، جب ان کو افاقہ ہوا، فرمایا کیا تجھ کو معلوم نہیں اور حدیث بیان کرنے لگے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے میں اس شخص سے بری ہوں جو سر منڈائے، اور چلا کر روئے، اور کپڑے پھاڑے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [۱] ملاحظہ ہو فتاویٰ عزیزی ص۵۷/ص۱۴۴/۱، مطبوعہ کتب خانہ رحیمیہ دیوبند،

[۲] پوری کتاب تحفۂ اثناعشریہ ہی شیعوں کے رد میں ہے، اس لئے مکمل کتاب ہی قابل مطالعہ ہے۔

[۳] مکتوبات امام ربانی ص۵۰/ج۲/ مکتوب سی وششم.

واقعتاً شعار اسلام اندیک یک بند کردہ شدندوروزانہ بندمی شوند، واین سلسلہ رااختتامے نیست برآن حمیت مسلمانان درجوش نمی آید وخاموش شدہ بہ زبان ہم تذکرہ نمی نمایند کہ مبادآتش فتنہ سرزند بر باطل چناں سرفروش می شوند[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] **ترجمہ سوال**:-معلوم ہونا چاہئے کہ تعزیہ داری اگرچہ حرام ہے لیکن ہندوستان میں اس رسم نے شرعی صورت اختیار کر لی ہے، کہ ہندو اس کو اسلام کا شعار سمجھتے ہیں، باطنی بغض کی وجہ سے کبھی اس کو عملاً ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، چنانچہ جہاں موقع غنیمت دیکھتے ہیں، تو مسلمانوں کو کمزور پا کر فساد پھیلاتے ہیں، اور اگر اس کی قدرت نہیں رکھتے ہیں تو اس کو مسلمانوں کی خصوصیت سمجھ کر دل میں مسلمانوں سے بغض رکھتے ہیں، لہٰذا جس جگہ تعزیہ کی یہ قبیح رسم قدیم زمانہ سے رائج ہے شریعت میں اس کی گنجائش ہے یا نہیں؟

ترجمہ جواب:-تعزیہ کی رسم کو شعار اسلام سے شمار کرنا جہالت وگمراہی ہے اسلام سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے، جو شخص غور وفکر سے کام لیگا، اس کے سامنے یہ حقیقت ظاہر ہو جائے گی کہ اسلام اور شہداء اسلام کیلئے یہ رسم کس قدر عار اور شرم کی چیز ہے، اور اہل بیت کے دشمنوں کا طریقہ ہے، اہل بیت کی مصیبت ووفات پر ڈھول تاشہ بجاتے ہیں، ہاتھ میں جھنڈا اور کندھے پر تعزیہ رکھ کر گلی گلی ماتم ونوحہ کرتے ہوئے پھرتے ہیں، اور غم کے نام سے خوشی مناتے ہیں، ان میں سے کونسی ایسی حرکت ہے جس پر حدیث میں ڈانٹ پھٹکار نہ آئی ہو۔

علماء سے معلوم کرنا چاہئے کہ شعار اسلام کس کو کہتے ہیں، دوسری قومیں اگر ان بری رسموں کو اسلام کا شعار تصور کریں تو ان کے اس باطل تصور سے اس جہالت وگمراہی کے کام کو اسلام کہنا کیسے جائز ہوسکتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے صاحبزادہ اور جانشین حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے فتاویٰ عزیزی اور تحفۂ اثناعشر میں تعزیہ کا بہت سخت رد کیا ہے، ان دونوں کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

جب ہمایوں بادشاہ نے ہندوستان میں شکست کھا کر راہ فرار اختیار کی اور ایران پہنچا اس کے بعد اس نے ایران والوں کی مدد سے دوبارہ ہندوستان پر حملہ کیا اور کامیاب ہوا، تو ہندوستان کی حکومت میں ایرانیوں کا بہت دخل ہوگیا اور آہستہ آہستہ ہندوستان میں تمام شیعی، رسومات رواج پا گئیں، اسی وقت سے ہندوستان میں یہ مصیبت (تعزیہ) پھیل گئی علماء نے اس زمانہ میں شیعیت کی بہت سخت تردید کی، جب اکبر بادشاہ بنا تو شیعوں نے کوشش کی تھی کہ دین اسلام کو بالکلیہ مسخ کردیں، اور دین اکبری نام رکھ کر شیعت کو پھیلائیں۔ (باقی ترجمہ اگلے صفحہ پر)

تعزیہ داری چھوڑنے کیلئے نماز چھوڑنے کی شرط

سوال:- زید نماز بھی پڑھتا ہے اور تعزیہ داری بھی کرتا ہے، اگر اس سے کہا جاتا ہے کہ تم تعزیہ داری چھوڑ دو تو وہ یہ شرط لگاتا ہے کہ میں تعزیہ داری اس وقت چھوڑ دونگا جبکہ نماز بھی چھوڑ دوں گا، بکر نے اس کو شرط سے بچانے کیلئے کہا کہ ٹھیک ہے تم تعزیہ داری چھوڑ دو اور نماز چھوڑ دو کیا، بکر کا یہ کہنا درست ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً

نماز خدائے پاک کا فریضہ ہے جس کا ادا کرنا ہر مسلمان کے ذمہ فرض ہے[۱] مروجہ

(ترجمہ صفحہ گذشتہ) اللہ تعالیٰ نے اس بددینی کو ختم کرنے کے لئے حضرت مجدد الف ثانی کو پیدا فرمایا ان حرکات کے بطلان پر دلائل سے ان کے مکتوبات بھرے پڑے ہیں۔

جس جگہ شعار اسلام میں سے کچھ باقی نہ ہو اس جگہ مسلمان اذان نماز جماعت ترک کر کے اسلام سے بالکل ناواقف ہوں، نیز اس جگہ مسلمانوں اور ہندوؤں میں تعزیہ سے فرق ہوتا ہو، اس جگہ مسلمانوں اور غیروں میں باہم لڑائی تعزیہ کی وجہ سے ہوتی ہو اور علماء خاموشی اختیار کریں اور کہیں کہ یہ اسلام وکفر کی لڑائی ہے، اس وقت تعزیہ بنانے کی گنجائش ہوسکتی ہے، اہل اسلام کی مدد کیلئے عوام کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔

بس اتنا ہی کافی ہے، خواہ مقابلہ پر مہابیری جھنڈا ہو یا اس کے علاوہ اگر مسلمانوں اور کافروں کے سامنے واضح کر دیا جائے کہ تعزیہ اسلام کا شعار نہیں ہے تو بات بالکل نکھر کر سامنے آجائے گی، اور معاملہ بالکل آسان ہوجائیگا۔

نیز غور کرنا چاہئے کہ جو چیزیں حقیقۃً اسلام کا شعار ہیں ان کو ایک ایک کر کے بالکل بند کیا جارہا ہے، اور اس پر مسلمانوں کی حمیت ایمانی جوش میں نہیں آرہی ہے اور ایسے خاموش ہوجاتے ہیں کہ زبان سے اس کا تذکرہ بھی نہیں کرتے کہ مبادا فتنہ کی آگ نہ بھڑک جائے، اور باطل پر ایسے سرفروش ہوجاتے ہیں۔ فقط واللہ اعلم

(حاشیہ صفحہ ھذا)

[۱] ھی (ای الصلاۃ فرض عین علیٰ کل مکلف بالاجماع الخ، الدرالمختار علی الشامی ص ۴/ ج ۲/ مطبوعہ زکریا کراچی ص ۳۵۱/ ج ۱/ اول کتاب الصلوٰۃ.

تعزیہ شیطان کی اطاعت ہے،[1] شیطان کی اطاعت سے روکنے کیلئے یہ شرط لگانا کہ خدا کا فریضہ بھی ترک کردے گا، یہ غلط ہے، اسکا کسی کو بھی حق نہیں، لہٰذا زید کا شر لگانا بھی غلط ہے، اور بکر کا اس شرط کو منظور کرنا بھی غلط ہے[2] بکر کو اس کا کوئی حق نہیں اس کو بھی توبہ لازم ہے زید بھی شیطان کی اطاعت چھوڑ دے اور خدائے پاک کے فریضہ پر قائم رہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۱/۹۶ھ

تعزیہ کے سامنے لاٹھی چلانے کی مشق اور اس کا وظیفہ

سوال:-محرم منانے اور پنجہ بٹھانے والے (پانچ اہلِ بیت کے نام پر کپڑے اوڑھنا مزین کرنا) بارہ امام منانے والے کو شاہی زمانے سے لیکر اب تک وظیفہ ملتا رہا ہے یا زمین ملی ہوتی ہے اگر چھوڑا جاتا ہے تو زمین اور وظیفہ چھن جائے گا جس سے بہت سے مسلمان پل رہے ہیں اس لئے عالم صاحب کا کہنا ہے کہ کچھ خرافات مثلاً ڈھول بجانا پنجہ وغیرہ چھوڑ کر اعتقاد درست کر کے صرف لاٹھی تلوار چلانا سیکھو اور عود بتی جلاؤ تا کہ حکومت سے وظیفہ بھی ملتا رہے اور خرافات ختم ہو جائے کیا اس کی شریعت مطہرہ اجازت دیتی ہے کہ عالم صاحب ایسا مشورہ دیں نیز اگر خرافات کرتے رہیں تو یہ وظیفہ لینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وظیفہ کی خاطر عقائد واعمال کو تباہ کرنے کی کب گنجائش ہے ہاں اگر مستقلاً تمام سال تلوار چلانے اور لاٹھی چلانے کی مشق کی جائے اور اس فن میں مہارت پیدا کرلیں اور جہاد کی نیت

---

[1] تعزیہ داری در عشرۂ محرم وساختن ضرائح وصورت وغیرہا درست نیست الی قولہ ونیز تعزیہ داری کہ ہیچوں مبتدعاں میکنند بدعت است، فتاویٰ عزیزی ص ۷۵/ج ۱/ (مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

[2] لَاطَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ، مشکوۃ شریف ص ۳۲۱/ کتاب الامارۃ والقضاء الفصل الثانی، ودرمختار مع الشامی ص ۵۸۳/ مطبوعہ زکریا دیوبند، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع.

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

رہے تو ٹھیک ہے[۱]خرافات کو بہر حال ختم کرنا چاہئے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیو بند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیو بند

تعزیہ کے سامنے گتکا کھیلنا

سوال:-محرم کے مہینے میں گتکا فری[۲] سے کھیل کھیلتے ہیں یہ جائز ہے یا ناجائز اس کی کیا اصلیت ہے سنا جاتا ہے کہ یہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جاری کیا ہے جان کی حفاظت کیلئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

محرم میں تعزیہ کے سامنے جو کھیلتے ہیں شرعاً یہ بے اصل اور ناجائز ہے یہ روافض کا طریقہ ہے۔حضرت علیٰ کرم اللہ وجہہ سے ہرگز ثابت نہیں[۳]۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳/۱/۵۷ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبد اللطیف: مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۶/محرم ۵۷ھ

۱؎ واعدوا لهم مااستطعتم من قوة ای اسباب والآت واعمال يقويكم على حربهم من الخيل والسلاح والمصارعة ونحو ذالک واللهو بالرمی والبندقة وغير ذالک ومنه جمع المال قعد للجهاد، تفسير مظهری ص:۱۰۶/۴، سورۂ انفال تحت آيت:۶۰، مطبوعه ندوة المصنفين دهلی.

۲؎ گتکا: پٹا کھیلنے کی لکڑی، فیروز اللغات ص:۱۰۸۲، گ، ت، مطبوعہ زکریا دیو بند۔

۳؎ تعزیہ داری درعشرہ محرم یا غیر آں وساختن ضرائح ......ایں ہمہ امور بدعت است (مجموعة الفتاوی ص:۴/۳۴۴، فتاوی عبدالحی ص:۹۳، باب الشرک والبدعات، مطبوعه ملک ديوبند، فتاوی عزيزی ص۱/۷۵، مسئله تعزيه داری محرم وصورت، مطبوعه کتب خانه رحيميه ديوبند)

ترجمہ:- تعزیہ داری جس طرح بدعتی لوگ (شیعہ) کرتے ہیں بدعت ہے۔

تعزیہ اور ماتم شیعہ

سوال:- ہمارے بزرگوں نے منت مانی تھی کہ ہم تعزیہ بنایا کریں گے اس وقت تک اس پر عمل ہوتا چلا آرہا ہے، ہم اور ہمارے بزرگ سُنّی اور حنفی ہیں، اب بعض لوگ منع کرتے ہیں کہ تعزیہ بنانا منع ہے اور اہلِ سنت یہ یقین رکھتے ہیں کہ اگر اپنے بزرگوں کی رسم کو چھوڑ دیں گے تو ضرر ضرور پہونچے گا۔ سائل ملتمس ہے کہ شرع شریف تعزیہ بنانے کا کیا حکم دیتی ہے؟

۲۔ تعزیہ بنا کر رکھنا اور اسکی پرستش کرنا، ملیدہ وغیرہ چڑھانا، بخورات جلانا وغیرہ کا کیا حکم ہے؟

۳۔ خالی مقام پر مصنوعی قبر جیسے تعزیہ مدار چلہ بڑے پیر صاحب کا روضہ وغیرہ بنا کر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

۴۔ ایامِ محرم میں مجالس منعقد کرنا، اماموں کے نام کا کھچڑا پکانا، شربت پلانا، اپنی اولاد کو اماموں کا فقیر وغیرہ بنانا زندگی کی خاطر کیسا ہے اور ایسے شخص کا شرع میں کیا حکم ہے اور بانی تعزیہ کا یہ عقیدہ رکھنا یعنی تعزیہ نہ بنائیں گے تو کوئی نقصان جانی مالی پہنچ جائے گا تو ایسا شخص از روئے قرآن پاک وحدیث رسول اللہ ﷺ کیسا ہے؟

۵۔ کیا رسول اللہ ﷺ وصحابہؓ تابعینؒ وتبع تابعینؒ دیگر سلف صالحینؒ سے کہیں منقول ہے یا نہیں؟ اگر بنانا جائز ہے تو کس طریقہ سے بنایا جائے؟

۶۔ کیوں کہ ہم لوگ اپنے گاؤں کے مولویوں سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اس چیز سے جو کچھ صدقہ خیرات کرتے ہیں اس کو بھی بند کر دیں گے ویسے کون کرتا ہے۔

۷۔ پھر یہ طریقہ ہندوستان میں از روئے تاریخ کس زمانہ سے رائج ہے اور علماء نے اس وقت کیوں نہیں منع کیا؟ بینوا توجروا.

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) تعزیہ کی منت درست نہیں ہوتی۔ جن بڑوں نے اس کی منت مان کر بنانا شروع کیا

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

وہ غلطی پر تھے اور اس فعل کی وجہ سے گنہگار ہوئے اور آپکو اس فعل میں ان کا اتباع کرنا جائز نہیں، تعزیہ وغیرہ ہرگز نہ بنائیے قطعاً ترک کردیجئے، ہرگز کوئی ضرر نہیں ہوگا، تعزیہ بنانا اور اس پر نذر و نیاز چڑھانا، اس سے منت مانگنا حرام و شرک ہے[1]۔

(۲) حرام و شرک ہے[2]۔

(۳) یہ بھی سخت گناہ اور شرک ہے[3]۔

(۴) یہ جملہ افعال تعلیم اسلام کے خلاف اور اللہ پاک اور اس کے سچے رسول ﷺ کی ناراضی کا سبب ہیں۔ سب سے توبہ لازم ہے۔ ایسی چیزوں سے ایمان سالم نہیں رہتا۔ کچھ کھانا غرباء کو کھلا کر یا نقد دے کر یا قرآن پاک پڑھ کر یا کوئی عبادت کر کے مُردوں کو ثواب پہونچانا بغیر کسی تاریخ و ہیئت کے التزام کے شرعاً درست ہے[4]۔

---

[1] والنذر للمخلوق لا يجوز لا نه عبادة والعبادة لا تكون للمخلوق (البحر ص: ۲۹۸ /۲، كتاب الصوم، باب الاعتكاف، مطبوعه كوئٹه پاكستان، شامی ص: ۴۳۹ /۲، كتاب الصوم، مطلب فى النذر الذى يقع للاموات الخ، مطبوعه كراچی، طحطاوی ص: ۵۷۱ كتاب الصوم، باب مايلزم الوفاء به الخ، مطبوعه مصر)

[2] تعزیہ داری در عشرہ محرم یا غیر آں و ساختن ضرائح و صورت وغیرہ درست نیست، فتاویٰ عزیزی ص ۷۵ / ۱، مسئله تعزيه دارى محرم وصورت الخ ص ۱۴۴ / ۱، قبيل جواب سوال مولوى زاهد خاں در باب خلافت الخ، مكتبه رحيميه ديوبند، الصواعق المحرقة ص ۱۸۳، الباب الحادى عشر فى فضائل اهل البيت النبوى، الفصل الاول، مطبوعه استنبول.

[3] حقيقة الشرك ان يعتقد انسان فى بعض المعظمين من الناس ان الاثار العجيبة الصادرة منه انما صدرت لكونه متصفا بصفة من الكمال ممالم يعهد فى جنس الانسان بل يختص بالواجب جل مجدهٗ (حجة الله البالغة ص ۶۰ / ج ۱، باب فى بيان حقيقة الشرك، المبحث الخامس مبحث البر والاثم)

[4] وفى البحر من صام او صلى او تصدق وجعل ثوابه لغيره من الاموات والاحياء جاز ويصل ثوابها اليهم عند اهل السنة كذا فى البدائع (شامى نعمانيه ص ۶۰۵ / ۱، باب صلاة الجنائز شامى بيروت ص ۲۴۳ /۲، مطلب فى القراءة للميت واهداء ثوابها له.

(۵) تعزیہ بنانا حضور ﷺ اور صحابہ اور تابعین میں سے کسی سے ثابت نہیں[۱]۔

(۶) صدقہ خیرات جو کچھ کرنا ہو شریعت کے موافق محض خدا کے لئے کر دیا جائے تعزیہ پر چڑھانے اور اس سے منت ماننے اور غیر اللہ کے نام پر کھانا کھلانے سے وہ کھانا بھی ناجائز ہوجاتا ہے اس کا ثواب نہیں ہوتا بلکہ اس سے گناہ ہوتا ہے[۲]۔

(۷) زیارت تابوت تعزیہ و فاتحہ خواندن برآں و مرثیہ خواندن و گفتن و شنیدن آں و فریاد ونوحہ کردن وسینہ کوبی نمودن و جرح خوردن بماتم امام حسین رضی اللہ عنہ چہ حکم دارد؟

جواب:- ایں چیز ہمہ ناروا است در کتاب السراج بروایت خطیب آوردہ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ زَارَ بِلَا مَزَارٍ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ زَارَ شِبْحاً بِلَارُوْحٍ ومرثیہ گفتن وخواندن وشنیدن آں بشرطیکہ متضمن تحقیر واہانت اہل بیت یا نسبت ظلم وستم بجناب الٰہی نباشد بخانۂ خود باکے ندارد، الٰی قولہ وفریاد ونوحہ کردن وسینہ کوبی نمودن وجرح خوردن ہمہ حرام است ودر حدیث است لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَصَلَقَ وَخَرَقَ.

(**ترجمہ**:- یعنی نیست از ما شخصے کہ جرح خورد وگریہ باآواز نوحہ کند وگریباں درد) ونیز در حدیث است لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

---

[۱] تعزیہ داری کہ ہم چو مبتدعان میکنند بدعت است وہم چنیں ساختن ضرائح وصورت قبور وعلم وغیرہ ایں ہمہ بدعت است۔

(فتاویٰ عزیزی ص ۷۵/۱، مسئلہ تعزیہ داری محرم الخ، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

ترجمہ:- تعزیہ داری جس طرح بدعتی لوگ (شیعہ) کرتے ہیں بدعت ہے۔ اور اسی طرح ضرائح اور قبور وعلم کی صورت بنانا بھی بدعت ہے۔)

[۲] بہ سبب بردن طعام پیش تعزیہ ہا ونہادن پیش تعزیہ وغیرہ تمام شب بلکہ پیش قبور حقیقۃ ہم تشبہ بکفار وبت پرستان میشود پس ازیں جہت کراہت پیدا می کند

(فتاویٰ عزیزی ص ۷۸/۱، مسئلہ تعزیہ داری محرم الخ، کتب خانہ رحیمیہ دیوبند)

ترجمہ:- تعزیہ کے سامنے کھانے پینے کے سبب اور تمام رات تعزیہ کے سامنے رکھنے کے سبب بلکہ قبور کی پیشی بھی حقیقۃ کفار اور بت پرستوں کیساتھ تشبہ ہوجاتا ہے پس اس وجہ سے بھی کراہت پیدا ہوجاتی ہے۔

ایں ہر دو حدیث در مشکوٰۃ[1] المصابیح است فقط اھ فتاویٰ عزیزی[2]۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۹/۱۲/۶۰ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲/محرم ۶۱ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم یکم محرّم ۶۱ھ

تعزیہ، مسجد، کعبہ میں فرق

سوال:- ایک شخص نے کہا ہے جو تعزیہ بناتے ہیں وہ لکڑیاں اور کاغذ ہے اس میں کوئی ثواب نہیں یعنی فضول ہے اس کے جواب میں دوسرے شخص نے کہا جیسے تعزیہ بدعت ہے اور لکڑی اور کاغذ کا بنا ہوا ہے ایسے ہی مسجد مٹی کی اور کعبہ شریف پتھر کا بنا ہوا ہے وہ بھی بدعت ہے اسکے متعلق شرعاً کیا حکم ہے؟

---

[1] مشکوۃ شریف ص: ۱۵۰، باب البکاء علی المیت، کتاب الجنائز، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

[2] فتاوی عزیزی ص: ۱/۱۴۴، زیارت قبر فرضی، قبیل سوال جواب مولوی زاهد علی خان الخ، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند.

ترجمہ:- تعزیہ کے تابوت کی زیارت کرنا اور اس پر فاتحہ پڑھنا مرثیہ پڑھنا اور کہنا اور سننا اور اس سے فریاد کرنا اور نوحہ کرنا اور اپنا سینہ کوٹنا اور امام حسین کے نام پر ماتم کرنا از روئے شرع جائز ہے یا نہیں؟

جواب:- ان سب چیزوں کو کتاب السراج میں خطیب کی روایت سے ناجائز قرار دیا ہے اللہ اس پر لعنت بھیجتے ہیں جو بلا مزار کے زیارت کرے اور اس پر لعنت بھیجتے ہیں، جو بلا روح تصویر کی زیارت کرے اور اپنے گھر مرثیہ پڑھنا اور اس کا سننا بشرطیکہ اہلِ بیت کی تحقیر واہانت کو متضمن نہ ہو یا بارگاہ الٰہی کی طرف ظلم وزیادتی کی نسبت نہ ہو جائز ہے اس میں کوئی ڈر نہیں اور فریاد اور نوحہ کرنا سینا کوٹنا اور ماتم کرنا سب حرام ہے حدیث میں ہے کہ جو شخص ماتم کرے اور نوحہ کرے اور گریبان پھاڑے وہ ہم میں سے نہیں۔ نیز حدیث میں فرمایا ہے کہ وہ شخص ہم میں سے نہیں جو چہرے پیٹے گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی پکار پکارے۔ یہ دونوں حدیثیں مشکوٰۃ المصابیح میں موجود ہیں۔

(۲) جوشخص تعزیہ بہ نیت ثواب اور تعظیم بنائے اور اہل السنّت والجماعت سے ہو اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(او۲) جوشخص مسجد اور کعبہ شریف کو بدعت کہتا ہے وہ بدعت کے معنیٰ نہیں سمجھتا وہ جاہل ہے، جس کام کو حضور ﷺ اور آپکے اصحابؓ نے ثواب سمجھ کر کیا ہو۔ قرآن شریف اور حدیث شریف میں اسکی فضیلت ہو وہ ہرگز بدعت نہیں ہوسکتا وہ عین ثواب ہے۔ بدعت وہ ہے جوان اکابر نے نہ کیا ہو نہ اسکے کرنے کا حکم دیا ہو۔ نہ شریعت نے اسکے کرنے کو ثواب کہا ہو[1] چنانچہ تعزیہ ایسا ہی ہے بلکہ اس کی ممانعت کتب فقہ میں مصرح ہے[2]، لہٰذا تعزیہ بنانا گناہ اور روافض کا شعار ہے اس سے ہر مسلم کو اجتناب ضروری ہے اور اس کو ثواب سمجھنا تو بہت بڑا گناہ ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ سبحانہٗ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

شیعہ کا رد فتاویٰ عالمگیری میں

سوال:- کیا اورنگ زیبؒ کے دور میں تعزیہ داری ہوتی تھی اگر ہوتی تھی تو انہوں نے

---

[1] البدعة فی المذهب ایراد قول لم یستن قائلها وفاعلها فیه بصاحب الشریعة واماثلها المتقدمة واصولها المتقنة (المفردات ص۳۷، مصری، وراجع ردالمحتار ص۳۷۷/۱، مطبوعه نعمانیه، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة اقسام، شامی بیروت ص۵۶۰/۱، البحر ص: ۳۴۹/۱، باب الامامة، مطبوعه کوئٹه، والبسط فی البراهین القاطعة ص۳۴.

[2] تعزیہ داری کہ ہم چو مبتدعان میکنند بدعت است وہم چنیں ساختن ضرائح وصورت قبور وعلم وغیرہ ایں ہم بدعت است (فتاویٰ عزیزی ص: ۷۵، ج: ۱، مسئله تعزیه داری الخ، مطبوعه رحیمیه دیوبند، امدادالفتاویٰ ص: ۵/۲۸۶، کتاب البدعات، مطبوعه زکریا، وفتاویٰ عبدالحیٔ ص ۱۰۱، باب الشرک والبدعات، ملک پبلشرز دیوبند، فتاویٰ رحیمیه ص ۲/۲۷۴، رد بدعات، مکتبه رحیمیه سورت گجرات،

اس کو بند کیوں نہیں کیا؟ اور تعزیہ داری کہاں سے شروع ہوئی اور اس کی ایجاد کس نے کی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اورنگ زیب عالمگیرؒ نے فتاویٰ عالمگیری تصنیف کرائی اور اسکے لئے پانچ سو علماء کو منتخب کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے والد بزرگوار حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کو نگراں مقرر کیا[۱] اس کتاب میں روافض کی شدید تر دید کی گئی ہے اور ان پر سخت حکم لگایا ہے، جیسا کہ اسی کتاب میں موجود ہے[۲] جہاں تک یاد پڑتا ہے ساتویں صدی ہجری میں بعض شیعہ بادشاہوں سے تعزیہ داری شروع ہوئی ہے[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ گنگوہی

مجلسِ حسینی کی شرکت

سوال:- یادگارِ حسینی میں اہلِ سنت کی شرکت کا شرعاً کیا حکم ہے؟ (۲) جب کہ شیعہ اسکو

---

[۱] ملاحظہ ہو نزھة الخواطر ص: ۱۳۰/۲، مطبوعہ مجلس دائرة المعارف العثمانیہ حیدرآباد، دائرہ معارف اسلامیہ ص۱۴۷/۱۵، دانش گاہ پنجاب لاہور، نیز دیکھئے انفاس العارفین ص:۲۴، مطبع احمدی دہلی، علماء ہند کا شاندار ماضی ص۵۵۶/۱، رودکوثر ص:۴۷۷، ناہید آفسیٹ پریس دہلی۔

تنبیہ:- مذکورہ کتب میں ہے کہ نگراں وصدر شیخ نظام تھے۔ مرتبین علماء کی تعداد چالیس پچاس تھی.

[۲] یجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا............وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین کذا فی الظهیریة(فتاویٰ عالمگیری ص۲۶۴/۲، موجبات الکفر کتاب السیر، بلوچستان، کوئٹہ)

[۳] تیرہویں صدی ہجری/ اٹھارھویں صدی میلادی تک تمام ملک میں تعزیہ داری عام ہوچکی تھی...... بہرائچ میں سید سالار مسعود غازی کے مزار کا تعزیہ، سیتاپور میں باون ڈنڈوں کا تعزیہ پانچویں اور ساتویں صدی ہجری سے منسوب ہیں۔(دائرہ معارف اسلامیہ ص۴۵۸/۶، دانش گاہ پنجاب لاھر.

فائدہ:- عالمگیر کے عہد میں تعزیہ اور جلوسِ تعزیہ کا رواج تھا عالمگیر ہی نے جلوس تعزیہ میں شمشیر زنی کو ممنوع قرار دیا(دائرۂ معارف اسلامیہ ص۴۵۸/۶، دانش گاہ پنجاب لاہور.

بین الاقوامی جلسہ کہتے ہیں تو شرعاً اس کی تکذیب وتردید کرنے کا کیا حکم ہے؟ (۳) جو اہلِ سنت مقررین اس میں شریک ہوتے ہیں ان کے متعلق عام مسلمانوں کو شرعاً کیا حکم ہے؟ (۴) اگر شرعاً یادگارِ حسینی کی شرکت جائز نہ ہو تو اسکے خلاف تبلیغ وسعی کرنے کا شرعاً کیا حکم ہے؟ (۵) جو سُنّی فتویٰ کے شائع ہو جانے کے بعد فتویٰ کے مطابق نہ کرے تو مسلمانوں کو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس تحریک کا لٹریچر ہم نے خود بھی پڑھا ہے اور کچھ ان کی تقریرات و رسائل کے اقتباسات جناب حکیم ریاض صاحب ناظم مجلسِ حسینی گونڈہ کے مذکورہ بالا استفتاء کے ساتھ پہنچے تھے۔ ان کے لٹریچر سے ہم کو یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ تحریک سُنّی مسلمانوں کو شیعیت کا شکار کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے اور اس کا مقصد بجز روافض کی تبلیغ کے کچھ نہیں۔ حکیم صاحب موصوف کا یہ استفتاء تقریباً دو ماہ پہلے دارالافتاء مظاہر علوم سہارنپور میں آیا تھا۔ ہم اسی وقت تفصیل سے ان سوالات کے جوابات لکھ چکے ہیں اور ان میں ان ہی خیالات کا اظہار کر چکے ہیں جو حضرت علامہ مولانا عبدالشکور صاحب مدظلہ نے اس تحریک کے متعلق اظہار فرمائے ہیں۔ اس لئے ہم مولانا ممدوح کی تائید ونصرت کرتے ہیں اور اہلِ سُنّت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس تحریک سے خود بھی اجتناب کریں اور دوسروں کو بھی اس کے مفاسد سے بچائیں۔ واللہ اعلم

العبد محمود غفرلہ معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: عبداللطیف　　　الجواب صحیح: بندہ ظہور الحق مدرسہ مظاہر علوم

قرآن کریم کے چالیس پارے ماننے والے کا حکم

سوال:- یہ قرآن کریم فرقانِ حمید کے مکمل تیس پارے ہیں مگر ایک فرقہ کہتا ہے کہ

قرآن کریم کل چالیس پاروں میں اترا ہے ظاہر تیس پارے اور مشائخ کے سینہ میں پوشیدہ دس پارے سینہ بسینہ چلے آرہے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟ یہ غلط ہے تو اس جماعت کو کیا کہنا چاہئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ فرقہ قرآن کریم کو محرف مانتا ہے اس کا ایمان قرآن پر نہیں جب پورا قرآن بھی اسکے پاس نہیں تو یہ اہل کتاب بھی نہیں[1]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ ۹/۲۴/۹۰ھ

کیا قرآن کے چالیس پارے ہیں؟

سوال: - اگر زید کہے کہ قرآن پاک تو مولوی لوگوں کیلئے ۳۰/ پارے ہیں، حالانکہ اصل قرآن پاک ۴۰/ پارہ کا ہے۔ پوچھنے پر پیر نے جواب دیا کہ ۱۰/ پارے پیر کے قلب میں ہیں، تو ایسا اعتقاد رکھنے والا شخص کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ عقیدہ رکھنا سخت گمراہی اور بد دینی ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ومن قول الامامية كلها قديما وحديثا ان القرآن مبدل زيد فيه ما ليس منه ونقص منه كثير وبدل منه كثير القول بان بين اللوحين تبديلا كفر صحيح وتكذيب لرسول الله ﷺ (الملل والنحل ص: ۳/۱۸۲، الجزء الرابع، ذكر شنع الشيعة، مطبوعه دارالمعرفة بيروت) وبل للرافضة حيث قالوا قد تطرق الخلل الى القرآن وقالوا ان عثمان وغيره حرفوه والقوا منه عشرة اجزاء، (تفسير مظهرى ص: ۵/۲۹۳، سورۂ حجر تحت آيت: ۹، مطبوعه رشيديه كوئٹه، تحفۂ اثنا عشريه اردو ص: ۵۷، تيرهواں كيد، فصل دوم، باب دوم، مطبوعه مجاهد ملت ديوبند، سوط العذاب على اعداء الكتاب ص: ۲۰، مبحث اول الخ، مطبوعه لكهنؤ، مصنفه مولانا عبدالشكور صاحبؒ. **(حاشيه نمبر ۲/ اگلے صفحة پر ملاحظه فرمائيں)**

صحابہ پر طعن و تشنیع

سوال:- جو شخص صحابہؓ میں سے کسی صحابی کو کافر، مردود، ملعون، یا دوزخی (نعوذ باللہ) بتلائے وہ کافر ہے یا مسلمان؟ اور کیا وہ شخص اہل سنت والجماعت سے خارج ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

وہ شخص اہلِ سنت والجماعت سے خارج ہے جس کا ایمان نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہوا سکو کافر کہنے سے خود اسکا ایمان باقی نہ رہیگا[1]۔ شرح فقہ اکبر میں اسکی مفصل بحث مذکور ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے متعلق کوئی کلمہ ادب کے خلاف ہرگز نہ کہا جائے[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [2] ومن قول الامامية كلها قديما وحديثا ان القرآن مبدل زيد فيه ما ليس منه ونقص منه كثير وبدل منه كثير ...... القول بان اللوحين تبديلا كفر صحيح وتكذيب لرسول اللهﷺ (الملل والنحل ص: ۳/۱۸۲، الجزء الرابع، ذكر شنع الشيعة، مطبوعه دارالمعرفة بيروت) وبل للرافضة حيث قالوا قد تطرق الخلل الى القرآن وقالوا ان عثمان وغيره حرفوه والقوا منه عشرة اجزاء، (تفسير مظهری ص: ۵/۲۹۳، سورۂ حجر تحت آيت: ۹، مطبوعه رشيديه كوئٹه، تحفۂ اثنا عشريه اردو ص: ۵۷، تيرهواں كيد، فصل دوم، باب دوم، مطبوعه مجاهد ملت ديوبند، سوط العذاب على اعداء الكتاب ص: ۲۰، مبحث اول الخ، مطبوعه لكهنؤ، مصنفه مولانا عبدالشكور صاحبؒ،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1] عن ابی ذرؓ قال قال رسول اللهﷺ لا يرمی رجل رجلا بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذالک (مشكوة شريف ص: ۲/۴۱۱، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، الفصل الاول، مطبوعه ياسر نديم ديوبند)

[2] سب الصحابة والطعن فيهم ان كان مما يخالف الادلة القطعية فكفر (شرح فقه اكبر ص ۸۶) ولا نذكر الصحابة الّا بخير راجع بحث اصل الروافض انما احدثه منافق (شرح فقه اكبر ص: ۸۵، مكتبه رحيميه ديوبند)

حضرت فاطمہؓ کے جنازہ میں صحابۂ کرامؓ کی شرکت

سوال:- رسولِ خدا ﷺ اور حضرت فاطمہؓ کی تجہیز وتکفین میں بجز امیر المومنین علیؓ وعباسؓ کے کوئی شریک نہ تھا۔ کیا یہ صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

چوں صحابہ حُبِّ دنیا داشتند مصطفیٰ را بے کفن انداختند

کیا سیدہ خاتونِ جنتؓ اور علی مرتضی حضرات شیخین سے ہمیشہ کبیدہ خاطر رہتے تھے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

تجہیز وتکفین سب کی عادۃً اہل خاندان ہی کیا کرتے ہیں، البتہ جنازہ لیجانے نماز پڑھنے دفن کرنے میں اور سب بھی شریک ہوتے ہیں اس کو کینہ پر محمول کرنا کینہ پرور لوگوں کا کام ہے حضرت علیؓ تو حضراتِ شیخین کے بیحد معتقد تھے[1]، وہاں کینہ کا کیا کام؟ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹/۳/۸۸ھ

اُنیس سوالات شیعوں سے متعلق

سوال:- (۱) معاویہ کا جنم دیوس کب ہوا؟ انکے باپ کا کیا نام ہے؟ کیا معاویہ صحابیِ رسول تھا؟ معاویہ کے معنیٰ کیا ہیں؟

۲۔ ام المومنین جناب عائشہؓ کی زوجیت سے رسول کو کیا فائدہ پہونچا؟ جناب عائشہؓ کا

---

[1] عن محمد بن الحنفیه (وهو ابن علی بن ابی طالب رضی الله عنه) قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَبُوْ بَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ...... الحدیث (بخاری ص:۵۱۸/۱، کتاب المناقب، مکتبه اشرفیه دیوبند، وراجع للبسط ازالة الخفا مترجم ص:۲۵۴/۱، قدیمی کتب خانه کراچی، فصل چهارم، احادیث خلافت، مسند علی بن ابی طالبؓ.

ترجمہ:- محمد ابن حنیفہؒ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے معلوم کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا ابوبکرؓ میں نے کہا اس کے بعد کون ہے؟ آپؓ نے فرمایا عمرؓ۔

مزار کہاں ہے؟

۳۔اجماع آپ لوگ تسلیم کرتے ہیں۔ذرا معرکۂ کربلا میں بتائیں کہ اجماع کدھر ہے؟

۴۔کیا تینوں خلفاء کو حالاتِ زندگی کے دستور سے صاف سُتھرا ثابت کرسکتے ہیں؟

۵۔مسلمانوں نے جمہوریت کے نام پر سقیفہ کانفرنس کو کامیاب بنا کر لفظِ جمہوریت کو بدنام کرکے ابوبکر،عمر،عثمان کو خلیفہ بنایا کیوں؟ جمہوریت کا بنیادی اصول کیا ہے؟

۶۔وفاتِ رسولؐ کے بعد درِبنتِ رسول پر آگ اور لکڑیاں جلانے کے لئے کیوں اور کس نے جمع کیا؟ نیز پہلوئے بنتِ رسول کا دروازہ کس نے گرایا؟

۷۔جنگِ جمل میں عائشہ لڑنے کے لئے کیوں آئیں؟

۸۔اہلِ سُنّت کا وجود کب سے ہوا؟ قرآن وحدیث سے ثابت کریں۔

۹۔رسولؐ کے بعد ابوبکر،عمر،عثمان خلیفہ ہوئے اس کو قرآن وحدیث سے ثابت کریں۔

۱۰۔آپ کے عقائد سے علی چوتھے خلیفہ تھے کیا اس کی بشارت پیغمبر دے گئے تھے؟۔

۱۱۔ابوبکر،عمر،عثمان کے خلیفہ ہونے کی بشارت رسول اپنی زندگی میں دے گئے تھے؟

۱۲۔جب زمانۂ رسول ہی میں ''الیوم اکملت لکم'' کی آیت آچکی تھی یعنی اسلام مکمل ہوگیا تھا۔بعد رسول جب خلافت کا دَور آیا تو خلفاء نے اپنی طرف سے منطق کی اینٹ کیوں جوڑ دی؟ اسلام میں ترمیم کیوں کی؟ کچھ بڑھایا کچھ گھٹایا۔

۱۳۔رسول کو معصوم مانتے ہیں یا نہیں؟ ان کو علم غیب تھا یا نہیں؟

۱۴۔جناب جبرئیل علیہ السلام رسول ﷺ کی خدمت میں آیت وسورت لیکر نازل ہوتے تھے،اسی طرح قرآن اکٹھا کیا گیا۔مگر قرآن کو تیس پاروں میں کب اور کس نے منقسم کیا؟

۱۵۔یزید کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا خدا اس کے گناہوں کو معاف کرسکتا ہے اور اس کی قسمت میں جنّت ہے یا نہیں؟

۱۶۔غالباً رسولؐ کی بیماری سے نجات پانے کی وجہ سے آپ لوگ آخری چہار شنبہ مناتے ہیں۔شاید اس دن رسول کو بیماری سے چھٹکارا ملا۔حضور رسول اپنی زندگی میں کتنی مرتبہ بیماری سے

تندرستی کے ساحل پر پہونچے آپکو ہر موقعہ پر انکی صحت یابی پر یادگار منانی اور نیاز دلوانی چاہئے؟

۱۷۔ بارہ وفات کے کیا معنیٰ ہیں؟ یوم ولادتِ رسول کو بارہ وفات کیوں مناتے ہیں؟ اگر رسول کی ولادت اور وفات ایک ہی تاریخ کو ہوئی اس موقعہ پر آپ کو خوشی اور غم دونوں کرنا چاہئے بلکہ آپ لوگ اس روز عید مناتے ہیں۔ کیوں؟

۱۸۔ کفن میں عطر لگانے کی رسم کب سے شروع ہوئی؟

۱۹۔ مسلمانوں کے چار امام (چار مصلّے ہیں) چاروں کے خیالات متفرق کیوں تھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اہلِ سنت والجماعت کا مسلک قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ امور مندرجہ سوال میں بعض چیزیں بالکل غلط اور بے بنیاد ہیں بعض امور کا مسلک کے حق یا ناحق ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر واقعۃً کوئی صاحب تحقیق چاہتے ہیں اور انکا مقصود شبہات کو دور کرنا ہے مناظرہ ومکابرہ مقصود نہیں تو بنیادی امور میں جس چیز پر شبہ ہو اول اسکو دریافت کریں؟ پھر فروعی امور کا نمبر ہے بنیاد کو تسلیم نہ کرتے ہوئے فروع سے بحث کرنا لاحاصل ہے۔ مثلاً......

سوال نمبر (۱) سے مسلک کے حق یا ناحق ہونے کا کیا تعلق ہے۔

سوال نمبر (۲) بھی بنیادی حیثیت نہیں رکھتا، تاہم انکے فضائل میں احادیثِ صحیحہ صریحہ موجود ہیں[۱]، قرآن کریم میں ان کی براءت وپاکدامنی کے لئے سورۂ نور میں آیات نازل ہوئی ہیں[۲]۔

---

[۱] عن انسؓ عن النبی ﷺ قال فضل عائشة علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام (بخاری شریف ص: ۲/۸۱۵، کتاب المناقب، باب فضل عائشة، مطبوعه اشرفی دیوبند. مشکوٰة المصابیح باب مناقب ازواج النبی ﷺ، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، ص: ۲/۵۷۳، وراجع مجمع الزوائد، باب فی فضل عائشة ام المومنین رضی الله عنها، کتاب المناقب ص: ۹/۳۶۲، مطبوعه دارالفکر بیروت)

[۲] راجع قول الله تعالی "اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْکِ عُصْبَةٌ مِّنْکُمْ......الآیات: ۱۱–۲۶ من سورة النور.

سوال نمبر (۳) کے متعلق عرض ہے کہ معرکۂ کربلا میں کس نے اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

نمبر (٤) بالکل ثابت کر سکتے ہیں۔ احادیثِ صحیحہ موجود ہیں[1]۔

نمبر (٥) جمہوریت کا نام کس نے بدنام کیا؟ سقیفہ بنی ساعدہ میں کونسی بات جمہوری اصول کے خلاف پیش آئی؟ کیا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت بھی سقیفہ بنی ساعدہ میں تجویز ہوئی؟

نمبر (٦) ایسا کسی نے نہیں کیا، کسی مستند روایت سے ثابت نہیں یہ تو شیعوں کے کذبات و ہفوات ہیں[2]۔

نمبر (٧) وہ لڑنے نہیں آئی تھیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ان کا یہ مطالبہ تھا کہ حضرت عثمانؓ کا قصاص لیا جائے۔ خوارج کی فتنہ پردازی نے جنگ کی صورت اختیار کر لی[3]۔

نمبر (٨) حضرت رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری اُمّت کے تہتّر فرقے ہوں گے۔ ایک کے سوا سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ نجات پانے والا فرقہ کون ہے؟ تو فرمایا کہ جو فرقہ میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر ہوگا وہ نجات پائے

---

[1] راجع باب فيما ورد من الفضل لابی بكر وعمر وغيرهما من الخلفاء كتاب المناقب مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ص۹/۳۷، طبع دارالفكر، وراجع مشكوٰة المصابيح، باب مناقب ابی بكر رضی الله عنه ص:۲/۵۵۴، وباب مناقب عمرؓ ص:۲/۵۵۶، وباب مناقب عثمان ص:۲/۵٦۰، وباب مناقب هؤلاء الثلاثة ص:۲/۵٦۳، مطبوعه ياسر نديم ديوبند.

[2] یہ قصہ سراسر بہتان وافتراء ہے اس کی کوئی اصلیت نہیں۔
(تحفه اثنا عشريه مترجم ص:۴۵۹، طعن دوم، مطاعن عمر، مكتبه مجاهد ملت ديوبند)

[3] اور آپ کا نکلنا حضرت امیر کے قتال کے لئے نہ تھا بلکہ صرف آپس کی اصلاح، قاتلین عثمان سے قصاص لینے اور ان کو لشکر امیر سے باہر نکالدینے کی غرض سے تھا۔
(تحفه اثنا عشريه مترجم ص:۵۱۸ طعن دوم، مطاعن ام المومنين عائشه صديقهؓ، مكتبه مجاهد ملت ديوبند، تاريخ الخلفاء ص:۱۲۲، فصل فی بيعة علی وسبب وقعة الجمل، مطبوعه مجتبائی دهلی)

گا۔ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف ص ۳۰ میں ہے[1]۔ یہی فرقہ اہل سنت کا ہے جو کہ حضور اکرم ﷺ کے وقت سے موجود ہے اور اپنی سُنّت اور خلفائے راشدین کی سنّت پر عمل کی حضرت نے تاکید بھی فرمائی ہے[2]، اور قرآن کریم میں خیرِ اُمّت جس کو فرمایا گیا ہے اس کے طرز پر چلنے والا فرقہ اہلِ سُنّت ہے۔[3]

نمبر(۹) ان حضرات کا خلیفہ ہونا واقعاتی چیز ہے جو کہ دنیا میں ثابت و مسلّم ہے، نیز قرآن و حدیث سے ان حضرات کا مستحق ہونا نیز حدیث سے ترتیب وتعیین ثابت ہے، ایسی احادیث پیش کی جاسکتی ہیں، کیا شیعہ تسلیم کریں گے؟ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی کتاب ''ازالۃ الخفاء'' اسی موضوع پر ہے، بڑی تفصیل سے احادیث اس میں مذکور ہیں۔[4]

نمبر(۱۰) واقعہ اسی طرح پیش آیا اور خلفاءِ راشدین کی ترتیب اسی طرح ہے، احادیث میں اشارات بھی ہیں۔[5]

نمبر(۱۱) جی ہاں بشارتیں موجود ہیں۔ کیا شیعہ تسلیم کریں گے؟

نمبر(۱۲) منطق کی اینٹ بالکل نہیں جوڑی۔ اسلام کی بنیاد جن امور پر حضور ﷺ نے

---

[1] فی حدیث عبدالله بن عمرو مرفوعاً تَفْتَرِقُ اُمَّتِیُ عَلیٰ ثَلٰثٍ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلاَّ مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِی رواه الترمذی (مشکوٰة المصابیح ص: ۱/۳۰، باب الاعتصام. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

[2] فی حدیث العرباض بن سارية مرفوعاً فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ تَمَسَّکُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ...... رواه احمد (مشکوة ص ۱/۳۰) **ترجمه**:- لازم پکڑو میرے طریقہ کو اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدینؓ کے طریقہ کو، اسکو تھامے رکھو اور دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔

[3] ومن صنع مثل صنیعهم (صنیع اصحاب محمد ﷺ) کانو خیر امةٍ اخرجت للناس (تفسیر مظهری ص ۲/۱۱۸، مطبوعه ندوة المصنفین دهلی، تحت آیت: ۱۱۰، سورهٔ آل عمران)

[4] ملاحظه هو ازالة الخفاء مترجم مقصد اول، فصل سوم، تفسیر آیات خلافت ص ۱/۷۵، وفصل چهارم احادیث خلافت ص ۱/۲۱۲، مطبوعه کراچی،

[5] ملاحظه هو ازالة الخفاء مترجم فصل چهارم، مقصد اول ص ۱/۲۱۲، مطبوعه کراچی.

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

تجویز فرمائی تھی بالکل اسی طرح یہ حضرات اس پر قائم رہے اور دوسروں کو قائم کیا[۱]۔

نمبر (۱۳) رسول ﷺ کو معصوم مانتے ہیں[۲]، بہت سی ایسی باتوں کا آپکو علم دیا گیا جو کہ دوسروں کو نہیں ملا[۳]، جب جب اللہ تعالیٰ چاہتے علم عطا فرما دیتے۔

نمبر (۱۴) یہ تیس پاروں میں پاروں کے ثلث، ربع، نصف، کی تقسیم بھی بنیادی چیزیں نہیں ہیں بنیادی چیز یہ ہے کہ تمام قرآن پاک حق ہے اللہ پاک کا نازل فرمودہ ہے اس میں کسی قسم کی تحریف نہیں ہوئی[۴]۔

نمبر (۱۵) معاف فرمانا قدرت سے خارج ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو یا اس سے بھی بڑے گنہگار کو جنت میں داخل فرما دے[۵]، جس شخص کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہو وہ جنت میں

---

[۱] مستفاد "ووصف الراشدين بالمهديين لانه اذا لم يكن مهدياً في نفسه لم يصلح ان يكون هادياً لغيره (مرقاة ص ۱۹۹/ ۱، مطبوعه بمبئى، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى)

[۲] والانبياء عليهم السلام كلهم منزهون عن الصغائر والكبائر والكفر والقبائح الخ (شرح فقه اكبر ص: ۶۸، قبيل واختلف الناس فى كيفيه العصمة، مطبوعه مجتبائى دهلى، نبراس ص: ۲۸۳، مسئلة عصمة الانبياء عليه السلام، مطبوعه امداديه ملتان. شرح عقائد ص: ۱۶۴، مبحث لا يبلغ ولى درجة الانبياء، مطبوعه ياسر نديم.

[۳] فى حديث ابى سعيد الخدرى مرفوعاً وانى قَدْ بُيِّنَ لِيْ عَنْ اَمْرِهِ مَالَمْ يُبَيَّنْ لِاَحَدٍ (مسند احمد ص ۷۹/۳، مطبوعه دارالفكر بيروت، ورابع الخصائص الكبرىٰ ص ۱۹۵/ ۲، مطبوعه بيروت، مشكوة شريف ص: ۵۱۲، باب فضائل سيد المرسلين، الفصل الاول.

ترجمہ:- تحقیق کہ واضح کی گئیں میرے لئے دجال سے متعلق وہ باتیں جو کسی اور کے لئے واضح نہیں کی گئیں۔

[۴] اختصاصه ﷺ بان كتابه معجز ومحفوظ من التبديل والتحريف (الخصائص الكبرىٰ ص ۱۸۵/ ۲، باب اختصاصه ﷺ بان كتابه محفوظ الخ، مطبوعه بيروت، كتاب الشفاء ص ۲۵۱/ ۲، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل فى حكم من استخف بالقرآن، مطبوعه مؤسسة الكتب الثقافية بيروت.

[۵] ولا يجوز لعنُ يزيد ولا تكفيره فانه من جملة المومنين وامره الى مشية الله ان شاء عذبه وان شاء عفا عنه الخ الصواعق المحرقة ص ۲۲۳، ...... (باقى حاشيه اگلے صفحه پر)

جائے گا خواہ ابتداءً ہی جائے خواہ سزا بھگت کر جائے۔[۱]

نمبر(۱۶) ہم لوگ آخری چہار شنبہ کو کوئی اہمیت نہیں دیتے جیسے اور دن ویسا ہی آخری چہار شنبہ، لہٰذا یہ سوال ہم پر عائد نہیں ہوتا۔

نمبر(۱۷) مشہور یہ ہے کہ ۱۲/ربیع الاوّل کو وفات شریف ہوئی تھی[۲] اسلئے عوام اس کو بارہ وفات کہتے ہیں، ہم لوگ اس دن اگر ہو سکے تو روزہ رکھ لیتے ہیں، نہ عید مناتے ہیں نہ غم۔

نمبر(۱۸) حضور ﷺ کے وقت سے ہی یہ سُنّت جاری ہے[۳]۔

نمبر(۱۹) خیالات سے مراد اگر عقائد ہیں تو چاروں اماموں ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد رحمہم اللہ کے عقائد مختلف نہیں تھے بلکہ متفق تھے اور سب اہلِ حق تھے[۴]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ...... وفی قتال معاویة وعلی الخ، مطبوعه استنبول، شرح عقائد ص: ۱۰۶، مبحث الکبیرة، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، فتاوی ابن تیمیه ص: ۴/۴۷۵، من حسنات یزید، مطبوعه مسعودیه، وراجع عقیدة الطحاوی ص ۱۰۰، لیس الخلود فی النار للمؤمن بالکبائر، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

(حاشیہ صفحہ ہٰذا) [۱] من مات وهو یعلم انه لا اله الا الله دخل الجنة اما دخولاً اولیاً .... او دخولاً اخرویاً (مرقاة المفاتیح ص ۱/۹۴، کتاب الایمان، مطبوعه ممبئی)

[۲] توفی صلی الله علیه وسلم یوم الاثنین ....قال اکثرهم فی الثانی عشر من ربیع (الروض الانف ص ۴/۲۷۰، تحدید زمن وفاته ﷺ، مطبوعه دارالفکر بیروت، فتح الباری ص ۸/۴۷۳، کتاب المغازی، باب مرض النبی ﷺ ووفاته ﷺ، مطبوعه دارالفکر بیروت، دلائل النبوة، ص: ۷/۲۳۵، باب ماجاء فی الوقت والیوم والشهر التی توفی الخ، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

[۳] وتجمر الاکفان قبل ان یدرج فیها المیت وتراً لانه ﷺ امر باجمار اکفان ابنته وتراً والاجمار هو التطییب (هدایة ص ۱/۱۸۰، کتاب الصلوة، باب الجنائز، فصل فی التکفین، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، شامی ص ۲/۱۹۷، مطبوعه کراچی، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة عند المیت، طبقات ابن سعد ص: ۲/۲۸۸، ذکر حنوط النبی ﷺ، مطبوعه دارالفکر بیروت. (حاشیہ ۴ اگلے صفحہ پر)

مفیدالاسلام کی عمارت کاافتتاح شیعہ بوہرہ کے پیشوا کے ہاتھوں

سوال:- ایک رفاہِ عام ادارہ ہے، جسکے ماتحت ایک تعلیم گاہ ہے، جسمیں مسلم بچیوں کیلئے پردہ کے ساتھ پرائمری سے ہائر سکنڈری تک تعلیم کا انتظام ہے اور دو ہزار بچیاں تعلیم حاصل کررہی ہیں، اسکے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی ہے اور اس اسکول کو اس سال کالج بنادیا گیا ہے، شبینہ مدرسہ بھی ہے، دوسرا شعبہ لاوارث لاش کا، روزانہ پانچ سے دس تک تجہیز وتکفین کرتا ہے، اس کیلئے ۱۳/ ایمبولنس گاڑیاں ہیں، دوغسال دوغسالہ ہیں، مساکین جو بالکل بے سہارا ہیں، ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے، اس ادارہ کے اخراجات بہت ہیں، بوہرہ کے پیشوا سیدنا برہان الدین کلکتہ سے تشریف لاتے ہیں، انجمن مفیدالاسلام کی عمارت کی نئی تعمیر ہوئی ہے، سیدنا سے اس عمارت کا افتتاح کرایا جائے اور خواص کو جمع کیا جائے اور اسطرح ہمارے مدرسہ ندائے اسلام کا معائنہ کرایا جائے اور اس طریقہ پر اعزاز واحترام کیا جائے یا انکی معاونت کولیا جائے، آیا شرعی قباحت تو نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

آپ ہرگز اس کا ارادہ نہ کریں۔ مفیدالاسلام کی عمارت کا افتتاح مضرالاسلام سے کرانا سخت ممنوع ہے[1]، حق تعالیٰ آپ کی اعانت فرمائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۳۰/ ۱۲/ ۹۵ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] یجوز اتباع کل واحدٍ من المجتهدین کالائمة الاربعة وما وقع من الخلاف بین الماتریدیه والاشعریة فی مسائل فهی ترجع الی الفروع فی الحقیقة فانها ظنیات فلم تکن من الاعتقادیات المبنیة علی الیقینیات (مرقاة ص ۲۰۵/ ۱، باب الاعتصام، مطبوعه بمبئی، طیبی ص ۳۳۹/ ۱، مطبوعه ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی)

(حاشیہ صفحہ ہذا) [۱] عن ابراهیم بن میسرة قال قال رسول الله ﷺ من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی هدم الاسلام مشکوة شریف ص: ۳۱، مرقاة ص: ۲۵۷/ ۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثالث، مطبوعه امدادیه ملتان، **فائده**:- بوہرہ سے متعلق تحقیق کے لئے ملاحظہ ہو، دائره معارف اسلامیه ص: ۵/۶۸، بوهره، مطبوعه لاهور.

خلفاءِ ثلثہ پر ایمان

سوال:-(۱) اس بارے میں شرع کیا ہے کہ جو روافض قرآن پاک کو محرف نہیں سمجھتے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت سے انکار نہیں کرتے اور نہ قائل افک ہو لیکن بعض تاویلات فاسدہ اور روایات کتب شیعہ کی بنا پر خلفائے ثلٰثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو منافق سمجھتے ہیں اور نصوص وفضائل خلفاء ثلٰثہ میں تاویل کرتے ہیں تو ایسے رافضی کے متعلق خلفاء ثلٰثہ کو منافق کہنے کی بنا پر محقق علماء اہل سنت کے نزدیک کفر وارتداد کا حکم دیا جائیگا یا نہیں؟

(۲) زید کہتا ہے کہ خلفاء ثلٰثہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو منافق کہنے والا کافر اور مرتد ہے اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اسلئے کہ محقق اہل سنت کے نزدیک بھی نص قطعی کا منکر کافر مرتد ہے اور خلفائے ثلٰثہ کا ایمان نص قطعی سے ثابت ہے۔ اسلئے خلفاء ثلٰثہ کے ایمان کا منکر اور ان کے نفاق کا قائل بالاتفاق کافر و مرتد ہے اس کی زوجہ کو بدون طلاق لئے دوسرے فرد سے نکاح کرنا جائز ہے اور اس کا ذبیحہ حرام ہے کیا یہ قول زید کا درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو صحابی تسلیم کرنے کے باوجود ان کو منافق سمجھنا یہ صریح تضاد اور انتہائی تلبیس ہے اس قسم کے شیعہ ایمان سے خارج ہیں[1]۔

(۲) یہ شیعہ ایمان سے خارج ہیں[2]، اگر اسنے ایمان صحیح اختیار کرنے کے بعد یہ مذہب

---

[1] الرافضی اذاکان یسب الشیخین ویلعنهما والعیاذ باللّٰه فهو کافر (عالمگیری ص ۲/۲٦۴، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مطبوعه ماجدیه کوئٹه پاکستان، البحرالرائق کوئٹه ص: ۱۲٦/۸، باب احکام المرتدین، شامی زکریا ص: ٦/۳۷۷، باب المرتد، مطلب مهم فی حکم سب الشیخین)

[2] ویجب اکفار هم باکفارعثمان وعلی وطلحه وزبیروعائشه رضی الله عنهم (عالمیگری ص ۲/۲٦۴، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، مایتعلق بالانبیاء، مکتبه ماجدیه کوئٹه پاکستان)

اختیار کیا ہے تو اس کی سابقہ بیوی کا نکاح فسخ ہوگیا اور وہ دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہے طلاق کی ضرورت نہیں[۱]، اور اس کا ذبیحہ درست نہیں[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۱/۸۹ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱/۸۹ھ

کیا شیعہ فرقہ ناجیہ ہے

سوال:- (انجم رومانی دفتر روزنامہ اردو ٹائمنز مولانا آزاد روڈ، ممبئی ۱۵/اگست) حضور سرورکائنات ﷺ کا قول ہے کہ میری وفات کے بعد میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے، ایک ناجی ہوگا اور بہتر ناری ہونگے، اس حضور ﷺ کے قول پر تمام برداران اسلام متفق ہیں، اور عام طور پر مسلمانوں میں صرف دو کلمہ چل رہے ہیں، ایک تو وہ ہے جو شیعہ فرقہ پڑھتا ہے اور دوسرا کلمہ وہ ہے جو ہم بہتر فرقے کے لوگ پڑھتے ہیں، حضور ﷺ کے قول کی روشنی میں شیعہ فرقہ ناجی ہوجاتا ہے، اور ہم بہتر فرقے والے حضور ﷺ کے قول کی روشنی میں نجات سے دور ہوئے جاتے ہیں، اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں مفتی شرع جلد سے جلد اس مسئلہ کا جواب اوپر لکھے ہوئے پتہ پر ارسال فرمادیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جوفرقہ ناجی ہے اسکے متعلق سرورکائنات ﷺ سے دریافت کیا گیا ''من ھی''، وہ فرقہ

---

[۱] وارتداد احد الزوجين فسخ فی الحال بدون القضاء الخ (مجمع الانهر ص:۵۴۶/۱، بـاب نكـاح الكـافر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، الدرالمختار علی الشامی زكريا ص:۳۶۶/۴، بـاب نكـاح الكافر، تبيين الحقائق ص:۱۷۸/۲، باب نكاح الكافر، مطبوعه امداديه ملتان، عالمگيری كوئٹه ص:۳۳۹/۱، الباب العاشر فی نكاح الكافر)

[۲] لا تحل ذبيحة وثنی ومجوسی وكافر (الدرالمختار علی الشامی زكريا ص:۴۳۱/۹، كتـاب الـذبـائح، مـجـمـع الانهر ص:۱۵۴/۴، كتاب الذبائح، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، عالمگيری كوئٹه ص:۲۸۵/۵، كتاب الذبائح)

کون ہے؟ تو ارشاد فرمایا "مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ"[1] جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں یعنی جو فرقہ حضرت نبی اکرم ﷺ اور آپکے اصحاب رضی اللہ عنہم کے طریقے وسنت پر ہے وہ ناجی ہے، جس وقت یہ ارشاد فرمایا شیعہ تو اس وقت موجود ہی نہیں تھے، نہ ان کا کلمہ تھا، اور نہ وہ اب حضور ﷺ کے طریقہ وسنت پر ہیں، نہ حضرات صحابہؓ کے طریقہ وسنت پر ہیں تو وہ اس حدیث پاک کی روسے ناجی کیسے ہوسکتے ہیں، وہ فرقہ اگر حدیث کی روشنی میں اپنا مقام سمجھنا چاہے تو اس کو چاہئے کہ "كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ" اور "كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ" اور "كُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ"[2] میں غور کرے،

نیز اس حدیث میں غور کریں۔

"عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بن مُغفل رضى اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضاً مِنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ"[3]

نیز اس حدیث میں غور کرے

"عن ابن عمر رضی اللّٰه عنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَأَيْتُمَ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ اھ"

---

[1] مشکوۃ شریف ص: ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[2] نسائی شریف ص: ۱/۱۷۹، کتاب صلاة العیدین، کیف الخطبة، **ترجمہ**:- ہرنئی چیز (دین میں) بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں ہے۔ (یعنی جہنم میں لے جانے کا سبب ہے)

[3] مشکوۃ شریف ص: ۵۵۴، باب مناقب الصحابةؓ، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، **ترجمہ**:- حضرت عبداللہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے بعد ان کو نشانہ مت بنالینا، اس لئے کہ جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کے سبب ہی ان سے محبت کی، اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض کے سبب ہی ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اس کو پکڑ لے (ہلاک فرمادے)

یہ دونوں حدیثیں مشکوٰۃ[1] شریف ص۵۵۴ / میں مذکور ہیں، اور بھی ایسی احادیث موجود ہیں، ان میں غور کرنے سے اس فرقہ کو اپنا مقام معلوم ہوجائے گا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

روافض کا ذبیحہ بمجبوری

سوال:- علاقہ لداخ کے اندر مسلمانوں کے مقابلے میں روافض کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں، اکثر و بیشتر ہوٹل روافض کے ہیں جس کی وجہ سے ان کے ہوٹلوں پر کھانا پڑتا ہے، اب سوال یہ ہے ان لوگوں کا تیار کردہ گوشت وغیرہ کھانا جائز ہے یا نہیں؟ یعنی وہ لوگ اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے ہیں، جواب سے نوازیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر ان کے متعلق یہ تحقیق نہیں کہ ان کے عقائد قرآن کریم کے خلاف ہیں تو ان کے ہوٹل میں ذبیحہ کھانے کی گنجائش ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲۶/۷/۱۴۰۱ھ

---

[1] مشکوۃ شریف ص: ۵۵۴، باب مناقب الصحابةؓ، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیو بند، حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو گالی دے رہے ہیں تو کہو کے تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

[2] وكل من كان من قبلتنا لايكفر بها حتى الخوارج الذين يستحلو ن دماء نا واموالنا وسب الرسول وينكرون صفاته تعالىٰ وجواز رؤيته لكونه عن تاويل وشبهة قال الشامى تحت قوله حتى الخوارج ارادبهم من خرج عن معتقد اهل الحق لاخصوص الفرقة الذين خرجوا على الامام على رضى اللّٰه عنه وكفروه فيشمل المعتزلة والشيعة وغيرهم الخ. (درمختار مع الشامى زكريا. ص ۳۰۰/۲/ كتاب الصلوة، باب الامامة، مطلب البدعة خمسة اقسام)

شیعوں کے بعض اعتراضات کے جوابات

سوال:- آج کل ایک بلا مسلط ہے، یہاں کے تھانہ انچارج آج کل ایک شیعہ اقتدار حسین جعفری ہیں، اپنے مذہب کے سلسلہ میں بحث مباحثہ بہت کرتے ہیں، بندہ کو بہت مجبور کیا تو جواب دینا پڑا، بحث کے دو دور ہو چکے ہیں، پہلے دور میں طے ہوا کہ کتابوں کے حوالے صرف قرآن پاک بخاری و مسلم اور تاریخ کے سلسلہ میں تاریخ الخلفاء، اس کے علاوہ کسی کتاب کا اعتبار نہیں، دوسری دفعہ امور ذیل پر بحث ہوئی، انہوں نے بیان کیا،

(۱) حضرت علیؓ خلیفہ بلافصل تھے، حضرت ابو بکرؓ مستحق خلافت نہ تھے، ان کے ہاتھ پر صرف ۱۸ر نفر بیعت کرنے والے تھے، وجہ یہ تھی کہ حضرت علیؓ چچا کے لڑکے، بچپن سے ہی مسلمان، کبھی کفر کا دور نہیں آیا، باقی لوگوں نے کفر کا بھی زمانہ دیکھا، حضرت عمرؓ تو قتل کے ارادہ سے ہی آئے تھے، حضرت علیؓ کے لئے ارشاد ہے علی منی وانا منہ، یہ داماد رسول تھے، ان کے علاوہ کوئی دوسرا داماد بھی نہیں تھا۔

(۲) فدک حضرت فاطمہ کو نہ دے کر حضرت ابو بکرؓ نے قرابت کا بھی خیال نہ کیا، اور باپ کی جائیداد سے محروم رکھا، اس وجہ سے حضرت فاطمہؓ چھ مہینے تک حضرت ابو بکرؓ سے نہ بولیں،

(۳) اگر کسی سے کوئی غلطی ہوئی ہے، وہ اگر چہ صحابی رسول ہی کیوں نہ ہو اس کو برا کیوں نہ کہا جائے۔

(۴) حضرت عائشہؓ ام المومنین ہیں اور زوجۂ رسول مگر خلیفہ کے مقابلہ پر آئیں، جنگ کرنا ان کی شان سے بعید تھا۔

حضرت عائشہؓ نے جنگ ہی نہیں کی، نہ ساتھ کے لوگ جنگ کے لئے آئے تھے، کیونکہ کھانا ایک طرف کھاتے اور نماز دوسرے کے پیچھے پڑھتے تھے، دوسرے خون عثمان کے سلسلہ

میں ایک مطالبہ لیکر آنا ہوا، رات کو یہ سنکر قاتلوں نے کہ صبح قتل کر دیئے جائیں گے حملہ کر دیا اور دونوں فوجیں بھڑ گئیں، اس غلط فہمی میں کہ دوسری نے بدعہدی کی، معاملہ صاف ہوا تو کچھ بھی نہ تھا، خون عثمان کا مطالبہ ہر مسلمان کا حق تھا خواہ وہ مسلمان مرد ہو یا عورت۔

اس سلسلہ میں ضروری ہدایات وتوجہ کی درخواست ہے، نیز شیعہ کے کچھ مسائل جو صحیحین کی رو سے خلاف ہے چند نقل کر کے ارشاد فرمائیں۔ ظہیر الاسلام بنی گنج ہردوئی

الجواب حامداًومصلیاً!

اگر آپ کے حریف نے قرآن کریم بخاری ومسلم، تاریخ الخلفاء کے حوالہ کو تسلیم کرنے کا اقرار کرلیا تو بہتر ہے، معاملہ بہت سہل ہے۔

(۱) **عن الحسنؓ قال قال علی لما قبض رسول اللہ ﷺ نظرنا فی امرنا فوجدنا النبی ﷺ قد قدم ابا بکر فی الصلوة فرضینا لدنیانا عمن رضی رسول اللہ ﷺ عنہ لدیننا فقد منا ابا بکر (تاریخ الخلفاء[۱] ص: ۵۰/ فصل فی بیان کونہ ﷺ لم یستخلف وسر ذلک.**

یہی تفصیل صفحہ نمبر ۱۲۴[۲]/ **فصل فی نبذ من اخبار علی وقضایاہ وکلماتہ،** میں ہے۔

(۲) بخاری شریف[۳] ص: ۹۹۵/ **کتاب الفرائض، باب قول النبی ﷺ لا نورث ماترکناہ صدقة** اسی میں ہے، **قال فھجرتہ فاطمةؓ فلم تکلمہ حتی ماتت** یعنی حدیث پاک سن کر حضرت فاطمہؓ نے اپنا مطالبہ میراث ترک کر دیا، اور اخیر وقت تک اس کو زبان پر نہیں لائیں، یہ حدیث **لا نورث ماترکناہ صدقةً** شیعہ کی سب سے معتبر کتاب کافی[۴] میں

---

[۱] تاریخ الخلفاء ص ۹، فصل فی بیان کونہ ﷺ لم یستخلف، مطبوعہ مجتبائی دھلی.

[۲] تاریخ الخلفاء ص ۱۲۴، فصل فی نبذ من اخبار علی وقضایاہ وکلماتہ، مطبوعہ مجتبائی دھلی.

[۳] بخاری شریف ص ۹۹۵/ج ۲، کتاب الفرائض، باب قول النبی ﷺ لا نورث ما ترکنا صدقة، مطبوعہ اشرفی دیوبند.

[۴] اصول کافی بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ مترجم ص ۴۳۴، باب دھم در مطاعن طعن بارھواں، مطبوعہ مجاھد ملت دیوبند.

بھی ہے، نیز محاج السالکین[۱] میں ہے کہ حضرت فاطمہؓ جب واپس تشریف لے گئیں تو حضرت ابوبکرؓ ان کی خدمت میں گئے کہ میں آپ سے معافی مانگنے اور راضی کرنے کے لئے آیا ہوں، اس پر انہوں نے فرمایا کہ میں راضی ہوں (حدیث کو سن کر ناراض ہونے کا کیا محل ہے)

(۳) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ میرے صحابہ کو برا مت کہو تو پھر کسی کا کیا منھ ہے[۲]

(۴) حضرت عائشہ صدیقہؓ مطالبہ قصاص عثمانؓ کے لئے آئی تھیں تفصیل تاریخ الخلفاء میں ہے[۳] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۸/۱۱/۹۵ھ

کیا شیعہ لوگ سنیوں کو نجاست کھلاتے ہیں؟

سوال:- میں نے اکثر سنا ہے کہ شیعہ لوگ کھانے کی چیزیں تھوک کر اہل سنت والجماعت کو کھلاتے ہیں، کیا ان کے گھر کا کھانا کھا سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شیعہ لوگ عامۃً اہل سنت والجمات کو نجاست کھانے میں ملا کر کھلانے کے عادی ہوتے ہیں، اگر موقع نہ ملے تو اس میں تھوک دیتے ہیں، اس لئے ان کے کھانے سے پرہیز کرنا

---

[۱] محجاج السالکین بحوالہ تحفہ اثنا عشریہ مترجم ص ۴۳۹، طعن تیرھواں، مطبوعہ مجاھد ملت دیوبند، سدیۃ الشیعۃ ص ۱۹، مطبوعہ بلال ساڈھورہ،

[۲] عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا اصحابی (الحدیث) مشکوۃ شریف ص ۵۵۳، باب مناقب الصحابۃ الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، مسلم شریف ص ۳۱۰/ج ۲، باب تحریم سب الصحابۃ، کتاب الفضائل، مطبوعہ بلال دیوبند.

[۳] تاریخ الخلفاء ص ۱۲۲، فصل فی بیعۃ علی و سبب وقعۃ جمل وصفین، مطبوعہ مجتبائی دھلی.

چاہئے ۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۶/ ۹۵ھ

کیا یزید جنتی ہے؟

سوال:- کیا یزید بزبان رسالت جنتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یزید کا نام لیکر اسکو جنتی فرمانا کسی حدیث شریف میں آنا میرے علم میں نہیں[۱]۔فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲/۳/ ۹۵ھ

یزید کو ظالم کہنا

سوال:- کیا یزید کو برا کہنا شرعاً جرم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگراس کا کوئی غلط اور خلاف شرع کام مثلاً اہل بیتؓ پر ظلم وغیرہ صحیح روایات سے ثابت

---

[۱] **فائدہ**:- قسطنطنیہ کی لشکرکشی پر مغفرت کی بشارت حدیث شریف میں وارد ہے اور یزید اس لشکر کا امیر تھا۔ اس لئے اسکی مغفرت کی توقع ہے۔

وقد كان يزيد اول من غزا مدينة قسطنطينية فى سنة تسع واربعين. وقد ثبت فى الحديث ان رسول اللهﷺ قال اول جيش يغزو مدينة قيصر مغفور لهم (البداية والنهاية ص ٢١٦/ ج٨، ترجمه يزيد بن معاوية ٦٤ھ ثبت فى صحيح البخارى عن ابن عمر عن النبىﷺ انه قال اول جيش يغزو قسطنطنيه مغفور له، واول جيش غزاها كان اميرهم يزيد بن معاوية وكان معه فى الغزاة ابو ايوب الانصارى (فتاوى ابن تيميه ص ٤٧٤/ ج٤، اسلام معاوية بن ابى سفيان، اردو دائره معارف اسلاميه ص ٢٩٤/ ج٢٣، يزيد بن معاويه، مطبوعه دانش گاه پنجاب لاهور.

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

ہوتو بوقت ضرورت اس کو بیان کر دینا اور ظلم سے بیزاری ونفرت کا اظہار کر دینا شرعاً درست ہے، مشغلۂ مجلس نہ بنایا جائے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲/۳/۹۵ھ

کیا یزید واجب التعظیم ہے؟

سوال: -کیا یزید واجب التعظیم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

غلط کام کی وجہ سے کوئی واجب التعظیم نہیں ہوتا، علم، عمل، اخلاق، احسان کی وجہ سے واجب التعظیم ہوتا ہے، اسی ضابطہ پر یزید کا حال ہے[2]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲/۳/۹۵ھ

---

[1] لا يتعرض لتكفيره ولعنه اصلا وان هذا هو الا حرى والاسلم ومع القطع باسلامه فانه فاسق شرير سكير جائر وقد مال الى التوقف جماعة من العلماء العاملين وقالوا الاشتغال بذكر الله تعالىٰ اولى من الاشتغال بلعنه وهو اشتغال بما لا يعنى، (اتحاف السادة المتقين ص: ۷/۴۸۹، الآفة الثامنة اللعن، مطبوعه دار الفكر بيروت)

[2] وقد كان يزيد فيه خصال محمودة من الكرم والحلم والفصالة والشعر والشجاعة وحسن الراى فى الملك وكان ذا جمال حسن المعاشرة وكان فيه ايضاً اقبال على الشهوات وترك بعض الصلوات فى بعض اوقات وامانتها فى غالب الاوقات ...... وقد روى ان يزيد كان قد اشتهر بالمعازف وشرب الخمر والغناء والصيد واتخاذ الغلمان والقيان والكلاب والنطاح بين الكباش والدباب والقر ودو ما من يوم الا يصبح فيه مخموراً ...... وذكروا عنه غير ذلك والله اعلم بصحة ذلك (البداية والنهاية ص۲۱۸/ج۸، ۲۲۳/ج۸، ترجمة يزيد بن معاوية سنة ۶۴ھ، طبع دار الحديث القاهرة، اتحاف السادة المتقين ص ۴۸۹/ج۷، بيروت)

یزید کو ایصال ثواب

سوال:- کیا یزید کی روح کو ایصال ثواب درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہر مسلمان کی روح کو ایصال ثواب درست ہے، گنہگار زیادہ محتاجِ ثواب ہے[1]۔فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲/۳/۹۵ھ

یزید کو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین کہنا

سوال:- کیا یزید کو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین کہہ سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

امیر بمعنی حاکم ظالم بھی ہوتا ہے، عادل بھی ہوتا ہے[2]، خلیفہ کا مقام بلند ہے۔فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲/۳/۹۵ھ

---

[1] صرح علماء نا فی باب الحج عن الغیر بان للانسان ان یجعل ثواب عمله لغیره صلاة او صوما او صدقة او غیرها، (شامی زکریا ص: ۱۵۱/۳، باب صلاة الجنازة، مطلب فی القراءة للمیت الخ، هدایه ص: ۲۹۶ ، ج: ۱، باب الحج عن الغیر، مراقی الفلاح علی الطحطاوی مصری ص: ۵۱۴، فصل فی زیارة القبور)

[2] قال نوفل بن ابی الفرات کنت عند عمر بن عبد العزیز فذکر رجل یزید فقال قال امیر المومنین یزید بن معاویة فقال تقول امیر المومنین فامر به فضرب عشرین سوطا، (الصواعق المحرقة ص: ۲۲۱، فی بیان الاختلاف فی کفر یزید، مطبوعه استنبول)

کربلا میں حق پر کون تھا؟

سوال: - کربلا میں حضرت امام حسین حق پر تھے یا یزید؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ اجتہادی چیز ہے، اہل سنت والجماعت کے نزدیک حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲/۳/۹۵ھ

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کیا شہید ہوئے؟

سوال: - کیا حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کہہ سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

واقعہ کربلا اجتہادی چیز ہے اور اہل سنت والجماعت کے نزدیک حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ حق پر تھے اس لئے وہ شہید[۲] تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲/۳/۹۵ھ

---

[۱] حضرت امام حق واجتہاد پر تھے، مقدمہ تاریخ ابن خلدون مترجم ص: ۱/۳۲۱، حصہ اول، کیا امام حسینؓ کو باغی کہا جاسکتا ہے، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

[۲] ابی الحسین ان یرجع او یستاسر فقاتلوہ فقتل فضی اللہ سعیداً شہیداً حمیداً (اتحاف السادۃ المتقین ص ۴۸۸/ج۷، الآفۃ الثامنۃ اللعن، کتاب آفات اللسان، والحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکرمہ اللہ تعالیٰ بالشہادۃ فی ہذا الیوم، (فتاوی ابن تیمیہ ص: ۴/۵۱۱، اکرم اللہ الحسن والحسین بالشہادۃ، مطبوعہ سعودیہ عربیہ، البدایہ والنہایہ ص: ۴/۱۴۲، الجزء الثامن، قصۃ الحسین بن علی الخ، مطبوعہ نزار مصطفی احمد الباز مکہ مکرمہ، تاریخ ابن خلدون مترجم ص: ۱/۳۲۱، حصہ اول، کیا امام حسین کو باغی کہا جاسکتا ہے، مطبوعہ دارالاشاعت کراچی)

واقعۂ کربلا جہاد ہے یا لڑائی؟

سوال: -کربلا میں پیش آنے والے واقعہ کو جہاد کہیں گے یا صرف لڑائی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عموماً جہاد کا اطلاق وہاں ہوتا ہے جہاں کفر واسلام کا مقابلہ ہو اور مقصود بھی اعلاء کلمۃ اللہ ہو[۱]، جہاں یہ چیز نہ ہو وہ محاربہ ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۳/۲/۹۵ھ

کیا امام حسین رضی اللہ عنہ ظالم تھے؟ نعوذ باللہ

سوال: -کیا امام حسین علیہ السلام کو ظالم کہہ سکتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اہل سنت والجماعت کے نزدیک وہ ظالم نہیں تھے ان کے مناقب وفضائل حدیث پاک میں موجود ہیں، ان کو جنت کے نوجوانوں کا سردار فرمایا گیا ہے[۳]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۳/۲/۹۵ھ

---

[۱] المقاتلة فی سبیل اللہ ھو الجھاد لاعلاء کلمة اللہ واعزاز الدین. (تفسیر القاسمی المسمی بمحاسن التاویل ص: ۲/۱۳۴، الجزء الثالث، سورۂ بقرہ تحت آیت: ۱۹۰، مطبوعہ دارالفکر بیروت، روح المعانی ص: ۲/۱۷۴، سورۂ بقرہ تحت آیت: ۱۹۰، مطبوعہ مصطفائی دیوبند، تفسیر قونوی ص: ۵/۶۸، مطبوعہ عباس احمد الباز مکہ مکرمہ،

[۲] مفھومہ ان من قاتل لنحو غنیمة او اظھار شجاعة فلیس فی سبیل اللہ فلا ثواب لہ، (السراج المنیر ص: ۳/۳۷۵، مطبوعہ دارالفکر بیروت، فیض القدیر ص: ۶/۱۸۸، رقم الحدیث: ۸۸۹۱، مطبوعہ دارالفکر بیروت، اعلاء السنن ص: ۱۲/۵۶، کتاب السیر، قبیل باب الجاسوس وحکم الحربی الخ، مطبوعہ امدادیہ مکہ مکرمہ) (حاشیہ۳/اگلے صفحہ پر)

کیا کربلا کا واقعہ اسلامی جہاد تھا؟

سوال:- کربلا میں پیش آنے والے واقعات سیاسی نوعیت کے تھے یا اسلامی حیثیت کے تھے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے لئے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی خاطر کربلا تشریف نہیں لیگئے تھے بلکہ اسلامی نقطۂ نظر سے وہ جانا ضروری سمجھتے تھے[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲/۳/ ۹۵ھ

کربلا میں کام آنے والے کیا دین کی حفاظت کیلئے لڑے ہیں؟

سوال:- کیا کربلا میں گلستان نبوت کے نونہالوں کی تمام قربانیاں ہوس اقتدار کی خاطر تھیں یا حفاظت دین کے لئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلامی نقطۂ نظر سے کربلا گئے تھے نہ کہ حصول اقتدار

(**حاشیہ صفحہ گذشتہ**) [۳] عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة، (ترمذی شریف ص:۲/۲۱۷، ابواب المناقب، مناقب ابی محمد الحسن الخ، مطبوعه المكتبة الاشرفية ديوبند، مشكوة شريف ص:۵۷۰، مناقب اهل البيت، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

(**حاشیہ صفحہ ھذا**) [۱] خروج حضرت امام حسین علیہ السلام بنا بر دعوی خلافت راشدہ پیغامبر کہ بمروسی سال منقضی گذشتہ نبود بلکہ بناء بر تخلیص رعایا از دست ظالم بود الخ (فتاوی عزیزی ص:۱/۳۴، کیفیت خروج امام حسین برائے اعانت اہل کوفہ، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

کیلئے[۱]، واقعہ کربلا کے متعلق آپ نے کیا نظریہ قائم رکھا ہے، مجھے علم نہیں، اس تحریر سے آپ کو مدد مل سکے گی یا نہیں، اس کا بھی علم نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲/۳/۹۵ھ

کسی شیعہ کا حضرت شاہ ولی اللہؒ کو زک پہونچانا

سوال:- کیا کسی شیعہ نے حضرت شاہ ولی اللہؒ محدث دہلوی کو کوئی زک پہونچائی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شیعوں نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کو اذیت پہونچائی ہے جیسا کہ ان کے تذکرہ سوانح میں موجود ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹/۶/۹۶ھ

کیا شیعہ حافظ قرآن ہوسکتا ہے؟

سوال:- کیا شیعہ حافظ قرآن ہوسکتا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شیعوں کا قرآن پر ایمان نہیں وہ تحریف کے قائل ہیں[۳]، نیز صحابہ کرامؓ جو کہ ابتداءً حضرت

---

۱ خروج حضرت امام حسین علیہ السلام بنا بر دعوی خلافت راشدہ پیغامبر کہ بمرور سی سال منقضی گذشتہ نبود بلکہ بناء بر تخلیص رعایا از دست ظالم بود الخ (فتاوی عزیزی ص: ۳۴/۱، کیفیت خروج امام حسین برائے اعانت اہل کوفہ، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

۲ تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہؒ ص: ۲۹۰، مطبوعہ حیدرآباد.

۳ گویند عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نیز قرآن را تحریف کردند وآیات وسور بسیار را کہ در احکام وفضائل اہل بیت نزول یافتہ بود اسقاط نمودند الخ (تحفۂ اثناعشریہ ص: ۳۸، باب در مکائد شیعہ وطریق اضلال الخ، کید سیزدہم، مطبوعہ لاہور، تحفۂ اثناعشریہ مترجم ص: ۵۷، مطبوعہ مجاہد ملت دیوبند)

رسول اکرم ﷺ سے قرآن پاک کو سیکھنے اور لینے والے ہیں، شیعہ ان کو مومن نہیں مانتے بلکہ ناحق کی تہمت ان پر لگاتے ہیں[۱]، اس وجہ سے وہ حافظ قرآن نہیں ہوتے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹/۶/۹۶ھ

دس محرم کو مسجد میں مجلس

سوال:۔ یہ مسجد اہل سنت والجماعت کی ہے، ۱۰ / محرم کو مجلس یادگار امام حسن وحسینؓ مسجد میں کر سکتے ہیں، جس میں شیعہ وسنی دونوں صاحبان پڑھیں گے؟

الجواب حامداومصلیاً:۔

حضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہما کو ثواب پہنچانے کے لئے قرآن کریم کی تلاوت کرنا مسجد میں اور خارج مسجد درست ہے اور باعث ثواب ہے[۲]، لیکن خاص کر محرم کے موقع پر بطور یادگار مجلسیں کرنا درست نہیں، نہ مسجد میں نہ باہر، اسلئے ایسی مجلسیں مسجد میں نہ کی جائیں۔[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

۱ اول احکام ایشاں حکم است بتکفیر صحابہ وخلفاء ثلاثہ وچندے از امہات المومنین کہ احب ازواج بسوئے پیغمبر بودند بالاجماع ومخالفت ایں حکم بما انزل اللہ برظاہر روشن است، تحفہ اثناعشریہ ص:۲۴۶، باب نہم، دراحکام فقہیہ مطبوعہ لاہور، تحفۂ اثناعشریہ مترجم ص:۳۸۹، نواں باب، احکام فقہیہ، تکفیر صحابہ کا حکم کرنا، مطبوعہ مجاہد ملت دیوبند)

۲ صرح علمائنا فی باب الحج عن الغیر بان للانسان ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوٰۃً اوصوما اوصدقة اوغیرھا (شامی کراچی، ص ۲۴۳ / ج ۲ / باب صلوٰۃ الجنائز، مطلب فی القراءۃ للمیت واھداء ثوابھا لہ، عالمگیری کوئٹہ ص ۲۵۷ / ۱، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، البحر الرائق کوئٹہ ص ۵۹ / ۳، باب الحج عن الغیر)

۳ واما بیان قصة شھادۃ الحسین وترک بیان قصص شھادات الائمة فتشبہ بالروافض قلت تخصیص بیانہ بعشرۃ المحرم الاولی اوبالمحرم وجمع المجلس لبکاء الناس کما تعارف فی بلادنا تشبہ بالروافض ومن تشبہ بقوم فھو منھم (نفع المفتی والسائل، ص ۱۲۶) مایتعلق بالنوم والقیام وافعال العباد، مطبوعہ مکتبہ رحیمیہ دیوبند، فتاوی عزیزی ص ۷۶ / ۱، مسئلہ تعزیہ داری محرم، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند)

محرم کے موقع پر شہادت کا قصہ مسجد میں بیان کرنا

سوال:- اگر کسی مسجد میں تبلیغی نصاب کی تلاوت بھی نہیں کی جاتی تو وہاں مسجد میں بیٹھ کر ذکر شہادت بیان کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

تب بھی اس ذکر شہادت کو اختیار نہ کیا جائے، یہ شیعہ کا طریقہ ہے، کہ وہ اس ماہ میں اس کا اہتمام کرتے ہیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دس محرم کو مٹھائی مسجد میں لاکر گھر میں تقسیم کرنا

سوال:۔ بعض ملکوں میں یہ رواج ہوتا ہے کہ دس محرم میں مٹھائی وغیرہ کھانے کی چیزیں مسجد میں لاکر یا گھر میں تقسیم کی جاتی ہیں، یہ جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

یہ کوئی شرعی چیز اور قرآن وحدیث سے ثابت نہیں، اس کو شرعی چیز سمجھنا غلط ہے،[2] البتہ

---

[1] واما بیان قصة شهادة الحسین وترک بیان قصص شهادات الائمة فتشبه بالروافض قلت تخصیص بیانه بعشرة المحرم الاولیٰ او بالمحرم وجمع المجالس لبکاء الناس کما تعارف فی بلادنا تشبه بالروافض ومن تشبه بقوم فهو منه، نفع المفتی والسائل ص ۱۲۶، مایتعلق بالنوم والقیام وافعال العباد. مکتبه رحیمیه دیوبند.، فتاوی عزیزی ص ۷۶/۱، مسئلة تعزیه داری محرم وصورت، مکتبه رحیمیه دیوبند.

[2] مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ. مشکوٰة شریف ص۲۷، باب الاعتصام بالکتاب والسنة. (مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

ترجمہ:- جو شخص ہمارے اس امر دین میں نئی بات ایجاد کرے وہ مردود ہے۔

E:\f.m.Fainal\Jild-4\Radde shieyat

بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ دسویں محرم کو روزہ رکھنا بہت ثواب ہے اور اس دن کھانے میں کچھ وسعت کر لینا باعث برکت ہے[1] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱/۹۰ھ

الجواب صحیح بندہ نظام الدین غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۱/۹۰ھ

PAGE24\A0...
not found.

---

[1] عن ابن مسعودؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من وسع علی عیالہ یوم عاشوراً وسع اللّٰہ سائر سنتہ مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۰/ مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، باب فضل الصدقۃ، الفصل الثالث، الجامع الصغیر للسیوطی ص ۱۸۲/۲، تحت الواو، مطبوعہ مکہ مکرمہ،

ترجمہ:- آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے عیال پر عاشورہ کے دن وسعت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ تمام سال اس پر وسعت کرتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم مَنْ صَامَ یَوْمَ التَّرْوِیَۃَ اَدْرَکَ مَافَاتَہٗ مِنْ صِیَامِ السَّنَۃِ یعنی عاشوراء، ماثبت من السنۃ، ص ۱۳ .

ترجمہ:- جس شخص نے ترویہ کا روزہ رکھا اس نے سال کے ان روزوں کو پالیا جو اس سے چھوٹ گئے تھے۔

E:\f.m.Fainal\Jild-4\radde qadyaniyat

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

باب دوم

﴿ردِّ قادیانیت﴾

قادیانی کا حکم

سوال:- ایک شخص جو پہلے سے پختہ مسلمان تھا وہ اب قادیانی ہو گیا ہے اور اپنی بہن کو زبردستی کر کے قادیانی بنالیا اور اپنی والدہ کو بھی قادیانی ہو جانے پر مجبور کر رہا ہے اور بیوی کو بھی قادیانی کرلیا ہے۔ صرف ایک چھوٹا بھائی قادیانی نہیں ہے۔ گذارش یہ ہے کہ قادیانی کے متعلق کیا حکم ہے؟ کیا وہ مرتد ہوجاتا ہے اور اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟

اگر کوئی قادیانی ہو جانے کے بعد توبہ کر لے تو اس کا دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

قادیانی کے ساتھ بیع وشراء اور کھانا پینا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مرزا غلام احمد قادیانی نے عقائدِ کفریہ اختیار کئے جس کی وجہ سے وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہوگیا جوشخص بھی اس کے کفریہ عقائد کی تصدیق کرے گا اس کا بھی حکم یہی[1] ہوگا اگر کوئی

[1] من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لاتنقطع فهو زنديق وهذا يليق بذلك الشقى المتنبى فانه قد سلب الايمان ومات شرمية (ملخصاً اكفارالملحدين ١١٥) تحقيق ان من قال ان النبوة مكتسبة الخ. مجلس علمى ڈابهيل، شرح فقه اكبر ص ٢٠٢، المسئلة المتعلقة بالكفر الخ، طبع مجتبائى دهلى، عقيدة الطحاوى ص:٥٢، اثبات ختم النبوة، ياسر نديم ديوبند. ويكفرمن لم يكفره (اكفار ١٠) بيان شئى من دعاوى القاديانى، طبع مجلس علمى ڈابهيل،

شخص مُرتد ہوجائے تو اس کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے، بیوی نکاح سے خارج ہوجاتی ہے۔[۱] ایسے شخص سے سلام وکلام بیع وشراء سب ختم کردینا لازم ہے، اس کو مسجد میں آنے سے بھی روک دیا جائے۔[۲] اس سے وہ شخص بات کرے جو اس کے غلط عقائد کی تردید کرسکتا ہو۔ اگر وہ توبہ کرکے اسلام میں دوبارہ داخل ہوچکا ہے تو نکاح دوبارہ کیا جائے۔[۳] فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند
الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ
دارالعلوم دیوبند ۹/۱/۸۸ھ

جس کا شوہر قادیانی ہوگیا

سوال:- میری لڑکی شادی شدہ ہے حاملہ ہے مگر بدقسمتی سے میرے داماد اور اس کے سب گھر والے قادیانی ہوگئے ہیں تو اب شرعاً لڑکی کا نکاح باقی ہے یا فسخ ہوگیا۔ اب ہماری لڑکی کے لئے کیا حکم ہے؟

---

۱ وارتداد احدهما ای الزوجين فسخ عاجل (الدرالمختار على الشامى ص:۴/۱۹۳، باب نكاح الكافر، مطبوعه كراچى، مجمع الانهر ص:۱/۵۴۶، باب نكاح الكافر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، كنز مع البحر ص:۳/۲۱۴، باب نكاح الكافر، مطبوعه كوئٹه)

۲ نهى رسول اللهﷺ عن كلامنا هو دليل على هجران من ظهرت معصيته فلا يسلم عليه الا ان يقلع وتظهر توبته المفهم شرح مسلم ص:۷/۹۸، كتاب الرقاق، باب يهجر من ظهرت معصيته الخ، مطبوعه دار ابن كثير بيروت، مرقاة ص:۴/۷۱۶، مطبوعه بمبئى، طيبى ص:۹/۲۴۳، باب ما ينهى عنه من التهاجر والتقاطع، الفصل الاول، مطبوعه زكريا ديوبند.

۳ ما يكون كفرا اتفاقا يبطل العمل والنكاح واولاده اولاد زنا لكن ذكر فى نور العين ويجدد بينهما النكاح ان رضيت زوجته بالعود اليه الخ، الدرالمختار على الشامى زكريا ص:۶/۳۹۰، ۶/۳۹۱، باب المرتد، مطلب جملة من لا يقتل اذا ارتد،

الجواب حامداً ومصلیاً!

مرزا غلام احمد قادیانی پر علماءِ اسلام کی طرف سے کفر کا فتویٰ ہے۔ اس لئے کہ اس کے عقائد قرآن وحدیث کے خلاف تھے۔ وہ ختمِ نبوت کا منکر تھا۔ اسلئے انبیاء علیہم السلام کی شان میں سخت قسم کی گستاخیاں کی ہیں وہ اپنے لئے نبوت کا مدعی تھا۔ اس کے عقائد کو تفصیل سے لکھ کر اس پر کفر کا فتویٰ دیا گیا ہے کہ ایسا شخص مرتد اور اسلام سے خارج ہے۔ جو شخص اس پر ایمان لاتا ہے اور اس کو اپنا مقتدیٰ تسلیم کرتا ہے اس کا بھی یہی حکم ہے[1]۔ قادیانی مذہب اختیار کرتے ہی نکاح فسخ ہو گیا۔ ہرگز ہرگز اس کے یہاں اپنی لڑکی کو نہ بھیجیں تین حیض گذرنے پر اس کی شادی دوسری جگہ کر دیں[2]۔

ارتداد احدهما فسخ فی الحال (کنز[3]) قال فی جامع الفصولین وتعتد بثلاث حیض بحر[4] ص ۲۱۵ ج۳. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲۸/۱/۸۸ھ

---

[1] الاول ان ذلک الملحد ادعاه النبوة بل الرسالة نعم وتشریعا اکثر من نباح العواء فی کلامه فانکاره مکابرة فاضحة لایلتفت الیها ویکفر من لم یکفره الخ. (اکفار الملحدین ص: ۱۰، بیان شیء من دعاوی القادیانی الخ، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، شرح فقه اکبر س: ۲۰۲، المسئله المتعلقة بالکفر، مطبوعه مجتبائی دهلی.

[2] یہ اس وقت جب کہ لڑکی حاملہ نہ ہوئی ہو اگر وہ حاملہ ہے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے تو اسکی عدت وضع حمل ہے۔
قال فی جامع الفصولین و تعتد بثلاث حیض لو حرة ممن تحیض وبثلاثة اشهر لو آیة او صغیرة و بوضع الحمل لو حاملاً (البحر الرائق ص ۲۱۵/ج۳، باب نکاح الکافر، مطبوعه کوئٹه، عالمگیری کوئٹه ص ۵۲۸/۱، الباب الثلاث عشر فی العدة، مجعه الانهر ص ۱۴۵/ج۲، باب العدة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[3] کنز الدقائق ص: ۱۱۱، باب نکاح الکافر، مطبوعه دارالاشاعت کلکته.

[4] البحر الرائق ص: ۲۱۵/۳، باب نکاح الکافر، مطبوعه کوئٹه.

قادیانی اوراس کی کتابیں

سوال:- میں تبلیغی جماعت کا ایک خادم ہوں ایک سفر میں میری ملاقات ایک قادیانی سے ہوگئی میں نے اس سے دریافت کیا کہ علماءِ دیو بندتم لوگوں کوکافر کہتے ہیں۔اس نے کہا کہ ان لوگوں نے ہماری کتابوں کا مطلب غلط سمجھا حالانکہ ان حضرات کوہم سے مطلب معلوم کرنا چاہیئے تھااور کافرنہیں کہنا چاہیئے تھامیں نے کہا کہ ان کتابوں کے نام کیا ہیں۔

انہوں نے ان کتابوں کے نام بتائے (۱)ایک غلطی کاازالہ (۲)انجام آتھم (۳)حقیقت وحی (۴)ازالۃ الاوہام،سوال یہ ہے کہ یہ کتابیں کیسی ہیں اوران پرعمل کرنا کیسا ہے،اس شخص کا کہنادرست ہے یاغلط؟ فقط۔

الجواب حامداًومصلیاً!

مرزاغلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا[۱] اورختمِ نبوت کاانکارکیاہےحالانکہ حضرت رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں اورآپ کے بعدکوئی نبی نہیں آئے گا اور یہ مسئلہ قرآن پاک[۲] اوراحادیثِ مشہورہ[۳] اوراجماع سے[۴] ثابت ہےاس دعویٰ کی وجہ سےمرزا کافرہےاورجو

---

[۱] میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی (ایک غلطی کاازالہ درروحانی خزائن ص:۲۱۱/ ۱۸،مطبوعہ ربوہ پاکستان)

[۲] مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ سورۂ احزاب آیت: ۴۰،

[۳] عن ثوبان قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم انه سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي ابوا داؤد شريف ص: ۵۸۴/ ۲، كتاب الفتن.

[۴] ان الامة فهمت بالاجماع من هذا اللفظ ومن قرائن احواله انه افهم عدم نبي بعده ابدا وعدم رسول الله ابداً وانه ليس فيه تاويل ولا تخصيص فمنكر هٰذا لا يكون الا منكر الاجماع الاقتصاد في الاعتقاد ص: ۱۱۴.

E:\f.m.Fainal\Jild-4\radde qadyaniyat

شخص اس کے اس دعویٰ کی تصدیق کرتا ہے وہ بھی اس کے حکم میں ہے[۱] مرزا کی زندگی میں اس سے مناظرہ کیا گیا اور اس کے ہر غلط دعویٰ کی تردید قرآن پاک اور احادیث کے ذریعہ سے کی گئی اور اسپر کفر کا فتویٰ لگایا گیا وہ خود اپنی عبارات اور کتابوں کا کوئی صحیح مطلب نہیں بیان کرسکا تو آج اسکے ماننے والے کس شمار میں ہیں اگر وہ کوئی ایسا مطلب بیان بھی کریں جسکے خلاف صراحۃً مرزا نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے تو وہ خود انکا مطلب ہے مرزا کا مطلب نہیں ہوگا اسکی تردید کیلئے ہدایۃ الممتری، اکفار الملحدین، رفع الاوہام، عقیدۃ الاسلام فی حیوٰۃ عیسیٰ علیہ السلام، ختم نبوۃ، عشرۂ کاملہ، وغیرہ بہت سی کتابیں تصنیف ہوکر عرصہ ہوا شائع ہوچکی ہیں جن میں ان کی کفریات ایک دو نہیں بلکہ بڑی مقدار میں پوری تفصیل کے ساتھ درج ہیں اس لئے اس کی کتابوں کا مطالعہ عوام ہرگز نہ کریں اہلِ علم حضرات تردید کے لئے اس کی کتابوں کا مطالعہ کرکے اس کی اور کفریات کو ظاہر کرتے ہیں مرزا غلام احمد نے ایک شعر کہا ہے۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو............اس سے بہتر غلام احمد ہے[۲]

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے باپ یوسف کے ساتھ سترہ سال کی عمر تک نجاری (بڑھئی) کا کام سیکھا[۳] اور خود ان کی قبر کشمیر میں ہے[۴]، اور ان کی تین دادیاں

---

[۱] ویکفر من لم یکفرہٗ(اکفار الملحدین ص ۱۰)بیان شئ من دعاوی القادیانی الخ مطبوعہ مجلس علمی ڈابھیل.

[۲] (دافع البلا در روحانی خزائن ص: ۱۸/۲۴۰، مطبوعہ ربوہ پاکستان)

[۳] حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ (حاشیہ ازالہ اوہام ص ۱۵۴ر، در روحانی خزائن ص ۲۵۴ ر ج ۳، طبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ)

[۴] اور تم یقیناً سمجھ لو کہ عیسی بن مریم فوت ہوگیا ہے اور کشمیر سری نگر محلّہ خان یار میں اسکی قبر ہے (کشتی نوح ص ۱۸، موسوم بہ دعوۃ الایمان وموسوم بہ تقویۃ الایمان در روحانی خزائن ص ۱۶ ر ج ۱۹، ضیاء الاسلام، پریس ربوہ۔

اور تین نانیاں زانیہ تھیں[۱] حالاں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ[۲] کے پیدا ہوئے اور زندہ آسمان[۳] پر اٹھائے گئے اور ان کی والدہ اور ان کی نانی کا تذکرہ قرآن شریف میں احترام کے ساتھ کیا گیا ہے[۴]، اور فرمایا گیا ہے وَاُمُّـهٗ صِـدِّيْـقَةٌ[۵] غرض مرزا غلام احمد قادیانی نے کفریات لکھنے میں کچھ کمی نہیں کی اس لئے وہ تمام علماء کے نزدیک کافر ہے[۶]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۵/۸/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۱۵/۸/۸۷ھ

قادیانی کے تفصیلی احکام

سوال:-۱۔ قادیانی مذہب کی لاہوری محمودی دونوں جماعتیں کافر ہیں یا کوئی ایک؟

۲۔ مرزا صاحب کی جماعت کیوں کافر ہوئی حالانکہ وہ ایمان مفصل کی تمام باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں؟

---

۱ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷، حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم در روحانی خزائن ص: ۱۱/۲۹۱، مطبوعہ ربوہ پاکستان.

۲ قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِي غُلامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ وَلَمْ اَكُ بَغِيًّا. سورۂ مریم آیت:۲۸.

۳ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ. سورۂ نساء آیت:۱۵۸.

۴ يَا اُخْتَ هَارُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَءَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا. سورۂ مریم آیت:۲۸.

۵ سورۃ مائدۃ ۷۵، (**ترجمہ**) ان کی والدہ ایک ولی بی بی ہیں (بیان القرآن)

۶ کفایت المفتی ص۱۵۰/۱/۳۱۴، فصل چہارم فرقہ قادیانی، مطبوعہ دھلی. امداد الفتاوی ص۹۵/ ج۶، فتاوی دارالعلوم دیوبند ص۳۹۶/ ج۱۲، فتاوی احیاء العلوم ص۶۸/ ج۱، جواهر الفقه ص۵۹/ ج۱، اکفار الملحدین ص۱۰،

۳۔قادیانی کولڑکی دینالیناان کواپنی قوم میں داخل وشامل رکھناان کی غمی وشادی میں خود شریک ہونایااپنی شادی وغیرہ میں ان کو برادری کی طرف سے شرکت کی دعوت دیناان کے اموات اپنے قبرستان میں داخل کرناجائز ہے یانہیں؟

۴۔ایک مسلمان کااگرقادیانی سے کچھ نسبتی رشتہ ہوتواس کو برقراررکھنااوررشتہ داری کے حقوق اپنے اوپرعائدجان کراداکرناجائز ہے یانہیں؟

۵۔قادیانی سے اپنے تمام نسبتی تعلقات اور برادری وقومیت کے علاقے منقطع کرناجب تک کہ وہ تائب نہ ہو،ازروئے شرع شریف ہرمسلمان کوضروری ہے یانہیں؟مدلل تحریرہو۔

الجواب حامداًومصلیاً!

اتناتو آپ بھی جانتے ہیں کہ مرزاغلام احمد قادیانی کی تکفیرکی گئی ہے اور یہ تکفیراہلِ حق متدین علماء نے کی ہے۔[1] یہ بھی آپ کومعلوم ہے کہ فی الحال قادیانیوں کی دوپارٹیاں ہیں۔ ایک مرزاغلام احمد کونبی اعتقادکرتی ہے۔دوسری مجدداوربہت بڑے درجہ کاولی مانتی ہے۔یہ بھی آپ پرشاید مخفی نہیں کہ اسبابِ تکفیرکیاہیں جگہ جگہ نبوت کادعویٰ[2] اپنے اوپروحی کانزول[3]،

---

[1] اکفار الملحدین ص ۱۰، بیان شئ من دعا وی القادیانی. مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل. کفایت المفتی ص:۳۱۳/۱، فصل چهارم فرقه قادیانی، امدادالفتاویٰ ص:۹۵/۶، فتاویٰ دارالعلوم ص:۳۹۶/۱۲، فتاوی احیاء العلوم ص:۶۸/۱، فتاویٰ رحیمیه ص:۲۶/۷، جواهر الفقه ص:۵۹/۱،

[2] صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا (حقیقۃ الوحی ص۱۵۰، روحانی خزائن ص۱۵۴/ج ۲۲، طبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اوراس نے میرا نام نبی رکھا (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸، روحانی خزائن، ص۵۰۳/ج ۲۲، سچا خداوہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاص ۱۱، روحانی خزائن ص۲۳۱/ج ۱۸، نیز ملاحظہ ہو روحانی خزائن ص۴۱۲/ج ۲، روحانی خزائن ص۴۵۴/ج ۱۷، وغیرہ۔

[3] تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پروحی نازل کی ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی (کشتئ نوح ص ۲۲، روحانی خزائن ص ۲۰/۱۹، نیز ملاحظہ ہو مواهب الرحمان ص ۳۱، روحانی خزائن ص۲۴۷/۱۹، واعجاز احمدی و ضمیمه نزول المسیح ص ۲۰، روحانی خزائن ص ۱۲۴/ج۱۹.

کتب سابقہ سماویہ میں اپنی نبوت کی بشارت[۱]، حضرت نوحؑ کے معجزات پر اپنے معجزات کی زیادتی اور فوقیت[۲]، انبیاء سابقین علیہم السلام کی توہین وتحقیر[۳]، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تکذیب وسب وشتم[۴] اور آپ کے خاندان پر زنا کا افتراء[۵]، اللہ پاک سے اپنی ہم بستری[۶] وغیرہ وغیرہ

---

۱ وبجہت ادائے شہادت من مطابق پیشگوئی ہائے قرآن کریم واحادیث صحیحہ، اناجیل اربعہ وصحف انبیاء در ماہ رمضان المبارک بالائے آسمان آفتاب راکوف وماہتاب راخوف گرفت است (تذکرة الشهادتین ص ۳۶، روحانی خزائن ص ۳۶/ج ۲۰، نیز اربعین ص ۱۳، روحانی خزائن ص ۴۴۲/ج ۱۷.

۲ خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانے میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو لوگ غرق نہ ہوتے۔ (تتمہ حقیقه الوحی ص ۵۷۵ روحانی خزائن ص ۵۷۵/ج ۲۲.

۳ انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام مرا بتمام

نزول مسیح ص ۱۰۱، روحانی خزائن ص ۴۷۷/ج ۱۸، نیز ملاحظہ ہو اعجاز احمدی ص ۲۶، روحانی خزائن ۱۷۰/ج ۱۹.

۴ عیسائیوں نے بہت سے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہیکہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرامکار اور حرام کی اولاد ٹھہرا دیا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا...... آپ کے ہاتھ میں سوا مکر وفریب کے کچھ اور نہیں تھا (حاشیہ انجام آتھم ص ۶، ۷، اور روحانی خزائن ص ۱۹۰/ج ۱۱)

مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بیں خدائی کا دعوی کرنے والا (مکتوبات احمدیہ ص ۲۳/ج ۳)

نیز ملاحظہ ہو ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ ص ۲۵۲/تا ۲۶۳، حقیقۃ الوحی ص ۱۴۸/تا ۱۵۰، دافع البلاء ص ۱۳، ۲۰، ۲۱، ضمیمہ انجام آتھم روحانی خزائن جلد ۱۱/ص ۲۸۹/تا ۲۹۳۔

۵ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور ہوا، (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، روحانی خزائن ص ۲۹۱/ج ۱۱)

۶ مرزا صاحب کے ایک خاص مرید یار محمد بی اے ایل ایل پلیڈر اپنے سٹریکٹ ۳۴ موسوم بہ اسلامی قربانی میں لکھتے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت (مردانہ طاقت) کا اظہار فرمایا، سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے (عشرہ کاملہ ص ۳۱، ۳۲، مصنفہ مولانا یعقوب صاحب پٹیالوی، مطبوعہ اسلامیہ رامپور)

جیسا کہ اعجاز احمدی، ازالۃ الاوہام، حقیقۃ الوحی، ضمیمہ انجام آتھم، دافع البلاء، حاشیہ کشتی نوح وغیرہ کتب کے مطالعہ سے ظاہر ہے۔ اگر ان اشیاء میں سے کوئی شئی فی الحال آپ کے علم میں نہ ہو تو کتبِ بالا کے مطالعہ سے استحضار ہوسکتا ہے۔ آپ کے استفتاء سے معلوم ہوتا ہے کہ بظاہر منشاءِ شبہ دو چیزیں ہیں۔ اول یہ کہ ایمان مفصل کا قائل ہو کر آدمی کیسے کافر ہوسکتا ہے۔ دوم یہ کہ جو پارٹی مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتی وہ کس بناء پر کافر ہے۔ سوامرِ اوّل کے متعلق عباراتِ ذیل ملاحظہ فرمائیے۔

۱ . من انکر شیئاً من شرائع الاسلام فقد ابطل قول لااله الا الله السیر الکبیر[۱] ص ۳۶۵ ج ۴،

۲ . اذا لم یعرف الرجل ان محمداً صلی الله علیه وسلم اخر الانبیاء علیهم وعلی نبینا السلام فلیس بمسلم کذا فی الیتیمیة اه قال ابو حفص الکبیر کل من اراد بقلبه بغض نبی کفر وکذلک لو قال انا رسول الله صلی الله علیه وسلم او قال بالفارسیة من پیغمبرم یرید به من پیغام می برم یکفر ولو انه حین قال هٰذه المقالة طلب غیره منه المعجزة قیل یکفر الطالب والمتاخرون من المشائخ قالوا ان کان غرض الطالب تعجیزه وافتضاحه لا یکفر ملخصاً عالمگیری[۲] ص:۲/۲۶۳، وفی البزازیة[۳] یجب الایمان بالانبیاء بعد معرفة معنی النبی وهو المخبر عن الله تعالیٰ باوامره ونواهیه وتصدیقه بکل مااخبر عن الله تعالیٰ واما الایمان بسیدنا محمد صلی الله علیه وسلم فیجب بانه

[۱] السیر الکبیر ص:۳۶۸/ج۵، باب ما یکون الرجل به مسلما یدرأ عنه القتل الخ، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت.

[۲] عالمگیری کوئٹه ص:۲/۲۶۳، الباب التاسع فی احکام المرتدین ، منها ما یتعلق بالانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام.

[۳] بزازیه علی الهندیة ملخصاً، ص:۶/۳۲۶، کتاب الفاظ تکون اسلاماً او کفرا، الثالث فی الانبیاء.

رسولنا فی الحال وخاتم الانبیاء والرسل فاذا اٰمن بانه رسول ولم یومن بانه خاتم الانبیاء لا یکون مومنا. وفی فصول العمادی من لم یقر ببعض الانبیاء بشئی او لم یرض بسنة من سنن المرسلین علیهم السلام فقد کفر مجمع الانهر[۱] ص: ۱/٦۹۹ .

۴. ولوعاب نبیاً کفر[۲] بزازیه ص: ۳/۳۲۷.

۵. دعوی النبوة بعد نبیناﷺ کفر بالاجماع شرح[۳] فقه اکبر ص: ۲۰۲، ثم لا نزاع فی ان من المعاصی ما جعله الشارع امارة التکذیب وعلم کونه کذلک بالادلة الشرعیة کسجود الصنم والقاء المصحف فی القاذورات والتلفظ بکلمة الکفر ونحو ذٰلک مما ثبت بالادلة انه کفر وبهٰذا یندفع مایقال ان الایمان اذا کان عبارةً عن التصدیق والاقرار فینبغی ان لا یصیر المقر باللسان المصدق بالجنان کافراً بشیٔ من افعال الکفر والفاظه مالم یتحقق منهٗ التکذیب او الشک اه شرح فقه اکبر[۴] ص: ۹۳. دیکھئے اسمیں کتنی صورتیں ہیں کہ باوجود ایمان مفصل کی تمام باتوں پر ظاہراً اعتقاد رکھتے ہوئے فقہاء نے اجماعاً تکفیر فرمائی ہے۔ اگر محض آمنتُ باللہ الخ کا اعتراف زبان سے کافی ہوتا اور یہ کفر کے منافی ہوتو فقہاء قاطبةً کیوں تکفیر فرماتے ہیں۔ اگر دعویٰ نبوت منافی ایمان نہیں تو مسیلمہ کذاب کی تکفیر بھی بے محل ہوگی اور پھر اس کا قتل جو اکابرِ

---

[۱] مجمع الانهر ص: ۲/۵۰٦، باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[۲] بزازیه علی الهندیة ص: ٦/۳۲۷، کتاب الفاظ تکون اسلاماً الخ، الثالث فی الانبیاء، شامی کراچی ص: ۴/۲۳۴، باب المرتد، مطلب مهم فی حکم سب الانبیاء، راجع کتاب الشفاء ص: ۲/۱۸۸، القسم الرابع، الباب الاول، فی بیان ما هو فی حقه سب الخ، مطبوعه موسسة الرسالة بیروت، تاتارخانیه ص: ۵/۵۷۹، مطبوعه کراچی.

[۳] شرح فقه اکبر ص: ۲۰۲، مطبوعه مجتبائی دهلی.

[۴] شرح فقه اکبر ص: ۹۳، مطبوعه مجتبائی دهلی.

صحابہ کے ارشاد سے قرونِ اولیٰ میں ہوا ہے محتاجِ تأمل ہوگا حالانکہ وہ اجماعی ہے۔ اس نے چند آیات بنائی تھیں[۱] مرزا غلام احمد نے بھی قصیدہ اعجازیہ پیش کیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفعِ جسمانی اور بغیر باپ کے پیدا ہونا قطعی اور اجماعی ہے۔ مرزا غلام احمد نے اپنی تصانیف میں متعدد مقامات پر ہر دو کا انکار کیا ہے،[۲] ملائکہ کے متعلق بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی بہت سی تحریرات میں خلافِ تصریحاتِ اسلام خرافات موجود ہیں[۳]۔ بعض شرائع کو تسلیم بھی کیا ہے اور بعض کا انکار کیا ہے یہ بالکل وہی شان ہے۔ يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلاً اُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ حَقّاً وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَاباً مُهِيْناً الاٰية.[۴]

جو شخص ملائکہ اور رُسل کو سب وشتم کرے اور ان سے عداوت رکھے اس کے متعلق کلام پاک میں ارشاد ہے۔

۱؎ راجع المنتظم ص: ۴/۷۹، قصة اهل اليمامة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت. الكامل فى التاريخ ص: ۲/۳۶۱، ذكر مسيلمة، مطبوعه دارصادر بيروت.

۲؎ حاشيه ضميمه انجام آتهم در روحانى خزائن ص: ۱۱/۲۹۱، مطبوعه ربوه پاكستان.

۳؎ انهم يقولون ان الملائكة ينزلون الى الارض كنزول الانسان من جبل الىٰ حفيض هذه عقيدتهم التى يبينون و انا لا نقبلها ونقول انهم ليسوا فيها على الحق فاشتد غيظهم وقالوا ان هولاء خرجوا عن عقائد اهل السنة والجماعة بل كفروا وارتدوا فقاموا علينا معترضين اما الجواب فاعلم انهم قد اخطأوا ...... بل القرآن الكريم يبين ان الملائكة يشابهون بصفاتهم صفات الله تعالىٰ (حمامة البشرىٰ ص ۱۰۵، روحانى خزائن ص ۲۷۱/ج ۲، نیز ملاحظہ ہو روحانى خزائن جلد ۷/ ص ۲۸۱، و ص ۲۹۶، طبع ضياء الاسلام پريس ربوه)

۴؎ سورة النساء آيت: ۱۵۱،

ترجمہ:- اور کہتے ہیں کہ ہم بعضوں پر تو ایمان لاتے ہیں اور بعضوں کے منکر ہیں اور یوں چاہتے ہیں کہ بین بین ایک راہ تجویز کریں ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں اور کافروں کیلئے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔ (بيان القرآن)

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ الاٰية[1]

امید ہے کہ اب دل میں کوئی شبہ نہیں رہا ہوگا۔ اگر اب بھی کوئی شبہ ہوتو شرح شفا[2]، خفاجی[3]، الصارم المسلول[4]، ردالمحتار[5]، شرح مقاصد[6] کو تفصیل سے دیکھئے کہ جن اشیاء سے ارتداد کا حکم ہوجاتا ہے۔ اور خصوصیت سے مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق اکفار الملحدین[7] اور فیصلہ مقدمہ بھاولپور[8] میں کافی تفصیل موجود ہے۔ جو جماعت مرزا کی ہم عقیدہ ہے اور اس کو نبی مانتی ہے اس کا حکم عباراتِ مذکورہ سے ظاہر ہوگیا۔

---

[1] سورة البقرة آیت: ۹۸

ترجمہ:- جو شخص خدا تعالیٰ کا دشمن ہو اور فرشتوں کا اور پیغمبروں کا اور جبرئیل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ایسے کافروں کا (بیان القرآن)

[2] قال ابو حنيفة واصحابه من كذب باحد من الانبياء او تنقص احدا منه او برىء منه اى تبرأ من احد منهم فهو مرتد وهٰذا كله فيمن تكلم فيهم اى فى الانبياء والملائكة بما قلناه على جملة الملائكة والنبيين اى عموما واجمالا بان شتم نبيا او ملكا غير معين او على معين ممن حققنا كونه من الملائكة والنبيين مما نص الله عليه، شرح الشفا ص: ۲/۵۴۶، فصل واما حكم من سب سائر انبياء الله تعالىٰ، مطبوعه مصر.

[3] حاشية الشهاب المسماة بعناية الخفاجى ص: ۳۴۳، ج ۲، سورۂ بقره تحت آیت: ۹۸، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

[4] الصارم المسلول ص: ۱، تا آخر المسئلة الاولىٰ، مطبوعه دارالكتاب العربى بيروت.

[5] شامى زكريا ص: ۶/۳۵۴، باب المرتد.

[6] شرح مقاصد ص: ۳/۴۵۸، المبحث السادس فى تعريف الكفر، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

[7] اكفار الملحدين ص: ۸، بيان الحاد القاديانى الخ، مطبوعه المجلس العلمى ڈابهيل.

[8] مقدمه بهالپور ص: ۴۸، مطبوعه پاكستان.

امر دوم جس شخص کی تکفیر کے متعلق نصوص بالا ناطق ہوں اس کو مجدد و ولی اعتقاد کرنا بھی کفر ہے۔ خود خیال کیجئے کہ اللہ تعالیٰ جس کے عدو ہوں اس سے محبت اور اعتقاد صراحۃً اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے یا نہیں۔ مرزا غلام احمد کی حیثیت صرف کافر اصلی کی نہیں بلکہ مرتد کی تھی اور ارتداد بھی وہ جو کہ زندیق میں ہوتا ہے۔ آج بھی جو شخص مرزا کے عقائد کو اختیار کرے گا اس پر بھی شریعت مُرتد کا حکم لگائے گی۔ زندیق اور مُرتد کے احکام ردالمحتار[۱] ص ۴۵۷، میں دیکھئے۔ اجمالی طور پر آپ کے جُملہ سوالات کا جواب ظاہر ہو گیا۔ تاہم تفصیل سے نمبر وار سنئے۔

۱۔ ہر دو کا حکم ایک ہے۔

۲۔ قطعیات اور اجماعیات کے انکار کی وجہ سے۔

۳۔ یہ جملہ امور شرعاً ناجائز ہیں۔

ولاالوثنيات وهو بالاجماع والنص ويدخل فى عبدة الاوثان عبدة الشمس والنجوم والصور التى استحسنوها والمعطلة والزنادقة الباطنية والاباحية وفى شرح الوجيز وكل مذهب يكفر به معتقده اهـ فتح القدير[۲] ص: ۲/۳۷۳، ولا يجوز للمرتد ان يتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا كافرة اصلية وكذٰلك لا يجوز نكاح المرتدة مع احد كذا فى المبسوط اه هنديه[۳] ص ۲۸۲/۱، موتى المسلمين اذا اختلطوا بموتى الكفار اوقتلى المسلمين بقتلى الكفار ان كان للمسلمين علامة يعرفون بها يميز بينهم وان لم تكن علامة ان كانت الغلبة للمشركين فانه لا يصلى على الكل

[۱] (ردالمحتار کراچی ص: ۲۲۱/ج۲، باب المرتد) ويكفر من لم يكفره (اكفار الملحدين ص ۱۰، بيان شئ من دعاوى القاديانى. مطبوعه مجلس علمى ڈابهيل)

[۲] فتح القدير ص: ۳/۲۳۱، كتاب النكاح. فروع النظر من وراء الزجاج. مطبوعه دارالفكر بيروت.

[۳] هنديه كوئٹه ص: ۲۸۲/۱، كتاب النكاح. القسم السابع المحرمات بالشرک.

ولٰکن یغسلون ویکفنون ویدفنون فی مقابر المشرکین اھ عالمگیری[1] ص ۱۵۹ ج ۱ مختصراً، اما المرتد فیلقی فی حُفرۃ کالکلب اھ در مختار ص[2] ۹۳.

۴۔مرتد کا رشتہ تو باقی رہتا ہے مگر حقوقِ رشتہ داری منقطع ہو جاتے ہیں حتی کہ اگر کسی کا کوئی رشتہ دار نعوذ باللہ قادیانی ہو تو اس کا نفقہ واجب نہیں ہوگا۔

ولانفقۃ مع الاختلاف دینا الاللزوجۃ والاصول والفروع الذمیین اھ تنویر قولہ مع الاختلاف دیناً ای کالکفر والاسلام فلا یجب علیٰ احدھما الانفاق علی الاٰخر وفیہ اشعار بان نفقۃ السنی علی الموسر الشیعی کما اشیر الیہ فی التکمیل قھستانی والمراد الشیعی المفضل بخلاف الساب القاذف فانہ مرتد یُقتل ان ثبت علیہ ذلک فان لم یقتل تساھلاً فی اقامۃ الحدود فالظاھر عدم الوجوب لان مدار نفقۃ الرحم المحرم علی اھلیۃ الارث ولا توارث بین مسلم ومرتد نعم لو کان یجحد ذلک ولا بینۃ یعامل بالظاھر وان اشتھر حالہ بخلافہ واللہ اعلم ردالمحتار[3] ص ۷۵۱ ج ۲.

۵۔اگر تعلقات باقی رکھنے سے ان کی اصلاح اور ہدایت کی توقع ہو تو تعلقات کو برقرار رکھنا مناسب ہے اور ایسی حالت میں نرمی وتلطف سے ان کے عقائد کی خرابی کو آہستہ آہستہ ان پر ظاہر کرتے رہنا چاہئے۔اگر تعلقات رکھنے سے اپنے اوپر خراب اثر پڑنے کا اندیشہ ہو یا ان کی اصلاح کی توقع نہ ہو یا دوسرے لوگوں کی بدگمانی کا خطرہ ہو یا ترکِ تعلق سے ان کی توبہ اور اصلاح کی توقع ہو تو تعلق منقطع کر دیا جائے۔یہ چیز ایسی ہے کہ ہر شخص کے لئے یکساں نہیں بلکہ ماحول کے اختلاف سے مختلف ہوتی رہتی ہے۔جس صورت میں اُخروی نفع کی توقع

[1] عالمگیری کوئٹہ ص: ۱/۱۵۹. الباب الحادی والعشرون فی الجنائز. الفصل الثانی فی الغسل.
[2] الدرالمختار علی ردالمحتار کراچی ص: ۲/۲۳۰، قبیل حمل المیت. باب صلاۃ الجنازۃ.
[3] الدرالمختار مع ردالمحتار کراچی ص ۳/۶۳۱، باب النفقۃ. مطلب فی نفقۃ قرابۃ غیر الولاد الخ،

ہواس کو اختیار کرنا چاہئے اور دُنیاوی نفع کو اُخروی نفع پر ترجیح دینا درست نہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول کے دشمن سے قلبی محبت رکھنا حرام ہے۔

قال تبارک وتعالیٰ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَیْھِمْ بِالْمَوَدَّةِ الاٰیة[۱] روی انھا نزلت فی حاطب ابن ابی بلتعة حین کتب الیٰ کفار قریش یتنصح لھم فیہ فاطلع اللہ نبیہ علیٰ ذلک فدعاہ النبی ﷺ فقال انت کتبت ھٰذا الکتاب قال نعم قال وماحملک علی ذٰلک قال اما واللہ ماارتبت فی اللہ منذ اسلمت ولکنی کنت امرأ غریباً فی قریش وکان لی بمکة مال وبنون فاردت ان ادفع بذٰلک عنھم فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ائذن لی یارسول اللہ فاضرب عنقہ فقال النبی ﷺ مھلا یا ابن الخطاب انہ قد شھد بدراً وما یدریک لعل اللہ قد اطلع علیٰ اھل بدر فقال اعملوا ماشئتم فانی غافر لکم الخ احکام القرآن[۲] ص۵۳۳ ج۳ وفیہ دلیل علی ان الکبیرة لا تسلب اسم الایمان الخ مدارک[۳] التنزیل ص۱۸۶ ج۴. فقط واللّٰہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ

مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۸ رصفر ۲۴؍۲؍۶۱ھ

---

۱ سورة الممتحنة آیت: ۱،

ترجمہ:- اے ایمان والو تم میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ کہ ان سے دوستی کا اظہار کرنے لگو (ازبیان القرآن)

۲ احکام القرآن للجصاص ص: ۳/۴۳۵، سورة الممتحنة. مطبوعه دار الکتاب العربی بیروت.

۳ مدارک التنزیل ص: ۴/۲۴۶، سورئہ ممتحنہ. تحت آیت: ۱، مطبوعه بمبئی.

قادیانی وغیرہ کلمہ گو کیا مسلمان ہیں؟

سوال:- ایک شخص کہتا ہے کہ مسلمانوں میں جتنے بھی فرقے ہیں، قادیانی ہوں یا شیعہ سب کلمہ گو ہیں اور سب قبلہ والے ہیں، سب مسلمان ہیں۔ کیا یہ بات درست ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عقائد، فقہ اور نصوصِ قطعیہ کے خلاف فرقے اسلام سے خارج ہیں، محض کلمہ گو ہونے یا نماز پڑھنے سے وہ اہلِ قبلہ ہو کر مسلمان نہیں ہوں گے۔ کذا فی اکفار الملحدین[1]۔

فقط واللہ تعالیٰ سبحانہ اعلم

حررہ العبد محمود حسن گنگوہی غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

قادیانیوں سے تعلق

سوال:- بدقسمتی سے ہمارے قصبہ کے دو تین شخص مرتد ہو کر مرزائی فرقۂ ضالہ میں شریک ہوگئے اور ہندوستان کے دیگر علاقوں کی طرح ہمارے قصبہ میں بھی ابتداءً اس فرقہ کے استیصال کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ اور مرتدین کے ساتھ خلط ملط اور اکل وشرب وغیرہ کا سلسلہ بدستور جاری رہا تقریباً دس سال ہوئے مولانا مولوی محمد ایوب صاحب بیگ فاضل دیوبند نے اہلِ قصبہ کو اس فرقہ کے دجل سے آگاہ کرتے ہوئے اہلِ قصبہ کو ان سے انقطاعِ تعلقات کی تلقین فرمائی۔ بحمداللہ تعالیٰ اس مردِ حق کی پند ونصیحت کا اچھا اثر ہوا اور اہلِ قصبہ نے

[1] من انکر شیئاً من الضروریات کحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم الله سبحانه بالجزئیات وفرضیة الصوم والصلاة لم یکن من اهل القبلة ولو کان مجاهداً بالطاعات (ملخصاً اکفار الملحدین ص:۱۷، تحقیق ان اهل القبلة اتفقوا علی ضروریات الدین. مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل. نبراس ص:۳۴۲، ومن قواعد اهل السنة ان لا یکفر احداً الخ. مطبوعه امدادیه ملتان. شامی کراچی ص:۲/۵، باب الوتر والنوافل، منکر الوتر)

مرتدین سے یہاں تک مقاطعہ کیا کہ قصبہ میں ان کے لئے رہنا دشوار ہوگیا اور کچھ عرصہ کے لئے قصبہ چھوڑ کر مرتدین کے چلے جانے سے قصبہ پاک ہوگیا، عوام ان کے دامِ تزویر سے بچ گئے اور آج تک قصبہ میں مرتدین کو کسی نے رشتہ وغیرہ نہیں دیا۔ اب کچھ عرصہ سے مرتدین کے رشتہ دار اور دیگر ضعیف الایمان لوگ چھپ چھپ کر مرتدین سے ملتے ہیں، اور سوائے تعلقات مناکحت کے جو آشکارا کئے بغیر نہیں ہوسکتے دیگر ہر قسم کے تعلقات رکھتے ہیں بظاہر مقاطعہ کئے ہوئے ہیں۔ چند خدامِ دین جو یہ چاہتے ہیں کہ یہ دجل وضلالت کا پودا اس قصبہ میں نشوونما نہ پائے بلکہ ہر ممکن کوشش سے قصبہ کو اس فتنہ سے پاک کیا جائے عوام کو مرتدین سے مقاطعہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں، نہ صرف یہ بلکہ جو لوگ مرتدین سے براہِ راست تعلق رکھتے ہیں اُن سے بھی مقاطعہ کرنے کو کہتے ہیں۔ براہِ نوازش اپنا قیمتی وقت اس کارِ خیر میں صَرف فرما کر تمام مضمون کو بغور ملاحظہ فرماویں اور مندرجہ ذیل مسائل کا مفصل جواب حوالہ جات کے ساتھ فرما کر عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور ہوں۔

۱۔ وہ لوگ جو مرتدین سے تعلقات اکل وشرب اور ہر قسم کے تعلقات رکھتے ہیں آیا وہ بھی مرتد ہوجاتے ہیں یا صرف گنہگار؟ اگر گنہگار رہوتے ہیں تو کس درجہ میں؟ آیا عام فاسق وفاجر یا بے نمازیوں اور ان لوگوں میں کچھ فرق ہے یا سب یکساں گنہگار ہیں؟ ایسے لوگوں سے جو مرتدین سے میل جول اور اکل وشُرب وغیرہ تعلقات رکھتے ہیں۔ قصبہ کے مسلمان میل ملاپ رکھیں یا اس غرض سے تعلقات منقطع کردیں کہ وہ مرتدین سے میل جول چھوڑنے پر مجبور ہوجائیں۔

۲۔ وہ لوگ جو مرتدین سے تعلقات اکل وشُرب ومناکحت وغیرہ تو نہیں رکھتے لیکن نشست وبرخاست گفت وشنید اور خلط ملط رکھتے ہیں وہ کس درجہ میں گنہگار ہیں۔ عام گنہگاروں اور ان میں کیا فرق ہے اور اس کے ساتھ قصبہ کے دیگر مسلمان تعلق رکھیں یا نہیں؟

۳۔ ایک شخص جس کا داماد مرزائی ہے، برادری کے انقطاعِ تعلقات کی وجہ سے متعدد بار

E:\f.m.Fainal\Jild-4\radde qadyaniyat

توبہ کر چکا ہے اور قسم کھا چکا ہے کہ میں اپنی بیٹی اور داماد سے آئندہ کوئی تعلق نہ رکھوں گا۔ لیکن ہر توبہ کے بعد یہ ہوتا ہے کہ داماد اور بیٹی کے پاس آتا جاتا ہے اور ان سے ہر قسم کے تعلقات رکھتا ہے، ایسے شخص کی توبہ پر کب تک اعتماد کیا جائے؟

۴۔ ایک لڑکی جس کا خاوند مُرتد ہو گیا وہ برادری کے شوروغوغا کی وجہ سے اپنے والد اور تایا سے کہتی ہے کہ اگر میرے نان نفقہ کا انتظام کر دو تو میں اپنے خاوند کو جو مرتد ہونے کی وجہ سے خاوند بھی شرعاً نہیں رہا چھوڑ دوں گی۔ لیکن اس کا باپ اور تایا باوجود قدرت رکھنے کے اس کے نان نفقہ کی کفالت سے انکار کرتے ہیں، یہ دونوں کس درجہ کے گنہگار ہیں اور ان سے قصبہ کے عام مسلمان تعلقات رکھیں یا منقطع کر دیں اور اگر رکھیں تو کس قسم کے تعلقات رکھ سکتے ہیں۔ برائے نوازش بغور مطالعہ فرمانے کے بعد تمام سوالات کا مفصل جواب علیحدہ علیحدہ تحریر فرماویں۔ قرآن وحدیث کا حوالہ حتی الامکان دیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

قال اللّٰہ تعالیٰ لاَ تَرْکَنُوْا اِلٰی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ الاٰیۃ[۱]، والرکون الی الشئ ھو السکون الیہ بالانس والمحبۃ فاقتضیٰ ذالک النھی عن مجالسۃ الظالمین ومو انستھم والانصات الیھم ھو مثل قولہٖ تعالیٰ فلا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظالمین اھ۔ احکام القرآن[۲] ص ۲۰۵ ج ۳.

وقال تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَتَّخِذُوْا الَّذِیْنَ اِتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُواً وَلَعِباً[۳] وَقَالَ تَعَالیٰ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّاالْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا ذٰلِکَ مَبْلَغُھُمْ

---

[۱] سورۃ ھود آیت: ۱۱۳، **ترجمہ**:- اور ظالموں کی طرف مت جھکو کبھی تم کو دوزخ کی آگ لگ جاوے۔(بیان القرآن)

[۲] احکام القرآن للجصاص ص: ۱۶۶/۳، قبیل ومن سورۃ یوسف، مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت.

[۳] سورۃ مائدہ آیت: ۵۸، **ترجمہ**:- اے ایمان والو! ان لوگوں کو دوست مت بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے۔

مِنَ الْعِلْمِ اِنَّ رَبَّکَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى[1].

مرزائی لوگ بفتویٰ[2] علماءِ حق کافر و مرتد ہیں ان کے ساتھ رشتۂ مناکحت[3] قطعاً ناجائز ہے اور ایسا نکاح منعقد نہیں ہوتا بلکہ وہ زنا کے حکم میں ہے جتنے لوگ ایسے نکاح میں شریک ہوں یا باوجود قدرت کے ایسے نکاح کو نہ روکیں وہ سب حسبِ حیثیت گنہگار ہوں گے[4]۔

مرتد کے ساتھ اکل وشُرب ومجالست وغیرہ بھی ناجائز ہے۔[5] قلبی محبت بھی قطعاً ممنوع ہے۔ جو مسلم عورت کسی مرزائی کے نکاح میں ہے تمام اہلِ قدرت پر حسبِ قدرت اس کو چھڑانا واجب ہے خاص کر جب کہ وہ خود بھی اس سے علیٰحدہ ہونے کی خواہشمند ہو۔ جو شخص جس قدر صاحبِ اختیار ہے اور اس کے چھڑانے میں کوتاہی کرے اسی قدر وہ گنہگار رہے۔ اگر کوئی مُرتد

---

[1] سورة النجم آیت: ۲۹،

ترجمہ :- تو آپ ایسے شخص سے اپنا خیال ہٹا لیجئے جو ہماری نصیحت کا خیال نہ کرے بجز دنیوی زندگی کے اس کو کوئی مقصود نہ ہو۔ (بیان القرآن)

[2] اکفار الملحدین ص: ۱۰، بیان شیء من دعاوی القادیانی، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، کفایت المفتی ص: ۱/۳۱۳، ۱/۳۱۵، فتاوی دارالعلوم ص: ۱۲/۳۹۲، ص: ۷/۴۵۴، فتاویٰ احیاء العلوم ص: ۱/۶۸، امداد الفتاویٰ ص: ۲/۵۹، فتاویٰ رحیمیه ص: ۷/۲۶.

[3] ولا یجوز للمرتد ان یتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا کافرة اصلية وكذلک لا يجوز نكاح المرتد مع احد عالمگیری کوئٹه ص: ۲۸۲، ج ۱، کتاب النکاح، القسم السابع المحرمات بالشرک. مجمع الانهر ص: ۱/۵۴۸، باب نکاح الکافر، مطبوعه دار الکتب العلمية بیروت. هدایه س: ۲/۳۴۵، باب نکاح اهل الشرک، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

[4] ما من قوم يعمل فيهم بالمعاصي ثم يقدرون على ان يغيروا ثم لا يغيرون الا يوشک ان يعمهم الله بعقاب مشکوة شریف ص: ۴۳۶، باب الامر بالمعروف، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، بذل المجهود ص: ۵/۱۱۷، کتاب الملاحم، باب الامر بالمعروف والنهی عن المنکر، مطبوعه رشیدیه سهارنپور.

[5] کفایت المفتی ص: ۱/۳۱۷، فتاویٰ دارالعلوم ص: ۱۲/۳۴۲،

صدقِ دل سے توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے تو اس کی توبہ قبول ہو جائے گی[۱]۔ اگر ترکِ تعلقات کے ذریعہ سے اس کی توقع ہے کہ کوئی مسلمان کسی مرزائی سے تعلق نہیں رکھے گا تو ضرور ایسے شخص سے ترک تعلق کر دیا جائے۔ اگر یہ خیال ہے کہ نرمی سے سمجھانے اور اخلاق کے ساتھ پیش آنے پر اپنی حرکت سے باز آجائے گا اور ترکِ تعلق سے اس کی ضد اور زیادہ ہوگی تو اس سے نرمی کا معاملہ کیا جائے۔ الغرض مرتد خدا کے دشمن ہیں ان سے جس قدر کوئی محبت کا تعلق رکھے گا اسی قدر وہ خدا کی رحمت سے دور ہوگا۔ **المرء مع من احب**[۲] کے ماتحت اسی جماعت میں اس کا حشر ہوگا اور دنیا و آخرت میں خدا کے دشمنوں کا شریک اور رفیق سمجھا جائیگا اور یہ گناہ ان گناہوں سے بڑھ کر ہے جن کا تعلق محض اپنے نفس سے ہے کیونکہ ایسا شخص خدائی باغیوں کا ہم پلّہ ہے والعیاذ باللہ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/۸/۶۴ھ

صحیح: عبداللطیف مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

قادیانیوں کے ساتھ تعلقات اور اس پر صلوٰۃ جنازہ وغیرہ

سوال: - اگر کوئی شخص اہل سنت قادیانی ہو جائے تو وہ خارج از اسلام ہو جاتا ہے یا نہیں

---

۱ وکل مسلم ارتد فتوبته مقبولة (الدر المختار علی الشامی زکریا ص: ۶/۳۷۰، باب المرتد، قبیل مطلب مهم فی حکم ساب الانبیاء، کتاب تنبیه الولاة والحکام، من مجموعة رسائل ابن عابدین ص: ۱/۳۲۱، الفصل الثانی فی توبته، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

۲ وَرَدَ فی حدیث عبدالله بن مسعود مرفوعاً متفق علیه (مشکوٰة ص: ۴۲۶، باب الحب فی الله، بخاری شریف ص: ۲/۹۱۱، کتاب الادب، باب علامة الحب فی الله، مطبوعه مطبوعه المکتبة الاشرفیة دیوبند)

اس شخص سے رسم تعلقات باقی رکھنا اس کی دعوت کھانا اس کے یہاں تقریبات نکاح وغیرہ میں شریک ہونا یا اس کو اپنے یہاں دعوت کھلانا اگر وہ انتقال کر جائے تو اس کی تجہیز وتکفین میں شرکت کرنا یا کسی عالم کو باوجود جملہ حالات معلوم ہونے کے اس کی نماز جنازہ پڑھنا اور اس کو مسلمانوں کے مدفن میں دفن کرنا جائز ہے یا نہیں۔ عالم صاحب کے واسطے کیا حکم ہے۔ کیوں کہ عوام الناس کی شرکت کا بھی باعث ہوا۔ فقط۔

الجواب حامداًومصلیاً!

علماء اسلام کے فتویٰ کے مطابق قادیانی کافر ہیں[1] جو شخص قادیانی ہوجائے وہ مرتد کے حکم میں ہے اس سے تعلق رکھنا اس کے نکاح وغیرہ میں شریک ہونا یا اپنے یہاں اس کو شریک کرنا ناجائز ہے[2]، اس کے جنازہ میں شرکت اور نماز جنازہ بھی منع ہے جو شخص باوجود علم کے قادیانی کے جنازہ کی نماز پڑھے یا پڑھائے وہ گنہگار رہے اسکو توبہ لازم ہے قادیانی کو اہل اسلام کے قبرستان میں بھی دفن نہیں کرنا چاہیے۔

والحق حرمة الدعاء بالمغفرة للكافر درمختار[3] وشرطها (اى صلوٰة الجنازة) اسلام الميت الخ تنوير[4] اما المرتد فيلقى فى حفرة كالكلب اى لا

---

[1] كفايت المفتى ص:٣١٣/١، امداد الفتاوى ص:٥٩٠/٦، فتاوىٰ دارالعلوم ص٣٩٦/١٢، فتاوى احياء العلوم ص:١/٦٨، فتاوىٰ رحيميه ص:٢٦/٧.

[2] وكذلك منع اصحابنا الدخول الى ارض العدو ودخول كنائسهم والبيع ومجالسة الكفار واهل البدع والا تعتقد مودتهم ولا يسمع كلامهم ولا مناظرتهم، الجامع لاحكام القرآن للقرطبى ص:٤/١٤، الجزء السابع، سورۂ انعام تحت آيت:٦٨، مطبوعه دارالفكر بيروت.

[3] الدرالمختار على ردالمحتار كراچى ص:٥٢٢/١، باب صفة الصلاة، مطلب فى الدعاء المحرم، طحطاوى ص:٢٢٠، فصل فى بيان سننها، مطبوعه مصر، البحر الرائق ص:٣٣٠/١، باب صفة الصلاة، فصل واذا ارادالدخول فى الصلاة، مطبوعه كوئٹه.

[4] تنوير على الشامى كراچى ص:٢٠٧/٢، مطلب فى صلاة الجنازة. مجمع الانهر ص:٢٦٨/١، باب صلاة الجنائز، فصل، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت. حلبى كبيرى ص:٥٨٣، فصل فى الجنائز، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور.

یغسل ولا یکفن ولا یدفع الیٰ من انتقل الیٰ دینهم بحر عن الفتح اھ ردالمحتار[۱] ص ۹۳۱ . فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۸/۱۱/۵۵ھ

قادیانی پرنماز جنازہ

سوال:- ایک قادیانی شخص کی لڑکی فوت ہوگئی اس نے اور اس کے باپ نے بیٹی اور پوتی کی نماز جنازہ ادانہیں کی امام ومقتدی اہل سنت والجماعت تھے کیا قادیانی مذہب کے اولاد یاعورت کی نماز جنازہ اہلِ سنت والجماعت کو پڑھنی چاہئے یانہیں اگرنہیں تو جنہوں نے بخیال برادری نماز ادا کی ان پر کچھ سزا شرعی عائد ہوگی یانہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

قادیانی لوگ مسلمان نہیں بلکہ کافر ہیں[۲] اور نماز مسلمان کے جنازہ کی پڑھی جاتی ہے[۳]، کافر کے جنازہ کی نماز نہیں پڑھی جاتی جسکے متعلق معلوم ہو کہ یہ قادیانی ہے اس کے جنازہ کی نماز درست نہیں اسکی عورت اگر مسلمان ہے تو اسکی نماز اور اسکے نابالغ بچے کی نماز درست ہے کیوں کہ نابالغ اولاد خیرالابوین کے تابع ہوتی ہے۔[۴] البتہ بالغ میں مسلمان ہونے کیلئے ماں باپ کا

---

[۱] شامی کراچی ص: ۲/۲۳۰، قبل حمل المیت، فتح القدیر ص: ۲/۱۳۲، قبیل فصل فی حمل الجنازة، مطبوعه دارالفکر بیروت.

[۲] اکفار الملحدین ص: ۱۰۱، بیان شیء من دعاوی القادیانی، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، کفایت المفتی ص: ۱/۳۱۳، امدادا لفتاویٰ ص: ۶/۵۹، فتاوی دارالعلوم ص: ۱۲/۳۹۶، فتاویٰ احیاء العلوم ص: ۱/۶۸، فتاویٰ رحیمیه ص: ۷/۲۶.

[۳] وشرطها (ای صلوٰۃ الجنازة) اسلام المیت تنویر مع الشامی کراچی ص: ۲/۲۰۷، صلاة الجنازة،

[۴] اسلم هو اوالصبی وهو عاقل صلی علیه لصیرورته مسلمًا قوله فاسلم هو ای احد ابویه ح ای فان الصبی یصیر مسلماً لان الولد یتبع خیر الابوین دیناً (شامی کراچی ص: ۲/۲۳۰، قبل حمل المیت.

اعتبار نہ ہوگا[۱] بلکہ وہ خود اگر مسلمان ہے تو اسکی نماز جنازہ جائز ہوگی ورنہ نہیں ۔جن لوگوں نے غیر مسلم کی جنازہ کی نماز پڑھی ہے انکو توبہ کرنا لازم ہے[۲] اگر مسئلہ سے ناواقفیت کیوجہ سے انہوں نے ایسا کیا تو ان کیلئے اورکوئی سزانہیں اگر جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو برادری کو بعد تفہیم کوئی مناسب تدارک مثل ترک تعلقات کرنے میں مضائقہ نہیں ۔[۳] فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند

قادیانی کا مسجد میں نماز کے لئے آنا

سوال:- قادیانی مذہب کے اشخاص بروقت ہونے جماعت مسجد اہل سنت والجماعت علیٰحدہ کھڑے ہوکر نماز خود ادا کرتے ہیں اور وضو بھی آفتابہ مسجد و پانی مسجد سے کرتے ہیں بوجہ فتویٰ کفر ہونے کے قادیانی فرقہ کے لوگ نماز مسجد اہل سنت والجماعت میں ادا کر سکتے ہیں یا نہیں اور ادا کر سکتے ہیں تو اہل سنت والجماعت پر تو کوئی مواخذہ نہیں ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

قادیانی جب مسلمان نہیں تو ان کی نماز نہیں ان کو مسجد میں آ کر نماز ادا کرنے سے روک دینا

---

[۱] الحاصل انه تنقطع تبعية الولد فی الاسلام لاحد ابويه ببلوغه عاقلا الخ. شامی زکریا ص: ۶/۲۸۶ ، کتاب الجهاد، باب المستامن، مطلب مهم الصبی يتبع احد ابويه فی الاسلام.

[۲] واتفقوا علی ان التوبة من جميع المعاصی واجبة الخ. نووی علی مسلم ص: ۲/۳۵۴،
کتاب التوبة. مطبوعه رشيديه دهلی،

[۳] رخص للمسلم ان يغضب علی اخيه ثلاث ليال لقلته ولا يجوز فوقها الا اذاكان الهجران فی حق من حقوق الله فيجوز فوق ذلک الی قوله فان هجرة اهل الاهواء والبدع واجبة علی ممر الاوقات مالم يظهر منه التوبة والرجوع الی الحق مرقاة ص: ۴/۲۱۶، مطبوعه بمبئی، طيبی ص: ۹/۲۴۳ ، باب ما ينهی عنه من التهاجر الخ، مطبوعه زکريا ديوبند.

چاہئے اگر اندیشہ فساد نہو[1]

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ ۲۳/۳/۵۳ھ

صحیح: سعید احمد غفرلہ

صحیح: عبداللطیف عفا اللہ عنہ ۲۶/ ربیع الاول ۵۳ھ

قادیانی وشیعہ کوسلام اور جواب

سوال: -شیعہ جو روافض کہلاتے ہیں یا مرزا قادیانی لوگوں کو سلام کرنا یا ان کے سلام کا جواب دینا شرع شریف میں کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان لوگوں کو سلام نہیں کرنا چاہئے اگر یہ لوگ سلام کریں تو جواب میں فقط وعلیکم کہدیا جائے یا ہداک اللہ کہدینا چاہئے[2]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴/۹/۵۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہ صحیح: عبداللطیف ۱۶ رمضان ۵۵ھ

---

[1] **تنبیہ**: -مرتد کیساتھ نشست وبرخاست، خوردونوش، سلام وکلام منع ہے (شامی ص: ۴/۲۵۳، کتاب المرتد، اوراس کومحبوس رکھنے کا حکم ہے (شامی ص: ۴/۲۲۵، باب المرتد) لہٰذا مسجد میں آنے اور علیٰحدہ نماز پڑھنے کی اجازت بھی نہیں ہوگی (فتاویٰ دارالعلوم ص: ۱۲/۴۲۰) البتہ عام کافر ومشرک کے مسجد میں داخل ہونے کا حکم علیٰحدہ ہے۔ (شامی ص: ۶/۳۸۷، مطبع کراچی، کتاب الحظر والاباحة)

[2] ویسلم علی اهل الذمة ...... فی بعض نسخ المتن ولا یسلم وهو الاحسن الا سلم فافهم ...... ولا یزید علی قوله وعلیک کما فی الخانیة (الدرالمختار مع الشامی ص: ۶/۴۱۳، مطبوعه کراچی، کتاب الحظر والاباحة. فصل فی البیع، هندیه ص: ۵/۳۲۵، کتاب الکراهیة. الباب السابع فی السلام وتشمیت العاطس. مطبوعه کوئٹه.

قادیانی کے سلام کا جواب اور اس کی دعوت

سوال:- اگر کوئی قادیانی سلام کرے تو جواب دیا جائے گا یا نہیں؟ یا ازخود ان کو سلام کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟ نیز اگر وہ دعوت دے تو شرکت کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یا ان کو اپنی کسی دعوت میں بلا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قادیانی نے نصوصِ قطعیہ کے خلاف اپنا عقیدہ اپنی کتابوں میں لکھا ہے، اسلئے وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے،[۱] جو مسلمان قادیانی مذہب اختیار کرلے اسکا بھی وہی حکم ہے۔ اسکو سلام کرنا اور اسکے سلام کا جواب دینا اور اس کی دعوت قبول کرنا اور اس کی دعوت کرنا جائز نہیں تمام کفار کے ساتھ جو معاملہ کیا جاتا ہے مرتد کا معاملہ اس سے مختلف ہے۔[۲] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱/۹۲ھ

کیا قادیانی نکاح کا وکیل ہوسکتا ہے؟

سوال:- ہمارے اطراف میں نکاح کی مجلس اس طرح منعقد ہوتی ہے کہ لڑکی کا باپ یا

۱؎ راجع اکفار الملحدین ص:۱۳۳-۱۵۸، عبارات المرزا غلام احمد قادیانی الموجبة لکفرہ، مطبوعہ مجلس علمی ڈابھیل. کفایت المفتی ص:۱/۳۱۳، فتاویٰ رحیمیہ ص:۷/۳۵-۲۷.

۲؎ من ارتد عرض علیه الاسلام استحبابا وتکشف شبهته ویحبس ثلاثة ایام ان استمهل فان اسلم والا قتل (تنویر الابصار علی الشامی کراچی ص:۴/۲۲۵، باب المرتد. البحر الرائق ص۵/۱۲۵، باب احکام المرتدین، والمرتدة تحبس ابداً ولا تجالس ولا تواکل حقائق حتی تسلم (الدر المختار علی الشامی کراچی ص:۴/۲۵۳، باب المرتد، مطلب لو تاب المرتد الخ، البحر ص:۵/۱۲۹، باب احکام المرتدین)

چچا نانا وغیرہ میں سے کوئی ایک دو گواہوں کولیکرلڑکی کے پاس جاتا ہے اورلڑکی سے یوں کہتا ہے کہ میں تمہاراوکیل بن کر فلاں کا لڑکا فلاں سے مبلغ اتنے مہر میں ان دو گواہوں کے روبرو نکاح کردوں۔ جب لڑکی ہاں کہہ دیتی ہےتو یہ وکیل اور دونوں گواہ مجلس میں آتے ہیں۔ بعدہٗ محلّہ کا پیش امام خطبہ نکاح پڑھتا ہےاوروکیل سے کہتا ہے یوں کہو میں نے اپنی وکالت سے فلاں کی لڑکی کومبلغ اتنے مہر میں ان دو گواہوں اورحاضرین مجلس کے سامنے تمہارے عقدمیں دیا،تم نے قبول کیا،تولڑکا کہتا ہے کہ میں نے قبول کیا۔صورتِ بالا پیشِ نظر رکھتے ہوئے اگرلڑکی کا نانا قادیانی مذہب کا ہے، وہ وکالت کرتا ہےاوردونوں گواہ مسلمان اہلِ سُنّت والجماعت ہیں وہ قادیانی ایجاب وقبول کرتا ہےتو ایسی صورت میں نکاح ہوگیا یانہیں؟ واضح ہو کہ بہشتی زیور میں ہے کہ کوئی کافرکسی مسلمان کا ولی نہیں بن سکتا؟ لہٰذا برائے مہربانی اس صورت پرنظرفرما کرجواب سے مطلع فرماویں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

ولی اوروکیل میں فرق ہےنکاح میں وکیل کا کام صرف الفاظ کی تعبیر تک رہتا ہے،[۱] اصل ایجاب وقبول زوجین کا ہوتا ہے۔ بیان کردہ صورت میں نکاح منعقد ہوگیا، قادیانی کی وکالت بیکارگئی۔اگرلڑکی کی طرف سے اصالۃً یا وکالۃً یا دلالۃً کسی کا ایجاب نہ بھی تسلیم کیا جاوے تب بھی اس نکاح پرلڑکی کا راضی ہونا اوراس کے لوازمات کو بجالانا یہ اجازتِ فعلی ہے جو کہ شرعاً معتبر ہے[۲]۔فقط واللہ اعلم

حررہ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

---

۱ ان الوکیل فی النکاح سفیر ومعبر (هدایه ص:۲/۳۲۲، کتاب النکاح، شامی کراچی ص:۳/۲۴، کتاب النکاح.

۲ ومن الرضاد لالة فی جانبها تمکینه من الوطء وطلب الواجب من النفقة (شامی کراچی ص:۳/۷۵، کتاب النکاح. باب الولی.

قادیانی کی وکالت سے نکاح

سوال:-ایک شخص اہلِ سنت والجماعت میں سے ہے اسنے اپنی لڑکی کا نکاح بھی اہلِ سنت والجماعت میں کیا لیکن اپنی لڑکی کے نکاح کا وکیل ایک قادیانی کو بنادیا دریافت طلب یہ ہے کہ اس قادیانی کی وکالت نکاح صحیح ہے یا نہیں؟ بصورتِ ثانی نکاح درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر لڑکی نابالغہ تھی اور مجلسِ عقد میں اسکا باپ موجود ہے اسکی موجودگی میں قادیانی نے ایجاب وقبول کرایا تو عاقد باپ ہی کو قرار دیا جائیگا اور قادیانی کی وکالت بیکار ہے اور نکاح صحیح ہوگیا۔ اور اگر لڑکی بالغہ تھی اور لڑکی کی رضامندی سے عقد کرایا تو بھی نکاح ہوگیا[۱]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۵/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

جو شخص قادیانی ہوجائے اس کا نکاح برقرار نہیں رہتا

سوال:- زید حنفی سُنّی صحیح العقیدہ آدمی تھا۔ خدا جانے کن اثرات کے ماتحت وہ قادیانی بن گیا اور اپنا قدیم مسلک ترک کردیا سوال یہ ہے کہ اس حالت میں اس کی بیوی اس کے نکاح میں باقی رہی اور اس کے ذمہ شوہری حقوق کو ادا کرنا لازم رہا یا نکاح ختم ہوکر تعلق زوجیت ختم ہوگیا اور بیوی اپنے شوہر پر حرام ہوگئی؟

---

[۱] امر رجلا ان یتزوج صغیرته فزوجها عند رجل وامرأتین والاب حاضر صح لان یجعل عاقداً حکماً ولو زوج بنته البالغة بمحضر شاهد واحد جاز ان کانت حاضرة لانها تجعل عاقدةً وان لم تکن حاضرة لا یکون العقد نافذاً بل موقوفاً علی اجازتها (ملخصاً شامی ص:۲۵/۳، کتاب النکاح، مطبع کراچی،

الجواب حامداً ومصلیاً!

قادیانی نے ختمِ نبوت اور بہت سے بنیادی عقائدِ اسلام کے خلاف کا ارتکاب کیا اور بار بار متنبہ کرنے پر اپنی بات سے رجوع نہیں کیا۔ اسلئے علماءِ اسلام کے فتویٰ کی رو سے وہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے[۱]۔ جو شخص اسکے مسلک کو قبول کرتا ہے اور اسکے عقائد کو اختیار کرتا ہے اسکا حکم بھی وہی ہے کہ شوہر کے مُرتد ہوجانے کی وجہ سے مسلمان بیوی نکاح سے خارج ہو گئی۔ اب اس کے ساتھ رہنا سہنا اور شوہر بیوی جیسا معاملہ کرنا ہرگز جائز نہیں رہا بلکہ پورا پردہ لازم ہے[۲]۔ قادیانی سے متعلق بہت تفصیل سے کتابیں موجود ہیں۔[۳] فقط واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۰/۴/۹۰ھ

شوہر کے قادیانی ہونے سے فسخ نکاح

سوال: - زید کہتا ہے کہ میری لڑکی کی عمر پانچ سال کی تھی اور جب اس کی شادی کی تو لڑکے کی عمر بھی پانچ سال کی تھی، چونکہ اب دونوں بالغ ہو گئے ہیں جن کی عمر تقریباً اٹھارہ اٹھارہ سال ہے میں نے ہر چند لڑکے والے کو کہا کہ لڑکی بالغ ہے لہٰذا اپنے گھر لے جاؤ مگر وہ

---

[۱] کفایت المفتی ص: ۱/۳۱۳، امداد الفتاویٰ ص: ۶/۵۹، فتاویٰ دارالعلوم ص: ۳۹۶، ج ۱۲، فتاویٰ احیاء العلوم ص: ۱/۶۸، فتاویٰ رحیمیہ ص: ۷/۲۶)

[۲] وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل (الدرالمختار علی الشامی کراچی. ص: ۳/۱۹۳، باب نکاح الکافر)

[۳] اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ: مؤلفہ مولانا عبدالغنی صاحبؒ۔ قادیانی مذہب: مؤلفہ پروفیسر الیاس برنی صاحب
قادیانیت: مؤلفہ مولانا ابوالحسن علی ندویؒ
صحائف رحمانیہ: مؤلفہ حضرت مولانا محمد علی مونگیریؒ۔
مزید دیکھئے ردِمرزائیت کے زریں اصول ص: ۲۳۰، افادات حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ مرتبہ مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری،
ردقادیانیت: افادات فقیہ الامت حضرت مفتی محمود حسن گنگوہی قدس سرہٗ

ٹال مٹول سے کام لیتے رہے۔ چونکہ میں بالغ لڑکی کوگھر رکھنانہیں چاہتا۔لہٰذا ہم نے چند لوگوں میں بھی پنچایت کر کےانکوکہا کہ لڑکی لیجاؤ،مگر وہ انکارکرگئے۔لڑکے والوں کا خاندان مع لڑکے کے مرزائی ہوگئے ہیں۔چونکہ لڑکی بالغ ہے،لڑکی کہتی ہے کہ میں مرزائی خاوند کے گھرنہیں جاؤں گی۔نہ لڑکی نے لڑکا دیکھا اورنہ لڑکے نے لڑکی دیکھی۔اب لڑکی کہتی ہے کہ شریعت کے حکم کے مطابق میرا کوئی نہ کوئی فیصلہ کیا جائے۔دوسری جگہ لڑکی کا رشتہ ہونے پرمرزائی خاوند سے طلاق لینے کی ضرورت ہے یانہیں۔لڑکی کا نکاح دوسری جگہ جائز ہے یانہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مرزا غلام احمد قادیانی نصوصِ قطعیہ کے انکاراورخلافِ شرع عقائد کی وجہ سے کافراور مرتد ہے اور جوشخص اسکے عقائدکواختیارکرے وہ بھی کافراورمرتد ہے،[۱] شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں رہتی۔[۲] اوربغیر خلوتِ صحیحہ کے جب شوہر کا ارتداد وغیرہ کی وجہ سے نکاح فسخ ہوجائے تو عدّت واجب نہیں ہوتی اورصورتِ مسئولہ میں چونکہ مرتد ہوا ہے،لہٰذا نصف مہرہی واجب ہوگا۔ثم ان کان الزوج هو المرتد فلها کل المهر ان دخل بها ونصفهاان لم یدخل بها اه فتاوی[۳] عالمگیری ص: ۱/۳۳۹ .

فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبدمحمودغفرلہ گنگوہی عفی اللہ عنہٗ معین مفتی مدرسہ مظاہرعلوم سہارنپور۲۲/۶/ ۶۲ھ

الجواب صحیح: سعیداحمدغفرلہٗ // // // صحیح:عبداللطیف // // //

---

[۱] اکفار الملحدین ص: ۱۰۱، بیان شیء من دعاوی القادیانی، مطبوعه المجلس العلمی ڈابھیل، کفایت المفتی ص: ۱/۳۱۳، امداد الفتاویٰ ص: ۶/۵۹، فتاوی دارالعلوم ص: ۱۲/۳۹۶، فتاویٰ رحیمیه ص: ۷/۲۶.

[۲] وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء(الدرالمختار علی رد المحتارص ۱۹۳ ج۳ کراچی)باب نکاح الکافر

[۳] عالمگیری کوئٹه ص: ۱/۳۳۹، کتاب النکاح. الباب العاشرفی نکاح الکفار. تبیین الحقائق ص: ۲/۱۷۸، باب نکاح الکافر، مطبوعه امدادیه ملتان.

قادیانی سے نکاح اور ثبوتِ نسب

سوال:- بکر قادیانی کا نکاح ایک صحیح العقیدہ عورت زاہدہ سے درست ہے یا نہیں؟ اگر درست ہے تو ثبوتِ نسب کس سے متعلق ہوگا؟

(۲) صحیح العقیدہ زاہدہ اور بکر کا نکاح ہوگیا اس کے بعد بکر قادیانی ہوگیا تو اس سے نکاح پر کوئی اثر پڑا یا نہیں؟ ہر دوصورت میں نسب کا تعلق کس سے ہوگا؟

(۳) مندرجہ بالا ہر دوصورت میں جبکہ عورت زاہدہ صحیح العقیدہ ہے نیز اسکا ایک لڑکا زید بھی صحیح العقیدہ ہے۔ ایک صحیح العقیدہ عورت عابدہ کا نکاح اس لڑکے سے درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱و۲) اہلِ سنت والجماعت کے فتووں کے مطابق قادیانی اسلام سے خارج ہیں[۱]۔ نہ مسلمان صحیح القعید ہ عورت کا نکاح کسی قادیانی سے درست ہوسکتا ہے نہ بعد میں شوہر کے قادیانی ہوجانے سے وہ نکاح باقی رہ سکتا ہے بلکہ قادیانی ہوتے ہی فوراً نکاح فسخ ہوجاتا ہے[۲]۔ اولاد مسلمان شمار ہوگی۔[۳]

۳۔ شرعاً یہ نکاح صحیح ہو[۴] جائیگا مگر اس کا خیال رہے کہ ماحول کے اثر سے کہیں اس لڑکی کے عقائد پر خلافِ شرع قادیانی اثر نہ پڑے اس کا پورا انتظام کرلیا جائے[۵]۔ واللہ اعلم۔

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۹/۷/۸۷ھ

---

[۱] اکفار الملحدین ص: ۱۰۱، بیان شیءِ من دعاوی القادیانی، مطباوعہ المجلس العلمی ڈابھیل، کفایت المفتی ص: ۱/۳۱۳، امدادا لفتاویٰ ص: ۶/۵۹، فتاویٰ دار العلوم ص: ۱۲/۳۹۶، فتاوی رحیمیہ ص: ۲۶/۷، فتاویٰ احیاء العلوم ص: ۱/۶۸.

[۲] وارتد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلاقضاء درمختار علی ردالمحتار ص: ۲/۳۹۲، نعمانیہ، باب نکاح الکافر. (باقی حواشی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

بیمار قادیانی کی تیمارداری

سوال: - مرزائی مفلوج الجسم اور مفلس، تنگ دست رشتہ دار کی خدمت جسمانی یا امداد مالی (مثلاً ماموں ہے) کرنا اور کوئی اس کا رشتہ دار خدمت کرنے والا نہ ہو محض مخلوق خدا کافر اور پلید سمجھ کر جیسے کتے وغیرہ کی خدمت ہے جائز ہے یا نہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

مرزائی صرف کافر ہی نہیں بلکہ مرتد ہیں[1] جو معاملہ دیگر کفار کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ مرتد کے ساتھ شرعاً نہیں کیا جاتا اسلئے مرتد کے ساتھ کوئی ہمدردی نہیں چاہئے[2] البتہ اگر یہ توقع ہو کہ

(حواشی صفحہ گذشتہ) ...... ۳ والولد یتبع خیر الابوین دینا الخ (درمختار علی ردالمحتار ص:۲/۳۹۴، نعمانیه، مطبوعه کراچی ص:۲/۲۳۰، قبیل مطلب فی حمل المیت. مجمع الانهر ص:۱/۵۴۴، باب نکاح الکافر، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، تبیین الحقائق ص:۲/۱۷۳، باب نکاح الکافر، عالمگیری کوئٹه ص:۱/۳۳۹، الباب العاشر فی نکاح الکافر.

۴ وینعقد ای یحصل ویتحقق النکاح فی الوجود بایجاب وقبول (مجمع الانهر ص:۱/۴۶۸، کتاب النکاح، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت. البحر الرائق کوئٹه ص:۳/۸۱، کتاب النکاح، تبیین الحقائق ص:۲/۹۶، کتاب النکاح، مطبوعه امدادیه ملتان.

۵ لا تجالسوا الا هواء ولا تجادلوهم فانی لا آمن ان یغمسوکم فی صلاتهم ویلبسوا علیکم ماکنتم تعرفون الخ. الاعتصام ص:۶۵، فصل الوجه الثالث من النقل، مطبوعه دارالمعرفة بیروت، الجامع لاحکام القرآن ص:۴/۱۴، الجزء السابع، سورۂ انعام تحت آیت:۶۸، مطبوعه دارالفکر بیروت.

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱ اکفار الملحدین ص:۱۰، بیان شیء من دعاوی القادیانی، المجلس العلمی ڈابھیل، کفایت المفتی ص:۱/۳۱۳، امدادا لفتاویٰ ص:۶/۵۹، فتاویٰ دارالعلوم ص:۱۲/۳۹۶، فتاویٰ احیاء العلوم ص:۱/۶۸. فتاوی رحیمیه ص:۷/۲۶،

(حاشیہ نمبر ۲ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

وہ خوش اخلاقی اور تیمارداری سے متأثر ہو کر ارتداد سے تائب ہو جائیگا اور اسلام قبول کر لے گا تو پھر یہ تیمارداری مستقل تبلیغ کا حکم رکھتی ہے۔ بشرطیکہ نیت یہی ہو[۱]۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہٗ
معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
صحیح: عبد اللطیف مدرسہ مظاہر علوم ۲۴؍ربیع الثانی ۶۴ھ

قادیانی کا وقف مسجد کے لئے

سوال:- ایک نقشہ میں ایک مسجد کی جائداد ظاہر کی گئی ہے اس میں آٹھ دوکانیں ہیں جو آٹھ نمبروں سے ظاہر کی گئی ہیں۔ درمیان میں مسجد ھذا کا دروازہ ہے دوکانوں کے سامنے کچھ زمین ہے جو ایک صاحب کی ہے جو قادیانی مذہب کا بیٹا ہے اور قادیانی مذہب کا پکا پیرو بھی ہے۔ وہ صاحب اسی زمین کو مسجد ہٰذا کو وقف کرتے ہیں۔ قادیانی صاحب کا یہ وقف ہماری مسجد یا جائدادِ مسجد کیلئے جائز ہے یا نہیں؟ اگر وہ صاحب یہ جائداد وقف یا کسی طرح مسجد کو زمین نہ دیں تو مسجد یا دوکانوں کا راستہ بند ہوسکتا ہے۔ جواب طلب امر یہ ہے کہ یہ زمین مسجد

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] من ارتد عرض علیه الاسلام استحباباً وتکشف شبهته ویحبس ثلاثة ایام ان استمهل فان اسلم والا قتل (تنویر مع الشامی کراچی ص:۲۲۵/۴، باب المرتد، البحرالرائق ص:۱۲۵/۵، باب احکام المرتدین.

والمرتدة تحبس ابداً ولا تجالس ولا تواکل حقائق حتی تسلم (الدرالمختار علی الشامی ص:۲۵۳/۴، کراچی، باب المرتد، البحر ص:۱۲۹/۵، باب احکام المرتدین.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] انما الاعمال بالنیات وانما لامرء ما نوی بخاری شریف ص:۲/۱، باب کیف کان بدء الوحی الخ، مطبوعه المکتبه الاشرفیة دیوبند. مشکوة شریف ص:۱۱، قبیل کتاب الایمان، مطبوعه یسر ندیم دیوبند.

میں کس صورت میں جائز ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جومسلمان اپنا اصلی مذہب اسلام چھوڑ کر قادیانی ہوجائے وہ اسلام سے خارج ہوکر مرتد قرار دیا جاتا ہے[۱]، مرتد کی کوئی عبادت قبول نہیں[۲]۔ امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ جس فرقہ میں داخل ہوا ہے اس فرقہ کے نزدیک جن امور میں وقف صحیح ہوتا ہے ان امور میں اسکا وقف صحیح ہے[۳]۔ اس طرح مسجد اس کا وقف بھی معتبر ہے۔ علاوہ ازیں جب اس نے اپنے مالکانہ حقوق ختم کر دیئے اور مسجد کے حوالہ زمین کردی ور یہ شخص خود قادیانی نہیں ہوا بلکہ اس کا والد قادیانی ہوا تھا اس سے یہ پیدا ہوا ہے تو اس کا وقف بھی معتبر ہوگا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

قادیانی کا دعویٰ نبوت

سوال:- میرے پاس جماعت احمدیہ کی پچاس کتابیں ہیں، میں نے سب کا بغور مطالعہ

۱؎ وفی الشرع هو الراجع عن دين الاسلام وركن الردة اجراء كلمة الكفر على اللسان بعد الايمان (مجمع الانهر ص:۲/۴۸۷، باب المرتد، الدرالمختار على الشامي زكريا ص:۶/۳۵۴، باب المرتد. اكفار الملحدين ص:۱۰، بيان شيء من دعاوى القادياني، مطبوعه المجلس العلمي ڈابھيل، كفايت المفتي ص:۳۱۳، ج:۱، امدادا لفتاویٰ ص:۶/۵۹، فتاویٰ دارالعلوم ص:۱۲/۳۹۶، فتاویٰ احياء العلوم ص:۱/۶۸. فتاوی رحيميه ص:۷/۲۶،

۲؎ الردة تبطل القربة (ملخصاً شامی كراچی ص:۴/۴۰۰، كتاب الوقف، قبيل فصل يراعى)

۳؎ وعند محمد يجوز منه مايجوز من القوم الذين انتقل الى دينهم شامی كراچی ص:۴/۴۰۰، كتاب الوقف، مطلب وقف المرتد، فتح القدير ص:۶/۲۰۱، كتاب الوقف، مطبوعه دارالفكر بيروت.

کیا ہے، ان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام کے ارکان خمسہ سے (جو اسلام کی بنیاد ہیں) مرزا غلام احمد قادیانی کو کلی طور پر اتفاق ہے، اور مرزا صاحب کا مقصد ومنشاء اسلام کی ترقی اور دنیا والوں میں حضور اکرم ﷺ کی اعلیٰ وارفع شان کو ثابت کرنا ہے، جو حضرت امام مہدی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (ظہور ونزول کے بعد) کا کام ہے، رہا شریعت کا سوال تو جہاں تک میں نے اس جماعت کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے، ان کتابوں سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبی ہونے کا نہیں، بلکہ امتی ہونے کا دعویٰ تھا، اور ایسی نبوت کے ہم سب خود قائل ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو نبی بھی ہوں گے اور حضور اقدس ﷺ کے امتی بھی ہوں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی قرآن وحدیث سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرتے ہیں، اور ان احادیث نبوی کا مصداق خود کو قرار دیتے ہیں جن میں حضور اکرم ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی پیشین گوئی فرمائی ہے، جو بہت حد تک میری عقل وسمجھ کے مطابق معقول معلوم ہوتا ہے، میں نے ملنے جلنے والے علماء کو یہ کتابیں دکھائیں اور ان سے غلط ثابت کرنے کی درخواست کی لیکن یہ کترا جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اوپر کے علماء کو لکھئے، کچھ اداروں سے درخواست کی لیکن جواب نہیں ملا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس سے مسرت ہوئی کہ حق تعالیٰ نے آپ کو حق وباطل کی تحقیق وتمیز کا شوق عطا فرمایا اور اس سلسلے میں آپ نے کتابوں کا مطالعہ بھی کیا ہے، مہربانی فرما کر وہ کتابیں بھیجدیں جس میں آپنے دیکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ امتی ہونے کا دعویٰ کیا اور حضور ﷺ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت اسکا مقصد ہے، اگر کتابیں نہ بھیج سکیں تو وہ عبارتیں ان کتابوں سے مع حوالہ صفحہ وطباعت نقل کر کے بھیجدیں تاکہ پھر آپ کو بتایا جا سکے کہ قرآن وحدیث کے خلاف کیا کیا مرزا غلام احمد نے لکھا ہے، کیا قرآن کریم میں کہیں یہ بھی

مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال کشمیر میں ہوا[1]، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین دادیاں اور تین نانیاں زانیہ تھیں[2]، (نعوذ باللہ) کیا قرآن کریم میں کہیں یہ بھی مذکور ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے باپ یوسف کے ساتھ نجاری کا کام سیکھتے تھے[3]، اور چڑیاں بنا کر اڑا دیتے تھے[4]، غلام احمد کی خرافات اور اباطیل اتنی کثرت سے ہے کہ کوئی سلیم الفطرت صحیح العقیدہ اس کو تسلیم نہیں کرسکتا، بلکہ ایمان کے خلاف سمجھتا ہے، آپ نے یہ نہیں بتلایا کہ قادیانی کی تردید میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں، وہ بھی آپ کے مطالعہ سے گذری ہیں یا نہیں؟

نوٹ:- آئندہ خط بھیجیں اور یہ خط بھی ساتھ بھیجیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہ مفتی دارالعلوم دیوبند ۱۸/۵/۱۴۰۰ھ

انبیاء کی خدمت میں ازواج مطہرات کا پیش کیا جانا

سوال:- (الف) بعض لوگ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہ السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں، وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں کیا یہ قول صحیح ہے؟

(ب) نیز کیا مرنے کے بعد سمع بصر وادراک بڑھ جاتا ہے، عام لوگوں کا حتی کہ کفار کے بھی سمع بصر وادراک بڑھ جاتے ہیں، کیا یہ صحیح ہے یا نہیں؟

(ج) نیز ''ولایۃ النبی افضل من نبوتہٖ'' جو مقولہ ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(الف) انبیاء علیہم السلام کی حیات ان کی قبور میں برزخی حیات ہے جو کہ اس عالم کی

---

۱ دیکھئے کشتی نوح (درروحانی خزائن ص۱۶/۱۹، مطبوعہ ربوہ پاکستان، حقیقی اسلام ص۲۹-۳۰)

۲ دیکھئے حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۷، روحانی خزائن ص ۱۱/۲۹۱.

۳ دیکھئے ازالۃ الاوہام ص: ۱/۱۵۴، حاشیہ روحانی خزائن ص ۳/۲۵۴، مطبوعہ ربوہ پاکستان.

۴ ازالۃ الاوہام میں تحریر ہے کہ ''سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے(ازالہ اوھام ص: ۱/۱۵۴، درروحانی خزائن ص: ۳/۲۵۴، مطبوعہ ربوہ پاکستان.

E:\f.m.Fainal\Jild-4\radde qadyaniyat

حیات سے قوی ہے، جیسے کہ چراغ سے اس کی روشنی سارے کمرے میں پھیل رہی ہے، لیکن اس کے اوپر جب طشت ڈھانک دیا جائے، جس سے اس کی روشنی محدود ہو جائے، مگر پہلے سے زیادہ قوی ہو جائے گی[۱]، جو چیز احادیث سے ثابت ہو اس کا اعتراف کیا جائے گا، اور جس چیز کی احادیث میں نفی کر دی گئی ہو اس کا انکار کر دیا جائے گا اور جس چیز سے احادیث ساکت ہو اس میں توقف کیا جائے گا، اپنی قیاس اور رائے سے کوئی بات نہیں کہی جائے گی[۲]، میں نے یہ کہیں احادیث میں نہیں دیکھا کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں، اور وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں[۳]۔

(ب) کفار کو عذاب کا ادراک واحساس بڑھ جاتا ہے، لذائذ اور نعمتوں سے بالکل محروم ہو جاتے ہیں، ادراک باقی نہیں رہتا[۴]۔

(ج) اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی کی دو صفتیں ہیں۔

---

۱ آب حیات ص ۲۱۵/للامام النانوتوی، طبع مجتبائی دھلی.

۲ راجع حدیث ابی هریرة مرفوعا قَالَ ذَرُوْنِی مَاتَرَکْتُکُمْ فَاِنَّمَا هَلَکَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ بِکَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِیَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ فَأْتُوْ مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَیْتُکُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ (مسلم شریف، ص ۴۳۲/۱/ کتاب الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر، مطبوعه اصح المطابع.

وراجع حدیث ابی ثعلبة الخشنی مرفوعا وَتَرَکَ اَشْیَاءَ غَیْرَ نِسْیَانٍ وَلٰکِنْ رَحْمَةً مِنْهُ لَکُمْ فَاَقْبِلُوْهَا وَلَاتَبْحَثُوْعَنْهَا (تفسیر الدرالمنثور ص: ۲۰۸/۳/ مطبوعه دارالفکر بیروت، تفسیر ابن کثیر ص: ۱۷۱/۲/ سورۂ مائده آیت: ۱۰۱، مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه)

۳ حضرت والا قدس سرہ نے حدیث شریف سے شب باشی کا ثبوت کا انکار فرمایا ہے، علامہ زرقانی نے ابن عقیل حنبلی کا قول نقل کیا ہے، کوئی حدیث ثبوت میں پیش نہیں کی۔

''انه علیه السلام حی فی قبره رسول اللّٰه ابدا لآباد علی الحقیقة لاالمجاز قال ابن عقیل الحنبلی ویضاجع ازواجه ویستمتع بهن اکمل من الدنیا وحلف علیٰ ذالک وهوظاهر ولامانع منه (شرح زرقانی علی المواهب ص ۱۶۹/۶/ النوع الثالث فی وصفه الخ، المقصد السادس، طبع بیروت. **(حاشیه نمبر ۴ اگلے صفحه پر ملاحظه فرمائیں)**

ایک وصف نبوت جسمیں مخلوق کی طرف رخ ہوتا ہے، احکام پہنچانے کیلئے۔
دوسرا وصف ولایت، اسمیں حق تعالیٰ کی طرف رخ ہوتا ہے، کمالات حاصل کرنے کیلئے
تو جس حالت میں حق تعالیٰ کیطرف رخ ہو وہ اعلیٰ ہے اس حالت سے جسمیں مخلوق کیطرف
رخ ہو[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہونگے یا امتی؟
اور
ان پر وحی آئے گی یا نہیں؟

سوال:- (۱) ایک صاحب کا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اقدس ﷺ کے ایک امتی کی حیثیت سے آسمان سے نزول فرمائیں گے، نہ ان پر وحی نازل ہوگی، نہ وہ نبی کی حیثیت سے رہیں گے، اگر کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور اقدس ﷺ کا امتی نہ مانے اس کا ایمان باقی نہیں رہتا، ان کے دلائل کا صرف امتی ہونا تحریر فرمایا ہے، ان صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو امتی نبی کا لقب وعنوان دیا، ایک پمفلٹ میں یہ بھی لکھا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۲] ولایجوز ان یقال ذلک الذی یجدہ المیت من النعیم والعذاب مثلھا یجدہ النائم فی منامہ بل ذلک النعیم والعذاب اکمل وابلغ واتم وھو نعیم حقیقی وعذاب حقیقی (فتاویٰ ابن تیمیہ ص: ۲۷۶/۴، النائم یحصل لبدنہ وروحہ الخ، مطبوعہ المملکۃ العربیہ السعودیہ)

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱] قد یقع ترددفی ان مرتبۃ النبوۃ افضل ام مرتبۃ الولایۃ بعد القطع بان النبی متصف بالمرتبتین والقطع بانہ افضل من الولی الذی لیس بنبی، فقیل الولایۃ افضل بوجوہ احدھا انھا توجہ العبد الی الحق سبحانہ فقط والنبوۃ توسط بین الحق والعباد (نبراس شرح شرح عقائد ص: ۳۲۶/ لایبلغ ولی درجۃ الانبیاء، مطبوعہ امدادیہ ملتان)

E:\f.m.Fainal\Jild-4\radde qadyaniyat

کہ آج ایک شخص نزول عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں اکابر علماء سلف کے اقوال کو پس پشت ڈالدیتا ہے ان کے اقوال اور امت اسلامیہ کے عقیدہ کے خلاف محض اپنی تحقیق کے بل بوتے پر علی الاعلان یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری بحیثیت نبی کے ہوگی، اوران پر وحی بھی نازل ہوگی، تو کیاان کے دعویٰ سے علماء کرام اور عامۃ المسلمین کے عقیدہ ختم نبوت کو ٹھیس نہیں لگتی ہے، انتہیٰ کلامہ، حاصل دعویٰ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور اقدس ﷺ کا امتی ماننا ایمان وعقیدہ کا جزو ہے۔

(۲) دوسرے صاحب یہ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نزول فرمائیں گے، تو بیشک شریعت محمدیہ کا اتباع کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلے شریعت موسویہ کا اتباع بھی کر چکے ہیں، شریعت محمدیہ کا اتباع ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ضروری ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت نہیں جو پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے گذر چکے ہیں، ان میں سے بھی جو دنیا میں آتے شریعت محمدیہ پر عمل کرنا ان کے لئے بھی ضروری ہوتا، اتباع اور چیز ہے، امتی ہونا اور چیز ہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام رسول اللہ تھے۔ اس کے باوجود ملت ابراہیمی پر تھے، حضرت داؤد وحضرت سلیمان علیہ السلام بھی رسول تھے اور شریعت تورات پر عامل تھے، (کتاب النبوت ص:۱۷۳-۱۷۴/ حافظ ابن تیمیہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عام امتی ماننا ضروری نہیں، نہ ایمان وعقیدہ کا جز ہے عوام الناس اس سے یہ سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نزول کے بعد نبی قرار دینا ضروری نہیں، امتی نبی قادیانیوں کی اصطلاح ہے۔

اسلامی عقیدہ تو یہ ہے کہ کوئی نبی نبوت سے معزول نہیں کیا جاتا نبوت کا مرتبہ جس نبی کو عطا ہوتا ہے، اس میں ذرہ بھر کمی نہیں ہوتی، ان کی نبوت کا کسی درجہ میں انکار کفر ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی آنے کا ذکر صحاح کی حدیث میں ہے، وہ وحی شریعت محمدیہ کے موافق ہوگی، اور وحی نبوت ہوگی، بعد نزول بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام معصوم رہیں گے، البتہ حضور

اکرم ﷺ کا نائب بن کر شریعت محمدیہ کی اشاعت فرمائیں گے (امداد الفتاویٰ مسائل شتی از حکیم الامت تھانوی قدس سرہ) جامعہ دارالعلوم دیوبند مفتی اعظم حال نے تحریر فرمایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک مستقل شرع نبی ہیں اوران کوآسمان پر زندہ اٹھالینا بھی تواتر سے ثابت ہے، اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ وہ قرب قیامت دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے، دوسری بات کہ امتی اسے کہتے ہیں کہ جس کی اصلاح وہدایت کیلئے اس کی طرف کوئی نبی بھیجا گیا ہواور یہ بات بالکل ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہدایت کیلئے نہیں بھیجا گیا ہے، تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں، امتی نہیں، البتہ انہوں نے ایک دعا کی تھی، اور وہ پوری ہوئی، لہٰذا قرب قیامت میں دوبارہ تشریف لاکر آپ حضرت نبی اکرم ﷺ کا نائب بن کر شریعت محمدیہ کی اشاعت کریں گے مگر وہ اپنی جگہ نبی رہیں گے امتی نہ ہونگے۔

نیز ملاعلی قاریؒ نے باب نزول عیسیٰ میں بخاری ومسلم کے حوالہ حدیث نقل فرمائی "قال النبی ﷺ کیف انتم الخ" اس کے ذیل میں فرماتے ہیں "والحاصل ان اما مکم واحد منکم دون عیسیٰ علیه السلام فانه بمنزلة الخلیفة وقیل فیه دلیل علیٰ ان عیسیٰ علیه السلام لایکون من امة محمد علیه الصلوٰة والسلام بل مقرراً لملته ومعینا لامتهٖ علیهما السلام" نیز عقائد اہل سنت والجماعت کی مسلمہ کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور اقدس ﷺ کا امتی ماننا جزو ایمان وعقیدہ قرار نہیں دیا نہ کسی حدیث میں اس کا ذکر ہے، البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر "من خلیفتی من امتی من بعدی اوحکما عادلا" وغیرہ کے الفاظ احادیث میں ہیں۔ کذا فی الخیر الکثیر ص۷۷/شاہ ولی اللہؒ.

مندرجہ بالاتحریر کی روشنی میں حسب ذیل سوالوں کا جواب مطلوب ہے:

(۱) مندرجہ بالا دونوں فریق میں کس کا قول اقرب الی الصواب واحوط ہے؟

(۲) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حضور ﷺ کا امتی ماننا جزو ایمان ہے، اور جو یہ کہے کہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ کا اتباع کریں گے، مگر امتی نہ ہوں گے، تو وہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے۔

(۳) امتی کی صحیح تعریف کیا ہے؟

(۴) کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد نبی نہ رہیں گے اور نبی ہونے کی حیثیت ان کی ذات سے ختم ہوجائے گی۔

(۵) نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مثل دیگر انبیاؑ کے معصوم رہیں گے یا نہیں؟

(۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی آئے گی یا نہیں اور وہ وحی نبوت ہوگی یا نہیں، البتہ یہ امر مسلم ہے کہ وہ وحی مطابق شریعت محمدیہ کے ہوگی؟

(۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حسب سابق کی حیثیت میں ماننے سے اور ان پر وحی آنے کے قائل ہونے سے ختم نبوت کے مسلمہ مسئلہ پر اثر پڑنے کا اشکال صحیح ہے یا غلط؟

(۸) عوام الناس اور بعض اہل علم کے خیال میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ امتی کی حیثیت سے نزول فرمائیں گے، تو وہ نہ تو نبی کی حیثیت سے رہیں گے اور نہ ان پر وحی آسکے گی، یہ خیال صحیح ہے یا غلط۔ بینوا توجروا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت عیسیٰ ابن مریم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کے جلیل القدر رسول ہیں، جو بغیر باپ کے پیدا ہوئے، فرائض رسالت پوری تندہی کے ساتھ ادا کئے، یہود نے انکو بہت اذیت پہنچائی اور ان کے متعلق سخت ارادہ کیا، مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے قتل وصلب سے بچا کر ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا،[۱] انہوں نے ایک دعا کی تھی کہ ان کو امت محمدیہ میں شامل کردیا جائے، وہ دعا

---

[۱] خلق عیسیٰ من انثیٰ بلا ذکر (تفسیر ابن کثیر ص ۵۵۰/۱، آل عمران آیت: ۵۹) المقصود من سیاق الاٰی فی تقریر بطلان ماادعته الیهود من قتل عیسیٰ و صلبه فاخبر الله انه لم یکن الامر کذالک ثم انه رفعه الیه (تفسیر ابن کثیر ص:۸۷۸/۱، سورۂ نساء آیت: ۱۵۹/ ملخصا، مطبوعه مصطفی احمد الباز مکه مکرمه)

قبول ہوئی، اخیر زمانہ میں فتنہ دجال کے دفعیہ کیلئے وہ آسمان سے اتریں گے،[۱] اور حضرت نبی اکرم ﷺ کا خلیفہ ہونے کی حیثیت سے انکی شریعت پر عمل اور حکم کریں گے نہ کہ اپنی شریعت پر اس اعتبار سے انکو حضور اکرم ﷺ کا امتی کہنا درست ہے، ورنہ حقیقی معنی کے لحاظ سے امتی کہنا درست نہیں، انکی نبوت محفوظ رہے گی وہ سلب نہیں ہوگی، لہٰذا حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبیین اعتقاد کرنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول مخل اور مانع نہیں وہ کوئی جدید نبی نہیں، جن کی پیدائش خاتم النبیین ﷺ کے بعد ہو،[۲] ان کا آسمان سے نازل ہونا تواتر سے ثابت ہے، جیسا کہ حافظ ابن کثیر نے لکھا ہے،[۳] مزید شواہد، التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں ہیں،[۴] حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں ''وعیسیٰ علیہ السلام ھو من اتم

---

[۱] انہ علیہ السلام دعا اللّٰہ تعالیٰ لما رای صفة محمد ﷺ وامته ان یجعله منهم فاستجاب اللّٰہ دعاءہ وابقاہ حتی ینزل فی اٰخر الزمان ومجدداً لامر الاسلام فیوافق نزوله خروج الدجال فیقتله علیه السلام (فتح الباری ص:۱۶۸/۷، کتاب الانبیاء، باب نزول عیسی ابن مریمؑ الخ، مطبوعہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ. فتح الملهم ص:۳۰۰/۱، باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام، مطبوعہ ادارۂ شرکت علمیہ دیوبند، التصریح بماتواتر فی نزول المسیح ص:۹۴، وجوہ الحکمة فی نزول عیسی دون غیرہ الخ، مطبوعہ المجلس العلمی کراچی)

[۲] انہ ینزل حاکما بهذہ الشریعة فان هذہ الشریعة باقیة لاتنسخ بل یکون عیسیٰ حاکما من حکام هذہ الامة ولایکون نزوله من حیث انه نبی مستقل کما کان قد بعث فی نبی اسرائیل وفیه تنبیه علی انه لایاتی علی انه نبی وان کان نبیا فی الواقع (فتح الملهم، ص:۳۰۰/۱، کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ، مطبوعہ ادارۂ شرکت علمیہ دیوبند)

[۳] انہ رفعه الیه وانه باق حی وانه سینزل قبل یوم القیامة کما دلت علیه الاحادیث المتواترة (الیٰ اخرہ) (تفسیر ابن کثیر ص:۸۷۸/۱، سورہ نساء آیت: ۱۵۹/ طبع المکة المکرمة، النبراس شرح عقائد ص:۳۵۱/ بیان اشرط الساعة الخ، مطبوعہ امدادیہ ملتان، عون المعبود ص:۲۰۳/۴/ باب خروج الدجال، کتاب الملاحم. مطبوعہ نشر السنة ملتان.

[۴] راجع التصریح بما تواتر فی نزول المسیح من ص:۹۱/ الی ص ۲۵۹/ فیه خمس وسبعون حدیثا، ذکر فیها نزول المسیح. مطبوعہ المجلس العلمی کراچی.

E:\f.m.Fainal\Jild-4\radde qadyaniyat

الانبیاء شاناً واجلهم برهانا ومزاجه السبوغ ولذالک کانت معجزاته سبوغية كلها وكان وجوده من طريق السبوغ ولذالک حق له ان ينعكس فيه انوار سيد المرسلين ويزعم العامة انه اذانزل فی الارض كان واحداً من الامة كلا بل هو شرح للاسم الجامع المحمدی ونسخة منسخة منه فشتان بينه وبين احد من الامة الا انه يتبع القرآن ويأتم بخاتم الانبياء وذالک لايقدح فی كماله بل يؤيده متعرف وهو بذاته محاق لشرور اليهود ولذالک نزل بين يدی القيامة وسياتيک تمام الكلام. الخير الكثير[1] ص ۷۲.

(۲) حضرت عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ امتی ہی ہونگے اور جوشخص انکے امتی ہونے کا عقیدہ نہ رکھے وہ اسلام سے خارج ہے، یہ کوئی بنیادی عقیدہ نہیں، جس پر مدارنجات ہو، اسلئے ایمان کی بنیادوں میں اس کو ذکر نہیں کیا گیا[2] البتہ چونکہ حضرت نبی اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور یہ چیز نص قطعی سے ثابت ہے اس لئے یہ عقیدہ رکھنا لازم ہے کہ آپکے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا، جوشخص بھی نبوت کا دعویٰ کریگا، وہ نص قطعی کے مخالف عقیدہ کی وجہ سے اسلام سے خارج قرار دیا جائیگا۔[3]

(۳) امتی وہ ہے جو نبی نہ ہو اور اس کی ہدایت کے لئے نبی کو معبوث کیا جائے گا۔[4]

(۴) ان کی نبوت سلب نہیں ہوگی، بلکہ محفوظ رہے گی، البتہ وہ حکم وعمل شریعت محمدیہ کے

---

[1] الخير الكثير ص ۷۲، الانبياء عليهم السلام وبيان مبادئ تعيناتهم الخ، طبع المجلس العلمی.

[2] ان عيسى عليه السلام لايكون من امة محمد عليه الصلوٰة والسلام بل مقرراً لملته ومعينا لامته عليهما السلام (مرقاة المفاتيح ص: ۵/۲۲۲، باب نزول عيسیٰ عليه السلام، مطبوعه اصح المطابع بمبئی)

[3] دعویٰ النبوة بعد نبينا ﷺ كفر بالاجماع (شرح فقه اكبر ص: ۲۰۲، مطبوعه رحيميه ديوبند)

[4] الامة تطلق تارة على كل من بعث اليهم نبی، واخرى على المومنين به (كشاف اصطلاحات الفنون، ص ۱/۹۱، بحواله دائره معارف اسلاميه اردو، ص: ۳/۲۴۳، وراجع لسان العرب ص ۱۲/۲۶، امم، مطبوعه دار صادر بيروت)

مطابق کریں گے۔[۱]

(۵) جب انکی نبوت محفوظ ہے تو لوازم نبوت بھی انکو حاصل رہیں گے اور وہ معصوم رہیں گے۔[۲]

(۶) ان کے لئے جدید وحی کی ضرورت نہ ہوگی۔[۳]

(۷) ان کے لئے نبوت تو پختہ طور پر ثابت ہے اور ان کے اوپر کوئی جدید وحی نہیں آئیگی، اور نہ وہ اپنی شریعت پر حکم وعمل کرینگے، اسلئے سلسلہ ختم نبوت اپنی جگہ پر مستحکم ہے۔[۴]

(۸) وہ جدید وحی بھی نہیں آئے گی، اور اپنی شریعت کو نافذ بھی نہیں کریں گے، بلکہ حضرت نبی اکرم ﷺ پر جو احکام نازل ہوئے انہیں کو جاری ونافذ کریں گے، اوران احکام کو بھی اس دنیا میں کسی طالب علمانہ حیثیت سے حاصل نہ کریں گے، بلکہ حق تعالیٰ کی طرف سے

---

[۱] وعیسیٰؑ نبی کریم باق علی نبوته ورسالته لاکماز عمه من لایعتد به انه واحد من هذه الامة لان کونه واحدا منهم یحکم بشریعتهم لاینافی بقاء ه علی نبوته ورسالته (فتاویٰ حدیثیه، ص: ۱۸۱، مطلب هل ثبت ان عیسیٰؑ الخ، مطبوعه دار الفکر بیروت)

[۲] قلت اذا ثبت کونه باقیا علی نبوته ورسالته ثبت کونه معصوماً قال القاری "العصمة ثابتة للانبیاء قبل النبوة وبعدها (شرح فقه اکبر، ص: ۶۹/ مطبوعه رحیمیه دیوبند.

[۳] عیسیٰ علیه السلام یتابع محمد ﷺ فیحکم علی شریعته لان شریعته قد نسخت فلایکون الیه الوحی ای لتجدید الشرع ونصب احکام جدیدة (نبراس شرح شرح العقائد ص: ۲۸۰، نزول عیسی علیه السلام، مطبوعه امدادیه ملتان)

[۴] لا یجوز ان یتوهم ان عیسیٰ علیه السلام ینزل نبیا بشریعة متجددة غیر شریعة محمد نبینا ﷺ بل اذا نزل فانه یکون یومئذ من اتباع محمد ﷺ فعیسیٰ علیه السلام انما ینزل مقرراً لهذه الشریعة ومجدداً لهاوقد علم بامر اللّٰه تعالیٰ فی السماء قبل ان ینزل مایحتاج الیه من علم هذه الشریعة للحکم بین الناس والعمل به فی نفسه (عون المعبود ملخصا ص: ۴/۲۰۲/ باب خروج الدجال، کتاب الملاحم. مطبوعه نشر السنة ملتان، النبراس ص: ۲۸۰/ نزول عیسیٰ علیه السلام، مطبوعه امدادیه ملتان، حاشیة التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص: ۹۲/ طبع المجلس العلمی کراچی، امداد الفتاویٰ ص ۴/۲۴۰/ مسائل شتی، حیات عیسیٰ.

ان ہی احکام کی طرف ان کو رہنمائی حاصل ہوگی[۱]۔

شیخ محی الدین بن العربی نے بھی فتوحات مکیہ میں اسکو بیان فرمایا ہے[۲]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۵/۲۸/۱۴۰۰ھ

مرزا کا قول کہ اللہ نے مجھ سے ہمبستری کی اور مجھے حمل قرار پایا

سوال:- ایک دفعہ جناب والا نے قادیانی ملعون کا تزکرہ فرماتے ہوئے اسکا ایک الہام ذکر فرمایا تھا کہ آج رات خدا نے میرے سے قوت رجولیت کا اظہار کیا (ہمبستری کی) جسکے نتیجہ میں مجھے حمل قرار پا گیا، یہ الہام کس کتاب میں ہے؟ جناب والا کو یاد ہو تو تحریر فرمادیں۔

الجواب حامداًومصلیاً

صفحہ تو محفوظ نہیں لیکن مرزا کی کتابوں سے عشرہ کاملہ میں بھی نقل کیا ہے[۳]۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[۱] لا یجوز ان یتوھم ان عیسیٰ علیہ السلام ینزل نبیا بشریعۃ متجددۃ غیر شریعۃ محمد نبینا ﷺ بل اذا نزل فانہ یکون یومئذ من اتباع محمد ﷺ فعیسیٰ علیہ السلام انما ینزل مقرراً لھذہ الشریعۃ ومجدداً لھاوقد علم بامر اللّٰہ تعالیٰ فی السماء قبل ان ینزل مایحتاج الیہ من علم ھذہ الشریعۃ للحکم بین الناس والعمل بہ فی نفسہ (عون المعبود ملخصا ص:۴/۲۰۲/ باب خروج الدجال، کتاب الملاحم. مطبوعہ نشر السنۃ ملتان، النبراس ص:۲۸۰/ نزول عیسیٰ علیہ السلام، مطبوعہ امدادیہ ملتان، حاشیۃ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح ص:۹۲/ طبع المجلس العلمی کراچی، امداد الفتاویٰ ص ۴/۲۴۰/ مسائل شتی، حیات عیسیٰ.

[۲] الفتوحات المکیۃ ص:۲/۱۲۵.

[۳] عشرۂ کاملہ ص ۳۱،۳۲، مصنفہ مولانا یعقوب صاحب پٹیالویؒ، مطبوعہ اسلامیہ لاھور عبارت منقولہ یہ ہے: ''مرزا صاحب کے ایک خاص مرید یار محمد بی۔اے۔ایل پلیڈر اپنے سٹریکٹ:۳۴، موسوم بہ اسلامی قربانی میں لکھتے ہیں' جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقعہ پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی ہے کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت (مردانہ طاقت) کا اظہار فرمایا سمجھنے والے کے لئے اشارہ کافی ہے''

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب سوم

﴿ردِّ مودودیت﴾

فصل اول: جماعت اسلامی

مولانا مودودی نے کس مدرسہ میں تعلیم پائی

سوال:- بہت سارے علماء کا کہنا ہے کہ مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی فاسق ہیں اور ان کی جماعت اسلامی بھی فاسق ہے وہ جماعت والے اگر ڈاڑھی نہیں رکھتے تو نماز روزہ کے بھی پابند نہیں ہیں اس جماعت میں زیادہ تر سیاسی لوگ ہیں جن کا کردار اچھا نہیں ہے اس لئے اس جماعت کی کتابوں کا مطالعہ نہ کرنا چاہئے اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کا اور علمائے دیوبند کا نظریہ الگ ہے اس لئے مولانا مودودی کی کتاب نہ پڑھنا چاہئے اور نہ اپنے پاس رکھے اور نہ لائبریری میں منگائی جائے یہ بات کہاں تک سچ ہے؟

(۲) مولانا محمود الحسن مدنی اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی میں کس بات پر نااتفاقی تھی اور مولانا مودودی نے کس مدرسہ میں تعلیم پائی اور ان کے استاد کون تھے لوگوں کا کہنا ہے کہ مولانا محمود الحسن مدنی اور سید ابوالاعلیٰ مودودی ایک مدرسہ میں ایک ہی استاد کے متعلم ہیں لیکن

دونوں کا نظریہ مختلف اور الگ الگ ہے، مولانا محمود الحسن اور مولانا مودودی صاحب اس بات پر جھگڑ پے ہیں کہ مولانا مودودی کہتے ہیں امام مہدی جب ظاہر ہونگے تو پینٹ، کوٹ، سوٹ، کے ساتھ ہونگے جبہ کے ساتھ نہ ہونگے یعنی انگریزی لباس میں ظاہر ہونگے اور کہتے ہیں کہ ڈاڑھی ایک مشت رکھنا ثابت نہیں، جتنا چاہے رکھے خواہ ایک مشت ہو یا اس سے کم، قلعی ڈاڑھی رکھے سب جائز ہے اور کہتے ہیں کہ شہید لوگ زندہ نہیں رہتے۔ بلکہ لوگ جنگ میں جائیں گے نہیں۔ یہ خدا نے شوق دلانے کے لئے وعدہ کیا کہ شہید لوگ مرتے نہیں زندہ رہتے ہیں اصل میں وہ زندہ نہیں بلکہ خدا ان کو بہت بڑا اجر دیگا اور ان کا مرتبہ بلند کریگا۔ شہید لوگ مرگئے ہیں کہنے سے لوگوں کا دل چھوٹا ہوگا اور پست ہمت ہو جائیں گے، خدا نے ان کا حوصلہ بلند کرنے کے لئے ان سے یہ وعدہ کیا کہ شہید لوگ زندہ رہیں گے یہ کہاں تک سچ ہے، مولانا محمود الحسن اور مودودی کی نا اتفاقی کی وجہ سے مولانا محمود الحسن نے جمعیۃ العلماء ہند کی پارٹی بنائی اور مولانا مودودی نے جماعت اسلامی کی پارٹی بنائی، مولانا محمود الحسن ہندوستان کے حامی اور کانگریس کے بانی تھے مولانا مودودی پاکستان کے حامی اور مسلم لیگ کے طرفدار تھے یہ بات کہاں تک سچ ہے؟

(۳) دونوں عالموں کی سوانح حیات مختصر سے لکھنا، والد کا نام، کہاں پیدا ہوئے، کس مدرسہ میں تعلیم پائی ان کے استاد کون تھے، دونوں کا نظریہ کیسا ہے؟

(۴) مولانا مودودی جو بات کہتے ہیں وہ کام آج بھی مسلمان کر سکتے ہیں یا نہیں ان کا کہنا غلط ہے یا صحیح؟ مودودی حق پر ہے یا نہیں یا غلط رائے پر، جماعت اسلامی غلط رائے پر ہے یا صحیح؟ مولانا مودودی ہی پاکستان کے بڑے عالم ہیں یا ان سے بھی بڑا کوئی عالم پاکستان میں ہے مولانا مودودی بھی زمانہ کے بڑے عالم ہیں یا نہیں دنیا کے بڑے عالموں میں ان کا شمار ہوتا ہے یا نہیں؟

(۵) جماعت اسلامی والوں کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں؟ یہاں کے ایک عالم مجھے منع کرتے ہیں کہتے ہیں کہ جس طرح بدعتیوں کے پیچھے نماز درست نہیں اسی طرح جماعت اسلامی کے علماء کے پیچھے جماعت درست نہیں ہوگی۔ میرے تمام ساتھی جماعت اسلامی والے ہیں نماز ان کے پیچھے پڑھنا پڑتا ہے، ان کے پیچھے نماز پڑھوں یا نہیں اور اسی جماعت کی کتابوں کا مطالعہ کروں یا نہیں مولانا مودودی کا مسئلہ اور دیوبندی عالم کا مسئلہ بہت سارا دیکھ چکا ہوں سب ایک ہیں، بدعت، شرک کے بارے میں ایک بیان ہے، دوسرے کے بارے میں نہیں جانتا ہوں اور میرے ساتھی جماعت اسلامی کا ممبر بننے کو کہتے ہیں۔ میں ممبر بنوں، یا نہیں اس لئے کہ بچپن سے میں دیوبندی عقیدہ کا ہوں، اس کے ممبر بننے سے میرے عقیدے پر تو کوئی اثر نہیں پڑے گا؟

(۶) مولانا ابواللیث جو ہندوستان کی جماعت اسلامی کے عالم ہیں ان کو لوگ فاسق کہتے ہیں وہ فاسق ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) سید ابوالاعلیٰ مودودی نے جو کتابیں لکھ کر شائع کر دی ہیں ان میں بہت سی باتیں اہل سنت والجماعت کے مسلک کے خلاف ہیں۔ وہ کلام اور فقہ میں ایک خاص مسلک رکھتے ہیں وہ ائمہ سلف میں سے کسی کے متبع اور پابند نہیں ہیں بعض جگہ معتزلہ اور خوارج کی باتیں ان کی کتابوں میں ملتی ہیں اسلئے ان کی کتابوں کا مطالعہ دینی اعتبار سے مضر ہے، عبارتیں بہت شستہ اور دلفریب انداز میں ہوتی ہیں لیکن ان کے اثرات یہ ہیں کہ آدمی کے مزاج میں آزادی پیدا ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے وہ براہ راست قرآن وحدیث سے مسائل استنباط کرنا شروع کر دیتا ہے، اور اس میں اپنی سمجھ پر اعتماد کرتا ہے، نہ یہ دیکھتا ہے کہ مفسرین ومحدثین وفقہاء ومجتہدین اور اکابر اہل اللہ نے اس کا مطلب یہی سمجھا ہے یا کچھ اور سمجھا ہے اس کو نہ

مفسرین پر اعتماد رہتا ہے نہ محدثین پر، نہ فقہاء پر، نہ مجتہدین پر، بلکہ بسا اوقات صحابہ کرامؓ کے علم وفہم پر بھی اعتماد نہیں رہتا اور سب پر نہایت غلط قسم کی تنقید کر گزرتا ہے، جس حدیث کو اس کا دل قبول کرتا ہے اس کو معتبر سمجھتا ہے جس کو اس کا دل قبول نہ کرے اس کو یہ کہہ کر رد کر دیتا ہے کہ یہ مزاج نبوت اور مزاج اسلام کے خلاف ہے یہ ذہنیت، اور مزاجی کیفیت (کہ سلف صالحین سے اعتماد ختم ہو جائے) بہت خطرناک، دین کیلئے مضر بلکہ مہلک ہے اور سراسر گمراہی کا دروازہ ہے اسلئے انکی کتابوں کے مطالعہ سے عامۃً روکا جاتا ہے جب ایسی کتابیں لائبریری میں ہوں گی تو وہ مطالعہ میں آئیں گی، نہیں ہوں گی تو مطالعہ میں بھی نہیں آئیں گی۔

(۲) مولانا محمود الحسن مدنی سے میں واقف نہیں، اس سے پہلے کبھی یہ نام بھی نہیں[1] سنا، سید ابوالاعلیٰ سے کسی نے دریافت کیا تھا کہ آپ نے کس استاذ سے اور کس مدرسہ میں تعلیم پائی ہے تو انہوں نے نہ استاذ کا نام بتایا نہ مدرسہ کا بلکہ یہ کہا کہ مجھ سے مت پوچھو بلکہ میرا کام دیکھو حوالہ نمبر۴، میں آرہا ہے کام وہ ہے جو جواب میں مذکور ہے اور کچھ آپ نے نقل کیا ہے، امام مہدی کے متعلق انہوں نے رسائل ومسائل اور تجدید واحیاء دین میں وہ باتیں بھی لکھی ہیں جو حدیث میں مذکور ہیں اور جو کچھ حدیث میں ہے اس کا انکار بھی کیا ہے بلکہ حدیثوں ہی کو نا قابل اعتبار قرار دے دیا ہے[2]۔

(۳) سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب ایک ایڈیٹر اور مضمون نگار ہیں، باقاعدہ کسی مستند استاد سے انہوں نے علم دین حاصل نہیں کیا، ہاں از خود مطالعہ کیا ہے، وہ خود ہی لکھتے ہیں کہ مجھے گروہ علماء میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں، میں ایک بیچ کی راہ کا آدمی ہوں جس

---

[1]...... اکابر علمائے دیوبند میں جو بزرگ اس نام کے گذرے ہیں وہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی ہیں۔ مولانا محمود الحسن مدنی نہیں۔ اور مدنی نسبت سے جو مشہور ہیں وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی ہیں۔

[2]...... ملاحظہ ہو رسائل ومسائل ص ۶۷ ج ۱، مطبوعہ لاہور، تجدید واحیاء دین ص ۵۱، ۵۴، مطبوعہ مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی۔

نے جدید اور قدیم دونوں طریقہائے تعلیم سے کچھ کچھ حصہ پایا ہے، دونوں کو چوں کو خوب چل پھر کر دیکھا ہے اپنی بصیرت کی بناء پر نہ تو میں قدیم گروہ کو سراپا خیر سمجھتا ہوں اور نہ جدید گروہ کو دونوں کی خامیوں پر میں نے آزادی کے ساتھ تنقید کی ہے اھ۔ (ترجمان القرآن[۱] ج ۱۴/عدد ۳/ص ۲۲۷)

(۴) مودودی صاحب سے ان کے ہی آدمی نے دریافت کیا تھا کہ اگر آپ نے کسی عالم سے فیض حاصل کیا ہو تو انکا نام بھی تحریر فرمائیں، اسکے جواب میں مودودی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ ایک لا حاصل سوال ہے کہ میں نے کس عالم سے فیض حاصل کیا ہے، یہ سوال تو ان سے کرنا چاہئے جس نے کوئی علمی کام نہ کیا ہو اور جس کے علمی مرتبہ و مقام کو ماننے کیلئے مدرسہ کی سند اور استادوں کے ناموں کے سوا اور کوئی ذریعہ نہ ہو، میں نے کام کیا ہے اور میرا کام کوئی چھپا ہوا نہیں ہے بلکہ چھَپا ہوا ہے سب کے سامنے موجود ہے اس کو دیکھ کر ہر شخص معلوم کر سکتا ہے کہ میں نے کیا کچھ پڑھا ہے اور جو کچھ پڑھا ہے اسے کتنا ہضم کیا ہے۔ (رسائل ومسائل[۲] ج ۲ ص ۴۹۹)

(۵) ان کا بڑا مقصد یہ ہی ہے کہ لوگوں کو یقین دلا دیں کہ اب موجودہ وقت میں دین کو نہ پوری طرح کوئی نہیں سمجھا نہ اب سے دو چار صدی پہلے کسی نے سمجھا ہے نہ آٹھ دس صدی پہلے کسی نے سمجھا ہے[۳]، نہ بارہ تیرہ صدی پہلے کسی کی پوری زندگی اسلامی زندگی تھی، حتیٰ کہ مودودی صاحب اور ان کے متأثر اہل قلم نے صحابۂ کرامؓ پر بھی سخت قسم کی تنقید کی ہے جن صحابہ کرامؓ کو زندگی ہی میں نام لے کر حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمادیا تھا کہ یہ اہل جنت ہیں ان کو بھی نہیں بخشا۔ نمونہ دیکھنا ہو تو ''خلافت وملوکیت'' اور ''معرکۂ اسلام وجاہلیت'' کو

[۱]...... ماهنامه ترجمان القرآن ج ۱۴، عدد ۳، ص: ۲۲۷، ماه ربیع الاول ۱۳۵۸ھ، مطبوعه لاهور،
[۲]...... رسائل ومسائل ص: ۲/۴۹۹، قبیل تشخیص مرض، مطبوعه لاهور.
[۳]...... قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں، ص ۷،

دیکھنا بھی کافی ہوگا[۱] ان امور کے بعد آپ کے ہر سوال کا جواب خود بخود واضح ہے۔

(۶) مولانا ابواللیث صاحب ہندوستان کی جماعت اسلامی کے امیر ہیں جسطرح کہ مودودی صاحب پاکستان کی جماعت اسلامی کے امیر ہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی جماعت اور ان کے عقیدہ کے متعلق شرعی حکم

سوال:- ابوالاعلیٰ مودودی کی جماعت اور انکے عقیدہ کے متعلق شرعاً کیا حکم ہے جو شخص انکی جماعت میں شریک ہو، ان کے مسلک پر عمل کرے تو ایسے شخص کے پیچھے نماز صحیح و درست ہوگی یا نہیں، جواب بالتشریح و بحوالہ کتب عنایت فرمایا جائے۔

الجواب حامداً و مصلیاً!

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور ان کی جماعت کے لٹریچر میں بہت سی باتیں ایسی ہیں جو اہل سنت والجماعت کے خلاف ہیں کچھ باتیں معتزلہ کی ہیں کچھ خوارج کی ہیں کچھ روافض کی ہیں کچھ غیر مقلدین کی ہیں کچھ منکرین حدیث کی ہیں، دین، اسلام، ایمان، توحید، رسالت، تقویٰ، عبادت، سنّت، اسوہ، بدعت وغیرہ کی تشریح وہ سب سے الگ کرتے ہیں اور اب تک ان کا جو کچھ مفہوم امت میں شائع ہے اس کو غلط اور دین میں تحریف قرار دیتے ہیں[۲]، حاصل یہ

۱...... خلافت و ملوکیت ص ۱۰۹، ۱۱۶، ۱۷۳، ۱۷۸-۱۷۸، مطبوعہ لاہور، معرکۂ اسلام وجاهلیت، ص ۸۱، ۸۲، ۴۳، ۶۷، ۴۸، ۷۵، ۸۰

۲...... ترجمان القرآن ص۲۷۸ ج۲۶، رسائل و مسائل ص۳۰۷ ج۱، مطبوعہ لاہور، قبیل سنت اور عادت کا اصولی فرق.

ہے کہ ان کا پیش کردہ، دین اسلام، گویا ایک جدید قسم کا، دین اسلام، ہے اور وہ اس پر اپنے اجتہاد کے ذریعہ استدلال بھی کرتے ہیں، استدلال میں بھی کسی مجتہد ومحدث وغیرہ کے پابند نہیں جس دلیل کو چاہیں رد کردیں جس کو چاہیں اختیار کرلیں۔

اس سلسلہ میں بہت کتابیں تصنیف کی گئی ہیں اور اس جماعت میں پرانے کام کرنے والے بڑے بڑے ذمہ دار آہستہ آہستہ جماعت سے الگ ہوچکے ہیں، پھر بعض نے خاموشی سے علیحدگی اختیار کرلی بعض نے علیٰحدگی کے اسباب پر بھی روشنی ڈالی، بعض نے مستقل کتابیں تردید میں لکھی ہیں، الفرقان[1]، المنبر[2]، المیثاق[3]، وغیرہ رسائل واخبارات میں دیر تک بیانات آئے، ''تعبیر کی غلطی[4]'' میں نہایت مفصل بیان موجود ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

شریعت کی روشنی میں جماعت اسلامی

سوال:- جماعت مودودی جس کو ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے جاری کیا ہے، یہ جماعت کیسی ہے، شریعت مطہرہ کی روشنی میں قرآن کریم کا حکم اور حدیث وفقہ سے مشرح ومدلل اس کا جواب جلدی عنایت فرما کر دینی احسان فرمائیں۔

اس مذہب یا جماعت کے ماننے والے اور اتباع کرنے والے صحیح مسلمان بھی ہیں یا نہیں؟ ہم اہل سنت والجماعت ہیں، ہم اپنی لڑکی کا نکاح مودودی جماعت کے عقیدہ رکھنے والے فرقہ کے ساتھ کرسکتے ہیں یا نہیں؟ ایسے نکاح میں اہل سنت والجماعت کی اتباع کرنے

۱...... الفرقان، ماھنامہ رسالہ مولانا منظور احمد صاحب نعمانی.

۲...... المنبر از حکیم عبدالرحیم اشرف.

۳...... المیثاق، از مولانا امین صاحب اصلاحی.

۴...... تعبیر کی غلطی، تصنیف مولانا وحید الدین خاں.

والا مودودی جماعت کے لڑکے کے نکاح میں شرکت کرنے پر شریعت کا کوئی الزام تو نہیں آتا ہے اگر شرکت کر لی تو اس پر شرعاً کس جرم کا ارتکاب ہوا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے نئے طرز میں اسلام کی جو تشریحات کی ہیں وہ عامۃً اہل سنت والجماعت کے مسلک سے ہٹی ہوئی ہیں چنانچہ ان کی ایک چھوٹی سی کتاب ہے جس کا نام ہے ''قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں'' اسکو سامنے رکھ کر وحیدالدین خانصاحب نے اعتراضات اورشبہات پیش کئے، ہندوستانی جماعت اسلامی کے سربرآوردہ حضرات کو خطوط لکھے مگر کسی نے جواب دے کر تشفی نہیں کی بلکہ ان کے اعتراضات سے سخت ناراضی کا اظہار کیا پھر سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی خدمت میں وہ اعتراضات بھیجے اور وعدہ کیا کہ میں سمجھنے کیلئے ان کے جوابات چاہتا ہوں، سمجھ میں آجانے پر ضرور قبول کروں گا اور خدا کا واسطہ دے کر جوابات لکھنے کی درخواست کی، مگر مودودی صاحب نے ان کو مشورہ دیا کہ آپ جماعت سے علیٰحدہ ہو جائیں، حالانکہ یہ چودہ برس جماعت کی طرف سے نشر واشاعت کے ذمہ دار اور بہت سرگرم کارکن تھے، سب طرف سے مایوس ہوکر وہ جماعت سے علیٰحدہ ہوگئے اور انہوں نے ''تعبیر کی غلطی'' کتاب شائع کردی، پانچ سو سے زائد صفحات پر ہے، اس میں وہ سب خط وکتابت بھی ہے جو کہ جماعت کے ذمہ داروں سے اس سلسلہ میں کی ہے اور اسمیں بتلایا ہے ''اسلام'' کی جو تشریح مودودی نے کی ہے وہ قرآن کے بالکل خلاف ہے اسی طرح سے ''رب'' کا جو مفہوم مودودی صاحب نے بتلایا ہے وہ بھی اس کے خلاف ہے جو کہ قرآن کریم سے ثابت ہے۔

وحیدالدین خانصاحب سے پہلے وہ حضرات جنہوں نے جماعت اسلامی کی تشکیل کی اور دستور بنایا تھا، آہستہ آہستہ علیحدہ ہوچکے مولانا امین احسن اصلاحی صاحب نے لکھا ہے کہ میں سولہ برس تک اس راہ گم کردہ قافلہ (جماعت اسلامی) کا ساتھ دیکر علیٰحدہ ہوا ہوں،

پرانے سنگ بنیاد رکھنے والوں میں شاید ایک دو آدمی موجود ہوں ورنہ سب علیٰحدہ ہو چکے ہیں، پھر المیثاق[1] اور المنبر[2] وغیرہ میں ان علیٰحدہ ہونے والے حضرات نے بہت تفصیل سے بتایا ہے کہ یہ جماعت اپنے دستور و بنیاد کی حیثیت سے کتاب وسنت اور اہل سنت والجماعت سے کتنی کٹی ہوئی ہے۔

جو شخص ان کی پوری باتوں کو تسلیم کرتا ہے وہ امام بنانے کے لائق نہیں[3]، ایسے شخص سے اپنی لڑکی کی شادی کر دی جائے گی تو وہ بھی اس سے متأثر ہوگی اور غلط قسم کے خیالات کی اشاعت ہوگی جس سے گمراہی پھیلے گی، خاص کر صحابہ کرامؓ اور سلف صالحین کے بارے میں تنقید وتخریب کا مرض پیدا ہوگا جس سے نجات دشوار ہو جائے گی۔

تفصیلات خط میں نہیں آسکتی، ان کیلئے کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا مطالعہ کیجئے، کشف حقیقت، مودودی دستور، مودودی مذہب، جماعت اسلامی کا دینی رخ، مولانا مودودی کی تحریک اسلامی، تعبیر کی غلطی وغیرہ[4]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... المیثاق، از مولانا امین صاحب اصلاحی.

[2]...... المنبر تصنیف از عبدالرحیم اشرف صاحب.

[3]...... ویکرہ تقدیم العبد والاعرابی والفاسق لانہ لایھتم لامر دینہ ھدایہ ص: ۱۲۲/ ۱، باب الامامۃ، مطبوعہ تھانوی دیوبند، عالمگیری کوئٹہ ص: ۸۵/ ۱، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیرہ، خانیہ علی الھندیۃ کوئٹہ ص: ۹۱/ ۱، فصل فیمن یصح الاقتداء بہ الخ،

[4]...... کشف حقیقت! مولفہ مفتی سعید احمد صاحب مفتی مظاہر علوم سہانپور، اداراہ نشر واشاعت دارالعلوم دیوبند.

مودودی دستور! شیخ الاسلام حیسن احمد مدنی کتب خانہ قصر ادب لاھور.

مودودی مذہب! (دو حصے) مولانا عزیز احمد قاسمی بی اے، ادارہ نشر واشاعت دارالعلوم دیوبند.

جماعت اسلامی کا دینی رخ! (چار حصے) مولانا عبدالصمد رحمانی، ادارہ نشر واشاعت دارالعلوم دیوبند.

مولانا مودودی کی تحریک اسلامی! مولفہ پروفیسر محمد سرور، ناشر محمد صدیق سندھ ساگرا کاڈمی لاہور۔

تعبیر کی غلطی! مولفہ مولانا وحید الدین خان، اسلامک پبلشنگ ہاؤس اعظم گڑھ۔

جماعت اسلامی کے عقائد

سوال:-(۱) کیا جماعت اسلامی کے بنیادی عقائد اہل سنت والجماعت کے مطابق ہیں یا اس کے خلاف؟ مع الدلائل تحریر کریں۔

(۲) کیا جماعت اسلامی فرقہ ضالۂ میں ہے یا فرقۂ ہدیٰ میں ہے؟ مع دلائل تحریر کریں۔

(۳) کیا جماعت اسلامی کے ارکان ومتعلقین کی امامت انکے پیچھے نماز صحیح طور پر ادا ہوگی یا نہیں؟ یعنی کسی کا امام ہوسکتا ہے یا نہیں؟ تو کیوں کر؟ مع الدلائل تحریر کریں۔

(۴) کیا جماعت اسلامی کے جلسہ میں شرکت اوران کے ارکان ومتعلقین کی تقریر سُننا یا انکی تحریر کا مطالعہ کرنا یا ان لوگوں کی صحبت اختیار کرنا مناسب ہے؟ مع دلائل تحریر کریں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

جماعت اسلامی کے بانی اوراونچے ذمہ داروں کی کتابوں میں ایسی چیزیں بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں جو اہل سنت والجماعت کے مسلک کے خلاف ہیں وہ اپنی اصطلاحات مستقل رکھتے ہیں، سنت، اسوہ، بدعت کے جو مفہومات اب تک امت میں شائع ہیں یہ لوگ ان کو غلط اور دین میں تحریف کا موجب قرار دیتے ہیں، ایمان، اسلام، توحید، رسالت کا شائع شدہ مفہوم بھی انکے نزدیک قابل تسلیم نہیں، انہوں نے دین کو ماضی اور حال کی شخصیتوں سے نہیں سمجھا، بلکہ براہ راست کتاب وسنت سے سمجھا ہے اور کتاب اللہ کی تعلیم کیلئے سخت تاکید کی ہے کہ حدیث وتفسیر کے پرانے ذخیرہ سے نہ دی جائے محدثین جس حدیث کو خوب پرکھ کر صحیح قرار دیں ان لوگوں کے نزدیک اس حدیث کو قولِ رسول کہنا جائز نہیں جب تک وہ اسکو اپنے معیار پر خود نہ جانچ لیں، انکے نزدیک نئے اور پرانے متکلمین قرآن پاک سے محروم تھے ان کا

مذاق فاسد تھا وہ دین آباء کی حیثیت سے اسلام کو مانتے تھے انہوں نے اسلام کی غلط وکالت کر کے اسلام کو اتنا سخت نقصان پہنچایا کہ اسلام کے مخالفین نے بھی نہیں پہونچایا انکے نزدیک خلفاء راشدین اور دیگران صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر بھی جاہلیت کے اور غیر اسلامی جذبے حملہ کرتے تھے جن کے جنتی ہونے کی بشارت حضرت نبی کریم ﷺ نے دی ہے۔

غرض ان کی کتابوں کا خلاصہ یہ ہے کہ پورے اسلام کو کسی نے بھی نہیں سمجھا نہ موجودہ وقت میں کوئی سمجھتا ہے نہ اب سے چند صدی پیشتر کسی نے سمجھا، محدثین، فقہاء، صوفیاء، مفسرین، متکلمین، تابعین، صحابہ کوئی شخص بھی ان کے نزدیک ایسا نہیں، جس نے پورے اسلام کو اور پورے دین کو سمجھا ہو، ترجمان القرآن جلد ۲۶ رکے چار شمارے ایک ساتھ شائع ہوئے اسمیں یہ اکثر چیزیں موجود ہیں[۱]، رسائل ومسائل[۲]، معرکۂ اسلام و جاہلیت[۳]، تنقیحات[۴]، تفہیمات[۵] اور ترجمان کے دوسرے شماروں میں بھی یہ چیزیں پھیلی ہوئی ہیں ''خلافت وملوکیت'' کے نام سے جو کتاب شائع ہوئی ہے اسمیں بہت تفصیل سے ثابت کیا گیا ہیکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ خلافت کے اہل نہیں تھے[۱]، ان امور میں سے جن میں آپ کو شبہ ہو محولہ کتب میں مطالعہ کرلیں، اگر مطالعہ کے باوجود کوئی چیز نظر سے اوجھل رہ جائے تو لکھیں یہاں سے انشا اللہ تعالیٰ صفحہ کا حوالہ بھی دیدیا جائے گا، عبارتیں انکی بہت طویل ہوتی ہیں اس لئے کتابوں کے نام پر اکتفاء کیا گیا ہے، تاہم بوقت ضرورت نقل بھی کی جاسکتی ہے، امید ہے کہ اب نمبروار ہر سوال کے

۱...... ملاحظہ ہو ......ترجمان القرآن ص ۲۰۹ ج ۲۶ ص ۲۷۳، ج ۲۶، ص ۲۷۹، ج ۲۶، ص ۲۷۸، ج ۲۶

۲...... رسائل و مسائل ص ۱۸۶ ج ۱ ص ۳۱۶ ج ۱، مطبوعه لاهور،

۳...... معركۂ اسلام و جاهليت ص ۶۷، ۸۲، ۴۳، ۱۴۷، مطبوعه لاهور،

۴...... تنقيحات ص ۱۸۰، ۱۸۹، ۱۹۲، مطبوعه دهلى،

۵...... تفهيمات ص ۱۶۰ ج ۲، مطبوعه دهلى،

جواب کی حاجت نہیں رہیگی آپ خود ہی اپنے ہر سوال کا جواب پالیں گے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۸۸/۹/۲۹ھ

جماعت اسلامی کا مسلک

سوال:- جماعتِ اسلامی والے ایک مسجد میں اپنا ہفتہ واری اجتماع کیا کرتے تھے، اجتماع میں یہ لوگ تفہیم القرآن اس کے بعد احادیث پھر مودودی صاحب کے خطبات کا مطالعہ کیا کرتے تھے، تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والوں نے مسجد ہی میں ہنگامہ کر کے جماعتِ اسلامی والوں کا یہ اجتماع یہ کہہ کر بند کرادیا کہ یہ لوگ اسلام سے ہٹے ہوئے گمراہ ہیں، کافر ہیں، فاسق ہیں وغیرہ وغیرہ ان کا یہ کہنا کہاں تک درست ہے؟

الجواب حامداًومصلیاً!

مودودی صاحب کی جماعت اسلامی کے متعلق[1] ساتھ والے فتویٰ میں تحریر کردیا گیا اس کو دیکھ لیں، اس جماعت کو کافر نہیں کہنا چاہئے[2]، کفر کا فتویٰ نہیں دیا گیا[3]، تبلیغی جماعت کو کافر کہنے سے پورا پرہیز کرنا لازم ہے، اس کا یہ کام ہر گز نہیں کہ کفر کا فتویٰ دے، وہ نہ جماعتِ اسلامی کو کافر کہے نہ ان سے بحث ومباحثہ کرے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۹۵/۱/۴ھ

---

[1]..... ملاحظہ ہو خلافت و ملوکیت ص ۹۹، ۱۰۶، ۱۱۶، مطبوعہ لاہور،

[2]..... لا یفتی بتکفیر مسلم ما امکن حمل کلامہ علی محمل حسن (البحرالرائق ص ۱۲۵ ج۵، باب المرتد، شرح فقہ اکبر ص ۱۸۹، مطبوعہ مجتبائی دھلی، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۶/۳۶۷، باب المرتد، مطلب الاسلام یکون بالفعل)

[3]..... ملاحظہ ہو مودودی صاحب اکابر امت کی نظر میں، مولفہ حکیم محمد اختر صاحب، ناشر کتب خانہ اشاعت العلوم سھارنپور،

کیا جماعت اسلامی گمراہ جماعت ہے

سوال:- کیا جماعت اسلامی گمراہ جماعت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سید ابوالاعلیٰ مودودی کی جماعت اسلامی کی تشکیل ۱۹۴۱ء میں ہوئی اور بہت سے اہل قلم واہل فہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو گئے تھے، دستور، دعویٰ، دعوت، طریق کار، نصب العین میں دیر تک تعاون کرتے رہے اوران حضرات کی شرکت ومعاونت کو امیر جماعت سید صاحب نے اپنے اور اپنی جماعت کے برحق ہونے کی دلیل وسند کے طور پر پیش کیا تھا کہ اگر میں غلطی پر ہوتا تو یہ حضرات میرا ساتھ نہ دیتے، میرے ساتھ تعاون نہ کرتے اور میرے ساتھ ایسے ایسے اہل علم اوراہل قلم موجود ہیں جو کسی طرح غلط بات میں ساتھ نہیں دے سکتے اور آئندہ بھی اگر میرا کوئی قدم غلط رہے گا تو مجھے فوراً روک دیں گے یہ کھلی دلیل ہے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں اور جس چیز کی دعوت دے رہا ہوں وہ حق ہے جن حضرات کے نام گنوائے تھے اورانہوں نے سر جوڑ کر دستور بنایا اور جماعت کی تشکیل کی تھی اور مودودی صاحب کے نزدیک وہ پہلے ہی سے حق کے جویاں تھے اور حق سامنے آتے ہی بغیر کسی تربص کے فوراً ابوبکر صدیقؓ اور خدیجۃ الکبریٰؓ کی طرح حق کو قبول کرلیا اور یہ سوسائٹی کے مکھن کی حیثیت رکھتے تھے ان حضرات نے بہت نزدیک سے سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو دیکھا اور پرکھا، ایک ایک چیز کی جانچ کی، غلطیوں پر سید صاحب کو متنبہ کیا، بار بار مراسلت ومکاتبت کی مگر مودودی صاحب اپنی جگہ پختہ رہے اوران کے اشکالات کا تشفی بخش جواب دینے کے بجائے ان کو جماعت سے علیٰحدہ ہو جانے کا مشورہ دیا کہ آپ کا ہمارے ساتھ نباہ نہیں ہوسکتا۔

مولانا امین صاحب اصلاحی سے کسی نے معلوم کیا۔

سوال...... جو اصحاب ۱۹۴۱ء میں آپ کے ہمراہ جماعت اسلامی سے منسلک ہوئے ان میں سے اب کتنے جماعت اسلامی میں رہ گئے؟

جواب...... جہاں تک میرا خیال ہے ممکن ہے کہ ان میں سے دو ایک اصحاب بطور تبرک ابھی جماعت اسلامی سے منسلک ہوں، باقی سارے دیرینہ کارکن یکے بعد دیگرے علیٰحدہ ہو چکے ہیں۔

سوال......آپ کا آئندہ پروگرام کیا ہے؟

جواب...... میں نے سولہ سال بعد ایک گم کردہ راہ قافلہ کا ساتھ چھوڑ دیا ہے الخ مولانا اصلاحی پر سید صاحب امیر جماعت کو بہت اعتماد تھا ان کو اپنا نائب بھی تجویز فرمایا کرتے تھے ان کو صحیح العلم اور صحیح الفہم بھی فرمایا کرتے تھے ان کی رائے غالباً سید صاحب اور ان کی جماعت کے متعلق زیادہ وزنی ہوگی، انہوں نے سولہ سال تک ذمہ دارانہ کام کرنے کے بعد اسی جماعت کو گم کردہ راہ بتایا ہے اور جماعت کے اغلاط اور کتاب وسنت سے انحراف پر ''میثاق'' میں دیر تک مدلل وموثق طریق سے بہت سے امور کی نشان دہی کی ہے۔

اسی طرح حکیم عبدالرؤف صاحب اشرف نے مدت تک جماعت میں رہنے اور پورا تعاون کرنے کے بعد علیٰحدگی اختیار کی اور ''المنبر'' میں ایک ایک چیز کو واشگاف کیا وحید الدین خانصاحب نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ جماعت میں رہ کر نشر واشاعت کی خدمت انجام دی اشکالات پیدا ہوئے ان کو حل کرنے کیلئے اکابر جماعت مولانا صدرالدین اصلاحی، مولانا جلیل احسن صاحب ندوی، مولانا ابواللیث صاحب امیر جماعت اسلامی ہند سے خط و کتابت کی اور ہر ایک کو اشکالات سے رنج ہوا چنانچہ مولانا جلیل احسن صاحب ندوی نے فرمایا کہ ''اس تحریر کو پڑھ کر میں سخت کبیدہ خاطر ہوا[1]'' ایک تحریر کے جواب میں لکھا ''جس آدمی

[1]...... تعبیر کی غلطی ص ۱۵، مطبوعہ طیب اکیڈمی لاہور.

کو اطمینان نہ رہے۔ جماعتی فکر پر تو اس کیلئے اچھی راہ یہ ہے کہ اس سے خاموشی کے ساتھ الگ ہو جائے اور اپنے پسندیدہ طریق پر دین کا کام کرے، رہی یہ صورت کہ وہ اسکی اشاعت کیلئے قلم سنبھالے قلم کو تیر ونشتر بنائے اور میثاق نکالے یہ راہ اچھی راہ نہیں[۱] ہے'' وحید الدین خانصاحب نے سید ابوالاعلیٰ مودودی کی خدمت میں جو خط لکھا تھا اس میں تحریر ہے ''اکتوبر ۵۶ء میں مجھے یہاں کی جماعت کے شعبۂ تصنیف و تالیف میں معاونت کی غرض سے رام پور بلالیا گیا'' یہاں آنے کے بعد جو مجھے تحریری کام کرنا تھا اس کیلئے ضروری ہوا کہ میں قرآن کا باقاعدہ مطالعہ کروں جس کا موقع اس سے پہلے کی زندگی میں مجھے بہت کم ملا تھا میں نے قرآن کو از سرِ نو پڑھنا شروع کیا تو میں نے دیکھا کہ میں ایک نئے احساس سے دو چار ہو رہا ہوں میں نے محسوس کیا کہ قرآن میرے موجودہ خیالات کی تصدیق نہیں کر رہا ہے۔

قرآن میں مجھے اسلام کی تصویر اس سے مختلف نظر آئی جو میں نے جماعت اسلامی کے لٹریچر میں اب تک دیکھی تھی اس چیز نے مجھے ایک طویل ذہنی کشمکش میں مبتلا کر دیا جس کا ہر اگلا دن میری اس کیفیت کو شدید تر کرتا رہا[۲]۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی نے جواب سے معذوری ان الفاظ میں دی ''میں نے یہ محسوس کیا کہ مسئلہ چند اعتراضات کا نہیں ہے بلکہ آپکا مطالعہ آپکو بالکل ہی اس سمت کے خلاف سمت میں لے گیا ہے جس سمت میں میرا آج تک کا مطالعہ مجھے لے گیا ہے'' اس حالت میں یہ بات کچھ فضول ہی محسوس ہوتی ہے کہ میں اور آپ کسی بحث میں الجھیں، میں اپنا نقطۂ نظر پوری وضاحت کے ساتھ اپنی کتابوں اور اپنے مضامین میں بیان کر چکا ہوں، انکو پڑھ کر اگر آپ اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ میں نے دین کو سرے سے ٹھیک سمجھا ہی نہیں ہے اس نقطۂ نظر سے براءت کا اعلان کر دیجئے، اور جو کچھ آپ سمجھتے ہیں اس کی تبلیغ مثبت طور پر شروع کر دیجئے تاہم اگر آپ

۱...... تعبیر کی غلطی ص ۵۴، مطبوعہ طیب اکیڈمی لاہور.

۲...... تعبیر کی غلطی ص ۱۴۷، مطبوعہ طیب اکیڈمی لاہور.

میری تعبیر کی غلطیاں ہی واضح کرنا ضروری سمجھتے ہوں، تو میں اس سے بھی آپ کو روکتا نہیں ہوں آپ اپنی یہ کتاب شائع کر سکتے ہیں[۱] اس کے بعد خانصاحب نے سید صاحب کی خدمت میں خدا کا واسطہ دے کر اور آخرت کی جواب دہی کا احساس دلا کر لکھا کہ اگر آپ کے نزدیک میں ناحق پر ہوں اور آپ حق پر ہیں تو حق ایک امانت ہے اور اسکا مستحق وہ ہے جو اس سے محروم ہے اور آپکے نزدیک میرے پاس حق نہیں ہے اور میں اسکو آپ سے مانگ رہا ہوں آپکے ذمہ لازم ہے کہ مجھے حق عنایت فرمائیں میں وعدہ کرتا ہوں کہ اس پر سنجیدگی سے غور کروں گا اور سمجھ میں آجانے پر اس کے قبول کرنے سے کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوگی[۲]۔

مگر سید صاحب نے وہ حق عنایت نہیں فرمایا، اور جواب میں عتاب کا اظہار فرما کر اعتراضات کو حل کرنے سے انکار فرما دیا[۳] جن پر خانصاحب نے ان اعتراضات کو شائع کر دیا جس کا نام ہے ''تعبیر کی غلطی'' اس میں یہ سب مراسلت بھی مذکور ہے پانچ سو سے زائد صفحات پر مشتمل ہے، سید صاحب کی کتاب (قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں) پر پورا تبصرہ اور اس کا رد ہے، اس میں بتلایا گیا ہے کہ سید صاحب نے اپنی تمام تحریک کی بنیاد اس بات کو قرار دیا ہے کہ، الٰہ، رب، عبادت، دین، یہ چار بنیادیں ہیں جن کا مفہوم عرب تو قرآن کے نزول کے وقت سمجھتے تھے لیکن کچھ روز کے بعد اکثر امت سے ان کا مفہوم اوجھل ہو گیا، تین چوتھائی امت کے ذہن سے صحیح مفہوم رخصت ہو کر محدود اور غیر واقعی مفہوم ذہنوں میں سما گیا پھر ان چاروں کا مفہوم سید صاحب نے بیان فرمایا تو گویا تیرہ صدی تک امت اصل مفہوم سے ناآشنا رہی اور اب مودودی صاحب نے اصل مفہوم سے آشنا کیا، اس پر خانصاحب نے بتایا ہے کہ سید صاحب نے جو کچھ ان چاروں اصطلاحات کی تشریح کی ہے وہ خود ہی غلط ہے اور

---

[۱]..... تعبیر کی غلطی ص ۱۴۸، مطبوعہ طیب اکیڈمی لاہور.

[۲]..... تعبیر کی غلطی ص ۱۴۹، مطبوعہ طیب اکیڈمی لاہور.

[۳]..... تعبیر کی غلطی ص ۱۵۴، مطبوعہ طیب اکیڈمی لاہور.

قرآن کی رو سے غلط ہے، نہ 'الٰہ' کا صحیح مفہوم بتایا، نہ ''رب'' کا، نہ ''عبادت'' کا، نہ ''دین'' کا یعنی مودودی صاحب جس چیز کو ''الٰہ'' کہتے ہیں وہ قرآن کی روشنی میں ''الٰہ'' نہیں، جس کو ''رب'' کہتے ہیں وہ ''رب'' نہیں، جس کو ''عبادت'' کہتے ہیں وہ ''عبادت'' نہیں، جس کو وہ ''دین'' کہتے ہیں وہ ''دین'' نہیں[1]۔

امید ہے کہ اس کتاب سے کافی بصیرت حاصل ہوگی۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

مختصر الفاظ میں جماعت اسلامی کا تفصیلی جائزہ

(ایک خط کے جواب میں)

محترمی زید احترامہ.............................السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال:- جماعت اسلامی تقریباً ۲۵ رسال سے تشکیل یافتہ صورت میں کام کر رہی ہے اسکے پمفلٹ اخبار، رسالے، کتابچے، کثیر تعداد میں شائع ہو چکے ہیں اور شائع ہوتے رہتے ہیں، اس کا دستور بڑی اہمیت کے ساتھ مرتّب کیا گیا، نصب العین اور طریق کار بھی تجویز کیا گیا، جو حضرات مفکّر اور اہل قلم اس میں شریک ہوئے انہوں نے بڑی جد و جہد سے اسکی حمایت کی، دوسرے حضرات اہل علم نے اسکو قبول نہیں فرمایا، کچھ نے اپنی نجی مجلسوں میں اسپر نکیر کی، سوالات پیدا ہوئے، بات زیادہ بڑھی تو جلسوں تک کی نوبت آئی اور بڑے بڑے عام جلسوں میں تقریریں کی گئیں اور جماعت کی جو چیزیں کتاب اور سنت سے ٹکراتی تھیں ان کو پیش کیا گیا، پھر سوالات تحریری شکل میں آنے شروع ہوئے انکے جوابات دئے گئے مستقل رسالے رد میں لکھے گئے، ان رسائل و جوابات کا بھی اچھا خاصا ذخیرہ ہو گیا، مگر نہ اتنا کہ جماعت اسلامی کے لٹریچر کے ہم پلہ ہو سکے، جماعتی لٹریچر کے مقابلہ میں یہ رد نہ ہونے کے

[1]..... ملاحظہ ہو تعبیر کی غلطی ص۱۸۷، مطبوعہ طیب اکیڈمی لاہور.

برابر ہے، دیوبند، سہارنپور، تھانہ بھون، رام پور، علی گڑھ، اعظم گڑھ، مونگیر وغیرہ مقامات سے بھی جماعت کا رد لکھا گیا اور دلائل قویہ پیش کئے گئے، دونوں طرف کے حضرات کو بار بار غور وخوض کا موقعہ ملا، بعض مقامات پر تبادلۂ خیال کی بھی نوبت آئی، امیر جماعت سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے مخالفت کرنے والے حضرات کی کسی تحریر وتقریر کو حق اور نیک نیتی پر محمول نہیں کیا، کبھی فرمایا کہ یہ لوگ الیکشن کی وجہ سے ہماری مخالفت کرتے ہیں، کبھی لکھا کہ یہ جماعتی تعصّب میں مبتلا ہیں کبھی کہا کہ یہ قرآن وحدیث کو نہیں سمجھتے، ان کا ایمان محض تقلیدی ایمان ہے، انہوں نے اپنا ایمان اکابر کے سپرد کر رکھا ہے خدا کے سپرد نہیں کیا، انکے دلوں میں خوفِ خدا نہیں، یہ جو کچھ اعتراض کرتے ہیں وہ جھوٹ ہے، افتراء ہے، بددیانتی ہے، یہ لوگ نفس پرستی میں مبتلا ہیں، اپنی غلطیوں کو دین وتقویٰ بنا کر پرستش کرتے اور کراتے رہتے ہیں اسکو چھوڑ کر نیا دین قبول کرنا ان کیلئے آسان کام نہیں ہے، یہی تو وہ جہاد اکبر ہے جس کے اہل بہت کم ملتے ہیں، ان لوگوں کیلئے آزمائش کا وقت آ گیا ہے جو حق پرست ہیں وہ ہمارے ساتھ رہیں گے اور جو اشخاص پرست ہیں وہ ہم سے الگ ہو جائیں گے میں تو سمجھتا ہوں کہ خدا نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ ان کو دین کی خدمت کی توفیق ہی نہیں دے گا بلکہ جن فتنوں کی خدمت کر رہے ہیں انہیں میں مشغول رہیں گے، وغیرہ وغیرہ، غرض کسی کے اختلاف کو حق پر محمول نہیں کیا، لیکن جماعت کے اونچے حضرات نے بہر حال غور کیا کچھ پر اپنی غلطی منکشف ہوگئی وہ جماعت سے علیٰحدہ ہو گئے کچھ کو دیر لگی اور وہ پندرہ بیس سال تک جماعت میں عہدوں پر فائز رہے اور پوری ذمہ داری کے ساتھ نیک نیتی سے خدمات انجام دیتے رہے اس کے بعد ان پر اپنی غلطی منکشف ہوئی اور وہ جماعت سے علیٰحدہ ہو گئے، علیٰحدہ ہونے والوں کو جماعت نے جن خطابات سے نوازا وہ آپ سے مخفی نہیں ہوں گے، یہ دین سے ہٹ گئے، خدا سے منہ موڑ لیا مرتد ہو گئے (نعوذ باللہ) جماعت سے علیٰحدہ ہونے والوں کی تفصیلی فہرست بھی آپ کے علم میں ہوگی، وہ ایسے بلند پایہ لوگ ہیں جن کے متعلق نام بنام سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے

تحریر فرمایا تھا کہ میرے ساتھ ایسے ایسے اہل علم واہل قلم ہیں کہ اگر میری کوئی بات بھی غلط ہوتی تو یہ لوگ مجھے فوراً روک دیتے اور آئندہ بھی میرا کوئی غلط قدم اٹھے گا تو مجھے فوراً روک دیں گے، یہ کھلی علامت ہے اس بات کی کہ جو کچھ میں نے کہا اور اختیار کیا وہ حق ہے اب تلاش کر کے دیکھئے کہ اس دستور بنانے والوں اور تشکیل کرنے والوں اور جماعت کا سنگ بنیاد رکھنے والوں میں سے مودودی صاحب کے ساتھ کتنے آدمی باقی رہ گئے، مولانا امین احسن صاحب نے لکھا ہے کہ شاید ایک دو تبرّک کے طور پر باقی ہوں ورنہ سب الگ ہوگئے کسی نے خاموشی اختیار کی، کسی نے جماعت کی خامیوں اور گہری غلطیوں اور گمراہیوں کو تفصیل سے بیان کیا، الفرقان لکھنؤ کے وہ فائل دیکھئے جس میں مولانا منظور احمد صاحب نعمانی نے اپنی علیٰحدگی کے اسباب کو بیان کیا ہے اور کس طرح توبہ کی، معلوم ہوتا ہے کہ سخت ترین گمراہی وضلالت میں دیر تک پھنسے رہے جس سے خدا کے سامنے عہدہ برآ ہونے کی صورت نہیں تھی، مولانا امین احسن صاحب کا میثاق ملاحظہ کیجئے وہ لکھتے ہیں کہ میں سولہ سال تک ایک راہ گم کردہ قافلہ کا ساتھ چھوڑ کر آرہا ہوں،" مولانا عبدالغفار صاحب حکیم شمس الحسن بھی علیٰحدہ ہوئے اور اسباب علیٰحدگی بیان کئے، مولانا مدنیؒ نے دستور مودودی کے سلسلہ میں جو کچھ لکھا ہے اس کی تردید بہت زوردار طور پر کی گئی ہے اور جماعت اسلامی کے بہت سے اہل قلم نے کی ہے نیز دستور کا وہ چھوٹا سا ٹکڑا لے کر بہت سے علماء سے دریافت کیا ہے اور فتوے حاصل کئے ہیں جنمیں سے بعض کے حوالے آپنے بھی دیئے ہیں، حتیٰ کہ اس کی تردید میں حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب نے مستقل ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس کا نام ہے "کیا جماعت اسلامی حق پر ہے" مگر خدا کی قدرت کہ جیسے ہی وہ کتاب شائع کی ویسے ہی اپنی غلطی ان پر منکشف ہوئی اور جماعت اسلامی سے علیٰحدہ ہوگئے اور اپنے لکھے ہوئے گذشتہ مضامین کے کفارہ میں اب تک مسلسل مشغول ومنہمک ہیں ملاحظہ کیجئے، المنبر، لائل پور، اور جماعت کی گمراہی صرف دستور کی دفعہ:۶ رکی وجہ سے تھی جس کو مولانا مدنیؒ نے واضح فرمایا تھا اور اس کی تردید حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب

نے ''کیا جماعت اسلامی حق پر ہے'' کے ذریعہ کر دی تھی اور جماعت کی گمراہی ختم ہوکر حقانیت ثابت ہو چکی تھی تو حکیم عبدالرحیم اشرف کی توبہ اورتحریر سے اس تردید کی تردید ہوکر وہ گمراہی پھر لوٹ آئی، غور طلب ہے کہ مولانا مدنیؒ نے دستور کی دفعہ:۶ رکی تردید میں حق صریح (آیت قرآنیہ واحادیث نبویہ کو پیش کیا ہے) اور آپ اس کی مخالفت میں اقوال اشخاص کو پیش کرتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ آپ نے معیارحق اشخاص کو قرار دیا ہے حق سے اشخاص کو نہیں پرکھا، بات دراصل یہ ہے کہ تنقید سے جو کچھ جماعت اسلامی کا مقصد ہے اور لٹریچر میں پھیلا ہوا ہے، کہ کس بری طرح تخریبی تنقید وتنقیص تجہیل، تحمیق کرتی ہے، اسی کی روشنی میں دفعہ:۶ رکا سوال کیا جائے تو ہرگز ہرگز وہ جواب نہ ملے جو آپ نے نقل کیا ہے اور جماعت نے اپنی تائید میں شائع کیا ہے، بلکہ صاف اور صریح جواب ہر ذی علم سے یہی ملے گا جو کہ مولانا مدنیؒ نے تحریر فرمایا ہے آپ نے دونوں طرف کی کتابیں دیکھیں جن کی شرکت کو مودودی صاحب نے معیار حق قرار دیا تھا۔

وحیدالدین صاحب اعظم گڑھ نے سوا پانچ سو صفحات کی کتاب ''تعبیر کی غلطی'' لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں، رب، الٰہ، دین، عبادت، کی تعبیر ہی مودودی صاحب نے غلط کی ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

تحریک جماعت اسلامی کا خلاصہ

سوال:- جماعت اسلامی کا کیا حکم ہے؟ کیا ان کی کتابوں کی خرید وفروخت درست ہے یا نہیں، نیز انکی کتب کا مطالعہ کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب بانی جماعت اسلامی نے ایک انٹرویو کے دوران ایک

سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ میری عمر سولہ سال کی تھی جب میں نے کالج چھوڑا پھر آوارہ خوانی شروع کی کہ جو کچھ سامنے آیا پڑھ ڈالا، اس کا بہت برا اثر میرے دل ودماغ پر پڑا (کہ خدا پر سے یقین ہٹ گیا، عقائد بے معنیٰ نظر آتے تھے وغیرہ وغیرہ)

چونکہ عربی زبان پر عبور کافی تھا اس لئے براہ راست کتاب وسنت کا مطالعہ کیا، تشکک اور ارتیاب کے پردے چاک ہوتے گئے اور یقین مستحکم ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔

مودودی صاحب سے کسی نے دریافت کیا کہ آپنے کہاں اور کس سے علم حاصل کیا اس کا جواب دیا کہ یہ بات مجھ سے دریافت کرنے کی نہیں، یہ بات تو ان حضرات سے پوچھنے کی ہوتی ہے جن کے علم کیلئے چند ناموں کا گنا دینا کافی ہے (جیسے حدثنا فلان عن فلان عن فلان) آپ مجھ سے یہ نہ پوچھئے بلکہ میرا کام دیکھئے میرا کام چھپا ہوا ہے چُھپا ہوا نہیں، اس کو دیکھ کر ہر شخص اندازہ کر سکتا ہے کہ میں نے کتنا علم حاصل کیا ہے، اس کو کتنا ہضم کر سکا ہوں[1]۔

کسی نے مودودی صاحب سے دریافت کیا تھا کہ آپنے جو کچھ بیان کیا ہے صدیاں گذر گئیں ہیں کسی نے وہ بیان نہیں کیا اور بڑے علماء ومشائخ نے آپکے بیان کے بعد بھی اس کو قبول نہیں کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سب اکابر دین غلطی پر ہیں یا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ حق کے نام پر کوئی غلط چیز پیش کر رہے ہیں۔

مودودی صاحب نے اس کا جواب دیا کہ میں نے دین کو حال یا ماضی کے اشخاص سے سمجھنے کے بجائے ہمیشہ قرآن وسنت ہی سے سمجھنے کی کوشش کی ہے اس لئے میں کبھی یہ معلوم کرنے کیلئے کہ خدا کا دین مجھ سے اور ہر مؤمن سے کیا چاہتا ہے یہ دیکھنے کی کوشش نہیں کرتا کہ فلاں اور فلاں بزرگ کیا کہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں، بلکہ صرف یہ دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں کہ قرآن کیا کہتا ہے اور رسول ﷺ نے کیا کہا۔ (ترجمان[2] القرآن)

[1]...... رسائل ومسائل ص ۴۹۹ ج ۲، طبع لاہور.

[2]...... ترجمان القرآن جلد ۲۶، عدد ۳/۴/۵/۶، ص ۱۴۱، دار الاسلام پٹھان کوٹ پنجاب،

اس سے معلوم ہوا کہ مودودی صاحب نے خدا کے دین کو نہ زمانۂ حال کے کسی شخص یعنی استاذ سے سمجھا نہ زمانۂ ماضی چودہ سو سال میں کوئی شخصیت ایسی گذری جس سے وہ خدا کے دین کو سمجھ سکتے، قرآن کریم کا مطالعہ بھی خود ہی بغیر استاد کے کیا ہے اور سنت کا بھی، ان کے نزدیک قرآن کریم کا مطلب سمجھنے کیلئے نہ حدیث کی ضرورت ہے نہ تفسیر کی، چنانچہ لکھتے ہیں۔

''قرآن اور سنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے'' مگر تفسیر وحدیث کے پُرانے ذخیروں سے نہیں، انکے پڑھانے والے ایسے ہونے چاہئیں، جو قرآن وسنت کے مغز کو پا چکے ہوں (تنقیحات[1])

بغیر تفسیر وحدیث کے قرآن کریم کو جو سمجھنے کا طریقہ مودودی صاحب نے تلقین کیا ہے وہ یہ ہے:

قرآن کو پوری طرح سمجھنے کی بہترین صورت صرف یہ ہو سکتی ہے کہ اس کا خواہش مند پہلے تو یہ سمجھے کہ الہام اسی پر نازل ہو رہا ہے اور پھر وہ یہ سمجھ کر پڑھے کہ وہ خود اس الہام کو نازل کر رہا ہے[2]۔

چنانچہ اس کا اثر یہ ہے کہ جماعت اسلامی سے وابستہ ایک صاحب اپنے لڑکے کو فہم دین کی دعوت اس طرح دیتے ہیں۔

''بیٹا کہنا یہ تھا کہ جب قرآن پڑھو تو یہ سمجھو کہ یہ قرآن تم پر اتر رہا ہے یعنی اللہ تعالیٰ خود تم سے ہم کلام ہے۔ (دعوت[3] دہلی)

الحاصل......مودودی صاحب اوران کی قائم کردہ جماعت اسلامی کے نزدیک خدا کا دین سمجھنے کیلئے نہ حال وماضی کے کسی شخص کی ضرورت ہے نہ حدیث وتفسیر کی حاجت ہے اور نہ

---

[1]...... تنقیحات ص ۱۸۰، مطبوعہ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی دھلی.

[2]...... نوائے پاکستان ص ۴۴/ستمبر ۱۹۵۵ء

[3]...... دعوت دھلی ج ۱۱، شمارہ ۱۹۲۵ سہ روزہ.

فقہ وکلام کی ضرورت ہے بلکہ دنیا میں اسلام، ایمان، دینداری، توحید، رسالت، اسوہ، سنت، بدعت کا جو مفہوم پھیلا ہوا ہے مودودی صاحب کے نزدیک سب غلط ہے[1]، جیسا کہ ترجمان جلد ۲۶/ میں ہے "کوئی شخص ان امور کی اصل حقیقت سے واقف نہیں، اور فقہاء و متکلمین نے غلط مفہوم عوام کے ذہن میں راسخ کرنے کیلئے فقہ وکلام کی کتابیں تصنیف کی ہیں اور دین میں تحریف کر کے بے دینی کو دین بتایا ہے، جیسا کہ ترجمان[2] جلد ۲۶/ میں ہے اسی لئے ان کے نزدیک جماعت اسلامی میں داخل ہونے کیلئے تجدید ایمان ضروری ہے اور کوئی بڑے سے بڑا عالم اور شیخ طریقت بھی اس سے مستثنیٰ نہیں، اسی لئے جو شخص ان کی جماعت میں داخل ہونے کے بعد جماعت سے نکل جائے اس پر یہ لوگ ارتداد کا حکم لگاتے ہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

"یہ وہ راستہ نہیں ہے جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا دونوں یکساں ہو نہیں یہاں پیچھے ہٹنے کے معنیٰ ارتداد کے ہیں، خدا کی طرف سے پیٹھ موڑنے کے ہیں،" (جماعت اسلامی کا پہلا[3] اجتماع)

جماعت ہند کے ایک اہم ذمہ دار کی کتاب "تنقیدات" میں ہے، یہاں تبلیغ اسی مشنری ڈھنگ کی ہے جیسے عیسائیوں، ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے آئے دن ہوتی رہتی ہے، پس مذاہب چند بے جان عقائد، بے معنی منتر اور بے مقصد حرکات کی معجون سی بنے ہوئے ہیں، پنڈت، پادری، یا گرنتھی اور مولوی اپنے اپنے ذہنی کارخانوں کی معجونیں لئے پھرتے ہیں، ڈگڈگی بجائی لوگوں کو جمع کیا اور اپنی معجون کے حق میں گا، گا کر اور تھرک تھرک کر ایک رنگین تقریر کر ڈالی۔

نیز ایک صاحب نے مودودی صاحب کی خدمت میں رہ کر ایک کتاب تصنیف کی جس کو مودودی صاحب نے بہت پسند کیا ہے اس کا نام "معرکۂ اسلام و جاہلیت" ہے اس میں

---

[1]..... ترجمان القرآن جلد ۲۶/عدد ۳/۴/۵/۶ ص ۲۷۴

[2]..... حوالۂ بالا

[3]..... جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع ص: ۹،

چن چن کر ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے متعلق لکھا ہے جنکے افضل اور جنتی ہونے اور مستحق خلافت ہونے کی بشارتیں صحیح احادیث میں نبی اکرم ﷺ نے دی ہیں کہ ان پر بار بار جاہلیت کے حملے ہوتے تھے جس کی وجہ سے غیر دینی جذبات بھڑکتے اور وہ نا کردنی، غلط، خلاف اسلام حرکت کر گذرتے تھے۔[1]

اور مودودی صاحب نے ایک مستقل قاعدہ کلیہ کے طور پر ترجمان القرآن میں لکھا ہے کہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام و جاہلیت کے درمیان کوئی بیچ کی راہ نہیں ہے اب پڑھنے والا سوچتا ہے کہ جن اکابر صحابہؓ کو نبی اکرم ﷺ نے خود براہ راست دین کی تعلیم دی، ایک ایک چیز کو سکھایا اور ان پر اعتماد کر کے دین کی پوری امانت ان کے سپرد فرمائی اور تبلیغ دین کا ان کو ذمہ دار ٹھہرایا اور آئندہ آنے والوں کیلئے ان کو مقتدا بنایا، جماعت اسلامی کے نزدیک انکے پاس بھی پورا صحیح دین نہیں تھا بلکہ ان پر جاہلیت کے حملے ہوتے تھے اور جاہلیت تو بالکل اسلام کی ضد ہے، تو پھر انہوں نے امت کو اسلام پہونچایا، یا اسلام کی ضد پہونچائی، انہیں کے پہونچانے سے امت کے پاس اسلام پہنچا مگر مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے نزدیک کسی کے پاس بھی صحیح دین اسلام نہیں پہونچا، تقریباً چودہ صدیاں اس گہری گمراہی بے دینی اور ضلالت میں بیت گئیں، کہ لوگ بے دینی کو دین سمجھتے رہے، اور اسلام کی ضد کو اسلام سمجھتے رہے۔

اب مودودی صاحب نے اسلام کو صحیح طور پر پیش کیا ہے تو ظاہر ہیکہ ایسے بانی جماعت اور ایسی جماعت کو اہل سنت والجماعت سے کیا تعلق ہے، ایسی کتابیں جن میں یہ سب کچھ بھرا ہوا ہو خریدنا اور فروخت کرنا کب درست ہوسکتا ہے اور ایسے لوگوں سے دینی تعلق کیسے رکھا جاسکتا ہے۔[2]

---

[1]..... معرکہ اسلام وجاهلیت از صدرالدین اصلاحی ص ۸۱، ۸۲، ۶۷، ۴۳، ۷۵.

[2]..... واستدل بعضهم بالآية القول بان لهو الحديث الكتب الّتی اشتراها النضر بن الحارث علی حرمة مطالعة كتب تواريخ الفرس القديمة وسماع ما فيها وقراء ته وفيه بحث ولا يخفی ان فيها من الكذب ما فيها فالاشتغال بها لغير غرض دينی خوض فی الباطل وعده ابن نجيم فی رسالته فی بيان المعاصی من الصغائر، (روح المعانی ص: ۱۱۹، ۱۲۰/ ۱۲، الجزء الحادی والعشرون، سورۂ لقمان تحت آيت: ۶، مطبوعه دالفكر بيروت.

مودودی صاحب کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' کو دیکھئے کہ کس کس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کونشانۂ ملامت بنا رکھا ہے[1]، پھر صحابہ کرامؓ کے بعد کسی اور کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے، مسلمانوں نے جس جس جماعت جس جس فرد کے ساتھ دینی عقیدت قائم کر کے ان کو اپنا رہنما تسلیم کیا ان پر مودودی صاحب نے ایسی تخریبی تنقیدیں کی ہیں کہ جس سے ساری عقیدت ختم ہو کر طبیعتوں میں نفرت بیٹھ جائے جو شخص اپنے زمانہ کا عام طرز خیال بدلنا چاہتا ہو اور لوگوں کی روش میں اصولی تغیر پیدا کرنا چاہنے کا خواہشمند ہو وہ مجبور ہے کہ ابتداء میں تعمیری افکار کو آہستہ آہستہ بتدریج اور باقساط پیش کرے، تخریبی تنقید کے بغیر وہ الفت وشیفتگی دور نہیں کی جا سکتی جو لوگوں کو رائج الوقت تخیلات اور طریقہائے عمل سے طبعی طور پر ہوا کرتی ہے اور جب تک یہ الفت دور نہ ہو ان کے دماغ کسی نئی بنیاد پر تعمیری نقشہ سوچنے اور سمجھنے کیلئے تیار نہیں ہو سکتے، لہٰذا تخریب کے بغیر یا ناکافی تخریب کے ساتھ نئی تعمیر کا نقشہ پیش کر دینا سراسر نادانی ہے۔ (ترجمان[2] القرآن جلد ۱۴ عدد ۲ ص ۱۳۴)

اس اصول کی بناء پر دستور میں تجویز کیا گیا ہے کہ رسول خدا کے سوا کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے، یہ بنیادی عقیدہ ہے اس کے پیش نظر کسی کو بخشا نہیں جائے گا۔

اسی وجہ سے صحیح بخاری شریف پر بھی تنقید کرتے ہوئے ایک حدیث کے متعلق لکھ دیا ہے ''یہ جھوٹ ہے'' مہمل افسانہ ہے۔ (رسائل[3] ومسائل ج ۲ ص ۳۶)

اور تفہیم القرآن میں حضرت یونس علیہ السلام پر بھی سخت تخریبی تنقید کی ہے[4]، مودودی صاحب تخریبی تنقید کے زور میں وہ چیزیں بھی اپنا لیتے ہیں، جن کو اہل باطل نے اختیار کیا ہے۔

---

[1]...... خلافت و ملوکیت ص ۱۰۹، ۱۱۶، ۱۷۳، ۱۷۸، مطبوعہ لاہور.

[2]...... ترجمان القرآن ج ۱۴، عدد ۲، ص: ۱۳۴، مطبوعہ لاہور،

[3]...... رسائل ومسائل ص: ۲/۳۷، تفسیر آیات تاویل حدیث، مطبوعہ لاہور.

[4]......پس جب نبی ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا اور اللہ کے مقرر کردہ وقت سے پہلے بطور خود اپنی جگہ سے ہٹ گیا تو اللہ تعالیٰ کے انصاف نے اس کی قوم کو عذاب دینا گوارا نہ کیا کیونکہ اس پر اتمام حجت کی قانونی شرائط پوری نہیں ہوئی تھیں (تفہیم القرآن ص: ۲/۳۱۲، ۲/۳۱۳، سورۂ یونس تحت آیت: ۹۸، مطبوعہ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی ہند دھلی طبع سوم)

کبھی انکی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خوارج کی محفل میں ہیں اور ان کی تائید کررہے ہیں اور جو آیات کفار کے حق میں نازل ہوئی تھیں ان کو مسلمانوں پر اوران کے مقتداؤں پر چسپاں کررہے ہیں[۱] کبھی خیال آتا ہے کہ روافض کی مجلس میں ہیں اور خلفاء راشدینؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ کی ذوات مقدسہ میں کیڑے ڈال رہے ہیں[۲] کہیں تصور ہوتا ہے کہ مرزائیوں کے دربار میں ہیں۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کو عقیدۂ تثلیث سے مربوط کررہے ہیں[۳]، کہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ معتزلہ کی ہنگامہ آرائیوں میں گنہ گار مسلمانوں کو ایمان سے عاری ہونے کا نوٹس دے رہے ہیں[۴]، اور جہاں جس مقصد کیلئے مناسب سمجھتے ہیں اپنی فہم کے مطابق کسی آیت یا کسی حدیث یا کسی قول کا بھی سہارا لے لیتے ہیں تا کہ دیکھنے والا سمجھے کہ انکو تو حدیث سے بھی تعلق ہے اور کسی قول سے بھی استدلال کر لیتے ہیں، خدائے پاک انکو ہدایت دے اور انکی گمراہیوں کو ان پر واضح فرما کر توبہ کرنے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے اور جتنی گمراہی انکے ذریعہ سے پھیلی ہے اسکی اصلاح کی بھی توفیق دے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[۱]...... ملاحظه هو حقوق الزوجين ص ۹۵، مطبوعه مركزى مكتبه اسلامى دهلى،

[۲]...... ملاحظه هو خلافت و ملوكيت ص ۹۹، ۱۰۶، ۱۱۶، و معركهٔ اسلام و جاهليت ۶۷، ۸۲، ۴۳، ۱۴۷، و تجديد واحياء دين ص ۳۴، مطبوعه مركزى مكتبه اسلامى دهلى،

[۳]......عیسائیوں میں مسیح علیہ السلام کے جسم وروح سمیت اٹھائے جانے کا عقیدہ پہلے سے موجود تھا اور ان اسباب میں سے تھا جن کی بناء پر ایک بہت بڑا گروہ الوہیت مسیح کا قائل ہوا ہے (تفہیم القرآن ص ۴۲۰، جلد اول سورہ نساء آیت: ۱۵۸۔ مطبوعه مركزى مكتبه اسلامى دهلى،

[۴]......رہے وہ لوگ جن کو عمر بھر کبھی یہ خیال ہی نہیں آتا کہ حج بھی کوئی فرض ان کے ذمہ ہے، دنیا بھر کے سفر کرتے پھرتے ہیں............اور پھر بھی حج کا ارادہ تک ان کے دل میں نہیں گذرتا وہ قطعاً مسلمان نہیں ہیں جھوٹ کہتے ہیں اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور قرآن سے جاہل ہیں جو انہیں مسلمان سمجھتا ہے (خطبات حصہ چہارم ص ۲۸، بعنوان حج کی تاریخ)

ایضاً

سوال:- جماعت اسلامی کے بارے میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ بڑی اچھی جماعت ہے دین کی صحیح سمجھ اس جماعت میں حاصل ہوتی ہے مگر میرے بعض دوست کہتے ہیں کہ یہ جماعت اچھی نہیں ہے اس سے دور رہنا چاہئے حالانکہ میں نے ان کی کئی کتابیں پڑھی ہیں بظاہر کوئی قابل اعتراض بات نظر نہیں آئی آپ سے گذارش ہے کہ حکم اس جماعت کے متعلق ارشاد فرمائیں تاکہ یہاں کے لوگ ہدایت پائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

سید ابوالاعلیٰ مودودی بانی جماعت اسلامی نے باقاعدہ معتبر اساتذہ سے قرآن وحدیث کی تعلیم حاصل نہیں کی زیادہ تر ان کی معلومات اپنے مطالعہ سے ہے وہ اپنی رائے کے مقابلہ میں کسی کو معتبر نہیں سمجھتے بلکہ اپنی رائے کے ذریعہ موجودہ علماء اور گزشتہ فقہاء ومحدثین، اولیاء کرام، حتی کہ صحابہؓ کی ذوات مقدسہ پر بھی رکیک حملہ کرتے ہیں اور فہم دین میں ان کو ناقص تصور کرتے ہیں۔

بسا اوقات وہ اہل سنت والجماعت کے متفقہ مسلک سے ہٹ کر معتزلہ، خوارج، روافض، غیر مقلد، منکرین حدیث، مرزائیوں کی باتوں کو ترجیح دے کر اختیار کر لیتے ہیں، جس سے سخت گمراہی پھیلتی ہے اور ان سے متاثر لوگوں کے ذہن میں آہستہ آہستہ یہ بات قائم ہو جاتی ہے کہ چودہ صدی میں دین کو صحیح سمجھنے والا اور پورے دین کو اختیار کرنے والا کوئی شخص نہیں پیدا ہوا صرف مودودی صاحب نے پورے دین کو صحیح سمجھا ہے اور سب لوگوں کی غلطیوں کا پردہ چاک کیا ہے کیونکہ سب لوگ اپنی ناسمجھی، خودغرضی، ناخدا پرستی کی بناء پر دین کو غلط اور بے دینی کو دین سمجھے ہوئے تھے یہ تصور اتنا خطرناک ہے جس کی حد نہیں، ساری امت کو اور اس

کے دین کو ناقص اور غلط سمجھنا حضرت نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خدمات کو ختم کرنا اوران سے اعتماد کو ختم کردینا ہے۔ استغفر اللہ

معلوم نہیں کہ آپنے مودودی صاحب کی کیا کیا کتابیں دیکھی ہیں اور آپکے پاس قرآن کریم، حدیث شریف، تفسیر، اصول فقہ کے علوم کس قدر ہیں جن کے ذریعہ حق کو باطل سے پرکھا جاسکتا ہے۔

کیا ''خلافت وملوکیت'' کا آپنے مطالعہ نہیں کیا؟ جسمیں اونچے اونچے صحابہ کرامؓ پر کس قدر تخریبی تنقیدیں کی ہیں[1]، حالانکہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے انکی تعریف فرمائی ان کو جنتی قرار دیا[2]، ان پر اعتماد کرنے کیلئے حکم فرمایا[3]، ایسے حضرات مودودی صاحب کے نزدیک قابل اعتماد نہیں۔

ان کی دوسری کتابیں، تنقیحات، تجدید واحیاء دین، تفہیمات، رسائل ومسائل، میں بھی اس قسم کے مضامین بھرے ہوئے ہیں مگر ان کو مضمون نگاری میں مہارت ہے، عبارت آرائی میں عام طور پر لوگ بہک جاتے ہیں، انکے رد میں بھی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، مثلاً کشف حقیقت، تعبیر کی غلطی، مودودی مذہب، مودودی صاحب کے غلط نظریات، کھلی چٹھی، خدا جانے ایسی بھی کوئی کتاب آپ نے دیکھی ہے یا نہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... خلافت وملوکیت ص ۱۰۹، ۱۱۶، ۱۷۳، ۱۷۸، مطبوعہ لاہور،

[2]...... عن عبدالرحمن بن عوفؓ ان النبی ﷺ قال ابو بکر فی الجنة وعمر فی الجنة وعثمان فی الجنة وعلی فی الجنة وطلحة فی الجنة والزبیر فی الجنة وعبدالرحمن بن عوف فی الجنة وسعد بن ابی وقاص فی الجنه وسعید بن زید فی الجنة وابو عبیدة بن الجراح فی الجنة رواہ الترمذی وابن ماجه (مشکوة ص: ۵۶۶، باب مناقب العشرة، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، ترمذی شریف ص ۲۱۵/۲، ابواب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف، مطبوعه مکتبه بلال دیوبند، مسند احمد ص ۱۹۳/۱، حدیث عبد الرحمن بن عوف الزهریؓ، مطبوعه دارالفکر بیروت) (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تفہیم القرآن کا حکم، ڈاڑھی کی حد شرعی

سوال:-ولا تصل علی احد منهم مات ابداً ولا تقم علیٰ قبره (سورهٔ توبه)
اس آیت کی تفسیر میں سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں لکھا ہے کہ اس سے یہ مسئلہ نکلا کہ فسّاق وفجّار اور مشہور بالفسق کی جنازے کی نماز نہیں پڑھی جائے گی، یہ عبارت بعینہٖ تفہیم القرآن کی تو نہیں ہے لیکن اس کا مفہوم یہی ہے، اس تفسیر کو لے کر کچھ لوگوں نے ہماری بستی میں یہ اعلان کیا کہ جو شخص نماز نہیں پڑھے گا اس کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی جائے گی اور قبر کھودنے والوں پر یہ پابندی عائد کی گئی کہ جو قبر کھودیگا اس پر پندرہ روپے جرمانہ ہوگا۔

ہماری بستی میں ایک عالم صاحب بھی ہیں یہ سب باتیں ان کی عدم موجودگی میں ہوئیں کچھ دنوں کے بعد وہ گھر پر آئے تو انہیں ایک نئی بات معلوم ہوئی انہوں نے مودودی صاحب کی تفسیر کو دیکھا اور اپنی تقریر میں بیان کیا کہ یہ مودودی صاحب کی زیادتی ہے یہ آیت کفار اور منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے نہ کہ فساق وفجار کے بارے میں مودودی صاحب نے تفسیر بالرائے کی ہے جو سراسر ناجائز وحرام ہے نیز انہوں نے کہا کہ ان کی تفسیر کے مطابق خود

(حواشی صفحہ گذشتہ) **ترجمہ**:-حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ابوبکرؓ جنت میں اور عمرؓ جنت میں اور عثمانؓ جنت میں اور علیؓ جنت میں اور طلحہؓ جنت میں اور زبیرؓ جنت میں اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ جنت میں سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں اور سعید بن زیدؓ جنت میں اور ابوعبیدہ بن الجراحؓ جنت میں،

۳...... علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ، (مشکوة شریف ص: ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، مسنداحمد ص ۱۲۶/۴، حدیث العرباض بن سریةؓ، مطبوعه دارالفکر بیروت)

ترجمہ:-میری سنت کولازم پکڑلواور خلفائے راشدین مہدیین کی سنت کولازم پکڑلواورانکو دانتوں سے مضبوط پکڑلو۔

مودودی صاحب اس لائق نہیں ہیں کہ انکے جنازہ کی نماز پڑھی جائے، کیونکہ فاسق گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کہتے ہیں تو مودودی صاحب اتنے گناہ کبیرہ کے ارتکاب کرتے ہوں گے کہ ان کو خود بھی پتہ نہیں ہوگا، نیز مودودی صاحب کی ڈاڑھی حدودشرعیہ سے کم ہے اور وہ کھلم کھلا ڈاڑھی کٹاتے ہیں لہذا گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور مشہور بالفسق ہیں لہذا انکی جنازہ کی نماز نہ پڑھی جائے۔

عالم صاحب نے اپنی تقریر میں بیان کیا ہے کہ بے نمازی کے جنازے کی نماز نہ پڑھنا اگر چہ پوری زندگی میں کبھی نماز نہ پڑھی ہو بالکل حرام ہے اور کسی نے نہیں پڑھی اور بلا جنازہ کی نماز کے دفن کر دیا گیا سارے لوگ بستی کے گناہ گار ہوں گے لہذا ایسی زیادتی سے آپ لوگ باز آئیں کچھ دنوں تک بات رک گئی پھر عالم صاحب اپنے مدرسہ میں چلے گئے، جب وہ آئے تو بستی کے لوگوں نے جب دیکھا کہ بات تو معقول ہے اب کونسی ترکیب نکالی جائے تو لوگوں نے بہانا شروع کر دیا کہ ہم لوگوں نے صرف لوگوں کو دھمکانے کیلئے ایسا کیا تھا اس پر عالم صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ اس نیت سے ایسا کرنا بھی ناجائز ہے کیوں کہ آپ لوگ ایسی بستی سے تعلق رکھتے ہیں جس کا ہر معاملہ میں دوسری بستیاں اقتدا کرتی ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ دوسرے لوگ اسکو حقیقت پر محمول کر کے بلا نماز جنازہ کے کسی مسلمان کو دفن کر دیں جو بالکل ناجائز اور حرام ہے اسپر لوگوں نے پوچھا کہ اچھا کونسی شکل تبلیغ کیلئے اختیار کی جائے۔

مولانا نے کہا کہ ہر اولاد والے اپنی اولاد پر کنٹرول کریں، اولادِ بالغ اگر نماز نہیں پڑھتی ہے تو اس پر سختی کریں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ تبلیغی اصول کے مطابق گشت کریں اب اگر لوگ نماز نہیں پڑھتے تو آپ کا قصور نہیں ہوگا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ سوشل بائیکاٹ کر دیں۔

اب حل طلب یہ ہے کہ (۱) بے نمازی انسان کے جنازے کی نماز پڑھی جائے یا نہیں (۲) آیت بالا کن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی (۳) مودودی صاحب کی تفسیر صحیح ہے یا نہیں (۴) ڈرانے یا دھمکانے کی غرض سے جب کہ اندیشہ بھی ہو کہ دوسرے لوگ ہوسکتا ہے کہ حقیقت پر محمول کر کے بالکل جنازہ کی نماز نہ پڑھیں اعلان کرنا کہ جو نماز نہ پڑھے گا اس کے جنازے کی نماز نہیں پڑھی جائے گی ایسا کرنا جائز ہے یا نہیں (۵) ڈاڑھی کی حد شرعی کیا ہے (۶) لوگوں کو نمازی بنانے کیلئے شریعت کی رو سے کونسا طریقہ اختیار کیا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) نماز فرض عین ہے، بے نمازی سخت گنہ گار ہے[۱]، نماز جنازہ اس کی بھی ضروری ہے۔

الصلوٰۃ علیه فرض کفایة بالاجماع فیکفر منکرها لانکاره الاجماع کذافی البدائع والقنیة لقوله تعالیٰ وصل علیهم وقوله ﷺ صلو علیٰ کل بر وفاجر اھـ طحطاوی[۲] ص ۳۵۰

(۲) **ولا تصل علی احد منهم مات[۳] ابداً** منافقین کے متعلق ہے عبداللہ بن ابی ابن سلول رئیس المنافقین کا واقعہ کتب حدیث وتفسیر میں بہت مشہور ومعروف ہے کہ اسکے انتقال پر حضرت نبی کریم ﷺ نے اس کے جنازے کی نماز پڑھائی تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی،

---

[۱]...... الصلوۃ هی فرض عین علی مکلف بالاجماع وتارکها عمدا مجانة ای تکاسلا فاسق (الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۲/۴، کتاب الصلوۃ، مجمع الانهر ص۱۰۳/۲، کتاب الصلوۃ، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، من ترک الصلوۃ فقد اتی کبیرة عظیمة یعاقب علیها اعقابا شدیدا ان لم یتب، نفع المفتی والسائل ص۵۶، مطبوعه یوسفی لکھنؤ)

[۲]...... (طحطاوی علی المراقی ص۴۷۷، باب احکام الجنائز، مطبوعه مصر، البحرالرائق کوئٹه ص ۱۷۹/۲، کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، الدرالمختار مع الشامی زکریا ص ۱۰۲/۳، مطلب فی صلاة الجنازة)

[۳]...... سورة التوبه الآیة: ۸۴،

ترجمہ:- اوران میں کوئی مرجاوے تو اس پر کبھی نماز نہ پڑھئے (بیان القرآن)

پھر کسی منافق کے جنازے کی نماز نہیں پڑھائی۔[1]

(۳) مودودی صاحب کی تفسیر تفہیم القرآن میں بہت سی چیزیں جمہور اہل سنت والجماعت کے مسلک کے خلاف ہیں، عامۃ المسلمین کا اس کو پڑھنا یا سننا اعتقادی اور عملی گمراہی وغلطی کا موجب بن سکتا ہے اس لئے اس سے پرہیز لازم ہے، ہاں جو حضرات اہل علم ہیں کتاب وسنت کا علم با قاعدہ معتمد اساتذہ سے حاصل کر کے اس پر استحکام رکھتے ہیں اور صحیح وغلط میں تمیز کرنے کا ان کو ملکۂ راسخہ حاصل ہے ان کیلئے مضر نہیں، مگر مودودی صاحب نے آیت مسئولہ کے متعلق یہ نہیں لکھا جوان کے معتقدین نے عمل شروع کر دیا یہ عمل سراسر غلط اور فتنہ ہے اسکو مودودی صاحب کی طرف سے منسوب کرنا بھی غلط ہے، جو معتقدین اپنے اعتقاد میں حد غلو تک پہنچ جاتے ہیں وہ اس قسم کی غلطیوں میں اکثر مبتلا ہوتے ہیں پھر جو لوگ نعمت فہم سے محروم ہیں ان کا تو پوچھنا ہی کیا ہے وہ بے سمجھے ہی تقلید کرتے ہیں۔

مودودی صاحب نے اس آیت سے جو مسئلہ استنباط کر کے لکھا ہے وہ یہ ہے، اس سے یہ مسئلہ نکلا ہے کہ فسّاق وفجّار اور مشہور بفسق لوگوں کی نماز جنازہ مسلمانوں کے امام اور سربرآوردہ لوگوں کو نہ پڑھانی چاہئے، اور نہ پڑھنی چاہئے۔ (تفہیم[2] القرآن ص ۲۲۱)

مودودی صاحب کا ایسا کلیہ استنباط کرنا بھی غلط اور نصوص کے خلاف ہے اور انکے معتقدین کا ایسا سمجھنا کہ بالکل نماز جنازہ ہی نہ پڑھی جائے اور بلا نماز ہی انکو دفن کر دیا جائے نہ سربرآوردہ

---

[1]...... سبب نزول الآية فى عبدالله بن ابى بن سلول رأس المنافقين كما قال البخارى (تفسير ابن كثير ص۵۸۸ ج۲، مطبوعه احمد الباز مكه مكرمه، روح المعانى ص۱۵۳ ج۱۰، مطبوعه مصطفائى ديوبند، بخارى شريف ص۶۷۳، ۶۷۴، ج۲، كتاب التفسير، باب قوله استغفرلهم اولا تستغفر الخ، سورة التوبة آية: ۸۴، مطبوعه اشرفى ديوبند)

[2]...... تفهيم القرآن ص: ۲/۲۲۱، مطبوعه مركزى مكتبه جماعت اسلامى دهلى، سورهٔ توبه تحت آية: ۸۴.

پڑھے اور نہ کوئی اور پڑھے یہ بھی غلط اور اسکو مودودی صاحب کی طرف منسوب کرنا بھی غلط ہے۔

(۴) جب کہ یہ مسئلہ ہی غلط ہے تو اس کی دھمکی بھی غلط ہے اور جہاں اس غلطی میں مبتلا ہو کر بے نماز ہی جنازہ دفن کر دینے کا احتمال ومظنہ ہو اور لوگ اقتدا میں ایسا کرنے پر آمادہ ہوں اور قبر کھودنے والے پر جرمانہ تجویز کیا جائے جس سے یہ بھی احتمال ہو کہ مردہ دفن ہی نہ کیا جائے ویسے ہی پڑا ہوا سڑتا رہے جیسے مرا ہوا کتا، گدھا پڑا رہتا ہے تو ہرگز ایسی دھمکی اور اعلان کی بھی اجازت نہیں ہے۔

(۵) ڈاڑھی کی حد شرعی ایک قبضہ ہے امام محمدؒ نے کتاب الآثار میں سند کے ساتھ اس کو نقل کیا ہے[1]، اور فتح القدیر[2] اور درمختار[3] وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ ایک مشت تک پہنچنے سے پہلے کاٹنا یا کاٹ کر ایک مشت سے کم کرالینا کسی کے نزدیک بھی مباح نہیں کسی نے اس کو مباح قرار نہیں دیا، یہ اجماع کے درجہ میں ہے۔

(۶) عالم صاحب نے جو تدبیریں بتائی ہیں وہ اختیار کی جائیں اور اہل اللہ کی صحبت

---

[1]...... قال اخبرنا ابو حنيفة عن الهيثم عن ابن عمر انه كان يقبض على لحيته ثم يقص ما تحت القبضة قال محمدوبه ناخذ وهو قول ابى حنيفة (كتاب الأثار للامام محمد رحمه الله ص ۱۵۱، باب حف الشعر من الوجه، مطبع انوار محمدى لكهنؤ)

ترجمہ: -حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی داڑھی مٹھی میں پکڑتے تھے اور مٹھی سے نیچے حصہ کو کاٹ دیتے تھے، امام محمد نے فرمایا اس کو ہم اختیار کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کا بھی یہی قول ہے۔

[2]...... واما الاخذ منها وهى دون ذلك كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال فلم يبحه احد، (فتح القدير ص:۲/۳۴۸، كتاب الصوم، باب مايوجب القضاء والكفارة، مطبوعه درالفكر بيروت)

[3]...... الدر المختار على الشامى زكريا ص:۳/۳۹۸، باب مايفسد الصوم الخ، مطلب فى الاخذ من اللحية، الدرالمختار مع الشامى زكريا ص:۹/۵۸۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، عالمگيرى كوئٹه ص:۵/۳۵۸، كتاب الكراهية، الباب التاسع فى الختان الخ، البحر الرائق كوئٹه ص:۲/۲۸۰، كتاب الصوم، قبيل فصل فى العوارض.

اختیار کی جائے، ہر مکان اور مسجد میں اہل اللہ کی کتابیں سنانے کا انتظام کیا جائے، اکابر اہل اللہ کی خدمت میں جا جا کر کچھ وقت اپنی تربیت کیلئے گذارا جائے، اپنے احوال کی انکو اطلاع کر کے ہدایات حاصل کرنے اور ان پر عمل کرنے کی فکر کی جائے، انشاء اللہ صحیح ماحول بنے گا دین کا عام چرچا ہوگا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند

تفہیم القرآن کا حال

سوال:۔تفہیم القرآن میں کس کس جگہ اختلاف ہے اور یہ اختلاف کس کس قسم کا ہے براہ کرم تحریر کیجئے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) تفہیم القرآن میرے پاس نہیں ہے بغیر اس کو سامنے رکھے تفصیلی جواب نہیں لکھا جا سکتا، دوسرا سبب جو پہلے سبب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کتاب کہیں سے حاصل بھی کی جائے تو جواب کیلئے ہر چیز کے متعلق پوری بحث کی ضرورت ہوگی کہ یہ تفسیر فلاں حدیث کے خلاف ہے اس حدیث کی سند یہ ہے اس سند میں فلاں فلاں راوی ہیں اس راوی کے متعلق فلاں فلاں محدث نے ایسا ایسا کلام کیا اور یہ کلام فلاں فلاں کتاب میں موجود ہے اور سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے فلاں حدیث سے استدلال کیا ہے اور وہ حدیث محدثین کے نزدیک ایسی ہے کہ وہ فلاں حدیث سے متعارض ہے اور تعارض کے دفعیہ کی یہ صورت ہے کہ وہ راجح اور وہ مرجوح ہے اور وجہ ترجیح یہ ہے یا فلاں ناسخ ہے اور فلاں منسوخ ہے اور نسخ کی دلیل فلاں صحابی کی حدیث ہے، اس لئے کہ وہ متاخر الاسلام ہیں یا فلاں آیت کی تفسیر

خود فلاں آیت کے خلاف ہے یا فلاں صحابی کے اثر کے خلاف ہے یا اجماع کے خلاف ہے، یا فلاں آیت کی تفسیر بائبل سے ماخوذ ہے اور بائبل تحریف شدہ ہے پھر یہ کہ اس کی تحریف لفظی و معنوی ہے یا صرف لفظی ہے یا صرف معنوی ہے، غرض یہ بہت بڑا صحرا ہے اگر کوئی شخص علم تفسیر، شرح غریب، استنباط جرح وتعدیل، تطبیق، دفع تعارض، ناسخ ومنسوخ وغیرہ علوم سے واقف ہو تو اس کیلئے مختصر جواب بلکہ اشارہ بھی کافی ہوگا جیسے قانونی دفعات کی بحث کا حال ہوتا ہے کہ وکیل، بیرسٹر، جج وغیرہ کو اس کا سمجھنا سہل ہوتا لیکن اگر کوئی قانون سے ناواقف ہو اگرچہ بہت بڑا ڈاکٹر، انجنیئر ، طبیب، قاری، حاجی، ہو مگر قانونی دفعات کا بالتفصیل اس کو سمجھانا دشوار ہوتا ہے، اب تک اس کا کوئی حل سامنے نہیں آیا[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۸۶/۳/۲۶ھ

مودودی صاحب کا ایک فتویٰ

سوال:- مولانا مودودی صاحب سے ایک مسئلہ یہ پوچھا گیا، کہ کان میں دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹے گا یا نہیں؟ جواب دیا نہیں ٹوٹے گا، سائل نے پھر پوچھا انجکشن لگوانے سے؟ جواب دیا انجکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، سائل نے پھر پوچھا کہ اگر روزہ دار کے بھڑ ڈنک ماردے تو ڈنک کے مارنے سے سیال مادّہ اس کے جسم میں پہنچ جائے (انجکشن کی طرح) تو کیا حکم ہے؟ جواب دیا کہ میرے خیال میں روزہ نہیں ٹوٹے گا کیونکہ یہ ایسا ہے جیسے

---

[1]...... **تنبیہ**:- تفہیم القرآن پر تنقید وتحقیق کے لئے ملاحظہ ہو (۱) تقصیرات تفہیم مولفہ مفتی عزیز الرحمٰن صاحب بجنوری (۲) تفہیم القرآن سمجھنے کی کوشش مولفہ، مفتی عبدالقدوس صاحب رومی آگرہ (۳) تفہیم القرآن کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، مفتی جمیل الرحمٰن صاحب پرتاپ گڑھ،

کسی نے بھولے سے کھا پی لیا۔

کیا مسائل بالا میں جو حکم مودودی صاحب نے بتایا از روئے شرع درست ہے اور آخری مسئلہ میں جو قیاس کیا ہے وہ صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مودودی صاحب سے کسی نے فتویٰ دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ فتویٰ کسی مفتی سے پوچھو، یہاں دین کی بات میں بتاتا ہوں[۱]، ان سے کسی نے کہا تھا کہ آپ نے فلاں چیز کا فتویٰ دیا ہے تو جواب میں کہا کہ فتویٰ دینے کی غلطی میں نے کبھی نہیں کی[۲] انہوں نے ایک جگہ لکھا ہے کہ:

مجھے گروہ علماء میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں، میں نے جدید وقدیم دونوں قسم کے علوم کا کچھ کچھ حصہ حاصل کیا ہے، جس کی بنا پر میں نہ جدید گروہ کو پورے طور پر صحیح سمجھتا ہوں اور نہ قدیم کو میں نے دونوں پر پوری تنقید کی ہے[۳]۔

مودودی صاحب کا اصلی کام یہی ہے کہ سب پر تنقید کر کے ان کو نا قابل اعتماد قرار دے دیں اور اپنی رائے کی فوقیت سب پر جتا دیں اور اپنے ذہن سے اس کی ترجیح بھی ظاہر کر دیں، ان حالات میں انکے بیان کئے ہوئے مسائل شرعی فتویٰ کی حیثیت میں نہیں بلکہ مضمون نگاری کی حیثیت میں ہیں۔

مسئلہ یہ ہے کہ کان میں سیال دوا ڈالنے سے روزہ فاسد ہو جائے گا، آنکھوں میں ڈالنے سے فاسد نہ ہوگا، یہ دونوں مسئلے کتب فقہ شامی[۴]، کنز[۵]، فتاویٰ عالمگیری[۶] وغیرہ میں مذکور ہیں، مگر مودودی صاحب کے نزدیک ان کتابوں کے مسائل پر عمل کرنے والے جہنم میں ڈالے جائیں

۱..... ملاحظہ ہو ترجمان القرآن ص ۲۳۴ ج ۳۵، عدد ۳/۴، تفہیمات ص ۳۱۴ ج ۲، طبع اول، نماز اور خطبہ جمعہ کی زبان ص ۴۴۵ ج ۲، طبع سوم، رسائل و مسائل ۱۷۵ ج ۲.

۲..... رسائل و مسائل ص ۱۷۵ ج ۲، لاهور

۳..... ترجمان القرآن ص ۲۲۷ ج ۱۴ عدد ۳، (حاشیہ ۴/۵/۶ اگلے صفحہ پر)

گے، تو اس وقت ان کتابوں کے مصنفوں کو لعنت بھیجیں گے اور دعا کریں گے کہ یا اللہ ان کو دوہرا عذاب دے انہوں نے ہم کو گمراہ کیا ہم ان کی اطاعت کیوجہ سے صحیح راستہ پر نہیں چلے بلکہ بھٹک گئے۔[۱] (حقوق الزوجین)

بھڑ وغیرہ کے کاٹنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، منفذ سے کوئی چیز اندر نہیں پہنچتی انجکشن سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا اس میں بھی منفذ سے کوئی چیز نہیں پہنچتی الا یہ کہ جوف معدہ میں منفذ سے کوئی چیز پہونچائی جائے تو وہ مفسد صوم ہے، اصل وجہ منفذ سے جوف میں کسی چیز کا نہ پہونچنا ہے اس کو بھول سے کھانے پر قیاس کرنا غلط ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

فتاوی کی حیثیت مودودی صاحب کی نظر میں

محترم المقام..........حضرت مفتی محمود الحسن صاحب، زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال:- بعد سلام مسنون عرض ہیکہ مکتبہ نظام کرنیل گنج کانپور سے طبع شدہ آں محترم کا

(حواشی صفحہ گذشتہ) ۴...... اقطر فی اذنه دهنا......قضی (الدر المختار) لانه لا خلاف فی فساد الصوم به (شامی کراچی ص ۴۰۲ ج ۲، ملخصاً ص ۱۰۱ ج ۲ نعمانیه) ادهن او اکتحل او احتجم وان وجد طعمه فی حلقه (الدر المختار) لان الموجود فی حلقه اثر داخل من المسام الذی هو خلل البدن والمفطر انما هو الداخل من المنافذ (شامی ص ۳۹۵ ج ۲، کراچی، ص ۹۸ ج ۲، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم، نعمانیه دیوبند)

۵...... راجع کنز الدقائق ص ۶۸، ۶۹ کتاب الصوم. دار الاشاعة الاسلامية کلکته،

۶...... فتاویٰ عالمگیری کوئٹه ص ۲۰۴ ج ۱، کتاب الصوم، الباب الرابع فیما یفسد وما لا یفسد، خانیه علی هامش الهندیه ص ۲۱۰ ج ۱، الفصل السادس فیما یفسد الصوم، بزازیه علی هامش الهندیة کوئٹه ص ۹۷، ۹۸، ج ۱، الثالث فیما یفسده وما لا یفسده، بدائع ص ۲۴۳ ج ۲، کتاب الصوم مفسداته، طبع زکریا دیوبند.

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱...... ملاحظہ ہو حقوق الزوجین ص ۹۵، ۹۶، مذکورہ کتب فقہ پر زوردار تنقید ہے۔

جماعت اسلامی کے بارے میں ایک فتویٰ "تقلید اور جماعت اسلامی" نظر سے گذرا جسمیں آپنے مودودی صاحب ہی کی عبارتوں سے انکے مسلک اور انکی گمراہی کو واضح فرمایا ہے۔ جزاکم اللہ

اس طرح دیگر علماء کرام مثلاً حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ، حضرت مدنیؒ، حضرت مفتی مہدی حسن صاحب، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی وغیرہ نے بھی خود بانی تحریک کے اقوال اور اقتباسات کے پیش نظر جماعت اسلامی کی تحریک کو خطرناک اور عامۃ المسلمین کیلئے گمراہ کن قرار دے کر اس میں شرکت کو ناجائز بتلایا تھا اور اجتناب کلی کو ضروری قرار دیا تھا۔

(۱) اب سوال یہ ہیکہ ان بزرگوں کی تحریرات شائع ہو کر جماعت اسلامی کے ذمّہ داران تک پہنچنے کے بعد جماعت اسلامی کے ذمہ داران کا ان اقوال وتحریرات (کہ جن کی بنیاد پر اس تحریک کو مضر، گمراہ کن، واجب الاحتراز قرار دیا گیا تھا) کی اصلاح کرنا اور ان سے رجوع کرنا آپکے علم میں ہے یا نہیں؟ اگر جماعت اسلامی نے اصلاح اور رجوع کرلیا ہو تو براہِ کرم اس سے مطلع فرمائیں، اور اگر اُن اقوال واقتباسات سے رجوع نہ کیا ہو تو پھر یہ عرض ہے آج کل بہت سے مقامات پر جماعت اسلامی کا لٹریچر اور اسکی کتابیں پہنچ رہی ہیں، اس کا حلقۂ اثر وسیع ہو رہا ہے تو اسکو روکنا اور اسکی گمراہی سے لوگوں کو واقف کرانا ضروری ہے یا نہیں؟

(۲) بعض لوگ کہتے ہیں کہ جماعت اسلامی کے بارے میں اب علماء دیوبند کا وہ نظریہ نہیں رہا اس میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے، یہ بات کس حد تک صحیح ہے، بالخصوص آں محترم کی رائے گرامی جماعت اسلامی کے بارے میں حسب سابق ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

۱:- اکابر علماء کی جو تحریرات جماعت اسلامی سے متعلق شائع ہوئی ہیں ان کے سلسلے میں مودودی صاحب کی تحریر یہ ہے۔

''ایک صاحب نے مجھے مفتی سعید احمد صاحب کا مفصل فتویٰ جو ''کشف حقیقت'' کے نام سے چھپا ہے، بھیج دیا ہے اور اسکے ساتھ دو تین اشتہار بھی بھیجے، جن میں مولانا کفایت اللہ صاحب، مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی، مولانا اعزاز علی صاحب اور مفتی مہدی حسن صاحب کے فتوے درج تھے، اُن تمام فتوؤں کو دیکھنے کے بعد میری رائے بدل گئی، اب یہ حضرات اس مقام سے گذر چکے ہیں، جہاں انکو خطاب کرنا مناسب اور مفید ہو، سب سے زیادہ افسوس مجھے مولانا کفایت اللہ صاحب پر ہے کیونکہ میں ۲۳ رسال سے انکا نیازمند ہوں اور ہمیشہ انکا احترام کرتا رہا ہوں، افسوس کہ انہوں نے بھی جماعتی عصبیت میں آنکھیں بند کر کے یہ فتویٰ تحریر فرما دیا، باقی رہے دوسرے حضرات تو انکے فتوے پڑھ کر میں نے یہ محسوس کیا ہیکہ جس وقت یہ فتوے لکھے جارہے تھے اسوقت خدا کا خوف اور آخرت کی جواب دہی کا احساس شاید اُنکے قریب بھی موجود نہ تھا، خصوصاً مفتی سعید صاحب کے فتوے میں تو صریح بددیانتی کی بدترین مثالیں پائی جاتی ہیں، جنہیں دیکھ کر گھن آتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ میں ان حضرات کے ساتھ بڑا حسن ظن رکھتا تھا مگر اب اُن کے یہ فتوے دیکھ کر تو میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ بریلوی طبقہ کے فتوے باز وکافر ساز مولویوں سے انکا مقام کچھ اونچا نہیں ہے،'' (رسائل[1] ومسائل)

اور ''رسائل ومسائل'' ص ۵۱۳ ج ۲ رکسی نے مشورہ دیا تھا کہ آں حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ مولانا اعزاز علی صاحبؒ، مولانا محمد طیب صاحب، مفتی کفایت اللہ صاحبؒ، مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ، مولانا احمد سعید صاحبؒ، مولانا محمد زکریا صاحبؒ، مولانا عبداللطیف صاحبؒ سے خط وکتابت کر کے انہیں مشورہ دیں کہ اگر میرے متعلق یا جماعت کے متعلق کوئی

[1]...... رسائل و مسائل ص ۵۱۳ ج ۲، مطبوعہ اچھرہ لاہور،

استفتاء آپکے سامنے آئے تو پہلے جواب دینے سے آپ مجھ سے اصل حقیقت معلوم کر لیا کریں، اس مشورہ کے جواب میں تحریر مذکورہ امیر جماعت نے لکھی ہے۔

(۲) جماعت کے جن خلافِ حق نظریات وافکار کی بناء پر اوّل رائے قائم کی گئی تھی جب وہ نظریات وافکار موجود ہیں، ان کی اصلاح نہیں ہوئی تو وہ رائے بھی قائم ہے، اس میں بھی تغیر نہیں ہوا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

دیوبند کے ایک فتوے پر اعتراض اور اس کا جواب

بخدمت شریف جناب قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم، مہتمم دارالعلوم دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال:- یہاں بنگلور میں ایک ملا صاحب، مولوی کے، ایچ، ابراہیم نامی جو بال کی کھال نکالنے میں بڑے ہشیار ہیں اور جو مدتوں سے مولانا مودودی کی کتابوں سے عبارتوں کو نکال کر توڑ مروڑ کر کے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالتے ہیں، شروع شروع میں تو ان کی یہ چالبازی چلنے لگی مگر رفتہ رفتہ مخالفین میں سے ہی بہت سے لوگ خود انہیں کو اب ملامت کرنے لگے ہیں اور انہیں چار وناچار بنگلور چھوڑنا پڑا، چونکہ ان کی چالبازی کا اثر لوگوں میں سرد پڑ گیا ہے اس لئے انہوں نے اب بنگلور سے کچھ تیس میل دور ''اپی ننگڈی'' نامی شہر میں فتنہ کرنا شروع کر دیا ہے اور پھر سے مسلمانوں کو لڑانے کے درپے ہو گئے ہیں اور اب ایک نیا فتنہ کھڑا کیا ہے وہ یہ کہتے جا رہے ہیں کہ دارالعلوم کا وہ فتویٰ جو مفتی محمود احمد صدیقی صاحب نے جماعت اسلامی کے بارے میں ۱۹۶۵ء میں دیا تھا اسکے بارے میں دارالعلوم میں بہت بڑا جھگڑا ہو گیا اور اس فتویٰ کو منسوخ کر دیا گیا ہے۔

اور مفتی محمود صاحب کو دارالافتاء سے خارج کر دیا گیا ہے اور ایک نئے مفتی کو جو مفتی محمود حسن صاحب کے نام سے ہیں منتخب کیا گیا ہے اور اب انہی مفتی صاحب نے سابقہ فتوے کے خلاف میں ایک نیا فتویٰ صادر کیا ہے جس کی نقل اس استفتاء کے ساتھ ہے جس کا فتویٰ نمبر ۱۵۱ ۲۵/ بتایا جاتا ہے، اس فتوے کو جب ہم نے غور سے مطالعہ کیا تو اوّل تو ہمیں فتویٰ ہی ایک مفتی کے شایانِ شان معلوم نہیں ہوتا۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ کٹر سے کٹر بددین بھی اس خیر القرون کو جہالت سے تعبیر نہیں کرسکتا، براہِ کرم آپ اس کو ایک اہم دینی خدمت جانتے ہوئے اس کی پوری تحقیق کریں اگر یہ دارالعلوم کی مہر کے ساتھ ایک جعلی فتویٰ ہے تو اس ملاّ صاحب کی انشاء اللہ خوب خبر لی جائیگی کہ انہوں نے ایسی گستاخی اور بدنامی کو ایک بہترین اور خالص دینی ادارہ دارالعلوم دیوبند کے سر کیوں تھوپا اور اگر یہ صحیح ہے تو اس مفتی صاحب کو مولانا مودودی صاحب کی کونسی عبارت سے یہ معلوم ہوا کہ انہوں نے سلف الصالحین کو حتی کہ خلفاء راشدین تک کو اسلام سے کورے اور جاہل بتادیا اور یہ بات کہاں کہی گئی ہے کہ جماعت کے بغیر اسلام نہیں، اور امیر کے بغیر جماعت نہیں اور امیر اعلیٰ وہ ابوالاعلیٰ مودودی ہیں، لہٰذا جو اس جماعت میں شریک ہوں وہ مسلمان، جو خارج ہوں وہ مرتد ہیں، براہِ کرم اس بارے میں خصوصی توجہ دیں اور تحقیق کریں اس لئے کہ ایسی جماعت کے تو ہم بھی سخت مخالف ہیں اور جو خیر القرون کے اسلام کو جہالت کہے تو اس کے کفر میں ذرا بھی شک نہیں، اللہ رب العزت آپ کو دونوں جہان میں جزائے خیر دے۔ بینوا توجروا. آمین، فقط

حکیم محمود

معرفت بدریا کلاتھ اسٹور، آپی تنگڈ وئی میسور

سائل نے جو فتویٰ استفتاء کے ساتھ ارسال کیا ہے وہ مندرجہ صفحہ آئندہ پر ہے:

بسم الله الرحمن الرحيم

فتویٰ نمبر:۲۵۵۱

الجواب حامداً ومصلياً!

الفرقة المحدثة المودودية المسمّاة بالجماعة الاسلامية حدثت سنه ۱۳۶۰ ھ وتشكلت وهى ليست علىٰ الطريقة السنية بل اخذت بعض الامور من المعتزلة والبعض من الخوارج والروافض والجهمية وادعت ان الحياة الاسلامية لا توجد اليوم فى فرد من افراد المسلمين ولا فى من سلف وهى من اعيان المسلمين المحمدية من الفقهاء والمحدّثين والمتكلمين والصوفية بل من التابعين والصحابة حتى الخلفاء الراشدين بل كانت حياتهم غير مصون من الجاهلية وكانت الجاهلية تشتعل مرة بعد مرة وكانت تصدر من اكابر الصحابة اعمال الجاهلية وقال رئيس تلك الفرقة لا سبيل بين الاسلام والجاهلية وهٰذه الفرقة لا تعتمد على احد بل تقول نحن نأخذ دينا من الكتاب والسنة ولا ناخذ من الاشخاص الموجودين فى الحال ولا ممن سلف فى الماضى وتقول من كان صدره خالياً عما ندعى لا يسكن الايمان فيه، وتقول من يريد ان يدخل فى جماعتنا لا بد له من تجديد شهادتين ومن خرج عن جماعتنا بعد الدخول فهو مرتد.[1]

---

[1]...... **ترجمہ الجواب** :- نیا مودودی فرقہ جس کا نام جماعت اسلامی ہے ۱۳۶۰ھ میں ظاہر ہوا اور اسکی جماعت بنی، اور وہ فرقہ اہل سنت والجماعت کے طریقہ پر نہیں ہے بلکہ اسنے بعض امور معتزلہ سے لئے اور بعض خوارج سے، اور بعض روافض اور جہمیہ سے، اور اس فرقہ نے دعویٰ کیا کہ اسلامی زندگی آج مسلمانوں کے کسی فرد میں نہیں پائی جاتی اور نہ ماضی کے اسلاف میں، حالانکہ وہ امت محمدیہ کے اہم لوگ ہیں یعنی فقہاء، محدثین، متکلمین، صوفیاء، بلکہ تابعین، صحابہ، حتی کہ خلفاء راشدین میں، بلکہ انکی زندگی...... (باقی اگلے صفحہ پر)

فالحاصل: ان الاسلام هو الدخول فی الجماعة والارتداد هو الخروج عنها وتقول لا اسلام بدون الجماعة ولا جماعة الابامیر والامیر هو ابوالاعلیٰ مودودی وطاعة الامیر واجبة وتشمل کتبه علی التلبیسات والاباطیل وقد اشیعت کتب متعددة فی تردید هٰذه الفرقة من دارالعلوم دیوبندوغیرها ولعل صاحب التجلی لم یطلع علیها بل اطلع علی الفتویٰ المذکورة فی السوال. فقط

والحال ان تلک الفتویٰ من زلة القلم وشنع علیها ارباب دارالعلوم مراراً واشیع هٰذه التشییع فی الاخبار والرسائل حتی عزل المفتی الموصوف من دارالافتاء وصاحب التجلی لا یعلم ولا یعرف الفتویٰ الموصوفة وهٰذا ایضا من خزعبلات تلک الفرقة ، والله الموفق لما یحب ویرضیٰ[1].

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۱/۵/۹۰ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............ جاہلیت سے محفوظ نہیں تھی، اور جاہلیت ان پر بار بار ابھرتی تھی، اور اکابر صحابہ سے جاہلیت کے اعمال سرزد ہوتے تھے، اور اس جماعت کے امیر نے کہا کہ اسلام اور جاہلیت کے درمیان کوئی راہ نہیں ہے اور اس جماعت کے ماننے والے کسی پر بھی بھروسہ نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم دین کو براہ راست کتاب وسنت سے اخذ کرتے ہیں اور حال میں موجود کسی شخص سے حاصل نہیں کرتے اور نہ ماضی کے اسلاف سے، اور کہتے ہیں کہ جس کا سینہ ان نظریات وعقائد سے خالی ہے جسکا ہم دعویٰ کرتے ہیں تو اسکے دل میں ایمان باقی نہیں رہ سکتا، اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جو شخص ہماری جماعت میں داخل ہونا چاہے اس کیلئے تجدید شہادتین ضروری ہے، اور جو ہماری جماعت میں داخل ہونیکے بعد نکل جائے تو وہ مرتد ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1]...... **خلاصہ کلام:-** خلاصہ کلام یہ ہیکہ اسلام ان کی جماعت میں داخل ہونے کا نام ہے اور انکی جماعت سے نکلنا ارتداد ہے اور امیر کے بغیر جماعت نہیں، اور امیر جماعت ابوالاعلیٰ مودودی ہیں اور امیر کی اطاعت واجب ہے اور انکے رسائل وکتب تلبیسات...... **(باقی اگلے صفحہ پر)**

الجواب حامداًومصلیاً!

مکرم ومحترم، زید احترامہ.............................السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

دارالعلوم کے صدر مفتی مہدی حسن صاحب اور نائب مفتی مسعود احمد صاحب سخت علیل ہو گئے تھے اس وجہ سے عارضی طور پر مفتی محمود احمد صاحب نانوتوی کو کچھ عرصہ قیام کیلئے تجویز کیا گیا، دارالافتاء میں سوال سب طرح کے آتے ہیں، چنانچہ جماعت اسلامی اور اسکے بانی سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے متعلق بھی سوالات آئے، مفتی محمود احمد صاحب صدیقی نانوتوی نے اپنے دیگر مشاغل کی وجہ سے اس جماعت کے بانی اور دوسرے بڑے ذمہ داروں کی کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا تھا اور بعض آدمی اسی جماعت سے منسلک بھی گاہے گاہے ملتے اور اس کی تعریف کیا کرتے تھے، کسی مسلمان سے نیک گمان قائم کرنے کیلئے دلیل کی حاجت بھی نہیں اس کا مسلمان ہونا ہی کافی ہے اور پھر جب کہ بعض آدمیوں نے تعریف بھی کی ہو تو اس نیک گمان کو قوت ہوگئی، اس وجہ سے مفتی محمود احمد صاحب صدیقی نانوتویؒ نے وہ فتویٰ تحریر کر دیا جس کا آپ نے تذکرہ کیا ہے پھر اس جماعت کے ہمدردان نے اس کو کثیر مقدار میں چھپوا کر شائع کیا اور قوم کو یقین دلانے کی کوشش کی کہ دارالعلوم دیوبند مودودی صاحب کے موافق اور ہم خیال ہے، پھر جب دارالعلوم کے حضرات کو اس کا علم ہوا تو بہت افسوس ہوا کہ تھوڑی سی غفلت سے دارالعلوم کی طرف غلط بات منسوب کر دی گئی اس لئے اس

(**حاشیہ صفحہ گذشتہ**)...........اور باطل نظریات پر مشتمل ہے، اس فرقہ کے رد میں بہت سی کتابیں دارالعلوم وغیرہ سے شائع ہوئیں، اور شاید صاحب ماہنامہ تجلی اس پر مطلع نہ ہوئے بلکہ مذکور فی السوال فتوی پر مطلع ہوئے اور حال یہ ہے کہ وہ فتوی لغزش قلم ہے، ارباب دارالعلوم نے بار بار اس کی تردید کی اور اس تردید کو اخبار ورسائل میں شائع کیا حتی کہ مفتی موصوف کو دارالافتاء سے معزول کر دیا گیا، صاحب تجلی اس مذکورہ فتوی سے بھی واقف نہیں اور یہ بھی اس فرقہ کے دھوکہ بازیوں میں سے ہے۔

اپنی محبوب اور پسندیدہ چیزوں کی اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کی مکافات میں اس فتویٰ کی تردید بھی شائع کی گئی۔

دارالعلوم کی طرف سے مفتی محمود احمد صاحب صدیقی نانوتویؒ کے اس فتویٰ سے بہت پہلے ہی سے مودودی صاحب کے متعلق متعدد رسالے شائع ہو چکے تھے جن میں بتلایا گیا تھا کہ یہ جماعت صحیح راستہ پر نہیں ہے، مودودی صاحب کی کتابوں میں کچھ باتیں معتزلہ کی ہیں کچھ خوارج کی ہیں، کچھ روافض کی، کچھ اہل حدیث غیر مقلدین کی ہیں، کچھ منکرین حدیث کی ہیں، کچھ کمیونسٹوں کی ہیں، اس لئے جو شخص ان سب باتوں کو تسلیم کرتا ہے وہ صحیح راستہ پر نہیں ہے وہ اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں۔

حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی صدر مدرس وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند نے متعدد رسالے تصنیف فرمائے جن میں اس جماعت کی گمراہیاں تحریر فرمائیں، مکتوب ہدایت، دستور مودودی کی حقیقت وغیرہ، دارالعلوم کے صدر مفتی سید مہدی حسن صاحب نے رسالہ لکھا، آئینہ تحریک مودودیت جس پر جملہ اساتذۂ دارالعلوم دیوبند کے دستخط ہیں، مولانا اعزاز علی صاحب استاذ دارالعلوم نے مکتوبات کو شائع فرمایا اسی طرح مودودی مذہب، تنبیہات وغیرہ کتابیں یہاں سے شائع ہوئی ہیں، یہ سب مفتی صاحب صدیقی نانوتویؒ کے یہاں تشریف لانے اور فتویٰ لکھنے سے پہلے کی ہی ہیں مگر انکو خبر نہیں تھی، یہ عنوان کہ ان کے فتوے کو منسوخ کر دیا گیا ہے، غلط ہے بلکہ ان کا وہ فتویٰ ہی دارالعلوم کے مسلمہ شائع شدہ مسلک کے خلاف تھا جس کی وجہ سے بات دور تک پہنچی یہ تو اس فتویٰ کی حقیت تھی جسکا آپ نے حوالہ دیا ہے۔

اب وہ عبارتیں نقل کرتا ہوں جو آپ کو بھی اجنبی معلوم ہوتی ہیں، اگر آپ ٹھنڈے دل سے غور کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو بھی نفع ہوگا، ۳۲ر صفحہ کا ایک کتابچہ ہے جس کا نام ہے، ''جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع'' دفتر ترجمان القرآن پونچھ روڈ لاہور سے شائع ہوا ہے اس کے صفحہ:۱۴ر پر ہے'' آخری چیز جو جماعتی زندگی کیلئے اہم ترین ہے وہ یہ ہے کہ اسلام بغیر

جماعت کے نہیں ہے اور جماعت بغیر امارت کے نہیں ہے اس قاعدہ کلیہ کے مطابق آپ کیلئے ضروری ہے کہ جماعت بننے کے ساتھ ہی آپ اپنے لئے ایک امیر منتخب کرلیں، ص ۱۸/ پر ہے ''اس کے بعد باتفاق کلی لوگوں نے سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کو اپنا امیر منتخب کیا'' اسی کتاب کے ص ۲۷/ پر ہے ''جماعت میں جب بھی کوئی نیا شخص داخل ہوتو اُسے پورا احساس ذمہ داری دلاکر ازسرنو کلمہ شہادت ادا کرایا جائے اور پھر اس سے دریافت کیا جائے کہ وہ اپنے آپکو جماعت کے کس طبقہ میں شامل ہونے کیلئے پیش کرتا ہے اس معاملہ میں کسی بڑے سے بڑے اور مشہور سے مشہور شخص کیلئے بھی استثناء نہیں ہے، بڑے سے بڑے عالم اور شیخ طریقت کو بھی داخل جماعت ہوتے وقت تجدید ایمان کرنی ہوگی'' اِس کتاب کے ص ۱۰ پر ہے ''اس کے بعد سب سے پہلے ابوالاعلیٰ صاحب اٹھے اور کلمۂ شہادت اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسول اللہ کا اعادہ کیا اور کہا، لوگو! گواہ رہو کہ میں آج ازسرِ نو ایمان لاتا اور جماعت اسلامی میں شریک ہوتا ہوں،''

اس کتاب کے ص ۱۱/ پر ہے '' جب سب لوگ شہادت ادا کر چکے تو مودودی صاحب نے اعلان کیا کہ اب جماعت اسلامی کی تشکیل ہوگئی'' اسی کتاب کے ص ۹/ پر ہے ''البتہ یہ بات ہر اس شخص کو جو جماعت اسلامی میں آئے اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے، کہ جو کام اس جماعت کے پیش نظر ہے وہ کوئی ہلکا اور آسان کام نہیں، اس لئے ہر شخص کو قدم بڑھانے سے پہلے خوب سمجھ لینا چاہئے کہ وہ کن خارزاروں میں قدم رکھ رہا ہے، یہ وہ راستہ نہیں ہے جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹ جانا دونوں یکساں ہوں، نہیں یہاں پیچھے ہٹنے کے معنیٰ ارتداد کے ہیں، خدا کی طرف سے پیٹھ موڑنے کے ہیں۔

اپنی طرف سے میں ان عبارات کی تشریح نہیں کرنا چاہتا، اصل عبارات نقل کردی ہیں جو کہ ایک ہی کتاب میں ہیں، صفحہ کا حوالہ بھی دے دیا ہے، اکابر محدثینؒ وفقہاءؒ، اولیاءؒ، تابعینؒ،

صحابہؓ پر جو تخریبی تنقید کی ہے وہ بھی سب چھپی ہوئی ہے، مولانا صدرالدین صاحب اصلاحی نے مودودی صاحب کی خدمت میں رہ کران کی ہدایات کے تحت ایک کتاب تصنیف کی ہے جس کا نام ہے ''معرکۂ اسلام وجاہلیت'' مودودی صاحب نے بھی اس کی بہت تعریف کی ہے، اس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ وحضرت عمرؓ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہماؓ کو بھی نہیں بخشا، ان کے اور دیگر صحابۂ کرام کے متعلق لکھا ہے کہ فلاں وقت ان پر غیر اسلامی اور غیر دینی اور جاہلیت کا حملہ ہوا اور اس قسم کے حملے ہوتے رہتے تھے، جاہلیت کے جذبات بار باران میں ابھرتے تھے[۱]، ''خلافت وملوکیت'' میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق مودودی صاحب نے اتنا کچھ لکھا ہے کہ اللہ کی پناہ اور باور کرایا ہے کہ وہ خلافت کے اہل نہیں تھے انہوں نے نفسانی جذبات کے تحت بہت مظالم کئے[۲]، یہ تو نہیں لکھا کہ یہ اکابر ''اسلام سے کورے تھے'' نہ یہاں کے فتوے میں ان کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے، البتہ انکی تحریرات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ مودودی صاحب کے نزدیک ان صحابۂ کرامؓ کی مقدس زندگی بھی پوری اسلامی زندگی نہیں تھی جیسی زندگی مودودی صاحب چاہتے ہیں، اس سے یہ اسلاف کرامؒ صحابہؓ عظام محروم تھے ''تجدید واحیائے دین'' میں بھی اسکے کافی نمونے موجود ہیں[۳]، مودودی صاحب سے کہا گیا کہ آپکی تحریک کو علماء اور مشائخ قبول نہیں کرتے بلکہ مخالفت کرتے ہیں اسکا جواب مودودی صاحب نے جو کچھ دیا ہے وہ سوال وجواب بعینہٖ نقل کرتا ہوں۔

علماء ومشائخ کی آڑ

ایک اعتراض جو پہلے بھی بار بار سن چکا ہوں اور آج بھی وہ میرے پاس تحریری شکل

۱...... معرکۂ اسلام و جاهلیت ص ۴۳، ۶۷، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۴۳.

۲...... خلافت و ملوکیت ص ۹۹، ۱۰۶، ۱۱۶.

۳...... تجدید و احیاء دین ص ۳۴، مطبوعه مکرزی مکتبه اسلامی دهلی،

میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ ایسے ایسے بڑے بڑے علماء اور پیشوایان دین (جن کے کچھ نام بھی گنائے گئے ہیں) کیا دین سے اس قدر ناواقف تھے کہ نہ صرف یہ کہ انہوں نے دین کے ان تقاضوں کو جو تم بیان کرتے ہو، نہیں سمجھا اور پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں کی بلکہ تمہارے بیان کرنے کے بعد بھی انہوں نے اسے تسلیم نہیں کیا اور نہ تمہارے ساتھ تعاون قبول کیا، کیا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ سب دین سے ناواقف ہیں؟ یا اس بات کا کہ تم نے خود دین کے نام سے ایک ایسی چیز پیش کی ہے جو مقتضیات دین میں سے نہیں ہے؟

اس سوال کا مختصر جواب میرے پاس یہ ہے کہ میں نے دین کو ماضی یا حال کے اشخاص سے سمجھنے کے بجائے قرآن اور سنت ہی سے سمجھنے کی کوشش کی ہے اس لئے میں کبھی یہ معلوم کرنے کیلئے کہ خدا کا دین مجھ سے اور ہر مؤمن سے کیا چاہتا ہے یہ دیکھنے کی کوشش نہیں کرتا کہ فلاں اور فلاں بزرگ کیا کہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں، بلکہ صرف یہ دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں کہ قرآن کیا کہتا ہے اور رسولؐ نے کیا کہا اسی ذریعۂ معلومات کی طرف میں آپ لوگوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں،'' (ترجمان القرآن[1] جلد ۲۶ عدد ۳، ۴ ص ۱۴۱)

اس جواب سے ظاہر ہے کہ مودودی صاحب دین کے سمجھنے میں ماضی اور حال کے اشخاص سے بالکل بے نیاز ہیں اس لئے وہ اپنی تحریک کے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں کہ جو علماء ان کے ساتھ شریک نہیں بلکہ ان سے اختلاف رکھتے ہیں یہ لوگ فی الواقع دین کے کسی کام کے نہیں اور یہ کہ ان کا ہمارے قریب آنا ان کے دور رہنے بلکہ مخالفت کرنے سے بھی زیادہ خطرناک ہے ترجمان القرآن[2] مذکور ص ۲۷۰ اور جلد ۲۷ میں لکھتے ہیں،'' ان کی اس کیفیت کو دیکھنے کے بعد میں بہت خوش ہوں اور خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ فتنہ پسند گروہ قریب آنے کے بجائے دور جا رہا ہے پھر اسی صفحہ: ۱۷۱ر پر آگے لکھتے ہیں '' مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ

[1]...... ترجمان القرآن جلد: ۲۶، عدد: ۳-۴، ص: ۱۴۱، مطبوعہ لاہور.

[2]...... ترجمان القرآن ص: ۲۷۰، جلد: ۲۷.

تعالیٰ خود ان لوگوں کو یہ توفیق ہی نہیں دینا چاہتا کہ یہ لوگ اس کے دین کی خدمت کریں جن فتنوں کی یہ خدمت کرتے رہے ہیں اللہ نے بھی غالبًا یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ان کو انہیں فتنوں کی توفیق عطا فرماتا رہے،''......اپنی جماعت کے متعلق ان کا جو کچھ عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس کا عمل ہی دستور ہے یعنی قرآن وسنت کے تحت دستور بنانیکی ضرورت نہیں بلکہ جو کچھ یہ جماعت کرتی ہے وہی دستور ہے اس میں ذرہ برابر جاہلیت کا شائبہ نہیں اس کا پورا عمل حجت ہے، چنانچہ لکھتے ہیں ''ہمارا پہلا دستور اب سے دس سال پہلے اس وقت بنا تھا جب جماعت قائم ہوئی تھی، اس وقت ہم نے صرف چند اصولی باتیں درج کردی تھیں اور تفصیلات کو قصداً چھوڑ دیا تھا تاکہ تحریک اور نظام کی وسعت وترقی کے ساتھ ساتھ جماعت کا ضابطۂ عمل خود بخود بنتا چلا جائے، چنانچہ اس کے بعد پچھلے دس سال کے دوران میں پوری جماعت اپنی مجموعی عملدرآمد سے بتدریج اپنا ایک دستور بناتی رہی ہے جو کہیں لکھا ہوا موجود نہیں ہے بلکہ صرف جماعتی رواج اور جماعتی روایات کے اندر محفوظ ہے، جماعت کے کام کا جو تعلق ہے وہ اب بھی کسی تحریر دستور کا محتاج نہیں ہے،''

ترجمان القرآن[1] جلد ۳۶/عدد ۶/۲۸۳/اسی شمارے کے صفحہ ۲۸۸/میں لکھتے ہیں ''اس جماعت کے اصول ومزاج کو دنیا کی کسی دوسری جماعتوں کے اصول اور مزاج سے کوئی مناسبت نہیں''، اسی شمارے کے ص ۲۸۲/پر ہے کہ دیوبندی، بریلوی، احراری، لیگی، پیر، وہابی، تبلیغی جماعت سب مودودی جماعت کی مخالفت پر متحد ومتفق ہیں۔

ان عبارات میں غور کریں اور جذبات کو نکال کر ٹھنڈے دل سے غور کریں، حق تعالیٰ سے دعا بھی کریں کہ وہ راہِ ہدایت اور صراطِ مستقیم پر چلائے، گمراہی سے محفوظ رکھے کتابوں کے نام لکھ دیئے، ان میں اصل عبارات کو دیکھیں، کبھی یہ خیال گزرے کہ عبارات کو توڑ مروڑ

[1]...... ترجمان القرآن جلد: ۳۶، عدد ۶، ص: ۲۸۳، مطبوعہ لاہور.

کر غلط بنائی گئی ہے خدائے پاک تلبیس سے بچائے، فقط واللہ الموفق لما یحب ویرضیٰ۔

حررہ العبد محمود گنگوہی غفرلہ دارالعلوم دیوبند

معیارِ حق کی تشریح

سوال:- بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم معیار حق نہیں ہیں اور نہ کوئی پیغمبر سوائے رسول اللہ ﷺ کے، پس رسول اللہ ﷺ ہی معیار حق ہیں، اسکا مفصل جواب تحریر فرمائیں!

الجواب حامداً ومصلیاً!

ہر ہر پیغمبر نے اللہ تعالیٰ کے دین کو صحیح پہونچایا ہے اس میں ذرّہ برابر تصرّف نہیں کیا، کمی، زیادتی نہیں کی، کوئی حکم نہیں چھپایا، کوئی اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا، کوئی حکم نہیں بدلا، کوئی بات اللہ پاک کی طرف غلط منسوب نہیں کی، تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بالکل معیار حق ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضرت نبی کریم ﷺ سے جس قدر دینِ برحق سیکھا وہ دوسروں کو اسی طرح پہنچایا، اس میں اپنی طرف سے اضافہ نہیں کیا، کوئی حکم نہیں بدلا، کوئی بات آنحضرت ﷺ کی طرف غلط منسوب نہیں کی، جس بات کو صحابہ کرامؓ نے یہ فرمایا ہے کہ یہ حضرت رسول مقبول ﷺ کا ارشاد ہے وہ بالکل صحیح ہے اس کو صحیح ماننا لازم ہے، صحابہ کرام پر اگر اعتماد نہ ہو اور ان کے نقل دین کے حق کو تسلیم نہ کیا جائے، تو پھر سارے دین سے اعتماد ختم ہو جائے گا اور صحیح دین دوسروں تک پہنچنے کی کوئی صورت نہیں رہے گی جیسا کہ روافض نے صحابۂ کرام پر اعتماد نہیں کیا تو ان کے نزدیک نہ احادیث قابل اعتماد ہیں اور نہ قرآن پر ان کو اعتماد ہے، انکے پاس دین برحق پہنچنے کی کوئی صورت نہیں ہے وہ اس نعمتِ الٰہی اور ذریعۂ نجات سے محروم ہیں لہٰذا نقل دین میں صحابہ کرامؓ معیار حق ہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

---

[1]...... شرح فقہ اکبر ص ۸۵، اصل الروافض انما (باقی حاشیہ صفحہ اگلے پر)

مسئلہ یزید ومودودیت

سوال:- چند ایک مسائل ہیں جن کو اگر آپ حل کر دیں تو میرے لئے بہت بڑی سعادت مندی ہوگی اور آج کل یہاں یہ بھی مسائل بڑے زور شور سے دینی پرچوں کا موضوع بنے ہوئے ہیں، ترجمان القرآن، البلاغ، بیّنات، ترجمان اسلام خدام الدین وغیرہ

وہ مسائل مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) فقہی اعتبار سے یزید کافر ہے یا مؤمن یا فاسق؟

(۲) اگر وہ کافر نہیں اور اسکو فاسق کہا جائے تو اس پر لعنت کرنا اور سب وشتم کرنا جائز ہوگا یا نہیں؟

(۳) اگر وہ مومن فاسق تھا تو حضرت معاویہؓ نے اسکو کس بنیاد پر خلافت عنایت فرمائی ہے؟

(۴) حضرت امام حسینؓ کی شہادت میں یزید کا دخل ہے کہ نہیں، وہ ایسا چاہتا تھا کہ نہیں؟

(۵) اگر اس سلسلہ میں حضرت امام اعظمؒ کا فتویٰ یا روایات کتب فقہ وغیرہ میں مرقوم ہوں تو مستفید فرمائیں؟

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)...... احدثه منافق، الى قوله وله ان الصحابة كلهم عدول، مطبوعه رحيميه ديوبند. عن ابن مسعودؓ من كان مستنا فليستن بمن قدمات فان الحى لا تؤمن عليه الفتنة اولئك اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم كانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها علما واقلها تكلفا اختارهم الله لصحبة نبيه ولاقامة دينه فاعرفوا لهم فضلهم واتبعوا على اثارهم وتمسكوا بما استطتم من اخلاقهم وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم، مشكوة شريف ص ۳۲، باب الاعتصاف بالكتاب والسنة، الفصل الثالث، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، مرقاة شرح مشكوة ص ۲۱۴، ۲۱۳ / ۱، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، مطبوعه اصح المطابع بمبئى،

(۶) کیا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے گناہ کا ارتکاب ہوسکتا ہے یا کہ نہیں؟
مودودی کی کتاب ''خلافت وملوکیت'' پر آپکی کیا رائے ہے کیا جن کتب کا مودودی نے حوالہ دیا ہے صفحہ ۳۱ پر وہ واقعی علماء دیو بند کی نظر میں قابل قبول کتابیں ہیں۔ والسلام

الجواب حامداً ومصلیاً!

یزید کے کفر واسلام سے بحث کرنا نہ تو اعتقادی مسئلہ ہے کہ بغیر اس کے ایمان ہی معتبر نہ ہو، نہ ہی عملی مسئلہ ہے کہ اعمال شرعیہ اس پر موقوف ہوں، اس بحث میں پڑنا اپنے وقت عزیز کو ضائع کرنا ہے[1]، وقت خدائے پاک کی طرف سے ایک بیش بہا خزانہ ہے اس کی قدر لازمی ہے، اس کو ضائع کردینا اور لایعنی میں صرف کردینا انتہائی ناقدری ہے جس کا کوئی بدل نہیں اس ''اضاعت'' کا وبال بہت سخت ہے تاہم آپ کو اصرار ہے تو جواب عرض ہے۔

(۱) حنفیہ نے یزید کی تکفیر نہیں کی، اس کے حالات سے فسق ظاہر ہوتا ہے جیسا کہ کتب تواریخ میں ہے امام احمد بن حنبلؒ اور علامہ کیا ہراسی شافعیؒ سے اس کی تکفیر منقول ہے[2]۔

(۲) امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں اس پر بلکہ شیطان پر بھی لعنت کرنے سے روکا ہے کہ اس میں کیا فائدہ ہے، سبحان اللہ، الحمد للہ پڑھنے میں تو فائدہ بھی ہے لعنت کرنے میں

---

[1]...... وینبغی ان لا یسأل الانسان عما لا حاجة الیه ......مما لا تجب معرفته ولم یرد التکلیف به (شامی نعمانیه ص: ۴۸۰ ج۵، وشامی کراچی ۷۵۴ ج۶، مسائل شتی، کتاب الخنثی)

[2]...... کسانیکہ ایں روایات درنظر آنہا مرجح واقع شدہ حکم بلعن اونمودند چنانچہ احمد بن حنبل وکیا ہراسی از فقہائے شافعیہ......واکثر علمائے حنفیہ وجماعتے از علماء کہ نزد آنہا ہر دو روایت متعارض شدند وترجیح یکطرف بردیگر حاصل نشد بنابر احتیاط توقف نمودند ہمیں است واجب بر علماء عند التعارض وہو قول ابی حنیفۃ (فتاویٰ عزیزیؒ ص۱۰۳ ج۱، وجہ تکفیر از سب شیخین الخ، مطبوعہ رحیمیہ دیوبند، شرح فقه اکبر ص ۸۸. واختلف فی اکفار یزید، مطبوعه مجتبائی دهلی، فتاوی ابن تیمیه ص: ۴/۴۸۵، افترق هؤلاء ثلاث فرق الخ، مطبوعه سعودیه عربیه)

کوئی فائدہ نہیں[۱]، شرح عقائد نسفی میں اس پر لعنت کی اجازت دی ہے[۲]، لیکن لعنت نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں[۳]۔

(۳) حضرت معاویہؓ نے جس وقت ولی عہد بنایا ہے اس وقت حالات خراب نہیں تھے، بعد میں خراب ہوئے لہٰذا حضرت معاویہ پر الزام نہیں، کمافی روضۃ الصفاء۔[۴]

(۴) مستند روایات سے یزید کا حضرت امام حسین کے قتل کا حکم ثابت نہیں، اس کا مقصود ان پر قابو پانا تھا لیکن ان کو شہید کر دیا گیا۔[۵] رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انا للہ وانا الیہ راجعون.

(۵) ''حقیقت یزید'' مفتی مہدی حسن صاحب نے تصنیف کی ہے اسکا مطالعہ مفید ہوگا۔

(۶) حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا امت پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے دین

۱..... ففی لعن الاشخاص خطر فلیجتنب ولا خطر فی السکوت عن لعن ابلیس مثلاً فضلا عن غیره الی قوله فالاشتغال بذکر اللّٰہ تعالیٰ اولی الخ (احیاء علوم الدین ص۱۰۸ ج۳، کتاب آفات اللسان، الآفة الثامنة اللعن، مطبوعه مصر)

۲..... فنحن لا نتوقف فی شانه بل فی ایمانه لعنة الله علیه وعلی انصاره واعوانه (شرح عقائد ص۱۶۳، قبیل مبحث نشهد بالجنة الخ، مطبوعه تهانوی دیوبند)

۳..... فالساکت عن لعنه لا یلزمه شئ مع ان الاشتغال به اشتغال فیما لا فائدة فیه (اتحاف السادة المتقین ص۴۸۸ ج۷، کتاب آفات اللسان، الآفة الثامنة اللعن، طبع دارالفکر بیروت)

۴..... روزے معاویہ برمنبر آمدہ بعد از حمد وثنا باری تعالیٰ گفت کہ نمیدانم کہ امروز کسے شائستہ تر از پسر من بمسند خلافت وسریر برریاست باشد چہ آں فضائل کہ اوراست دیگرے رانیست۔ (روضۃ الصفا، ص۲۶ ج۳، نولکشور ص۴۳ ج۳، طبع بمبئی، ذکر ولی عہد گردانیدن معاویہ ولد ناخلف خودرا۔

۵..... لا یجوز ان یقال انه قتله او امر بقتله ما لم یثبت من طرق صحیحة کما نقله ابن عبدالبر فی التمهید عن بعضهم ان یزید لم یامرهم بقتله وانما امرهم بطلبه او باخذه وحمله الیه فهم قتلوه من غیر حکمه (اتحاف السادة المتقین ص۴۸۸ ج۷، کتاب آفات اللسان، الآفة الثامنة اللعن، مطبوعه دار الفکر بیروت، نبراس ص: ۳۳۱، اللعن علی یزید خلاف التحقیق، مطبوعه امدادیه ملتان)

کو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اعتماد فرما کر دین ان کو سکھلایا اور اس کی تبلیغ کا ان کو ذمہ دار بنایا، پھر انہوں نے عمر بھر اس کی اشاعت کی، جہاں جہاں تک پہنچ سکتے تھے وہاں جا کر دین کو پہنچایا، جن مقدس ہستیوں کو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے امین قرار دیا، آج انکے متعلق یہ بحث کرنا کہ ان سے گناہ صادر ہوتے تھے اور انہوں نے فلاں فلاں گناہ کئے ہیں، جیسا کہ جماعت اسلامی مودودی کی کتابوں میں بے لاگ تنقید کی جاتی ہے، درحقیقت ان کی امانت وذمہ داری کو مجروح کر کے ان سے بے اعتمادی پیدا کرنا ہے جس کی زد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر پڑتی ہے کہ معاذ اللہ آپ نے نا اہلوں پر اعتماد فرمایا اور اتنی بڑی امانت کی ذمہ داری انکے سر ڈالی جسکے وہ اہل نہیں تھے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سارا دین مخدوش اور نا قابل اعتماد ہو جائے گا اس لئے کہ جب صحابہ کرامؓ پر اعتماد نہیں ہوگا، تو تابعین، محدثین، فقہاء، مفسرین، اولیاء کاملین، متکلمین کسی پر بھی اعتماد نہیں رہے گا، کیوں کہ ان سب کو جو دین پہونچا ہے، وہ حضرات صحابہ سے ہی پہنچا ہے، اول طبقہ کو بلا واسطہ بعد والوں کو بالواسطہ۔

لہٰذا اخیر میں صحیح دین وہ شمار ہوگا جس کو مودودی صاحب بیان فرمائیں کیوں کہ بغیر ان کے واسطے کے فرمائیں گے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ:

> ”میں نے دین کو حال یا ماضی کے اشخاص سے سمجھنے کے بجائے ہمیشہ قرآن اور سنت ہی سے سمجھنے کی کوشش کی[1] ہے“ (ترجمان القرآن ۶۴ھ ج ۲۶/عدد ۳، ۴، ۵، ۶، ص ۱۴۱)

صحابہ کرام کو جو شخص برا کہے ان کے عیوب شمار کرے حدیث شریف میں ایسے کام پر لعنت آئی ہے، حدیث میں صاف صاف فرمایا گیا ہے کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو برا مت

---

[1]...... ترجمان القرآن ص: ۱۴۱، ۱۹۴۵ء مارچ، اپریل.

کہو لیکن ایک مستقل جماعت ہے جو اس کام میں لگی ہوئی ہے، اللہ پاک ہدایت دے۔

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنة الله علی شرکم۔ رواہ الترمذی[1]

عن ابی سعید الخدری قال قال النبی ﷺ لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل اُحد ذهباً ما بلغ مداحدهم ولا نصیفه. متفق علیه[2]

عن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول سألت ربی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحیٰ الیّ یا محمد ان اصحابک عندی بمنزلة النجوم فی السماء بعضها اقویٰ من بعض ولکل نور فمن اخذ بشئ مما هم علیه من اختلافهم فهو عندی علیٰ هدیً قال وقال رسول الله ﷺ اصحابی کالنجوم فبایهم اقتدیتم اهتدیتم. رواہ رزین اھ مشکوٰۃ شریف[3]

خلافت وملوکیت کی تردید کیلئے متعدد کتب شائع ہوچکی ہیں جن میں اس کی روایات اور حوالجات پر تفصیلی کلام موجود ہے، تجدید سبائیت[4] شواہد تقدس[5] وغیرہ۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... ترمذی ص: ۲/۲۲۵، ابواب المناقب، فی من سب اصحابی، مشکوۃ شریف ص: ۵۵۴، باب مناقب الصحابة، الفصل الثالث، **ترجمہ**:- جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو گالی دیتے ہیں۔ تو کہو، اللہ کی لعنت ہو تمہارے شر پر۔

[2]...... مشکوۃ شریف ص: ۵۵۳، باب مناقب الصحابة، الفصل الاول، بخاری شریف ص: ۱/۵۱۸، کتاب المناقب، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا الخ، باب، مطبوعه اشرفیه دیوبند، مسلم شریف ص: ۲/۳۱۰، کتاب الفضائل، باب تحریم سب الصحابة، مطبوعه رشیدیه دهلی، **ترجمہ**:- میرے اصحاب کو گالی مت دو اگر تم میں کوئی اُحد برابر سونا بھی خرچ کرے تو ان میں سے کسی کے ایک یا آدھے مد کے اجر کو نہ پہونچ سکے گا ۱۲۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مودودی صاحب اور جماعتِ اسلامی

سوال:- کیا جماعت اسلامی کے بنیادی عقائد اہلِ سنت والجماعت کے مطابق ہیں یا اس کے خلاف؟ مع دلائل تحریر فرمائیں۔

(۲) کیا جماعتِ اسلامی فِرَقِ ضالہ میں سے ہے یا فِرَقِ ہُدیٰ میں سے (یعنی ہدایت یافتہ میں سے ہے؟ مع دلائل تحریر فرمائیں۔

(۳) جماعتِ اسلامی کے ارکان ومتعلقین کی امامت میں ان کے پیچھے نماز صحیح طور پر ادا ہوگی یا نہیں؟ یعنی کسی مسجد وغیرہ کا امام ہوسکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہوسکتا تو کیوں کر؟ مع دلائل تحریر فرمائیں۔

(۴) جماعتِ اسلامی کے جلسہ میں شرکت اوران کے ارکان ومتعلقین کی تقریریں سُننا یا ان کی تحریر کا مطالعہ کرنا، ان لوگوں کی صحبت اختیار کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

شعبان ۱۳۶۰ھ میں جماعتِ اسلامی کی تشکیل ہوئی، اسی وقت تحریکِ امارت پیش ہوکر

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳...... مشکوٰۃ شریف ص: ۵۵۴، باب مناقب الصحابة، الفصل الثالث،

ترجمہ:- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں نے اللہ تعالیٰ سے اپنے بعد صحابہ کے اختلاف کے متعلق سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے محمد تمہارے صحابہ میرے نزدیک آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے بعض بعض سے قوی ہیں اور ہر ایک کی روشنی ہے پس جس نے ان کے اختلاف میں کسی ایک چیز کو اختیار کیا پس وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔

اور حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں جس کی تم اقتدا کروگے ہدایت پاجاؤگے۔

۴ تجدی سبائیت، مولفہ مولانا اسحاق صاحب سندیلوی۔

۵ شواہد تقدس: مولفہ مولانا محمد میاں صاحب دیوبندی۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب امیرِ جماعت تجویز ہوئے اس سے قبل مودودی صاحب کے مضامین ترجمان القرآن میں شائع ہوتے رہے اور ذہنوں کو اس کیلئے ہموار کیا جاتا رہا، حیدرآباد دکن میں دیر تک ترجمان کا دفتر رہا پھر پٹھان کوٹ میں منتقل ہوا، اس سے بھی پہلے دہلی سے طلوعِ اسلام ''پرویز'' سے مودودی صاحب کو کافی ربط تھا حدیث کو ناقابلِ اعتماد قرار دینے کیلئے دونوں کی متحدہ کوشش رہی، پھر ایک موڑ پر اختلاف ہوا، کچھ مدت فریقین میں خاموشی رہی، اس کے بعد جب فتنہ انکارِ حدیث نے زور پکڑا اور ہر طرف سے اس کی تردید شروع ہوئی تو مودودی صاحب اور ان کی جماعت کی طرف سے بھی تردیدی مضامین آئے، حتیٰ کہ دونوں میں کافی مراسلت اور مقابلہ کی صورت رہی، منکرینِ حدیث اپنی تائید میں جگہ جگہ مودودی صاحب کی عبارات پیش کرتے تھے کہ ہم نے جو کچھ کہا ہے وہ آپ ہی کے خیالات ہیں، مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے ذمہ دار حضرات کی کتابوں میں ایسی چیزیں بھی موجود ہیں جو اہلِ سُنّت والجماعت کے مسلک کے مطابق ہیں اور بالکل حق ہیں اور ایسی چیزیں بھی ہیں جو اسلام کا نام لینے والے گمراہ فرقوں خوارج، نواصب، روافض، منکرینِ حدیث، قادیانی وغیرہ کے مسلک کے مطابق ہیں، جو شخص ان کی ان تمام باتوں کو تسلیم کرتا ہے اور اس پر ایمان رکھتا ہے ظاہر ہے کہ وہ خالص اہلِ سُنّت والجماعت میں سے نہیں ہے[1]، ایسے شخص کو، جس نے باقاعدہ دین کو حاصل کیا ہو، جس طرح سے اللہ پاک نے دین کو نازل و مکمل فرمایا اور حضور اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو سمجھایا اور عمل کرایا، صحابہؓ نے بعد

---

[1]...... المراد هم المهتدون المتمسكون بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين من بعدى فلا شک ولاريب انهم هم اهل السنه والجماعة وقيل التقدير اهلها من كان على ما انا عليه واصحابى من الاعتقاد والقول والفعل فان ذلک يعرف بالاجماع فما اجمع عليه علماء الاسلام فهو حق وماعداه باطل، (مرقاة شرح مشكوة ص: ۱/۲۰۴، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى)

کے لوگوں کو سمجھایا پھر اسی طرح جو مابعد طبقہ نے ماقبل طبقہ سے سیکھا اور یہ توارث وتواتر قائم رہا، ایسا ہی شخص حق و ناحق میں تمیز کر سکے گا ورنہ وہ خود مبتلا ہو جائے گا، مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ فقہ وکلام کے مسائل میں میرا ایک خاص مسلک ہے جو میں نے اپنی ذاتی تحقیق کی بنا پر حاصل کیا ہے نیز فرماتے ہیں کہ میں نے دین کو حال یا ماضی کے اشخاص سے سمجھنے کے بجائے ہمیشہ قرآن وسنت ہی سے سمجھنے کی کوشش کی ہے، اس لئے میں نے کبھی یہ معلوم کرنے کیلئے کہ خدا کا دین مجھ سے اور ہر مومن سے کیا چاہتا ہے، یہ دیکھنے کی کوشش نہیں کی کہ فلاں اور فلاں بزرگ کیا کہتے ہیں بلکہ خود یہ دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں کہ قرآن کیا کہتا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا، اسی ذریعۂ معلومات کی طرف میں آپ لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں[1]، آپ ہی غور کریں کہ جس نے نہ باقاعدہ اساتذہ سے قرآن وسنّت کی تعلیم حاصل کی ہو نہ ماضی وحال کے اشخاص سے دین کو سیکھا ہو محض کالج میں ۱۶/۱۷/ سال کی عمر تک پڑھ کر براہِ راست کتاب وسُنّت کا مطالعہ عربی زبان پر عبور حاصل کر کے دین کو سیکھا ہو اور پونے چودہ سو سال کے تمام اکابر پر بے لاگ تحقیقی وتنقیدی نگاہ ڈال کر تخریبی تنقید کر ڈالی ہو محض اس کے فہم پر اعتماد کر کے آدمی کہاں پہونچے گا، تازہ شاہکار خلافت وملوکیت بھی ملاحظہ ہو، اس مختصر سے خط میں مزید تفصیل کی گنجائش نہیں، حق تعالیٰ ہوائے نفس سے بچائے اور آخرت کی جوابدہی کے تصور کو مستحکم فرمائے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

احقر محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۲/ محرم ۸۸ھ

تبلیغی جماعت، جمعیۃ العلماء اور جماعت اسلامی کا تعارف

سوال:- بندہ اپنے نزدیک جماعتِ اسلامی اور تبلیغی جماعت وجمعیۃ العلماء ہر سہ کو

---

[1]...... ترجمان القرآن ص ۱۴۱ ج ۲۶ عدد ۳/۴/۵/۶، ۱۹۴۵ء مارچ، اپریل.

مسلم جماعتیں سمجھتا ہے اور دل سے قدر کرتا ہے اور عملاً حصہ بھی لیتا ہے ان میں سے کسی کو بھی بے دین و گمراہ نہیں سمجھتا، ہمارے یہاں بعض لوگ تبلیغی جماعت کو مسلم لیگی اور اس کے چلہ کو بدعت کہتے ہیں اور جماعتِ اسلامی کو گمراہ اور بے دین جماعت بتلاتے ہیں، میں اپنے بارے میں دریافت کرتا ہوں کہ میرا فیصلہ از روئے شرع کیسا ہے؟ بعض لوگ میرے اس فیصلہ سے برہم ہیں اور کہتے ہیں کہ مودودی اور جمعیۃ العلماء سب جماعتیں قابلِ ترک ہیں اور جو ان جماعتوں کو مسلم جماعت سمجھتا ہے وہ گمراہ ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

تبلیغی جماعت تو مروّجہ طریقہ پر کوئی باقاعدہ جماعت نہیں ہے نہ اس کا کوئی ممبر سازی کا فارم ہے نہ فیس ہے نہ سکریٹری نہ رجسٹر میں اندراج بلکہ اپنے دین کی پختگی اور مشق کیلئے چھ باتوں پر عمل کرتے ہیں ان کو یاد کرنے ان کو پھیلانے اور اپنی عملی زندگی میں جاری کرنے کیلئے حسبِ توفیق وقت لگا کر باہر جاتے ہیں، ۳/دن، ایک ہفتہ، دس دن، ایک چلّہ، دو چلّہ، تین چلّہ، سات چلّہ حتیٰ کہ بعض آدمیوں نے اپنی پوری زندگی اسی کام میں لگا دی ہے، دوسری کسی جماعت سے لڑائی اکھاڑ پچھاڑ سے بچتے ہیں، جو چھ باتیں ان لوگوں نے اختیار کی ہیں وہ سب قرآن پاک اور حدیث شریف سے ثابت ہیں، ان میں کسی کا اختلاف نہیں، اگر کوئی شخص کم علمی اور ناتجربہ کاری کی بنا پر کوئی غلطی کرتا ہے تو وہ اسکی ذاتی غلطی ہے اسکو اصول نہیں قرار دیا جاسکتا ہے، ایسے شخص کو دوسرے لوگ تنبیہ کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے، آئندہ ایسا نہ کیا جائے۔

جمعیۃ العلماء ایک مستقل جماعت ہے، صدر، سکریٹری، دفتر، رجسٹر ممبر سب کچھ موجود ہے، جگہ جگہ اس کی شاخیں ہیں، اس کا اپنا اخبار ہے، ممبری فارم مطبوعہ ہے، دستور چھپا ہوا ہے، وقتاً فوقتاً انتخاب بھی ہوتا ہے، اس جماعت نے سیاسی کام بھی کیا ہے اور اب بھی کرتی

رہتی ہے، دوسری جماعتوں سے مقابلہ بھی آئے دن ہوتا رہتا ہے، اس کا کام زیادہ تر ملک اور قوم کی خدمت ہے، اس میں ہر قسم کے مسلمان شامل ہیں۔

جماعتِ اسلامی موجودہ جماعتوں میں سب سے زیادہ منظّم اور باوضع ہے اس کی رکنیت کی شرطیں بھی سخت ہیں، یہ جماعت الیکشنوں میں حصّہ باضابطہ نہیں لیتی، حکومت کی ہر قسم کی ملازمت کو ناجائز کہتی اور ہر قسم کی آمدنی کو حرام کہتی ہے[1]۔ موجودہ وقت میں جب تک حکومت حاصل نہ کرے اس کے نزدیک کوئی عبادت بھی کارآمد نہیں[2]۔ اس کا مقصد سارے عالَم کی اصلاح کرنا ہے[3]، اس کے نزدیک ایمان، اسلام، توحید، رسالت، اُسوہ، سُنّت، بدعت کا مفہوم سب سے جداگانہ ہے[4]، اس کا دعویٰ ہے کہ کسی نے بھی اسلام کو صحیح نہیں سمجھا، نہ اب نہ گذشتہ زمانوں میں حتیٰ کہ صحابہؓ میں عامۃً اور خلفائے راشدین میں خاصۃً غیر اسلامی اور غیر دینی چیزیں موجود تھیں اور ان پر بار بار جاہلیت کے حملے ہوتے تھے جس کی وجہ سے وہ ناکردنی حرکات کر جاتے تھے[5]، اس کے نزدیک قرآن پاک کا مطلب سمجھانے کیلئے تفسیر وحدیث کا ذخیرہ کارآمد نہیں اور ضروری نہیں[6] وہ ایسی حکومت قائم کرنا چاہتی ہے جس کے تصور سے دُنیا ہمیشہ ناآشنا رہی ہے اور آج تک ناآشنا ہے۔

امید ہے کہ اس مختصر سے تعارف کے بعد ہر سہ کے مقاصد اور نظریات کے متعلق رائے

---

[1]...... رسائل و مسائل ص ۴۵۶ ج ۱، ص ۴۵۹ ج ۱، سیاسی مسائل، غیر اسلام اسمبلیوں کی رکنیت الخ، مطبوعہ لاہور.

[2]...... ترجمان القرآن ص ۲۳۷ ج ۱۷، جہاد، ۱۳۵۹ھ رجب، شعبان.

[3]...... ترجمان القرآن ۱۲۰ ج ۲۶، روداد اجتماع، ۱۳۶۴ھ ربیع الاول، ربیع الثانی.

[4]...... ترجمان القرآن جلد ۲۶ عدد ۳ ص ۲۷۴، تأثرات اجتماع الخ، ۱۳۶۴ھ، ربیع الاول، ربیع الثانی.

[5]...... معرکۂ اسلام وجاھلیت ص ۴۳، ۶۷، ۸۲، ۱۴۷،

[6]...... تنقیحات ص ۱۸۰، ہمارے نظام تعلیم کا بنیادی نقص، مطبوعہ مکتبہ اسلامی دہلی.

قائم کرنے میں سہولت ہوگی اور سب کا فرق بھی سمجھ میں آجائے گا، طویل بحث کو آپ خود بھی پسند نہیں کرتے اور کچھ اس کی ضرورت بھی نہیں فقط۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراطٍ مستقیم. واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۵/۸۸ھ

مسلک علماء دیوبند اور جماعت اسلامی

سوال:- مسلک علماء دیوبند وغیرہ اور اس میں نقائص نکالنا اور ان کو سب وشتم کرنا، اور طریقۂ جماعت اسلامی پر عمل کرنا کیسا ہے؟ مسلمانوں سے کدورت رکھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مسلک علماء دیوبند عین کتاب وسنت اور طریقۂ اسلاف عظام کے مطابق ہے[1]، اس میں نقص نکالنا غلط ہے، افراد میں کوتاہی ہوسکتی ہے اور اپنی کوتاہی کی اصلاح سے کسی کو بھی غافل نہیں رہنا چاہئے، اور جو عام مسلمان عملی کوتاہی میں مبتلا ہیں وہ قابل رحم ہیں، ان سے کدورت رکھ کر ان کو حقیر سمجھنا درست نہیں[2]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۴/۸۹ھ

---

[1]...... المھند علی المفند، ص۷۵ / میں علماء دیوبند کے متعلق علماء حرمین شریفین مصر، شام، دمشق کی تصدیقات ملاحظہ ہوں۔

[2]...... المسلم اخو المسلم لا یظلمہ ولا یخذلہ ولا یحقرہ الحدیث مسلم شریف ص:۳۱۷/۲، کتاب البر، باب تحریم ظلم المسلم الخ، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، مشکوۃ شریف ص: ۴۲۲، باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق، ولا یحتقرہ بذکر المعایب وتنابز الالقاب والاستھزاء والسخریۃ اذا راہ رث الحال او ذاعاھۃ فی بدنہ او غیر لائق فی محادثتہ الخ، (مرقاۃ شرح مشکوۃ ص:۶۸۳/۴، مطبوعہ بمبئی، تفسیر ابن کثیر ص: ۳۲۵، ۳۲۶، ج:۴، مطبوعہ مصطفی احمد الباز مکۃ المکرمۃ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص: ۲۹۴/۸، الجزء السادس عشر، سورۂ حجرات تحت آیت: ۱۱، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فصل دوم: جماعت اسلامی اور تنقید

حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ پر تنقید مع جواب

سوال:- گذارش یہ ہے کہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی کتاب ''خلافت و ملوکیت'' چھٹا ایڈیشن ص ۱۰۶/ ''لیکن ان کے بعد حضرت عثمانؓ جانشین ہوئے، رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے گئے انہوں نے رشتہ داروں کو پے در پے بڑے بڑے اہم عہدے عطا کئے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایات کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدف اعتراضات بن کر رہیں'' الخ۔

مثال کے طور پر انہوں نے فلاں جگہ کا مال غنیمت کا پورا خمس لاکھ دینار مروان کو بخش دیا جب ملوکیت کا دور آیا تو مختصر یہ کہ ان بادشاہوں کی سیاست دین کے تابع نہ تھی اس کے تقاضے ہر جائز و ناجائز طریقے سے پورے کرتے تھے اس معاملہ میں حلال وحرام کی تمیز روا نہ رکھتے تھے، ص ۱۷۳

''خلافت وملوکیت ص ۳۴۳'' اجتہادی غلطی کیا ہے، اور کیا نہیں، اوپر میں نے جو کچھ عرض کیا اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جن حضرات نے بھی قاتلین عثمانؓ سے بدلہ لینے کیلئے خلیفۂ وقت کے خلاف تلوار اٹھائی ان کا یہ فعل شرعی حیثیت سے بھی درست نہیں تھا اور تدبیر کے اعتبار سے بھی غلط تھا مجھے یہ تسلیم کرنے میں ذرہ برابر بھی تامل نہیں ہے کہ انہوں نے یہ غلطی نیک نیتی کے ساتھ اپنے آپ کو حق بجانب سمجھتے ہوئے کی تھی، مگر میں اسے محض غلطی

سمجھتا ہوں، اس کو اجتہادی غلطی ماننے میں مجھے سخت تأمل ہے، ص۱۷۳ رخلافت وملوکیت، حضرت معاویہؓ نے اپنے زمانۂ حکومت میں مسلمان کو کافر کا وارث قرار دیا اور کافر کو مسلمان کا وارث قرار نہ دیا، حضرت عمر ابن عبدالعزیزؒ نے آکر اس بدعت کو موقوف کیا۔

ص۱۷۴ مال غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں حضرت معاویہؓ نے کتاب اللہ سنت رسول اللہ کے صریح احکام کی خلاف ورزی کی تھی۔

۱:- کیا مندرجہ بالا عقائد والے مولوی کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز ہوگا یا نہیں؟

۲:- کیا اس عقیدہ رکھنے والی جماعت کو چندہ دینا جائز ہوگا یا نہیں؟

۳:- اس قسم کے عقیدت مندوں کی مخالفت جائز ہوگی یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کتاب میں خاص طور سے ہدف تنقید اور تختۂ مشق بنایا گیا ہے، حالانکہ یہ دونوں بالیقین صحابی ہیں دونوں کے مناقب میں احادیث موجود ہیں[1]۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ اس وقت یہ (حضرت عثمانؓ) ہدایت پر ہوں گے[2]، لیکن افسوس کہ اس وثیقۂ نبویہ کے بعد بھی آج کل کے اہل قلم ان کو جاہلیت کا شکار قرار دے رہے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی ہے کہ یا اللہ ان کو ہدایت کرنے والا بنا ہدایت

[1]...... راجع لمناقب عثمان مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۶۰، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، مجمع الزوائد ص ۸۶ ج ۹ وراجع لمناقب معاویۃ، مجمع الزوائد ص ۱۵۹ ج ۹، مطبوعہ دارالفکر بیروت، مشکوٰۃ ص ۵۷۹، باب جامع المناقب.

[2]...... عن مرۃ بن کعب رضی اللہ عنہ قال سمعت من رسول اللہ ﷺ وذکر الفتن فقرّبها فمرَّ رجل مقنع فی ثوب فقال ھٰذا یومئذ علی الھدی فقمت الیہ فاذا ھو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، (مشکوٰۃ ص ۵۶۲، مناقب عثمان، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند)

یافتہ بنا ان کے ذریعہ ہدایت پھیلا[1]، مگر آج ان کو غیر ہدایت یافتہ کہا جاتا ہے غرض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مبارک زندگیوں میں سے عیوب تلاش کئے جاتے ہیں اوران کو منظر عام پر لاکر فخر کیا جاتا ہے۔

حضرت رسول مقبول ﷺ کا ارشاد ہے کہ میرے اصحاب کو بُرا مت کہو اگر اُحد پہاڑ کے برابر سونا اللہ کے راستہ میں خرچ کیا جائے تو اس کا اللہ کے یہاں وہ درجہ نہیں جو سیر آدھ سیر جَو یا گندم کا درجہ ہے جو کہ صحابہ کرامؓ نے خرچ کیا ہے[2]۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو انکو نشانۂ ملامت نہ بناؤ، ان سے محبت کرنا مجھ سے محبت کرنا ہے، ان سے بغض رکھنا مجھ سے بغض رکھنا ہے جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے اللہ کو اذیت پہنچائی اور جس نے اللہ کو اذیت دی، قریب ہے کہ اللہ پاک اس کو پکڑے گا[3]۔

ایک حدیث میں ہے کہ جب ایسے لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو بُرا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ پاک کی لعنت تمہارے شر پر[4]، یہ حدیثیں مشکوٰۃ شریف میں موجود ہیں۔

---

[1]...... عن عبدالرحمٰن بن ابی عمیرة عن النبی ﷺ انه قال لمعاویة اللهم اجعله هادیا مهدیاً واهد به. رواه الترمذی (مشکوٰة ص ۵۷۹، باب جامع المناقب، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

[2]...... عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال النبی ﷺ لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذهباً ما بلغ مد احدهم ولا نصیفهٗ متفق علیه (مشکوٰة ۵۵۳، باب مناقب الصحابة، الفصل الاول، مطبوعه یاسرندیم دیوبند)

[3]...... عن عبدالله بن مغفلؓ قال قال رسول الله ﷺ الله الله فی اصحابی لا تتخذوهم غرضاً من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اٰذاهم فقد اٰذانی ومن اٰذانی فقد اٰذی الله ومن اٰذی الله فیوشک ان یاخذهٗ. رواه الترمذی (مشکوة ص ۵۵۴، باب مناق الصحابة)

[4]...... عن ابن عمر قال قال رسول الله ﷺ اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنة الله علیٰ شرکم رواه الترمذی (مشکوٰة ص ۵۵۴، باب مناقب الصحابة، الفصل الثالث، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند)

رطب و یابس روایات، تاریخ کی بناء پر ان مقدس ہستیوں کو بُرا کہنا اپنے لئے ایسی راہ تیار کرنا ہے، جس کی آخری منزل نہایت خطرناک ہے[۱]۔

اس کتاب ''خلافت وملوکیت'' پر تفصیلی رد بھی شائع ہو چکا ہے جسکا نام ہے، ''تجدید سبائیت''

گذارش بالا کے بعد آپ کے ہر سوال کا جواب ظاہر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۳؍۴؍۹۰ھ

تبلیغی جماعت پر اعتراض اور اس کا جواب

سوال:- میرا صرف خیال ہی نہیں بلکہ یقین تھا کہ موجودہ دور میں تبلیغی جماعت اہم دینی خدمت انجام دے رہی ہے اور یہ جدو جہد بڑی حد تک امت مسلمہ کی اصلاح کا ذریعہ بن رہی ہے اور آئندہ غیرمسلموں کی ہدایت کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے اور یہ بھی سمجھتا تھا کہ اس جماعت کا مقصد بہت ہی مقدس اور اعلیٰ ہے، صرف کلمہ اور نماز کی تبلیغ نہیں، نیز اسکے طریق کار کو کتاب وسنت کے مزاج کے مطابق سمجھتا تھا مگر تبلیغی جماعت کے بارے میں جماعت اسلامی کے ارکان کی نجی مجلسوں کے تبصرے اور اس کے لیڈروں کی تقریروں اور تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ تبلیغی جماعت کا طریقہ کار انبیاء کی پیروی نہیں، بلکہ شیطان کا ایک زبردست دھوکہ ہے اور یہ تبلیغی جماعت والے تبلیغ کے دوسرے بہتر طریقہ کار سے محرومی کے باعث اپنے طریقہ کار کو محترم ومقدس بتاتے ہیں اور یہ کہ آج کے دور میں اگر کوئی شخص یورپ وغیرہ

---

[۱]...... اعلم ان سب الصحابة حرام من اکابر الفواحش ومذهبنا وذهب الجهور انه یعزر الی قوله وقال ﷺ اذا ظهرت الفتن او قال البدع وسب اصحابی فلیظهر العالم علمه فمن لم یفعل ذلک فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین، ولا یقبل الله منه یوم القیامة صرفاً ولا عدلا (مرقاة شرح مشکوة ص: ۵۱۸، باب مناقب الصحابة، الفصل الاول، مطبوعه بمبئی)

میں جاکر تبلیغی جماعت کے اصول کے مطابق کام کرے گا تو وہ اپنے بے ڈھنگے پن سے اپنی محنت بھی ضائع کرے گا اور کلمہ اور نماز کی عزت بھی خاک میں ملائے گا۔ (ملاحظہ ہو ترجمان القرآن جلد ۳ عدد ۵، زیر عنوان دعوت کے طریقے" از ص ۲۷۳ تا ص ۲۸۳)

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ تبلیغی جماعت کے متعلق جماعت اسلامی کے مفکرین کی یہ رائے کہ تبلیغی جماعت کا مقصد صرف ان پڑھ مسلمانوں میں کلمہ اور نماز کی تبلیغ ہے کہاں تک درست ہے، جواب تفصیل سے عنایت فرمائیں، مگر اپنی طرف سے نہیں بلکہ تبلیغی جماعت کے بانی اور اس کے ذمہ دار حضرات کے کلام سے تاکہ مزید اطمینان کا باعث ہو۔

ظہیر الاسلام، بنی گنج، ہردوئی

الجواب حامداً ومصلیاً!

جماعت اسلامی اپنے تجویز کردہ اصول کے مطابق، (جنکی قربانی ان کیلئے غالباً ناممکن ہے) دوسری جماعتوں اور افراد پر تخریبی تنقید کرتی ہے اور وہ اپنے نزدیک تقریباً اس پر مجبور ہے اور یہ تنقید بسا اوقات اس حد تک پہونچ جاتی ہے کہ پڑھنے والوں کے ذہن میں ان جماعتوں اور افراد کے متعلق یہ تصور قائم ہو جاتا ہے کہ انہوں نے اصل دین کو سمجھا ہی نہیں بلکہ اصل دین کو تحریف کر کے خواہشات نفسانی کے مطابق ڈھال کر عوام کے سامنے پیش کیا ہے جس سے انتہائی گمراہی پھیلی ہے اور لوگوں نے بد دینی کو دین سمجھا ہے جس کو حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں جماعت اسلامی کی اس قسم کی تنقیدات سے موجودہ تبلیغی جماعتیں تو کیا بچتیں گذشتہ صدیوں کے اکابر اور مقتداء بھی نہیں بچے تاہم آپ کو نفس واقعہ کی تحقیق کیلئے جماعت اسلامی یا کسی اور معترض کا نام لینے کی ضرورت نہیں آپ کے لئے مناسب یہ ہے کہ اس قسم کی وسوسہ انداز تحریر یا تقریر سے جو شبہ پیدا ہوا اس کو تو ٹھنڈے دل سے غور کریں اگر حقیقۃً وہ کوئی اصلاح طلب چیز ہے تو قرآن پاک، حدیث شریف، کلام، اصول فقہ کی روشنی میں اصلاح

کر لیں اور معترض کا شکریہ ادا کریں کہ اس کی تنقید کی وجہ سے اصلاح کا موقعہ ملا، اگر آپکے پاس یہ علوم موجود نہیں تو بلا تکلّف دریافت کرلیا کریں۔

شبہ مسئولہ کے جواب کیلئے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کا ایک ملفوظ نقل کرتا ہوں اس کو دیکھئے یہ ملفوظات کا مجموعہ حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی نے تیار کیا تھا جب کہ انہوں نے ایک مقصد عظیم کے لئے سفر کیا تھا اور دیر تک دہلی نظام الدین میں قیام کرکے تبلیغی کام کو بہت نزدیک سے دیکھا اور اپنایا تھا، کتاب وسنت کی کسوٹی پر پرکھا، ملفوظ یہ ہے:

''ہماری جماعت کا اصل مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو حضور ﷺ کا لایا ہوا دین پورا پورا سکھا دیں یہ تو ہمارا اصل مقصد ہے، رہی قافلوں کی چلت پھرت تو یہ اس مقصد کیلئے ابتدائی ذریعہ ہے اور کلمہ ونماز کی تلقین گویا ہمارے پورے نصاب کی الف، ب، ت ہے[1]''

ایک چھوٹا سا رسالہ ''چھ باتیں'' نامی ہے اس کے اخیر میں تبلیغی کام کرنے والوں کو ہدایات کا عنوان ہے اس کے ذیل میں (۳) پر بھی یہ ملفوظ منقول[2] ہے اگر اس رسالہ ہی کو بغور دیکھ لیا جائے تو یہ شبہ اور اس قسم کے دیگر شبہات خود بخود ختم ہو جائیں، ایسے غلط شبہات و وساوس کی وجہ سے نہ کام سے بددل ہوں نہ معترض سے الجھیں خاص کر جب کہ معترض کا مزاج بھی معلوم ہو۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاس صاحب ص ۳۲، ملفوظ نمبر: ۴۲، مطبوعہ کتب خانہ اشاعت العلوم سہارنپور.

[2]...... چھ باتیں ص: ۴۶ تبلیغی کام کرنے والوں کو ہدایات، مطبوعہ تبلیغی کتاب گھر نئی دہلی۔

جماعت اسلامی اور تنقید

سوال:-نہایت صفائی کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح رضا خانی جماعت نے علماء دیوبند کے خلاف ایک محاذ قائم کیا اور علماء دیوبند پر افتراء پردازی کر کے انھیں بدنام کیا اور ان کی کتابوں میں کتر بیونت کر کے سیاق وسباق سے صرف نظر کر کے کفریہ عبارت تیار کر لی ٹھیک وہی طریقہ علمائے دیوبند جماعت اسلامی کے ساتھ برت رہے ہیں اس وقت مثال کے طور پر آپکی تحریر پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپنے ماہنامہ نظام کانپور ج ا، ۸ص ۲۰،۲۱/ میں، ''تبلیغی جماعت پر اعتراض'' کے جواب میں تحریر کیا ہے کہ:

''جماعت اسلامی اپنے تجویز کردہ اصول کے مطابق (جنکی قربانی اس کیلئے غالبًا ناممکن ہے) دوسری جماعتوں اور افراد پر تخریبی تنقید کرتی ہے اور وہ اپنے نزدیک اس پر مجبور ہے اور یہ تنقید بسا اوقات اس حد تک پہونچ جاتی ہے کہ پڑھنے والوں کے ذہن میں ان جماعتوں اور افراد کے متعلق یہ تصور قائم ہو جاتا ہے کہ انہوں نے اصل دین کو سمجھا ہی نہیں بلکہ اصل دین کو تحریف کر کے خواہشات نفسانی کے مطابق ڈھال کر عوام کے سامنے پیش کیا ہے جس سے انتہائی گمراہی پھیلی ہے اور لوگوں نے بددینی کو دین سمجھا ہے جس کو حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں! جماعت اسلامی کی اس قسم کی تنقیدات سے موجودہ تبلیغی جماعتیں تو کیا بچتیں گذشتہ صدیوں کے اکابر اور مقتداء بھی نہیں بچے۔''

خط کشیدہ عبارت کو غور سے پڑھئے، اس تحریر میں آپ نے جماعت اسلامی پر تین الزام لگائے، (ا) جماعت اسلامی تخریبی تنقید کرتی ہے، (۲) اور یہ اس کے اہم اصول میں داخل ہے، (۳) جماعت اسلامی کی تنقید سے گذشتہ صدیوں کے اکابر اور مقتداء بھی نہیں بچے آپ

کے بلا دلیل یہ الزامات افتراء نہیں تو اور کیا ہیں؟ کیا صراحت کے ساتھ ذمہ داران جماعت اسلامی کی کسی تحریر یا تقریر سے اپنی باتوں کا ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟ واضح رہے کہ عبارت میں کتر بیونت کرنا یا سیاق وسباق سے صرف نظر کر لینا یا کسی عبارت کو مصنف کے مقصد کے خلاف معنیٰ پر محمول کرنا ایک عام مومن کے بھی شایان شان نہیں۔ محمد یحییٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترمی زیداحترامہ.................................السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبت نامہ باعث یادآوری ہوا، نظام مئی ۶۰ء میں ''تبلیغی جماعت پر اعتراض اور اس کا جواب'' شائع ہوا تھا اسکے متعلق آپ نے جس بے تکلفی سے اپنے جذبات اور تأثرات کا اظہار کیا اس سے مسرت ہوئی کیوں کہ یہ احساس زندہ ہونے کی دلیل ہے ورنہ جن افراد یا جماعتوں کے احساسات مر چکے ہوں ان کو کب خیال آتا ہے کہ وہ اس قسم کی تردید کریں، انکا تو حال یہ ہوتا ہے کہ کہنے والے کچھ کہتے رہیں اور لکھنے والے کچھ لکھتے رہیں وہ سب طرف سے کان اور آنکھ بند کر کے اپنے مقصد کی تحصیل میں شب وروز منہمک رہتے ہیں، یہ شان تو بامقصد، منظّم، تنقیدی جماعت کی ہے وہ ہر طرف سے چوکنا رہتی ہے جہاں ان کی طرف کسی نے، نصب العین، مقصد، طریقۂ کار کے متعلق زبان ہلائی یا قلم اٹھایا کہ فلاں چیز کتاب اللہ کے خلاف ہے، سنت رسول اللہ ﷺ کے خلاف ہے، فقہ وکلام کی رو سے غلط ہے بس پھر کیا تھا اس کی تردید کیلئے آناً فاناً اخبار، رسالے، پمفلٹ منظر عام پر آ گئے اور بانی جماعت کی ساختہ پرداختہ ذہنیت سے نکال نکال کر جوابات دینے شروع کر دیئے۔

آپ ٹھنڈے دل سے ترجمان القرآن ج ۳ عدد ۵ میں سائل کا پیش کردہ حوالہ دیکھ لیتے اگر وہ حوالہ صحیح ہوتا تو اس عتاب نامہ کی زحمت نہ کرتے اگر غلط ہوتا تو تحریر فرماتے اور آپ کا یہ طریقہ حکیمانہ طریقہ ہوتا لیکن آپ حضرات کو تو شروع سے تعلیم ہی یہ دی گئی ہے کہ ہم پر جو

اعتراض کیا گیا ہے وہ افتراء ہے الزام ہے کتر بیونت ہے سیاق وسباق سے صرف نظر ہے مقصد مصنف کے خلاف معنی پر حمل کرنا ہے جس طرح رضا خانیت کے علمبر داروں نے علماء حق کی عبارتوں کو مسخ کر کے بدنام کیا ہے اسی طرح جماعت اسلامی کو بدنام کیا جارہا ہے۔

کانپور میں ہمارے ایک رفیق تبلیغ ہیں جن کو جماعت اسلامی کے ساتھ خاص دلبستگی تھی انکے سامنے ایک کتاب آئی جس میں جماعت اسلامی کی بعض عبارات نقل کر کے بتایا گیا تھا کہ یہ فلاں فلاں روایات کے خلاف ہیں تو اسکو دیکھ کر یکدم مشتعل ہو گئے کہ یہ تو وہی کتر بیونت ہے جو رضا خانی کرتے ہیں نہایت غلط طریقہ ہے، مجھے اس سے سخت تکلیف پہونچی، پھر کچھ مدت بعد انکے سامنے ایک اور مسئلہ کا تذکرہ آیا کہ ترجمان القرآن میں ایسا ایسا لکھا ہے اس پر وہ پھر چیں بجبیں بلکہ بہت برہم ہوئے کہ بالکل غلط ہے اس میں ایسا نہیں ہوسکتا اس لئے کہ یہ تو نص قطعی کے خلاف ہے میں ہرگز تسلیم نہیں کرسکتا جب تک بچشم خود نہ دیکھ لوں چنانچہ ان کو وہ رسالہ دیدیا گیا بہت گہرے مطالعہ کے بعد (کہ کہیں سیاق وسباق سے صرف نظر تو نہیں) انہوں نے مجھ سے خود فرمایا کہ اللہ اکبر ہمارے علماء بھی کس قدر محتاط ہیں کہ اس جماعت کی تکفیر نہیں کرتے حالانکہ اس میں صاف صاف نصوص قطعیہ کا انکار ہے۔

مجرّب حربہ

بریلوی طبقے نے اکابر علماء حق حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ وغیرہ کی عبارتوں کو توڑ مروڑ کر مسخ کیا ان سے ایسے مطالب نکالے جو ان اکابر کے حاشیہ خیال میں بھی نہ ہوں گے جس سے فتنہ عظیم پھیلا، بہت بڑی جماعت بدعقیدہ ہوگئی علماء دیوبند نے اس فتنہ کا سد باب اس طرح کیا کہ اصل عبارتیں قوم کے سامنے پیش کیں، ان کے اصلی مطالب کو بیان کیا، ان پر دلائل قائم کئے جو کتر بیونت کی گئی تھی ایک ایک چیز کو کھول کر رکھ دیا۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ بریلوی طبقہ سنجیدہ انصاف پسند مسلمانوں کی نظروں میں اس قابل

نہیں رہا کہ اسکی تحریر یا تقریر کی طرف توجہ کی جائے، یہی مجرب حربہ اب جماعت اسلامی نے شروع کر دیا اور جو لوگ مودودی صاحب کی آواز کو حق کی آواز قرار دیتے ہیں انہوں نے اشخاص پرستی سے انتہائی بیزاری، ناقدانہ بالغ نظری، خالص حق پرستی کے بلند آہنگ دعوؤں کے باوجود اسی آواز کی پیروی شروع کر دی اور ذرا اسکی زحمت گوارا نہ کی کہ اصل کو تو دیکھ لیا جاتا۔

لیکن دنیا میں بسنے والے سب ہی تو بے وقوف، جذبات سے مغلوب، دین کی قتل گاہوں کے سند یافتہ، کتاب وسنت سے نا آشنا، جہل مرکب میں مبتلا نہیں، ایسے نفوس بھی موجود ہیں جو محض مودودی صاحب کی آواز پر ایمان نہیں لائے بلکہ اکابر کے فتاویٰ کو دیکھ کر نقل کردہ عبارات کو بھی اصل کتابوں سے ملاتے ہیں اور جب دیکھتے ہیں کہ واقعۃً جماعت کی اصل کتابوں میں وہ عبارتیں موجود ہیں جو فتاویٰ میں نقل کی گئی ہیں اور ان کا مطلب بھی وہی ہے جو فتاویٰ میں بتا دیا گیا ہے، سیاق وسباق پڑھ کر بھی دوسرا مطلب نہیں بنتا اور یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جماعت اسلامی کی طرف سے ان فتاویٰ کے جواب میں ڈنکے کی چوٹ کہا جا رہا ہے کہ یہ ہم پر افتراء ہے، دناءت ہے، بددیانتی ہے جھوٹ ہے، بہتان ہے، ہم نے کہیں ایسا نہیں لکھا تو وہ انتہائی حیرت واستعجاب سے سوچتے ہیں کہ یا اللہ یہی ہے جماعت اسلامی کا موقف؟

اور اسی کا نام ہے دیانت، راست بازی، خدا ترسی، آخرت کی جواب دہی کا احساس جس کا اس جماعت کو قدم قدم پر دعویٰ ہے، پھر اس کی جوز د جماعت کے امیر اور دیگر اہل قلم پر فطری طور پر پڑنی چاہئے وہ پڑتی ہے اور اس سے کسی طرح گریز ممکن نہیں''

اے کاش اہل شعور اس کو سمجھیں اور اپنی غلطیوں کی طرف متوجہ ہوں، جب یہ حضرات چودہ سو سال تک کے بزرگانِ دین اور اسلاف کے کارناموں پر بے لاگ تنقید کرتے اور ان کی غلطیاں پکڑتے ہیں تو اگر کسی نے ان کے کارنامہ پر تنقید کر دی اور وہ تنقید واقعۃً بالکل صحیح اور حق بجانب ہے تو اس پر ناک بھوں کیوں چڑھاتے ہیں ان کو تو چاہئے تھا کہ شکریہ کے

ساتھ قبول کر کے اصلاح کر لیتے جیسا کہ جگہ جگہ اپنی تحریرات میں اس کا اظہار بھی کرتے ہیں مگر معاملہ بالکل برعکس ہے۔

شعوری یا غیر شعوری طور پر آپ کی یہ تحریر بھی اسی ذہنیت کی آئینہ دار ہے، اپنی اس تحریر کو پھر ایک نظر دیکھئے اور مودودی صاحب کے اس جواب کو ملاحظہ کیجئے جو انہوں نے مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ، مفتی مہدی حسن صاحبؒ دیوبند، مفتی سعید احمد صاحب سہارنپور، مفتی جمیل احمد صاحب تھانہ بھون، مولانا اعزاز علی صاحبؒ دیوبند کے فتاویٰ کی تردید میں لکھا ہے وہ لکھتے ہیں۔''

ا:-''جس وقت یہ فتوے لکھے جارہے تھے اس وقت خدا کا خوف، اور آخرت کی جواب دہی کا احساس شاید ان کے قریب بھی موجود نہیں تھا خصوصاً مفتی سعید احمد صاحبؒ کے فتوؤں میں صریح بددیانتی کی بدترین مثالیں پائی جاتی ہیں جنہیں دیکھ کر گھن آتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ میں ان حضرات کے ساتھ بڑا حسن ظن رکھتا تھا مگر اب انکے یہ فتوے دیکھ کر تو میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ بریلوی طبقہ کے فتوے باز وکافر ساز مولویوں سے انکا مقام کچھ اونچا نہیں اھ (رسائل[1] ومسائل ج ۲ ص ۵۱۳)

مودودی صاحب کا یہ پورا جواب رسائل و مسائل میں پڑھ جائیے کسی ایک لفظ کے متعلق بھی تو متعین طور سے نشاندہی نہیں کر سکے کہ فلاں لفظ غلط لکھا ہے، فلاں حوالہ غلط دیا ہے، فلاں عبارت میں کتر بیونت کی ہے، فلاں عبارت کی سیاق وسباق سے صرف نظر کیا ہے مفتی سعید احمد صاحبؒ نے تقریباً دو درجن عبارتیں اس کتاب کی کتابوں سے نقل کی ہیں اور ہر ایک کا پورا حوالہ دیا ہے مگر مودودی صاحب کیسے شریفانہ لہجہ میں فرماتے ہیں۔

---

[1]...... رسائل ومسائل ص: ۲/۵۱۳، جماعت اسلامی اور اسکی تحریک سے متعلق، ایک همدرد بزرگ کا مشوره، مطبوعه لاهور.

۲:- یہ لوگ اگر دیانت اور سچائی کا ہتھیار لے کر حملہ آور ہوتے اور مجھ میں یا جماعت اسلامی کی تحریک و نظام میں کوئی ایسی خرابی بتاتے جو فی الواقع انکے دلائل سے ثابت ہوتی تو میں یقیناً انکے آگے جھکتا اور اپنی غلطیوں کا اعتراف کر کے اپنی اصلاح کرتا لیکن انہوں نے ہتھیار جھوٹ کا استعمال کیا ہے۔ دناءۃ کی راہ اختیار کی ہے۔ اس لئے میں ان کے ساتھ وہی طریقہ اختیار کروں گا جو ایک شریف آدمی کو کرنا چاہئے، یعنی اذا مروا باللغو مروا کراماًاھ رسائل[1] ومسائل ج۲ص ۵۱۴،

کرامت وشرافت کا معیار

ان اکابر علماء کرام کا مودودی صاحب کی غلطیوں پر متنبہ کرنا اور عامۂ مومنین کو فتنوں کی راہ سے بچا کر حضرت نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے جادۂ مستقیم کی دعوت دینا مودودی صاحب کے نزدیک کیا قرار پایا؟ اللغو، اور خوف خدا، اور آخرت کی جواب دہی سے بے حسی، بددیانتی کی بدترین گھنونی مثالیں، بریلوی طبقہ کی فتوے بازی، کافر سازی، دناءۃ کی راہ، جھوٹ کا ہتھیار جیسی گالیوں کا استعمال کرنا کیا قرار پایا؟ کرامت وشرافت، واقعی ان حضرات کی کرامت وشرافت کا یہی معیار ہے، مودودی صاحب نے اپنی اس تحریر میں ایک اور کرامت کا اظہار فرمایا ہے۔

آزمائش کا وقت آ گیا ہے

۳:- اس میں شک نہیں کہ دیوبند، سہارنپور کے ان فتوؤں کا ان لوگوں پر بُرا اثر پڑے گا جو ان دونوں مراکز علمی سے وابستہ ہیں، لیکن سنت اللہ کے مطابق آزمائش ضروری ہے اور اب اس پورے دیوبندی اور مظاہری گروہ کیلئے آزمائش کا وقت آ گیا ہے

---

[1]...... رسائل ومسائل ص: ۲/۵۱۴، قبیل اعتراضات بے تحقیق، مطبوعہ لاهور.

دیکھنا ہے کہ اس میں کتنے حق پرست ہیں اور کتنے اشخاص پرست، جو حق پرست ہیں وہ انشاء اللہ ہمارے ساتھ رہیں گے اور آئندہ بھی ہمارے ساتھ آتے رہیں گے اور جو اشخاص پرست ہیں اور جماعتی عصبیت میں مبتلا ہیں وہ ہم سے الگ ہو جائیں گے اور آئندہ بھی ہمارے ساتھ نہ چلیں گے، ہمیں صرف پہلے گروہ کی ضرورت ہے، دوسرے گروہ سے ہم خدا کی پناہ مانگتے ہیں، وہ ہٹ جائے گا، تو ہم خدا کا شکر ادا کریں گے اور آئندہ ہم سے بے تعلق رہے گا تو مزید شکر کریں گے۔
اھ رسائل[1] و مسائل ج ۲ ص ۵۱۴ طبع لاہور

اس عبارت میں مودودی صاحب نے آزمائش میں کامیابی کی یہی صورت تجویز کی ہے کہ لوگ ان کی بات مان لیں اور ان کے ساتھ آجائیں جو لوگ ان کے ارشاد پر عمل نہ کریں اور ان کی جماعت میں داخل نہ ہوں وہ ناکام ہیں۔

حق کی تشخیص

مودودی صاحب نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ جو لوگ انکے ساتھ آجائیں گے وہ حق پرست ہیں اور جو لوگ سہارنپور و دیوبند کے فتوے پر عمل کرینگے وہ اشخاص پرست ہیں، دوسرا شخص خواہ کتنا ہی دیانتداری سے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کی طرف بلائے مگر اسپر عمل کرنیوالے مودودی صاحب کے نزدیک اشخاص پرست ہیں اور مودودی صاحب کی زبان سے نکلی ہوئی بات کو ماننے والے حق پرست ہیں، یہ دو چیزیں بالکل مقابل ہوئیں، اشخاص اور حق، اشخاص کون ہیں؟ دیوبند اور سہارنپور کے مفتی، حق کون ہیں؟ مودودی صاحب۔

یہ ان کا عام طرز نگارش ہے کہ وہ صاف صاف انا الحق تو نہیں کہتے (کہ اس کے لئے

---

[1]...... رسائل ومسائل ص: ۲/۵۱۴، قبیل اعتراضات بے تحقیق، مطبوعه لاهور.

شیداء دار روح منصور درکار ہے) لیکن اپنے مقصد کو مقصد حق اور اپنی دعوت کو دعوتِ حق، اپنے طریق کو طریق حق ضرور کہتے ہیں اور اس پر اتنا زور دیتے ہیں کہ جب ان کی کسی بات سے کوئی اختلاف کرتا ہے تو خواہ وہ کتنے ہی قوی اور صریح دلائل حقہ کی روشنی میں کرتا ہو مگر اس کے حق میں وہ سب روایات وآیات لاکر پیش کر دیتے ہیں جو مخالف حق جلّ جلالہ کے بارے میں وارد اور نازل ہوئی ہیں (خارجیوں کا طریقہ بھی یہی تھا کہ جو آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں انکو مسلمانوں پر چسپاں کرتے تھے، ملاحظہ ہو، (بخاری شریف[1] ج۲ص۱۰۲۴)

مودودی صاحب کی جماعت سے الگ ہونیوالوں کی تفصیلی فہرست آپکے علم میں ہے کہ جن حضرات نے جماعت کی تشکیل وتاسیس کی اور نہایت مستحکم دستورحق تیار کیا تھا وہ ایک ایک کر کے تقریباً سب ہی الگ ہو گئے سب نے ہی اس خودساختہ حق سے منہ موڑ لیا بلکہ جماعت اسلامی تو یہاں تک کہتی ہے کہ انہوں نے ارتداد اختیار کرلیا، انا للہ و انا الیہ راجعون.

حق سے الگ ہونے پر شکریہ

یہ بھی غور کا مقام ہے کہ جو لوگ حق سے الگ ہو جائیں اور ان کے ساتھ نہ آئیں، تو ان کی علیحدگی پر مودودی صاحب شکرادا کرتے ہیں حالانکہ الخلق عیال الله الحدیث[2] کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کی جائے، اور ہر انسان کی ہدایت کیلئے آخری سانس تک پوری کوشش کی جائے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل سے واضح ہے، اللہ پاک کا ارشاد ہے:

[1]...... وکان ابن عمر رضی الله عنه یراهم شرار خلق الله وقال انهم انطلقوا الی اٰیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المومنین، (بخاری شریف ص ۱۰۲۴ ج۲، کتاب استتابة المعاندین الخ، باب قتال الخوارج، مطبوعه اشرفی دیوبند)

[2]...... راجع حدیث انس رضی الله عنه وعبدالله رضی الله عنه مرفوعاً رواه البیهقی (مشکوٰة ص ۴۲۵، باب الشفقة، مطبوعه یاسرندیم دیوبند)

فلعلّک باخع نفسک علیٰ اٰثارھم ان لم یؤمنو ابھٰذاالحدیث اسفاً[1].

شاید آپ انکے پیچھے اگر یہ لوگ اس مضمون پر ایمان نہ لائیں تو غم سے اپنی جان دیدیں گے۔

کسی کے حق سے کٹنے اور ہٹنے پر شکر ادا کرنا اور خوش ہونا نہیں معلوم کس نص سے ثابت ہے، اگر آپکی نظر سے اس مضمون کی کوئی نص گذری ہو تو براہ کرم مطلع فرمائیں ممنون ہوں گا۔

ایک اور مقام پر مودودی صاحب نے بہت ہی مسرت کا اظہار کیا ہے۔

فرماتے ہیں!

۴:- میں بہت خوش ہوں اور خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ یہ فتنہ پسند گروہ قریب آنے کے بجائے دور جارہا ہے۔ ترجمان القرآن[2] ج ۲۶ عدد ۳ ص ۱۷۱،

مودودی صاحب کا یہ اظہار مسرت اور کجا رسول اللہ ﷺ کا وہ غم جس سے جان دینے کا خطرہ لاحق ہو جائے جس کا تذکرہ آیت بالا میں ہے، غور فرمائیے کہ مودودی صاحب کا اپنے طریق کو پیغمبرانہ طریق قرار دینا جس کا متعدد مقامات پر دعویٰ کیا گیا ہے کہاں تک برمحل ہے۔

حدیث پاک میں ارشاد ہے: **عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ مثلی کمثل رجل استوقد نارا فلما اضاء ت ما حولھا جعل الفراش وھٰذہ الدواب التی تقع فی النار یقعن فیھا وجعل یحجزھن ویغلبنہ فیتقحمن فیھا فاناآخذبحجزکم عن النار وانتم تقحمون فیھا ھٰذہٖ روایۃ البخاری والمسلم نحوھا وقال فی اٰخرھا قال فذٰلک مثلی ومثلکم انا اٰخذ بحجز کم عن النار ھلُمّ عن النار ھَلُمّ عن النار فتغلبونی تقحمون فیھا متفق علیہ اھ مشکوٰۃ شریف[3] ص ۲۸ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ.**

---

[1]...... سورۃ الکھف الأیۃ: ۶

[2]...... ترجمان القرآن جلد: ۲۶، عدد ۳، ۴، ص: ۱۷۱، ربیع الاول ۱۳۶۴ھ، تاثرات اجتماع (دارالاسلام) کے تحت کچھ سوالات، مطبوعہ لاہور۔

(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ترجمہ:- رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میری مثال اس شخص کے مثل ہے جس نے آگ روشن کی جب اس کے آس پاس روشنی پھیل گئی تو پروانے اور تتلی وغیرہ جانور جو آگ میں گرا کرتے ہیں گرنے لگے وہ شخص ان کو پکڑ پکڑ کر نکالنے اور روکنے لگا مگر وہ پروانے وغیرہ اس پر غالب آ گئے اور آگ میں گر گئے، (یہی حال میرا ہے) کہ تمہاری پشت پکڑ پکڑ کر آگ سے نکال رہا ہوں اور تم ہو کہ آگ میں گھسے جاتے ہو۔

اس میں حضور اکرم ﷺ نے بطور تمثیل فرمایا ہے کہ ایک شخص نے مثلاً آگ جلائی اس کے گرداگرد سے پتنگے اور دوسرے جانور آ آ کر آگ میں گرنے لگے اور وہ شخص انتہائی کوشش سے ان کو آگ سے بچاتا ہے مگر وہ اس کے قابو سے باہر ہو کر آگ میں گرتے اور ہلاک ہوتے ہیں، اسی طرح میں تم کو آگ سے بچانے اور پکڑنے کی انتہائی کوشش کرتا ہوں مگر افسوس کہ تم لوگ قابو میں نہیں آتے اور آگ میں گھسے چلے جاتے ہو جس کا نتیجہ تباہی اور ہلاکت ہے۔

حضور اکرم ﷺ چاہتے تو اظہار مسرت فرما کر سبکدوش ہو جاتے مگر وہاں تو قلب مبارک میں امت کے درد و غم کی آگ شعلہ زن تھی جس نے مجبور کیا کہ پتھر کھا کر بھی دعا ہی دیں[1]، ایک دو واقعات نہیں بے شمار واقعات اس کے شاہد ہیں، حق تعالیٰ سے الگ رہنے والوں پر رحم و شفقت کی وجہ سے حضور اکرم ﷺ کے انتہائی حزن و غم کو دیکھئے اور مودودی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) [۳]...... مشکوۃ شریف ص: ۲۸، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص: ۲/۹۶۰، کتاب الرقاق، باب الانتهاء عن المعاصی، مطبوعه اشرفی دیوبند. مسلم شریف ص: ۲/۲۴۸، کتاب الفضائل، باب شفقته ﷺ عن امته الخ، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند.

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... حیاۃ الصحابة ص: ۱/۲۵۴، تحمل النبی ﷺ الشدائد والاذیٰ فی الدعوۃ الی الله، مطبوعه اداره اشاعت دینیات حضرت نظام الدین نئی دهلی.

صاحب کی مسرت اور خوشی کو دیکھئے پھر مودودی صاحب کے اس بلند آہنگ دعویٰ کا جائزہ لیجئے جسارت کے ساتھ اپنے طریقِ کار کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سر تھوپا جارہا ہے۔

۵:- اس دعوت کو عملاً لے کر اٹھنے، اسے اپنے دوسرے بھائیوں تک پہنچانے اور اس سے متاثر حضرات کو سمیٹنے اور جذب کرنے کا صحیح اور بہترین طریقہ یقیناً وہی ہوسکتا ہے جو ابتداء سے آخر تک اس دعوت کے اصل علمبردار یعنی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی رہنمائی میں اختیار کرتے رہے، قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ وہ طریقہ ایک ہی ہے اور وہ ہی ایک طریقہ بلا استثناء ہر زمانہ میں اختیار کیا جاتا رہا ہے، چنانچہ اسی طریق کار کو ہم نے اختیار کیا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس ایک دعوت اور طریق کار کے علاوہ دوسری تمام دعوتیں اور طریقہائے کار سراسر باطل ہیں۔ (ترجمان القرآن[1] ج ۲۶ عدد ۳ ص ۱۱۱)

اب میں آپکے سامنے وہ تینوں چیزیں پیش کرتا ہوں جن کو آپنے بیک جنبش قلم، الزام، اور افتراء پردازی قرار دے کر اپنے نزدیک جماعت اور امیر جماعت کو بھاری بوجھ سے ہلکا کر کے حق کی بہت بڑی خدمت وحمایت کی ہے آپ اصل کتابوں سے ملا کر دیکھیں کہ یہ چیزیں الزام ہیں یا واقعہ اور ہر قسم کی عصبیت سے علیحدہ ہو کر غور کریں کہ ان حالات میں آپ کی ذمہ داری کیا ہے:

جماعت اسلامی تخریبی تنقید پر مجبور ہے

مودوی صاحب لکھتے ہیں:

۶:- جو شخص اپنے زمانہ کے عام طرز خیال اور طرز عمل کو بدلنا چاہتا ہو اور لوگوں کی روش میں اصولی تغیر پیدا کرنے کا خواہشمند ہو وہ مجبور ہے کہ ابتداء میں تخریبی تنقید پر زیادہ قوت صرف کرے اور تعمیری افکار کو آہستہ آہستہ بتدریج اور باقساط پیش کرے، تخریبی تنقید

---

[1]...... ترجمان القرآن ج ۲۶، عدد ۳، ۴، ص: ۱۱۱، روداد جماعت اسلامی الخ، مطبوعہ لاہور

کے بغیر وہ الفت اور شیفتگی دور نہیں کی جاسکتی جو لوگوں کو رائج الوقت تخیلات اور طریقہائے عمل سے طبعی طور پر ہوا کرتی ہے اور جب تک یہ الفت دور نہ ہو ان کے دماغ کسی نئی بنیاد پر تعمیر کا نقشہ سوچنے اور سمجھنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوتے لہٰذا تخریب کے بغیر یا ناکافی تخریب کے ساتھ نئی تعمیر کا نقشہ پیش کر دینا سراسر نادانی ہے اھ۔(ذیل۔ترجمان القرآن[1] ج۱۴ عدد۲ ص۱۳۴)

اس عبارت میں مودودی صاحب نے لوگوں کی روش میں اصولی تغیر پیدا کرنے کیلئے تخریبی تنقید کو ضروری اور اس پر زیادہ قوت صرف کرنے کو لازم اور بغیر تخریب کے تنقید کو بلکہ ناکافی تخریب کو بھی ناکافی قرار دیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کوئی قوم اصولاً عام طور پر اپنے اندر اصولی تغیر پیدا کرنے کیلئے تیار ہی نہیں ہوسکتی جب تک کہ اسکے اختیار کردہ اصول، تخیلات، طریقہائے عمل کو کافی تخریبی تنقید کے ذریعہ سے بیکار، غلط، ناقابل التفات بلکہ مضر اور مہلک نہ ثابت کر دیا جائے، کیونکہ جن اصول کے ساتھ ساری قوم کی معاشی، معاشرتی عدالتی، جنگی، مالی، بین الاقوامی پالیسی کا ہر ہر پہلو وابستہ ہے وہ اصول اس کے قلب و دماغ پر پوری طرح حاوی ہیں اور ہر چھوٹا بڑا عمل ان ہی اصول کی بنیاد پر برگ و بار کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے، ایسے اصول کو ساری قوم کے دل و دماغ اور قوائے عمل سے نکال پھینکنا ہنسی کھیل نہیں ہے اس کیلئے ایڑی چوٹی کا زور صرف کرنا ہوگا اور یہ کام کسی ایک ایڈیٹر، اخبار، رسالہ کا نہیں بلکہ اس کیلئے بڑی مضبوط جماعت کی ضرورت ہوگی جو اپنی زبان، اپنے قلم، اپنے کردار، اپنے عزم، اپنے یقین غرض ہر اعتبار سے ساری قوم میں صالح ترین اور ممتاز ہو کہ اس کے ہر فرد کو دور سے دیکھ کر سمجھ لیا جائے کہ یہ فلاں جماعت کا آدمی ہے۔

امیر جماعت کے صفات

اس جماعت کیلئے امیر بھی ایسا ضروری ہے جو بالکل جدید ترین طرز کا لیڈر ہو، وقت

[1]...... حاشیہ ترجمان القرآن ج۱۴، عدد۲، ص:۱۳۴، مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش۔مطبوعہ لاہور

کے تمام علوم جدیدہ پر اس کو مجتہدانہ بصیرت حاصل ہو، زندگی کے سارے مسائل مہمہ کو خوب حل کرسکتا ہو، عقلی وذہنی ریاست، سیاسی تدبّر اور جنگی مہارت کے اعتبار سے وہ تمام دنیا پر اپنا سکہ جمادے تب عالمگیر انقلاب رونما اور دنیا کا انتظام درست ہوسکتا ہے۔

جماعت اسلامی کا کام

مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

۷:- جو کام ہم نے اپنے ہاتھ میں لیا ہے یعنی اخلاقی اصولوں پر دنیا کی اصلاح کرنا اور دنیا کے نظم کو درست کرنا، اس کا تقاضہ ہے کہ اخلاقی حیثیت سے ہم اپنے آپ کو دنیا کا صالح ترین گروہ ثابت کردکھائیں اھ۔ (ترجمان[۱] ج ۲۶ عدد ۳ ص ۱۰۹)

اس سے جماعت اسلامی کے کام کی تشخیص ہوگئی یعنی دنیا کی اصلاح کرنا اور دنیا کے نظم کو درست کرنا اور اس کام کا تقاضہ ہے کہ جماعت اسلامی اپنے آپ کو دنیا کا صالح ترین گروہ ثابت کردکھائے، امید تو یہ رکھنی چاہئے کہ یہ جماعت واقع میں بھی صالح ترین ہونیکی کوشش کرے گی صرف ثابت کردکھانے تک اپنی کوشش کو محدود نہیں رکھے گی آگے چند مثبت ومنفی ہدایات کے بعد فرماتے ہیں (اگر ان پر عمل نہ ہوا)

۸:- تو دنیا ہم سے اور ہمارے ہاتھوں ہونے والی ''اصلاح'' سے خدا کی پناہ مانگے گی اور یہ محسوس کریگی کہ اگر کہیں زمین کا انتظام ان لوگوں کے ہاتھ میں آگیا تو یہ ساری زمین کو ایسا ہی کرکے چھوڑیں گے جیسے یہ خود ہیں اھ۔ (ترجمان[۲] ج ۲۶، عدد ۳، ص ۱۰۹)

اس مقصد عظیم کے حاصل کرنے کیلئے پروگرام کیا ہے۔ سنئے!

---

[۱]...... ترجمان القرآن ج ۲۶، عدد ۳، ۴، ص: ۱۰۹، امیر جماعت کی افتتاحی تقریر، لاھور.
[۲]...... ترجمان القرآن ج ۲۶، عدد ۳، ۴، ص: ۱۰۹، امیر جماعت کی افتتاحی تقریر، لاھور.

E:\F.M.Fainal\Jild-4\Jamat Isalmi & Tanqeed

جماعت اسلامی کا پروگرام

۹:- ہمارا پروگرام یہ ہے کہ ہم پہلے اس نظام فکر کو درہم برہم کردینا چاہتے ہیں جس پر دنیا کا موجودہ غلط نظام زندگی قائم ہے اور اسکی جگہ اس نظام فکر کو دلوں کے اندر راسخ کرنا چاہتے ہیں جس پر صحیح نظام زندگی کی بنیادیں قائم کی جاسکتی ہیں اھ۔(ترجمان[1] جلد ۳۰/عدد ۵ ص ۲۹۷)

دنیا بھر کے نظام فکر کو درہم برہم کرنے کیلئے ظاہر ہے کہ کس قدر سخت تخریبی تنقید کی ضرورت ہوگی، اسی عالمگیر انقلاب کیلئے یہ جماعت عمل میں آئی اور مودودی صاحب اس کے امیر مقرر ہوئے، اس لئے کہ وہی صفات بالا کے حامل ہونے کی وجہ سے اس مجمع میں سب سے اہل تر اور طریق انقلاب کے ماہر ترین تھے پھر ایسی زبردست تخریبی تنقید کی مہم شروع کی گئی کہ موجودہ اور گذشتہ سیاسی اور مذہبی، افراد اور جماعتوں، انجمنوں اور اداروں سب ہی کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔

مگر مودودی صاحب اور ان کے پیرو حضرات کا ایک رُخ یہ بھی ہے کہ جب ان کے قلم سے نکلی ہوئی کسی بات پر گرفت کی جاتی ہے اور اس کو دلائل کی روشنی میں غلط ثابت کرکے سب طرف سے راستہ بند کردیا جائے اور وہ جواب سے عاجز ہوجاتے ہیں تو اس بات کا رخ بدل دیتے ہیں کہ ہمارا مدعا یہ نہیں حالانکہ ان کی تاویل کے خلاف خود ان کے کلام میں صراحت موجود ہوتی ہے۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اپنی غلطی واضح ہونے پر اعتراف کرتے اور اصلاح کرلیتے جیسا کہ اپنی تحریرات میں بار بار اعلان کیا جاچکا ہے لیکن وقت آنے پر ہوتا کچھ اور ہے، چنانچہ تخریبی تنقید کے رویہ پر جب گرفت کی گئی اور اس کے جواز کا پہلو نہ مل سکا تو فرماتے ہیں:

۱۰:- درحقیقت مسلم لیگ ہو یا مسلمانوں کی بڑی جماعتوں میں سے کوئی اور جماعت ہو اس

[1]...... ترجمان القرآن ج ۳۰، عدد ۵، ص ۲۹۷، مطبوعہ لاھور.

کے مسلک یا طریق کار پر تنقید کرنے سے میرا مدعا یہ کبھی نہیں رہا کہ ان جماعتوں کی تخریب کروں اھ۔ (ذیلی ترجمان[۱] ج۱۴ عدد۲ ص۱۴۰)

جن لوگوں کو مسلم لیگ سے ''الفت اور شیفتگی''، تھی انکے تخیلات اور طریقہائے عمل میں اصولی تغیر پیدا کرنے کیلئے'' ص۱۳۴ پر تو مودودی صاحب تخریبی تنقید'' کو ایسا ضروری سمجھتے تھے، کہ اس پر ''زیادہ قوت صرف کرنے پر مجبور تھے اور نا کافی تخریب کو نا کافی قرار دیتے تھے'' لیکن ص۱۴۰ پر پہونچ کر رُخ بدلا، یہ ابلہ فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟ اس قسم کا تضاد اس جماعت کے لٹریچر میں بکثرت موجود ہے کہ دفع الوقتی کے لئے دوسرا رُخ بھی پیش کیا جا سکے۔

ایک شبہ کا ازالہ

مسلم لیگ یا مسلمانوں کی کسی اور جماعت پر تنقید کو یہ تصور نہ کیا جائے کہ مودودی صاحب کی طرف سے یہ سیاسی تنقید ہے جو کہ عامۃً سیاسی جماعتوں میں ایک دوسرے پر ہوتی رہتی ہے، نہیں، بلکہ یہ خالص اسلام کی روشنی میں ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

۱۱:- اس سلسلہ میں یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ میں معاملات کو جماعتوں کے نقطۂ نظر سے نہیں دیکھتا بلکہ محض اسلامی نقطۂ نظر سے دیکھتا ہوں اس لئے میں نے اب تک سیاسی مسائل پر جو کچھ لکھا ہے اس میں کسی مسئلہ پر بھی اس حیثیت سے بحث نہیں کی ہے کہ کسی خاص جماعت کی نسبت سے اس مسئلہ کی کیا نوعیت ہے میں صرف یہ دیکھتا ہوں اور یہی دکھانے کی کوشش کرتا ہوں کہ اسلام کی نسبت سے صحیح یا غلط اور مناسب یا نامناسب کیا ہے اھ۔ (ذیل ترجمان[۲] ج۱۴ عدد۲، ص۱۴۰)

اب تک کی نقل کردہ عبارتوں سے سوال کے دو نمبروں کا جواب بخوبی روشن ہو گیا۔

---

[۱]...... حاشیہ ترجمان القرآن ج۱۴، عدد۲، ص: ۱۴۰، مطبوعہ لاھور.

[۲]...... حاشیہ ترجمان القران ج۱۴، عدد۲، ص۱۴۰، مطبوعہ لاھور،

E:\F.M.Fainal\Jild-4\Jamat Isalmi & Tanqeed

(۱) جماعت اسلامی تخریبی تنقید کرتی ہے۔

(۲) اور یہ اس کے اہم اصول میں داخل ہے اور امیر جماعت اس روش پر بہت خوش ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔

۱۲:- میں یہ دیکھ کر اکثر اپنی جگہ خوش ہوتا ہوں کہ ہماری اس جماعت میں شخصیت پرستی اور ذہنی غلامی موجود نہیں ہے بلکہ ہر شخص کے اندر اچھی خاصی نقادانہ نظر موجود ہے اھ۔
(ترجمان[۱] ج۲۶، عدد۳ ص۱۰۹)

اب اپنے سوال کے تیسرے نمبر کو دلائل کی روشنی میں دیکھئے، انشاءاللہ تعالیٰ آپ کا ضمیر خود جواب دے گا کہ ''نظام'' مئی ۶۰ء میں جو کچھ جماعت سے متعلق لکھا گیا ہے وہ افتراء نہیں بلکہ روشن حقیقت ہے۔

تاہم آپ کی تشفی کیلئے جماعت اسلامی کی تخریبی تنقید کے نمونے پیش کئے جاتے ہیں جن کی طرف میں نے ''نظام'' مئی ۶۰ء میں اشارہ کیا ہے۔

تبلیغ کرنے والوں پر تنقید

۱۳:- یہاں تبلیغ بالکل اسی مشنری ڈھنگ کی ہے جیسی عیسائیوں، ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے آئے دن ہوتی رہتی ہے پس مذاہب چند بے جان عقائد، بے معنیٰ منتر، اور بے مقصد حرکات کی معجون سی بنے ہوئے ہیں، پنڈت، پادری، یا گرنتھی، اور مولوی اپنے اپنے کارخانوں کی ذہنی معجونیں لئے پھرتے ہیں، ڈگڈگی بجائی، لوگوں کو جمع کیا اور اپنی معجون کے حق میں گا گا کر اور تھرک تھرک کر ایک رنگین تقریر کر ڈالی اھ۔
(تنقیدات ص۳۴)

---

[۱]...... ترجمان القرآن ج۲۶، عدد۳، ۴، ۵، ۶، ص ۱۰۹، امیر جماعت کی افتتاحی تقریر، لاہور۔

ترجمان[۱] ج ۳۰ ص ۱۹/۲۷۵ عدد ۵/ میں تبلیغی جماعت کے طریقۂ کار کے متعلق بتایا گیا تھا ''کہ یہ انبیاء کے طریقے کی پیروی نہیں بلکہ شیطان کا ایک بہت بڑا دھوکا ہے'' عبارت منقولہ ۱۳/ میں ارشاد ہوتا ہے کہ یہ ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں کا طریقہ ہے،''

تبلیغ کا کام بفضلہٖ تعالیٰ آج نہ صرف ہندوستان میں بلکہ تمام عالم انسانی میں پھیلا ہوا ہے اور اسکی مساعی کی برکات سے تمام دنیا فیضیاب ہورہی ہے کتنی بڑی تعداد اسی کی برکت سے ہر سال صحیح طریق پر ارکان حج ادا کرتی ہے، بمبئی، کراچی، جدہ، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، منیٰ، عرفات، اور تقریباً ہر جہاز میں اس جماعت کے افراد بے نظیر دینی خدمات انجام دیتے ہیں، کتنے غیر مسلم اس جماعت کے طفیل حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے اور ہوتے رہتے ہیں، اسکی خدمات کی تفصیل بہت طویل ہے اس کو یہاں بتانا مقصود نہیں، البتہ اسکے طریق کار اور اصول کار کو مختصر طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں وہ بھی اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ ایسے مفکر صاحب قلم کے الفاظ میں جس نے مودودی صاحب کو دیر تک بہت قریب سے دیکھا اور انکی جماعت کیلئے دستور تیار کیا اور انکی ہر بے راہی پر چشم پوشی کی اور انکے کام کی ظاہری شکل وصورت کو بھی بہت سراہا اور ان کی خاطر اپنے مربی اکابر کی ہر کبیدگی کو تنگ نظری قرار دے کر بطوع ورغبت برداشت کیا، اس امید پر کہ جماعت اسلامی کے اچھّی صلاحیتیں رکھنے والے اہل قلم کے افکار ونظریات کا رُخ صحیح ہو جائے اور اسلام اور اہل اسلام کے حق میں ان کی مساعی مثمر خیر ہوں اور غلط رُخ پر چل کر اسلام واہلِ اسلام کی بربادی اور تباہی کا ذریعہ بننے سے محفوظ ہو جائیں، لیکن یہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہونا تھا نہ ہوا، مولانا ابوالحسن علی ندوی ''دینی دعوت'' ص ۱۲/ میں لکھتے ہیں۔

طریق کار

بس آج یہ امت کی بڑی ضرورت ہے کہ دین کے سیکھنے کا نبوی اور فطری طریقہ دوبارہ

[۱]...... ترجمان القرآن ج ۳۰، عدد ۵ – ۹، ص ۲۷۵، مطبوعہ لاہور،

E:\F.M.Fainal\Jild-4\Jamat Isalmi & Tanqeed

زندہ کیا جائے" کتابی نقوش کیساتھ زندہ نفوس سے استفادہ کو (جوکہیں زیادہ آسان اور عمومی طریق تعلیم ہے) ضم کیا جائے متمکن دینی اداروں اور اسلامی درسگاہوں کے ماتحت کچھ چلتی پھرتی درسگاہیں جیتی جاگتی خانقاہیں، اور بولتے چالتے صحیفے ہوں جو علوم نبویہ کے ان سمندروں سے (دینی مدارس) مشکیں بھر بھر کر عام زندگی کی کشت زاروں میں تاجروں کی تجارتوں، مزارعین کی زراعتوں اور اہل صنعت کی صنعتوں میں دین کا آب حیات پہونچائیں۔"

(۲) دین کیلئے عملی جدوجہد، علم کیلئے نقل وحرکت اور سعی وعمل کو جس کا رواج مدت دراز سے جاتا رہا پھر فروغ دیا جائے کہ اسلام کی فطری ساخت اور علم دین کی وضع وفطرت یہی ہے اور اللہ کی سنت اسی طرح جاری ہے۔

(۳) دین کی تعلیم وتعلم اور دین کی خدمت وسعی کو مسلمانوں کی زندگی کا جزء لاینفک بنانے کی کوشش کی جائے اور اس کی دعوت دی جائے کہ مسلمان اپنے مشاغل وفکر معاش کو اس کے ماتحت کردیں کہ:

"**وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**[۱] کے ارشاد کے مطابق اصل زندگی یہی ہے، اور **کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون**[۲] **بالله** کی تصریح کے مطابق مسلمان اسی لئے پیدا ہوا ہے، البتہ اس سے جو وقت بچے وہ راحت اور بیکاری کے بجائے حصول معاش میں صرف کیا جائے، کہ **ان الله یحب المؤمن المحترف**[۳] اللہ کمانے والے مؤمن کو دوست رکھتا ہے۔

۱..... **سورۂ ذاریات آیت: ۵۶**، **ترجمہ**:- اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں (بیان القرآن)

۲..... **سورۂ آل عمران آیت: ۱۱۰**، **ترجمہ**:- تم لوگ اچھی جماعت ہو کہ وہ جماعت لوگوں کے لئے ظاہر کی گئی ہے تم لوگ نیک کاموں کو بتلاتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو (بیان القرآن)

۳..... **راجع حدیث ابن عمرؓ (مجمع الزوائد ص ۱۰۶ ج ۴ کتاب البیوع، دار الفکر بیروت.**

(۴) لوگ عموماً اپنے ماحول میں گھرے رہ کر اور اپنے مشاغل و معمولات میں پھنس کر دین حاصل کرنے کیلئے وقت نہیں نکال سکتے'' نہ اس کی طرف پوری توجہ کر سکتے ہیں اور نہ ان کے پورے اثرات قبول کر سکتے ہیں، اس لئے ان کو عارضی مدت کے اور غربت کے اختیار کرنے پر آمادہ کیا جائے، جس میں وہ کچھ مدت کیلئے یک سو، اور فارغ البال ہو کر دین حاصل کر سکیں اور اہل دین کی صحبت و خدمت سے استفادہ کر سکیں، ایک شرعی نظام، اور ایک دینی زندگی میں رہنے کی ان کو عادت پڑ سکے ان کیلئے اور انکے رفقاء کے ذریعہ ایک بہتر دینی ماحول بنایا جائے جوان کو اپنے وطن اور مشاغل میں میسر نہیں آ سکتا ان کا یہ نکلنا خود ان کیلئے اور دوسروں کیلئے مفید و مبارک سبق آموز اور انقلاب انگیز ہو۔

یہ وہ اصول و مقاصد ہیں جن کے ماتحت مولانا محمد الیاس صاحبؒ مسلمانوں کے ہر طبقہ کو دین کی تعلیم و تعلم کیلئے گھر سے باہر نکلنے، ترک وطن کرنے اور ایک خاص نظام کے ماتحت سفر اور نقل و حرکت کرنے کی دعوت و ترغیب دیتے ہیں اپنے ایک گرامی نامہ میں اسی مقصد کی وضاحت فرماتے ہیں۔

''ہم نے جماعتیں بنا کر دین کی باتوں کے لئے نکلنا چھوڑ دیا، حالانکہ یہی بنیادی اصل تھی، حضور ﷺ خود پھرا کرتے تھے اور جس نے ہاتھ میں ہاتھ دیا وہ بھی مجنونانہ پھرا کرتا تھا، مکہ کے زمانہ میں مسلمین کی تعداد افراد کے درجہ میں تھی تو ہر فرد مسلم ہونے کے بعد بطور فردیت و شخصیت کے منفرداً دوسرے پر حق پیش کرنے کیلئے کوشش کرتا رہا، مدینہ میں اجتماعی اور متمدن زندگی تھی، وہاں پہنچتے ہی آپ نے چہار طرف جماعتیں روانہ کرنی شروع کر دیں اور جو بڑھتے گئے وہ عسکریت کی طرف بڑھتے گئے، سکونی زندگی صرف انہیں کو حاصل تھی، جو پھرنے والوں کیلئے (فئۃ) اور پھراتے رہنے کا ذریعہ بن سکیں، غرض پھرنا اور دین کیلئے جد و جہد اور نقل و حرکت میں رہنا اصل تھا۔ جب یہ چھوٹ گیا

E:\F.M.Fainal\Jild-4\Jamat Isalmi & Tanqeed

جب ہی خلافت ختم ہوگئی۔'' اس نکلنے کی حالت میں کیا ہوگا، کیا دعوت دی جائے گی، اس کا جواب مولانا ہی کے الفاظ میں سنئے۔

اصل تبلیغ صرف امر کی ہے کہ باقی اسکی صورت گری اور تشکیل ہے ان دو چیزوں میں ایک مادّی ہے اور ایک روحانی، مادی سے مراد جوارح سے تعلق رکھنے والی سو وہ تو یہ ہے کہ حضور ﷺ کی لائی ہوئی باتوں کو پھیلانے کیلئے ملک بہ ملک اور اقلیم بہ اقلیم جماعتیں بنا کر پھرنے کی سنت کو زندہ کرکے فروغ دینا اور پائدار کرنا ہے، روحانی سے مراد جذبات کی تبلیغ یعنی حق تعالیٰ کے حکم پر جان دینے کا رواج ڈالنا جس کو اس آیت میں ارشاد فرمایا ہے۔

فلا وربک لا یؤمنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیماً[1] وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون[2]

یعنی اللہ کی باتوں اور اوامر خداوندی میں جان کا بے قیمت اور نفس کا ذلیل ہونا۔

چھ اصول

نکلنے کے وقت حضور ﷺ کی لائی ہوئی چیزوں میں جو چیز زیادہ سے زیادہ اہم ہے اس میں اس کی حیثیت سے کوشش کرنا چاہئے۔

(۱) کلمہ کی تصحیح و تبلیغ

اس وقت بدقسمتی سے ہم کلمہ تک سے ناآشنا ہو رہے ہیں اسلئے سب سے پہلے اسی کلمہ کی

---

[1]..... سورۃ النساء آیت: ۶۵، **ترجمہ**:- پھر قسم ہے آپ کے رب کی یہ لوگ ایمان دار نہ ہوں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے پاس میں جو جھگڑا واقع ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کراویں پھر اس آپ کے تصفیہ سے اپنے دلوں میں تنگی نہ پاویں اور پورا پورا تسلیم کرلیں۔ (بیان القرآن)

[2]..... سورۃ الذاریات آیت: ۵۶، **ترجمہ**:- اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں۔ (بیان القرآن)

تبلیغ ہے جو کہ خدا کی خدائی کا اقرار نامہ ہے، یعنی اللہ کے حکم پر جان دینے کے علاوہ در حقیقت ہمارا کوئی بھی مشغلہ نہ ہوگا۔

(۲) نماز کی تصحیح وترقی

کلمہ کے لفظوں کی تصحیح کرنے کے بعد نماز کے اندر کی چیزوں کی تصحیح کرنے اور نمازوں کو حضور علیہ وسلم جیسی نماز بنانے کی کوشش میں لگے رہنا۔[۱]

(۳) تحصیل علم وذکر

تین وقتوں کو (صبح وشام اور کچھ حصہ شب کا) اپنی حیثیت کے مناسب علم وذکر میں مشغول رکھنا۔[۲]

(۴) تفریغ وقت

ان چیزوں کو پھیلانے کیلئے فریضہ محمدی سمجھ کر نکلنا۔ یعنی ملک بملک رواج دینا۔[۳]

(۵) خلق

اس پھرنے میں خلق کی مشق کرنے کی نیت رکھنا اپنے فرائض کی ادائیگی کی سرگرمی خواہ خالق کے ساتھ متعلق ہوں یا خلائق کے ساتھ کیوں کہ ہر شخص سے اپنے ہی متعلق سوال ہوگا۔[۴]

---

[۱]...... وعن مالک بن الحويرث رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا كما رأيتمونى اصلى الحديث (مشكوة شريف ص: ٦٦، باب فيه فصلان، الفصل الاول، ياسر نديم ديوبند.

[۲]...... عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموها الناس فانى مقبوض (مشكوة شريف ص: ٣٥، كتاب العلم، الفصل الثانى، مطبوعه ياسر نديم ديوبند)

[۳]...... كنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر (سورۂ آل عمران آيت ١١٠)

[۴]...... ولا تزر وازرة وزر اخرى، سورۂ فاطر آيت: ١٨.

(۶) تصحیح نیت

ہر عمل کے بارے میں اللہ نے جو وعدے وعید فرمائے ہیں ان کے موافق اس امر کی تعمیل کے ذریعہ اللہ کی رضا اور موت کے بعد والی زندگی کی درستی کی کوشش کرنا[۱]۔"

دین سیکھنے کیلئے اللہ و رسول کی باتیں دوسروں تک پہونچانے اور پھیلانے کیلئے یہ نقل و حرکت، یہ سفر اور عارضی غربت، چند مرغوبات و مالوفات کی یہ عارضی مفارقت، معمولات و عادات کی خفیف سی تبدیلی دین کیلئے جد و جہد و قربانی کا ادنیٰ درجہ ہے جس کے بغیر دین کے برکات و ثمرات کا حصول مشکل ہے اور جو اس نعمتِ عظمیٰ (اسلام) کی شکر گذاری کا سہل ترین طریق ہے۔

"جس مذہب کیلئے ہزار ہا جانوں کا طیب خاطر سے پیش کر دینا اس کی قیمت کیلئے کافی نہیں ہوسکتا اور جس مذہب کی اصلی قیمت، سوزش جگر، اور خون دیدہ بہانا تھی اس کیلئے ہمارا یہ برائے نام قدموں کا اٹھانا اور اس قدر ضعیف اور کم مقدار اپنی محنتوں کا وابستہ رکھنا اصل فریضہ سے کچھ نسبت نہیں رکھتا لیکن خدائے پاک کی ذرہ نوازی اور مراحم خسروانہ اور اخیر زمانہ والوں کیلئے ان کی مساعی پر صحابہ کے پچاس کے برابر اجر و ثواب ملنے کی خوشخبریاں اور سچے وعدے اور لا یکلّف اللہ نفساً الّا وُسعھا[۲] کی جیسی بشارتیں ہماری ان مساعی کے بارے میں بڑی امیدیں دلا رہی ہیں۔"

---

[۱]...... عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ انما الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نویٰ فمن کانت ھجرتہ الی اللہ ورسولہ فھجرتہ الی اللہ ورسولہ ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او امرأۃ یتزوجھا فھجرتہ الی ماھاجر الیہ مشکوۃ شریف ص: ۱۱، قبیل کتاب الایمان، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

[۲]...... سورۃ البقرۃ آیت: ۲۸۶، (ترجمہ) اللہ تعالیٰ کسی شخص کو مکلّف نہیں بناتا مگر اسی کا جو اس کی طاقت میں ہو (بیان القرآن)

اس عبارت میں تبلیغی کام کا جو مختصر طریقہ پیش کیا گیا ہے اسکو سامنے رکھئے اور غور کیجئے کیا یہ طریق کار انبیاء علیہم السلام کی پیروی نہیں بلکہ شیطان کا زبردست دھوکہ ہے اور کیا اس سے کلمہ اور نماز کی عزت خاک میں ملتی ہے، جیسا کہ ترجمان ج ۳۰ عدد ۵ میں دعویٰ کیا گیا ہے اور کیا یہ ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں کا طریق تبلیغ ہے جیسا کہ عبارت نمبر ۱۳ر میں کہا گیا ہے۔

نیز تبلیغی مقصد اور چھ اصول کا گہرا مطالعہ کیجئے اور جماعت اسلامی کی طرف سے شائع شدہ تنقیدات کی داد دیجئے، کہ کتاب وسنت اور آثار صحابہؓ کی پیروی میں مر مٹنے والوں کو کس جسارت کے ساتھ ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں کی صف میں لا کر کھڑا کر دیا گیا اور یک قلم سب پر حکم لگا دیا گیا کہ ان سب کے مذاہب بے جان عقائد، بے معنی منتر، بے مقصد حرکات کی معجون سی بنے ہوئے ہیں، اس عبارت میں غور کرنے سے آپ کا ضمیر یہ بھی متعین کر دے گا کہ جماعت اسلامی نے بے جان عقائد بے معنیٰ منتر بے مقصد حرکات کن امور کو قرار دیا ہے اور اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول ﷺ کی سنت میں ان کا کیا مقام ہے۔

کیا ایسی تنقیدات کو پڑھ کر ذہنوں میں یہ تصور قائم نہیں ہوگا کہ تبلیغی کام کرنے والے علماء نے اصل دین کو تحریف کر کے خواہشات نفسانی کے مطابق ڈھال کر عوام کے سامنے پیش کیا جس سے انتہائی گمراہی پھیلی ہے اور لوگوں نے بد دینی کو دین سمجھا ہے جس کو حقیقی اسلام سے کچھ تعلق نہیں، نہ خدائی سند، ان کے پاس ہے، نہ وحی الٰہی سے ان کا کوئی تعلق ہے، نہ کسی پیغمبر کی ہدایت و رہنمائی ان کو حاصل ہے بلکہ مناسب وقت جو کچھ ان کے ذہنوں میں آیا تیار کر لیا، اگر کسی کے پاس وحی الٰہی کی کوئی روشنی تھی بھی تو وہ اب بالکل مفقود ہے اور یہ لوگ سراسر اس سے محروم ہیں!

آپ مکرر نظام مئی ۶۰ء کو دیکھئے اور جماعت اسلامی کی تنقیدات کو ملاحظہ کیجئے نظام کا ایک ایک حرف صحیح پائیں گے۔

تنقید کا اثر

جماعت اسلامی عموماً حق و باطل کو ایک ہی صف میں پیش کرتی ہے اور تنقید میں حق پر ایسا باطل کا ملمع چڑھاتی ہے کہ دیکھنے والوں کو ان کی تنقید کے آئینہ میں دونوں کی صورت یکساں نظر آتی ہے، اس کا ایک ادنیٰ اثر یہ ہوتا ہے کہ ایک حقیقت ناشناس کے دل میں حق کی کوئی وقعت باقی نہیں رہتی بلکہ حق کی طرف سے انتہائی غیظ پیدا ہو جاتا ہے، جماعت اسلامی کے اس طرز تنقید سے اہل حق مجددین، محدثین، فقہاء، مفسرین متکلمین، صوفیا، تابعین، صحابہؓ اور خلفائے راشدین بھی نہیں بچ سکے، جس کے نمونے انشاء اللہ تعالیٰ پیش کروں گا اور طرفہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ حق (اسلام) و باطل (جاہلیت) میں خط امتیاز قائم کرنے کے نام پر کیا جاتا ہے۔

جماعت اسلامی کا یہ زور قلم بڑھتے بڑھتے شعوری یا غیر شعوری طور پر بعض دفعہ انبیاء علیہم السلام پر بھی ایسے ناروا حملے کر جاتا ہے کہ دل کانپ اٹھتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، اور کمال یہ ہے کہ افراد جماعت کی طرف سے بھی اس پر آفرین اور شاباش کے تحسینی کلمات کہے جاتے ہیں، حق کو باطل کے ساتھ ملا کر پیش کرنے کی سعی کی مثال ملاحظہ کیجئے۔

وفات پیغمبر ﷺ کی تصویر

۱۴:- جس قانون بے اختیاری کے تحت ایک بھکاری مرتا ہے اور زمین و آسمان اس کا ماتم نہیں کرتے اسی کے مطابق سلطان وقت بلکہ پیغمبر بھی مرتا ہے اور نہ زمین اس سے متأثر ہوتی ہے نہ آسمان آنسو بہاتا ہے نہ چاند سورج گرہن کا ماتمی لباس پہنتے ہیں اھ۔
(ترجمان[1] ج ۱۲ عدد ۴ ص ۲۸۷/۴۷)

اس عبارت میں ایک باطل پر کاری ضرب لگائی گئی ہے اگر معاملہ یہیں تک رہتا تو ٹھیک

[1]...... ترجمان القرآن ج ۱۲، عدد ۴، ص ۲۸۷/۴۷، مطبوعہ لاہور،

تھا اور ضرور اس کو خدمت حق کہا جاتا لیکن زور تنقید میں بات آگے بڑھی اور اس باطل کے ساتھ ساتھ ایک حق کو بھی پاش پاش کر دیا گیا، اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ نے دو چیزیں ارشاد فرمائیں، ایک منفی، دوسری مثبت، منفی یہ ہے کہ چاند سورج کو کسی کی موت سے گرہن نہیں لگتا بلکہ یہ دونوں اللہ پاک کی نشانیاں ہیں ان کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بندوں کو (گناہوں سے بچانے کیلئے) ڈراتے ہیں لہٰذا جب گرہن دیکھو تو دعاء و استغفار میں مشغول ہو کر اللہ کی پناہ حاصل کرو، مشکوٰۃ شریف ص ۱۳۰ پر بحوالہ بخاری و مسلم یہ روایت موجود ہے[1]۔

مثبت یہ ہے کہ عبادت گزار بندہ جب مرجاتا ہے تو اس پر آسمان کا وہ حصہ آنسو بہاتا ہے جہاں سے اس کا عمل اوپر جاتا ہے اور اس کا رزق اترتا تھا اسی طرح زمین کا وہ حصہ روتا ہے جس پر وہ عبادت کرتا تھا[2] دوسری روایت میں ہے جب مؤمن پردیس میں مرتا ہے جہاں اس کے رونے والے موجود نہیں تو اس پر آسمان وزمین روتے ہیں، اس مضمون کی متعدد احادیث محدث کبیر حافظ عماد بن کثیر نے سند کیساتھ نقل کی ہیں، ایک روایت نقل کرتا ہوں، جس میں سند کے بعد لکھا ہے۔

قال رسول الله ﷺ ان الاسلام بدأ غريباً وسيعود غريباً كما بدأ الا لاغربة علىٰ مؤمن مامات مؤمن فى غربة غابت عنه فيها بواكيه الابكتُ عليه السمآء

---

[1]...... فى حديث عائشة مرفوعاً ان الشمس والقمر آيتان من آيات الله لا يخسفان لموت احد ولا لحيٰوته فاذا رأيتم ذٰلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا...... متفق عليه (مشكوٰة ص ۱۳۰، باب صلوٰة الخسوف، بخارى شريف ص: ۱۴۵/ ۱، كتاب الكسوف، باب الذكر فى الكسوف، مطبوعه اشرفى ديوبند، مسلم ص: ۲۹۹/ ۱، كتاب الكسوف، مطبوعه بلال ديوبند)

[2]...... فى حديث انس رضى الله عنه مرفوعاً ما من عبد الا وله فى السماء بابان باب يخرج منه رزقه وباب يدخل منه عمله وكلامه فاذا مات فقداه وبكيا عليه (تفسير ابن كثير ص ۲۱۶ ج ۴، سورة الدخان تحت آيت: ۲۹، مطبوعه نزار مصطفى الباز مكه مكرمه)

والارض ثم قرأ رسول اللہ ﷺ فما بکت علیھم السماء والارض ثم قال انھما لایبکیان علی الکافر اھـ (ابن کثیر[1] ج۴ ص ۱۴۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام ابتدائی زمانہ میں غریب اور اجنبی تھا اور عنقریب اسی حالت غربت کی طرف لوٹ آئے گا جیسا کہ ابتداء میں تھا اچھی طرح سن لو کہ مؤمن کبھی غریب اور اجنبی نہیں ہوتا جو مؤمن پردیس کی حالت میں مرتا ہے جہاں اس کے رونے والے نہ ہوں تو آسمان اور زمین اس پر آنسو بہاتے ہیں پھر حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، **فما بکت علیھم السماء والارض** اور فرمایا کہ آسمان اور زمین کافر پر نہیں روتے۔

اس حدیث شریف میں یہ بھی ارشاد ہے کہ آسمان وزمین کافر پر نہیں روتے بندۂ مومن پر آسمان وزمین کا رونا ثابت ہے مگر تنقیدی زورِ قلم نے اس مثبت کی بھی نفی کردی جو کہ سراسر حق اور شان رسالت کا فرمودہ ہے، اگر مطلقاً بھکاری اور سلطان وقت کے مرنے پر نہ رونے تک بات رہتی تب بھی تاویل بعید کر کے کلام کو صحیح کرنا ممکن ہوتا جیسا کہ اب تک جماعت اسلامی کی عبارات کی بعید سے بعید تاویلات کر کے قرآن وحدیث کی مخالفت سے بچانے کی ہم لوگ کوشش کرتے رہے ہیں تاویل یہ کر لیتے کہ حدیث میں آسمان وزمین کا رونا بندۂ مؤمن پر ثابت ہے اور اس عبارت میں بھکاری اور سلطان وقت سے مراد کافر ہیں، مگر یہاں تو تاویل کا دروازہ بند کرنے کیلئے شیشے کی دیوار قائم کردی گئی اس طرح پر کہ پیغمبر کو بھی اسی صف میں لاکر کھڑا کر دیا گیا، جس میں باغی سرکش مستحق لعنت دشمن کھڑے ہیں اور جو آیت شریفہ ان ملعونوں کی انتہائی تحقیر وتذلیل کو بیان کرنے کیلئے نازل ہوئی تھی، **فما بکت علیھم السماء والارض** اسی کا مضمون پیغمبر پر بھی بے دھڑک چسپاں کردیا گیا، حالانکہ پیغمبر کا معزز مقرب عند اللہ ہونا نصوص قطعیہ سے ثابت ہے[2]، اب تاویل کی کیا گنجائش باقی رہ جاتی ہے، حق

---

[1]...... (تفسیر ابن کثیر ص۲۱۷ ج۴، سورۃ الدخان، تحت آیت: ۲۹، طبع مکۃ المکرمہ)

[2]...... واسماعیل وادریس وذالکفل کل من الصابرین وادخلناھم فی رحمتنا انھم من الصالحین، سورۃ الانبیاء آیت: ۸۵، ۸۶.

اور باطل کو اس طرح مخلوط پیش کرنے میں اور دونوں کی تردید کرنے میں کس قدر فتنۂ عظیم ہے کہ جس طرح باطل سے نفرت پیدا ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے اسی طرح پڑھنے والوں کے ذہن میں حق سے بھی نفرت پیدا ہوجاتی ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کو شعور دے کہ وہ مضامین لکھتے وقت قلم کا رُخ صحیح رکھیں۔

اب رہی یہ بات کہ اتنی صاف اور واضح حدیث کے خلاف لکھنے کی جرأت کیسے ہوئی تو اس کے اسباب تین ہو سکتے ہیں، اول یہ کہ حدیث مطالعہ میں نہ آئی ہو، دوم یہ کہ مطالعہ میں تو آئی ہو مگر مضمون لکھتے وقت ذہول ہو گیا ہو، ان دونوں صورتوں میں تو معاملہ سہل ہے کہ معلوم ہوجانے اور ذہن میں آجانے کے بعد اصلاح کی توقع ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ایک دیندار حق پرست اپنی غلطی کا اعتراف کرنے میں کوئی ادنیٰ جھجک محسوس کرے، حدیث شریف میں ہے۔

کلکم خطاؤن وخیر الخطائین التوابون[1] کیونکہ یہ غلطی کا اقرار نہ کرنا تو جماعت اسلامی کے نزدیک علماء کا حصہ ہے چنانچہ علماء پر تنقید کرتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

۱۵:- جس طرح ہمارے عوام کا پندار دینداری ان کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ تجدید نکاح کے ننگ کو گوارہ کریں اسی طرح ہمارے خواص کا غرور سیادت ان کو اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ اپنے منہ سے خود اپنی غلط رہبری کا اقرار کریں، وہ ایک غلط سمت میں اتنی دور نکل گئے ہیں کہ ان کیلئے وہاں سے پلٹنا آسان نہیں رہا اھ۔
(ترجمان[2] ج ۲۶، عدد ۳، ص ۸۹/۱۸۵)

---

[1]...... **مرقاۃ المفاتیح ص ۸۵ ج ۱، کذا فی احیاء العلوم ص ۴/۳۹، کتاب التوبۃ، بیان اقسام العباد فی دوام التوبۃ، مطبوعہ مصر، وورد فی حدیث انس مرفوعاً کل بنی اٰدم خطاء وخیر الخطائین التوابون رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی (مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۴، باب الاستغفار)**
ترجمہ:- تم سب ہی خطا کار ہو اور خطا کاروں میں بہتر توبہ کرنے والے ہیں

[2]...... **ترجمان القرآن ج: ۲۶، عدد ۳، ص: ۱۸۵، علماء کی بے پروائی. مطبوعہ لاہور.**

جماعت اسلامی کی تو یہ شان ہرگز نہیں ہوگی اور اس کے شواہد بھی موجود ہیں جماعت اسلامی کے اعلیٰ کارکنوں میں سے جب بھی جس پر اپنی اور جماعت اسلامی کی غلط روی کھلتی گئی وہ پورے غور وخوض کے بعد جماعت سے علیٰحدہ ہوتا گیا مصلحت بینی اور حکمت عملی کا زیادہ دیر تک سہارا نہیں لیا، پھر کسی نے خاموشی سے علیٰحدگی اختیار کر لی اور اپنے ہم نوا رفقاء کو تاریکی میں چھوڑ دیا اور کسی نے خوب کھل کر علیٰحدگی کے اسباب وعلل پر بھی طویل بحث کی انکی تفصیل اگر مطلوب ہو تو المنبر، میثاق، نوائے پاکستان، الفرقان کے شمارے دیکھیں جن میں اس پر مستقل مقالے تحریر کئے گئے ہیں، حکیم شمس الحسن صدیقی نے'' آپ بیتی'' لکھی، حکیم عبدالرؤف اشرف نے بہت دیر تک اس پر بحث کی اور بہت سے مخفی علل کو واشگاف کیا، مولانا امین احسن اصلاحی کا ''میثاق تو گویا جاری ہی اس مقصد کیلئے ہوا، مولانا اصلاحی جس وقت جماعت سے علیحدہ ہوئے ان سے کچھ سوالات کئے گئے۔

سوال ......جو اصحاب ۱۹۴۱ء میں آپ کے ہمراہ جماعت اسلامی سے منسلک ہوئے تھے ان میں اب کتنے جماعت اسلامی میں رہ گئے؟

جواب ...... جہاں تک میرا خیال ہے ممکن ہے ان میں سے دو ایک اصحاب بطور تبرک ابھی تک جماعت اسلامی سے منسلک ہوں باقی سارے دیرینہ کارکن یکے بعد دیگرے علیحدہ ہو چکے ہیں۔

سوال......آپ کا آئندہ پروگرام کیا ہے؟

جواب......میں نے سولہ سال کے بعد ایک گم کردہ راہ قافلہ کا ساتھ چھوڑا ہے الخ

یعنی سولہ سال کی طویل مدت تک ایک راہ پر چل کر اس کی غلطی اور گمراہی معلوم ہونے کے بعد بھی علیٰحدہ ہونے اور اس راہ کی غلطی کا اعتراف واقرار کرنے میں ننگ وعار نہیں تو پھر کیوں نہ یہی توقع کی جائے ایسے صاحب قلم سے جو کہ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر کے فارغ

التحصیل ہیں اور بانی جماعت سید ابوالاعلیٰ مودودی کی صحبت میں رہ کر حقیقت نفاق'' تصنیف فرما چکے ہیں اور جن کی زندگی کا شاہکار ''معرکۂ اسلام و جاہلیت'' ہے جس پر جماعت اسلامی کو بڑا فخر حاصل ہو۔ امید ہے کہ وہاں تو غرور سیادت اپنی غلطی کے اعتراف کرنے سے مانع نہیں ہوگا۔

اس قدر رصاف اور صریح حدیث کی مخالفت اور تردید کا تیسرا سبب یہ ہوسکتا ہے کہ فاضل مضمون نگار کو اس حدیث میں ہی کلام ہو، پھر اس کلام کی چند جہات ہیں ایک جہت یہ ہے کہ عقل سلیم کی کسوٹی پر کسنے سے ان کو اس میں کھوٹ نظر آیا ہو جیسا کہ ایک دوسری زبان زد روایت کے متعلق حق تحقیق ادا کرنے کیلئے خود ایک جگہ لکھا ہے۔

حدیث پرکھنے کا طریقہ

۱۶:- مادہ پرستی کے ائمہ نے جب مسلمانوں میں وطنیت کے مہلک جراثیم کو پھیلانا چاہا تو نہایت بے باکی سے حب الوطن من الایمان کی ''حدیث'' گھڑ لائے۔

اور اس سنت غرب کو سنت رسول کی حیثیت سے مسلمانوں میں براڈ کاسٹ کرنے لگے۔

اصول روایت کو چھوڑ یئے کہ اس دور تجدید میں ''اگلے وقتوں'' کی ''بکواس'' کون سنتا ہے۔ عقل سلیم اور اصول درایت کی کسوٹی پر کس کر دیکھئے کہ آیا اس چمکتی ہوئی چیز میں سو فیصد کھوٹ کے علاوہ کوئی اور شئی بھی ہے اھ۔ (ترجمان[۱] ج ۱۴ عدد ۲ ص ۱۱۱)

محدثین نے بھی سند ''اصول روایت'' کے اعتبار سے اسکو ناقابل اعتماد قرار دیا ہے چنانچہ علامہ سخاویؒ نے مقاصد حسنہ میں اور ملا علی قاریؒ نے موضوعات کبیر میں اس پر تفصیلی بحث کی ہے[۲] اور اصول درایت کے پیش نظر اس کے بعض معانی کو صحیح بھی قرار دیا ہے مجھے اس وقت ان

۱...... ترجمان ج: ۲۶، عدد ۲، ص: ۱۱۱، حب الوطن من الایمان کی حقیقت، لاهور.

۲...... حب الوطن من الایمان قال الزرکشی لم اقف علیه .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

معانی سے بحث مقصود نہیں صرف طرز تنقید کا نمونہ پیش کرنا ہے کہ ممکن ہے اسی جہت سے اس حدیث کو بھی عقل سلیم کی کسوٹی پر کس کر دیکھا ہو اور اصول روایت کو نا قابل التفات سمجھا ہو۔

دوسری جہت یہ ہے کہ اصول روایت ''سند'' سے بحث کرنے کے باوجود حدیث سے گمان صحت ہی حاصل ہوتا ہو اور علم یقین حاصل نہ ہوتا ہو جیسا کہ بانئ جماعت مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

احادیث مفید یقین نہیں

۱۷:-احادیث چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہونچتی ہوئی آئی ہیں، جن سے حد سے حد اگر کوئی چیز حاصل ہوتی ہے تو وہ گمان صحت ہے نہ کہ علم یقین اھ (ترجمان[۱] ج ۲۶، عدد ۳، ص ۲۶۷)

جو چیز مفید یقین نہ ہو اس کی طرف توجہ کرنا یا معرض بحث میں لانا غالباً بے سود سمجھا ہوگا لیکن اس کو رد کرنا تو کسی طرح جائز نہیں ہوسکتا جب تک اس کے خلاف اس سے قوی دلیل موجود نہ ہو۔

تیسری جہت یہ ہے کہ محدثین کے نزدیک اس کی سند تو صحیح ہو لیکن جماعت اسلامی اپنے اصول کے ماتحت اس کو حدیث رسول قرار دینے کے لئے تیار نہ ہو جیسا کہ بانی جماعت مودودی صاحب نے لکھا ہے:

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............وقال السيد معين الدين الصفوی ليس بثابت وقيل انه من كلام بعض السلف وقال السخاوی لم اقف عليه ومعناه صحيح قال المنوفی ما ادعاهٔ من صحة معناه عجيب........... (الموضوعات الكبير لملا علی قاری ص: ۶۱، المقاصد الحسنة ص:۱۸۳، حرف الحاء المهملة، مطبوعه درالكتب العلمية بيروت)

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱]...... ترجمان القرآن ج ۲۶، عدد ۳، ص: ۲۶۷، قبیل خداکے حضور دعا کرتے ہوئے ہاتھ اٹھانا، مطبوعہ لاهور.

کیا ہر صحیح حدیث کو حدیث رسول مان لیا جائے

۱۸:- اصل واقعہ یہ ہے کہ کوئی روایت جو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب ہو اس کی نسبت کا صحیح و معتبر ہونا بجائے خود زیر بحث ہوتا ہے، آپکے نزدیک ہر اس روایت کو حدیث رسول مان لینا ضروری ہے جسے محدثین سند کے اعتبار سے صحیح قرار دیں، لیکن ہمارے نزدیک یہ ضروری نہیں، ہم سند کی صحت کو حدیث کے صحیح ہونے کی لازمی دلیل نہیں سمجھتے ہمارے نزدیک سند کسی حدیث کی صحت معلوم کرنے کا واحد ذریعہ نہیں ہے بلکہ وہ ان ذرائع میں سے ایک ہے جن سے کسی روایت کے حدیث رسول ہونے کا ظن غالب حاصل ہوتا ہے، اسکے ساتھ ہم یہ بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ متن پر غور کیا جائے، قرآن وحدیث کے مجموعی علم سے دین کا جو فہم ہمیں حاصل ہوا ہے، اسکا لحاظ بھی کیا جائے اور حدیث کی وہ مخصوص روایت جس معاملہ سے متعلق ہے اس معاملہ میں قوی تر ذرائع سے جو سنت ثابتہ ہم کو معلوم ہو اس پر بھی نظر ڈالی جائے، علاوہ بریں اور بھی متعدد پہلو ہیں جنکا لحاظ کئے بغیر ہم کسی حدیث کی نسبت نبی ﷺ کی طرف کر دینا درست نہیں سمجھتے۔ (رسائل[۱] و مسائل ج ۱ ص ۲۹۰) لاہور

حدیث کی نسبت نبی ﷺ کی طرف درست ہونے کے لئے جو متعدد پہلو مبہم رہ گئے ہیں ان میں بہت وسعت ہے۔

مودودی صاحب کا موقف

اس عبارت میں مودودی صاحب نے اپنا موقف متعین کر لیا ہے کہ وہ محدثین کے مقابلہ میں اپنی ایک مستقل حیثیت رکھتے ہیں کہ جس حدیث کو ان محدثین نے صحیح کہا ہو جن کو

[۱]......رسائل ومسائل ص: ۱/۲۹۰، احدیث کی تحقیق میں اسناد الخ، مطبوعہ لاہور،

ہر ہر راوی کی جرح وتعدیل کے متعلق پوری تفصیلی معلومات حاصل ہیں اور جنہوں نے اپنی زندگیاں روایات کی چھان بین کیلئے وقف کردی ہیں ان سب کے مقابلہ کے لئے مودودی صاحب خم ٹھونک کر میدان میں حاضر ہیں اس حدیث کو صحیح کہنا کیا معنیٰ جب تک اپنے فہم کی میزان میں وزن نہ کرلیں اس حدیث کی نسبت نبی علیہ السلام کی طرف کرنا ہی درست نہیں سمجھتے۔

اس کی زد محدثین پر کیا پڑتی ہے اور پڑھنے والے کے ذہن میں ان کی حیثیت کیا قائم ہوتی ہے یا باقی رہتی ہے وہ ظاہر ہے لیکن شاید زورتنقید میں اس مقام پر مودودی صاحب کو اپنا اصول فراموش ہوگیا، جس کے الفاظ یہ ہیں۔

۱۹:- احادیث کی صحت کے باب میں محدثین ہی سند ہوسکتے ہیں نہ کہ غیر محدثین خواہ وہ بجائے خود کتنی ہی بڑی شخصیت کے بزرگ ہوں اھ۔ (جماعت[۱] اسلامی کا پہلا اجتماع ص۲۹)

یہ اصول جماعت کی ابتدائی تشکیل کے وقت شعبان ۶۰ھ میں تجویز فرمایا گیا تھا اور متعدد تصانیف میں اس اصول کے پیش نظر مختلف روایات پر جرح بھی کی ہے مثلاً روایات ظہور مہدی وغیرہ اور اعتماد بھی کیا ہے مگر اس مقام پر اس کے خلاف زور لگا کر محض محدثین کی تصحیح پر اعتماد کرکے حدیث کو حدیث رسول ہی کہنے کیلئے آمادہ نہیں، اگر اپنا اصول فراموش نہیں ہوا تو شاید تجربہ سے اپنا اصول ہی غلط ثابت ہوا اسلئے اس کے خلاف قلم اٹھایا یعنی تجربہ سے معلوم ہوا کہ فن حدیث اور محدثین میں اتنی کمزوریاں ہیں کہ محدثین کی وقعت کے باوجود ان پر پورا اعتماد ہی درست نہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

۲۰:- فن حدیث کی ان کمزوریوں کی بناء پر جنکا میں نے ذکر کیا ہے ہم اس امر کا التزام نہیں کرسکتے کہ محض علم روایت کی بہم پہونچائی ہوئی معلومات پر پورا اعتماد کرکے ہر اس حدیث کو حدیث رسول تسلیم کرلیں جسے اس علم کی رو سے صحیح قرار دیا گیا ہو۔ اھ (رسائل[۲] ومسائل ج۱، ص۲۹۲)

---

[۱]...... مصنفہ قمر الدین خان ناظم شعبۂ تنظیم جماعت.

[۲]......رسائل ومسائل ص:۲۹۲/۱، احادیث کی تحقیق میں اسناد الخ مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی پاکستان۔

جب فن حدیث اور محدثین کی کمزوریوں کا جائزہ لیا گیا تو بڑے سے بڑے محدث کو نہیں بخشا گیا حتیٰ کہ بخاری شریف کی ایک مرفوع متصل صحیح حدیث کے متعلق ارشاد فرمایا کہ۔

۲۱: - یہ جھوٹ ہے، مہمل افسانہ ہے اھ ملاحظہ ہو (رسائل[1] ومسائل ج۲ص۳۵)

حالانکہ بخاری شریف کے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں تحریر فرمایا ہے۔

اما الصحيحان فقد اتفق المحدثون على ان جميع ما فيهما من المتصل المرفوع صحيح بالقطع وانهما متواتران الى مصنفيهما وان كل من يهون امرهما فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين حجة[2] الله البالغه ج ا ص ۱۳۳ .

یعنی بخاری ومسلم کے متعلق محدثین کا اتفاق ہے کہ ان کی تمام متصل مرفوع حدیثیں بالیقین صحیح ہیں اور ان کی سند ان کے مصنفوں تک متواتر ہے اور جو شخص ان کو کمزور اور ہلکا قرار دے وہ مبتدع اور مسلمانوں کے راستہ کو چھوڑ کر ان کے خلاف راستہ پر چلنے والا ہے۔

جب اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا مودودی صاحب کے نزدیک یہ حال ہے کہ اسمیں بھی حضور اکرم ﷺ کی طرف سند متصل کے ساتھ جھوٹ اور مہمل افسانہ منسوب کر دیا گیا ہے تو پھر مودودی صاحب کیسے اس پر کلی اعتماد کر سکتے ہیں۔ان حالات میں مودودی صاحب کیوں نہ اپنے لئے ایسا موقف تجویز کرلیں کہ سارے محدثین ایک طرف اور مودودی صاحب ایک طرف، اب جس حدیث کو ان کا فہم صحیح بتائیگا وہ اس کی سند پر اعتماد بھی کرلیں گے اور اس حدیث کو حدیث رسول بھی فرمائیں گے اور جو حدیث ان کے فہم کی میزان میں پوری نہیں اترے گی اس کو بے دھڑک رد کر دیں گے، فن حدیث کی طرح فقہ اور کلام میں بھی انکا مستقل مسلک ہے وہ کسی کے پابند نہیں، چنانچہ لکھتے ہیں:

---

[1]...... رسائل ومسائل ص:۲/۳۷، تفسیر آیات وتاویل حدیث، مطبوعه لاهور.

[2]...... حجة الله البالغة ص۱۳۳/ ۱، المبحث السابع، باب طبقات كتب الحديث، مطبوعه لاهور.

مودودی صاحب کا موقف فقہ اور کلام میں

۲۲:- فقہ اور کلام کے مسائل میں میرا ایک خاص مسلک ہے جس کو میں نے اپنی ذاتی تحقیق کی بناء پر اختیار کیا ہے اور پچھلے آٹھ سال کے دوران میں جو اصحاب ترجمان القرآن کا مطالعہ کرتے رہے ہیں وہ اس کو جانتے ہیں۔اھ (جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع ص ۲۰)

مودودی صاحب کو علم حدیث میں محدثین پر اعتماد نہیں اسلئے اسمیں مستقل موقف رکھتے ہیں، علم فقہ میں فقہاء پر اعتماد نہیں اسلئے اسمیں مستقل مسلک رکھتے ہیں علم کلام میں متکلمین پر اعتماد نہیں اسلئے اس میں خاص ذاتی مسلک رکھتے ہیں، فقہاء و متکلمین پر اعتماد نہ کرنے کی وجہ انشاء اللہ قریب ہی مذکور ہوگی، غرض ان کی ہر چیز جمہور اہل علم وفن سے الگ ہے، خواہ وہ ایمانیات سے متعلق ہو خواہ فروعی اعمال سے خواہ نقل حدیث سے خواہ تفسیر قرآن اور فہم قرآن سے کسی چیز میں وہ کسی کے متبع اور پابند نہیں، ایک جگہ ارشاد فرماتے ہیں۔

اسوہ، سنت، بدعت بھی سب سے الگ

۲۳:- میں اسوہ، سنت، بدعت وغیرہ اصطلاحات کے ان مفہومات کو غلط بلکہ دین میں تحریف کا موجب سمجھتا ہوں جو بالعموم آپ حضرات کے یہاں رائج ہیں۔اھ (ترجمان ج ۲۶، عدد ۳، ص ۲۷۴[1])

بات ذرا طویل ہوگئی۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ صاف اور صریح حدیث پر ہمارے فاضل مضمون نگار کا اعتماد نہ کرنا کس جہت سے ہے۔ چوتھی جہت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ یہ حدیث پرانی کتابوں کے ذخیرہ میں سے ہے اس لئے قابل التفات نہیں۔

---

[1]...... ترجمان القرآن ج ۲۶، عدد ۳، :۲۷۴، تاثرات اجتماع (دار الاسلام) کے تحت کچھ سوالات، مطبوعہ لاہور.

تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں سے قرآن وسنت کی تعلیم نہ دی جائے

۲۴: -قرآن وسنت رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر وسنت کے پرانے ذخیروں سے نہیں انکے پڑھانے والے ایسے ہونے چاہئے جو قرآن وسنّت کے مغز کو پا چکے ہوں۔ اھ تنقیحات[1] ص۱۲۶

مگر نہیں معلوم کہ حدیث کا پرانا ذخیرہ چھوڑ کر مودودی صاحب اور ان کے متبعین نئ حدیثیں کہاں سے اور کیسے پیدا کریں گے اور ان کو حدیث کہنا کس بناء پر درست ہوگا، کیوں کہ نئے رسول پیدا ہونے بند ہو گئے کہ ان کے ارشادات کو حدیث رسول قرار دیا جائے (آج تو ہر حدیث پر تیرہ چودہ صدیاں گذر چکی ہیں۔ عجیب معمہ ہے قرآن وسنت کی تعلیم تو ضروری مگر تفسیر وحدیث سے سخت بیزاری۔

محدثین نے کس قدر جانکاہ محنتیں برداشت کر کے ان ذخیروں کو جمع کیا ہے مگر آج وہ مودودی صاحب کے نزدیک اس قابل نہیں کہ تفسیر قرآن اور تشریح سنت میں ان سے مدد لی جا سکے۔

اسی قسم کی تحریرات سے مجبور ہو کر اہل حدیث حضرات کو لکھنا پڑا کہ یہ نظریات تمام ائمہ اہل حدیث کے خلاف ہیں اور ان میں آج کے جدید اعتزال وتجہم کے جراثیم مخفی ہیں اھ (جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث ص۱۱۰)

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو یہ تدبیر کی تھی کہ براہ راست خود نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے اقوال کو حدیث قرار دیا اس کے متبعین نے حدیث کے پرانے ذخیروں کو پس پشت پھینک کر نیا ذخیرہ جمع کر لیا۔

مسٹر عنایت اللہ خاں مشرقی نے اتباع سنّت پر بہت زور دیا مگر اتباع سنّت کی تشریح

---

[1]...... تنقیحات ص: ۱۸۰، همارے نظام تعلیم کا بنیادی نقص، مطبوعه دهلی.

کچھ اس طرح کی کہ علماء نے دنیا کو بہکا رکھا ہے، سنّت اور اتباع سنت کا مفہوم لوگوں کے دلوں میں غلط بٹھا کر ان کو گمراہ کر رکھا ہے اتباع سنت کا یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ جو بات تیرہ سو سال پہلے فرما دی گئی بس اسی پر ہمیشہ عمل کیا جاوے بلکہ مطلب یہ ہے کہ حضور ﷺ اپنے زمانہ میں امیر اور ڈکٹیٹر تھے، جس طرح آپ کی بات آپ کے زمانہ میں بحیثیت امیر مانی جاتی تھی اسی طرح ہر زمانہ میں اس زمانہ کے امیر کی بات بے چون و چرا مانی جائے، یہ ہے اتباع سنت کا مفہوم۔

اسی تشریح کے ماتحت اپنی بات کا وہ وزن قائم کرلیا جو نبی اکرم ﷺ کی حدیث کا تھا نہ صاف لفظوں میں نبوت کا دعویٰ کیا کہ ختم نبوت کے انکار کی وجہ سے قرآن وسنت سے انحراف ہو کر کفر عائد ہو، نہ سنت کو نا قابل اعتماد کہا کہ منکر سنت کہلائے، نہ اپنے اقوال کو حدیث قرار دیا، غرض اپنے نزدیک ہر قسم کے خرخشوں سے دامن بچا کر اپنے اقوال کی وہ حیثیت ضرور قائم کر لی کہ پرانے ذخیرہ حدیث کی طرف توجہ کی ضرورت نہ پیش آئے، بلکہ وہ سب کالعدم ہو کر ہر قسم کی روشنی خود مشرقی صاحب کے اقوال سے حاصل کی جائے۔

پانچویں جہت حدیث پر اعتماد نہ کرنے کی یہ ہوسکتی ہے کہ یہ حدیث حافظ ابن کثیر نے نقل کی ہے تفسیر ابن کثیر اور ابن جریر کے متعلق جماعت اسلامی کی طرف سے سخت تنقید کی گئی ہے کہ الامان الحفیظ جس کا حاصل یہ ہے کہ انکار حدیث کا جو فتنہ آج ابھر رہا ہے وہ ان کی جمع کردہ احادیث کا لازمی نتیجہ ہے، خود مودودی صاحب کے ارشادات سے اس فتنۂ انکار حدیث کو کس قدر شے ملتی ہے۔

فرماتے ہیں!

ترکی علماء ومشائخ پر تنقید

۲۵:- وہ اب بھی اپنے وعظوں میں قرآن کی وہی تفسیریں اور وہی ضعیف حدیثیں سنا رہے

تھے جن کو سن کر سو برس پہلے تک کے لوگ تو سر دھنتے تھے مگر آج کل کے دماغ ان کو سن کر صرف ان مفسرین ومحدثین ہی سے نہیں بلکہ قرآن وحدیث سے بھی منحرف ہو جاتے ہیں[۱]۔ اھ تنقیحات ص ۶۷

چھٹی جہت یہ ہوسکتی ہے کہ ان کے نزدیک آیت فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ[۲] کا مفہوم بیان کرنے کے لئے۔ مودودی صاحب کی ہدایت کے مطابق نفس تفسیر ہی کی ضرورت نہ ہو پھر اس سے متعلق حدیث کی طرف کیوں التفات کیا جائے۔

فرماتے ہیں!

قرآن کے لئے تفسیر کی حاجت نہیں

۲۶:- قرآن کیلئے کسی تفسیر کی حاجت نہیں ایک اعلیٰ درجہ کا پروفیسر کافی ہے جس نے بنظر غائر قرآن کا مطالعہ کیا ہو اور جو بطرز جدید قرآن پڑھانے اور سمجھانے کی اہلیت رکھتا ہو[۳]۔ اھ تنقیحات ص ۲۱۲۔

ان پروفیسر صاحب نے اگر قرآن کا مطالعہ حدیث سے علیحدہ ہو کر کیا ہے تو اس کی کیا ضمانت ہے کہ انہوں نے قرآن کا مطلب وہی سمجھا ہے جو نبی اکرم ﷺ نے سمجھا اور صحابۂ کرام کو سمجھایا ہے، کیوں کہ حدیث کی روشنی ان کے پاس نہیں پھر یہ فہم وتفہیم محض اپنی ذاتی رائے سے ہوگی، حدیث شریف میں ارشاد ہے **من فسر القرآن برأيه فليتبوّأ مقعده من**

۱...... تنقیحات ص: ۱۰۸، ترکی میں مشرق ومغرب کی کشمکش (دھلی)

۲...... سورۃ الدخان آیت: ۲۹، **ترجمہ**:- سو نہ تو ان پر آسمان وزمین کو رونا آیا اور نہ انکو مہلت دی گئی (بیان القرآن)

۳...... تنقیحات ص: ۲۹۹، مسلمانوں کے لئے جدید تعلیمی پالیسی اور لائحہ عمل (دھلی)

النار. اھـ[1] کنوز الحقائق ص ۱۵۶، بحواله مسند احمد

ترجمہ:- جوشخص اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کرے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

حدیث وتفسیر سے علیحدہ ہوکر قرآن کو سمجھنے کی کیا ضرورت ہے۔ حکیم شمس الحسن صاحب صدیقی نے بڑی قوی شہادت کے ساتھ مودودی صاحب سے نقل کیا ہے۔

قرآن فہمی کا نیا طریقہ

۲۷:- قرآن کو پوری طرح سمجھنے کی بہترین صورت صرف یہ ہوسکتی ہے کہ اسکا خواہشمند پہلے تو یہ سمجھے کہ یہ الہام اس پر نازل ہورہا ہے اور وہ پھر یہ سمجھ کر پڑھے کہ وہ خود اس کلام کو نازل کر رہا ہے اور میں نے قرآن کو سمجھنے کیلئے یہی طریقہ اختیار کیا ہے۔ اھ نوائے پاکستان ص۴ کالم ۶، ۴؍ستمبر ۱۹۵۵ء

اسی طرز پر قرآن فہمی کی تلقین ترجمان اخبار دعوت دہلی ج ۱۱ شمارہ ۱۹۲۵ء سہ روزہ ایڈیشن میں اقبال کے والد محترم کی طرف سے کی گئی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

۲۸:- بیٹا کہنا یہ تھا کہ جب تم قرآن پڑھو تو یہ سمجھو کہ یہ قرآن تم پر اترا ہے یعنی اللہ تعالیٰ خود تم سے ہم کلام ہوا۔ اھ

---

[1]...... اخرجه بهذا اللفظ المناوی فی کنوز الحقائق وعزاه الی مسند احمد وكذاذكره الغزالی فی الاحياء وعزاه العراقی الی الترمذی وابی داؤد والنسائی قال الزبیدی اخرجه الترمذی والطبرانی والبيهقی فی الشعب بلفظ من قال فی القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار قلت وكذا اخرجه احمد. (کنوز الحقائق ۱۰۲ ج ۲، دارالكتب العلمية بيروت، احياء العلوم ص ۳۳ ج ۱، كتاب العلم، بيان مايدل من الفاظ العموم، مطبوعه عثمانيه مصر، ترمذی ص ۱۲۳ ج ۲، كتاب التفسير، باب ماجاء فی الذی يفسر القرآن برأيه. مكتبه بلال ديوبند. طبرانی ۲۸ ج ۱۲. دارالاحياء التراث العربی، مسند احمد ص ۲۶۹ ج ۱، دارالفكر بيروت، اتحاف ص ۲۵۷ ج ۱، ۵۲۶، ج ۴، كتاب آداب تلاوة القرآن، مطبوعه دارالفكر بيروت، (كوكب)

غرض قرآن پاک کو سمجھنے کیلئے حدیث وتفسیر سے استغناء تام ہو، بلکہ یہاں تو رسول کا واسطہ بھی ختم کر دیا گیا پھر حدیث کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے، جب حدیث کی حیثیت کو اسطرح فنا کر دیا گیا تو پھر اگر جماعت اسلامی کسی جگہ اپنے مقاصد کیلئے حدیث نقل کرتی اور دعوت بھی دیتی ہے تو پڑھنے والوں کے اذہان میں اس کا وزن قائم ہونا دشوار ہوگا اور فطری طور پر اذہان یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ محض تحصیل مقصد کیلئے مسلمانوں کو حدیث رسول کا واسطہ دے کر مرعوب کیا جارہا ہے۔

جماعت اسلامی کے اس فکر سیال کو شیر مادر کی طرح پی کر پرویز صاحب نے پرورش پائی، پروان چڑھے اور حدیث کے مقابلہ میں علم بغاوت لے کر اودھم مچاتے پھر رہے ہیں حتیٰ کہ جماعت اسلامی کو بھی ان کا سنبھالنا دشوار ہوگیا اگر آپ کو طلوع اسلام کے اجراء کی کیفیت اور چودھری پرویز صاحب اور سید مودودی صاحب کے روابط سابقہ کی تاریخ معلوم ہوگی تو آپ میری اس بات کی پوری تصدیق اور تائید کریں گے، اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ جب جماعت اسلامی ان کو کسی بات پر ٹوکتی ہے تو وہ فوراً جماعت اسلامی کی عبارت پیش کر دیتے ہیں کہ عالیجاہا: ناراض نہ ہوں ہم جو کچھ حدیث پر اعتماد نہ کرنے کے سلسلہ میں کہتے اور لکھتے ہیں وہ سب کچھ آپ کا ہی عطا فرمودہ اور آپ ہی کی تعلیم کا ثمرہ ہے، دیکھئے فلاں کتاب میں آپنے یہ لکھا ہے اب اپنے لکھے ہوئے کو کیوں ہضم نہیں کر پاتے آپنے تو دوسری جماعتوں کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔

۲۹:- میں مسلمانوں کی موجودہ سیاسی اور مذہبی جماعتوں میں سے کسی میں یہ صلاحیت نہیں دیکھتا کہ وہ ہماری بنائی ہوئی گولیوں کو ہضم کر سکے اھ (ترجمان[۱] ج ۲۶ عدد ۳ ص ۱۸۷)

کیا ان کی اپنی بنائی ہوئی گولیوں کو ہضم کرنے کی صلاحیت سے آپ حضرات خود بھی

[۱]...... ترجمان القرآن ج ۲۶، عدد ۳، ۴، ۵، ۶، ص: ۱۸۷، اجلاس ہفتم، سیاسی جماعتوں کی طرف سے مشکلات، ربیع الاول ص: ۱۳۶۴ھ، مطبوعہ لاہور،

محروم ہو گئے، جماعت اسلامی اپنی عبارات میں نئی نئی تاویلات کرتی اور نئے نئے مطالب ڈالتی ہے مگر ناکام رہتی ہے اور بات بنائے نہیں بنتی ان حالات کو دیکھ کر ہمارا دل اندر سے کڑھتا ہے اے کاش کھلے دل سے اپنی غلطیوں کا اعتراف کرکے اپنی عبارات اور اپنے خیالات کی اصلاح کر لی جاتی تو نقشہ ہی کچھ اور ہوتا اور جماعت اسلامی صحیح معنیٰ میں حق کی خادم اور اقامت دین کی علمبردار قرار پاتی مگر جماعت اسلامی کا مزاج ہی کچھ ایسا واقع ہوا ہے اور اس کے اصول ہی کچھ ایسے تجویز ہوئے ہیں، کہ اعتراف تقصیر جماعت کے اندر رہتے ہوئے دشوار معلوم ہوتا ہے، جس کو اعتراف تقصیر کرنا ہو وہ جماعت سے باہر جائے۔

دین کا مفہوم

اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ تمام کائنات کا خالق اور مالک ہے اس نے کوئی گوشۂ حیات اور لمحۂ زندگی اپنے احکام اور ہدایات سے خالی اور آزاد نہیں چھوڑا، ہر مکلّف کو ہر حرکت وسکون کا جواب دینا ہوگا کہ اس کے احکام و ہدایات کی پابندی کی ہے یا نہیں، پھر اسکا فیصلہ ہوگا اسی مقصد عظیم کیلئے خدائے پاک کی دی ہوئی تمام قوتوں اور صلاحیتوں کو خرچ کرنے کی لگن ہو جانا دین پر عمل کرنا ہے، دین اپنی تفصیلات اور پھیلاؤ کے اعتبار سے بیشمار امور پر مشتمل ہیں، اصولی اور بنیادی حیثیت سے ان تفصیلات کو پانچ قسموں میں سمویا جاسکتا ہے۔

(۱) اعتقادات (۲) آداب (۳) عبادات

(۴) معاملات (۵) عقوبات۔

علم کلام

اعتقادات سے جس علم میں بحث کی جاتی ہے اس کو علم الکلام، علم العقائد، علم اصول

الدین کہتے ہیں، زمانہ خیر القرون میں قلوب کی سلامتی اور فیض نبوت کی بناء پر اس علم کے مدوّن کرنے کی ضرورت نہیں تھی لیکن بعد میں جس وقت یونانی علوم (فلسفہ، منطق) عربی زبان میں منتقل ہوئے اور حکومت کی پشت پناہی اور تعاون سے ان کو فروغ ہوا تو ان کی زَد اسلامی عقائد پر براہ راست پڑی جس سے ایمان، اسلام، خدا کی ذات وصفات، رسولوں کی رسالت، ملائکہ کی حقیقت، کتب سماویہ کی حیثیت وصداقت، متشابہات کی تاویل وتشریح، حدوث عالم، تقدیر، حیات بعد الموت، سوال وجواب قبر، حشر ونشر، وزن اعمال، جنت، جہنم وغیرہ سے متعلق رسول اکرم ﷺ کے بتائے ہوئے اعتقادات میں گونا گوں شبہات وساوس پیدا ہونے شروع ہوئے، تجہم، تجسم، تعطل، تشبہ، اعتزال وغیرہ کی بنیادیں پڑنے لگیں۔

اول اول محتاط علماء نے عوام کو ان کے دین کے تحفّظ کی خاطر یونانی علوم پڑھنے سے منع کیا جس طرح ہر باطل تحریک، قادیانیت وغیرہ کی کتابیں پڑھنے سے عوام کو آج بھی روکا جاتا ہے مگر الانسان حریص فیما منع اور حکومت کے ترقی منصوبہ کے پیش نظر ان کا رواج بڑھتا گیا، جیسے کہ آج بھی باطل تحریکات کا لٹریچر اور جبریہ تعلیم کا نصاب باوجود ہر طرح کی مساعی واحتجاج کے بڑھتا جارہا ہے اور الحادو زندقہ کا بے پناہ سیلاب اٹھا جس سے بنیادی عقائد متزلزل ہونے لگے تو اہل حق علماء اسلام نے علم کلام کو کتاب وسنت کی روشنی میں مرتب فرمایا اور مسائل مذکورہ پر نقلی براہین قاطعہ کے ساتھ عقلی دلائل ہی پیش کئے اور فلاسفہ کے پیدا کردہ مغالطات ووساوس کے بخئے ادھیڑ کر رکھ دیئے نیز ان کے مفروضہ اصول کے ماتحت خود ان پر بے شمار اعتراضات کر کے ان اصولوں کو بے معنیٰ اور مہمل ثابت کر دیا کہیں کہیں ان کے اعتراضات کا جواب ان ہی کے اصولوں سے ٹکراؤ کی صورت میں دیا اس راہ میں ان علماء کو ایسی قربانیاں پیش کرنے کی نوبت آئی جو کہ قرن اول کے سرفروشانِ اسلام سے ملتی جلتی ہیں، مشکیں باندھی گئیں جس سے شانوں کے جوڑ الگ ہوگئے سو سو کوڑے روزانہ لگائے گئے،

جیلوں میں بے دردی اور سفا کی کی بھیانک صورت اختیار کی گئی حضرت امام احمد ابن حنبلؒ، شیخ احمد ابن نصرؒ، شیخ نعیم ابن حمادؒ وغیرہ اسی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھائے گئے۔

امام طحاویؒ، شیخ ابومنصور ماتریدیؒ، شیخ ابوالحسن اشعریؒ، امام الحرمین، امام غزالیؒ، قاضی بیضاویؒ، صدرالدین شیرازیؒ، شیخ ابن ہمامؒ، سعد الدین تفتازانیؒ، میر سید شریف جرجانیؒ، جلال الدین دوانیؒ، شیخ آمدیؒ، ملاعلی قاریؒ وغیرہ علماء نے اپنے اپنے دور میں اس سیلاب عظیم کا بڑی جدوجہد سے مقابلہ کیا اور چھوٹی بڑی سینکڑوں کتابیں تصنیف فرما کر ایک ایک مسئلہ کی پوری تنقیح کی اور مسلمانوں کے سامنے فرقہ ناجیہ ما انا علیہ و اصحابی کے عقائد کو اس طرح نکھار کر پیش کیا کہ کسی راہزن کو ایوان اسلام میں نقب زنی کا موقع نہ مل سکے، ان حضرات کی مساعی جمیلہ اس وقت کا اتنا زبردست جہاد تھا کہ فرق باطلہ کی ریشہ دوانیوں سے اللہ پاک نے اسلام اور مسلمانوں کو محفوظ فرمایا پھر صدیوں تک پیدا ہونے والے اعتراضات کے جوابات اسی علم کلام کی روشنی میں دیئے جاتے رہے بعد میں بھی جو کتابیں عموماً اس علم میں لکھی گئیں اور لکھی جارہی ہیں وہ بھی ان اکابر کی مرہون منت ہیں نمونہ دیکھنا ہو تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ، شاہ عبدالعزیزؒ، مولانا اسماعیل شہیدؒ، مولانا رشید احمدؒ، مولانا محمد قاسمؒ، مولانا خلیل احمدؒ، مولانا انور شاہؒ، مولانا اشرف علیؒ، مولانا شبیر احمد وغیرہ کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔

اصولی اور بنیادی طریق پر صراط مستقیم کے ایسے واضح اعلام نصب کر دئے گئے کہ راہرو اُن کو دیکھ کر ٹھیک منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے اور بھٹکنے سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ ان حضرات کے مدارج عالیہ کو بلند تر فرمائے ان کا تمام مسلمانوں پر احسان عظیم ہے، یہ ہے علم کلام کا مختصر خاکہ اب ملاحظہ فرمائیے کہ جماعت اسلامی کی نظروں میں علم کلام اور متکلمین کی حیثیت کیا ہے جس کی وجہ سے مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کے مسلک کلامی پر تنقید مقصود نہیں کہ ان کا مسلک جمہور متکلمین سے کس قدر ہم آہنگ اور کس قدر متضاد اور کتنا کتاب وسنت

سے قریب اور کتنا بعید ہے۔

متکلمین پر تنقید

۳۰:- ہمارے متکلمین نے بالعموم یہ غلطی کی ہے کہ اسلام کے کسی اصول کی حقانیت ثابت کرنے کیلئے جب انہیں اپنے گھر کی کوئی دلیل نہیں ملی تو انہوں نے دوسروں کے کسی نظریہ اور واہمہ کو اساس بنا کر اپنے مزعومات کی عمارت کھڑی کر دی اس طرح کی غلط وکالت سے اسلام کو جو نقصان پہنچا وہ اسلام کے مخالفین کی مخالفتوں سے اس کو نہیں پہنچا ظاہر ہے کہ اسلام کے کسی اصول کو صحیح عقلی وفطری دلائل سے نہ ثابت کر سکنا اس وجہ سے نہیں تھا کہ خدانخواستہ اسلام اپنے اصولوں کی سچائی کے عقلی وفطری دلائل نہیں رکھتا۔ بلکہ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ حضرات غیر فطری عقلیات سے اپنا مذاق اس قدر بگاڑ چکے تھے کہ اسلام کی عقلیت اور قدر و قیمت کو پہچان نہیں سکتے تھے ایسی صورت میں ان کیلئے صحیح راہ یہ تھی کہ خواہ مخواہ اسلام کی وکالت کا ذمہ نہ لیتے بلکہ اپنے جن مشغلوں میں مشغول تھے ان میں مشغول رہتے، لیکن دین آباء کی حیثیت سے اسلام کیلئے ان کے دلوں میں جو عصبیت تھی وہ انہیں مجبور کرتی تھی کہ وہ جس دین کا نام لیتے ہیں عقلی اصولوں پر اس کی سچائی ثابت کریں، اسلام کی عقلیت ان کے فساد مزاج اور قرآن سے محرومی کی وجہ سے ان کے دل کو اپیل نہیں کرتی تھی اس وجہ سے وہ مجبور ہوئے کہ اسلام کو اس عقلیت کے معیار پر پورا ثابت کریں جو ان کے زمانہ میں مقبول عام وخاص ہے ان کی اس غلط کوشش کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کی محکم اور سچی تعلیمات کی ساری عمارت اس کی اپنی چٹان سے زیادہ مضبوط بنیادوں سے ہٹا کر دوسروں کی بالکل کمزور اور پھس پھسی بنیادوں پر کھڑی کر دی گئی ان حضرات نے یہ کوشش کتنی ہی نیک نیتی سے کی ہو لیکن اسکے نتائج نہایت ہی خطرناک نکلے زمانہ کے امتداد، افکار اور حالات نے جب وہ نظریات بے

حقیقت ثابت کر دیئے جو کل تک مقبول عام تھے تو اس کی زَد لازماً اسلام کے ان اصولوں پر بھی پڑی جن کو ان غلط نظریات پر ڈھالنے کی کوشش کی گئی تھی، اس طرح ہمارے متکلمین کی بدولت اسلام کے متعلق بہتوں کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو گیا کہ جس طرح وہ نظریات پرانے ہو گئے اسی طرح اسلام بھی پرانا ہو گیا یہ سوء ظن پیدا کرنے میں جس طرح ہمارے پرانے متکلمین نے حصہ لیا ہے اسی طرح ہمارے نئے متکلمین نے بھی حصہ لیا ہے اور اس میں بنیادی غلطی جو چھپی ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ حق کی حمایت کیلئے ان لوگوں نے حق کو کافی نہیں سمجھا بلکہ اس کیلئے باطل کا تعاون ضروری سمجھا، حالانکہ حق کے معنی ہی یہ ہیں کہ وہ ثابت اور محکم ہوتا ہے اور عقل وفطرت کے اندر اسکی جڑیں نہایت دور تک پھیلی ہوئی ہوتی ہیں،لیکن ہمارے متکلمین یونانیوں کے بتائے ہوئے طریقۂ فکر واستدلال کے اتنے خوگر ہو چکے تھے کہ وہ قرآن کے طرز استدلال کی باریکیوں کونہیں سمجھ سکتے تھے حالانکہ اگر وہ استدلال کی ان خلاف فطرت روشوں کو چھوڑ کر قرآن اور پیغمبر ﷺ کے حکیمانہ طرز استدلال کو سمجھنے کی کوشش کرتے تو انہیں معلوم ہوتا کہ قرآن کے ہر دعویٰ کی بنیاد ایسے محکم دلائل پر قائم ہے جو زمان ومکان کی تمام قیود وحدود اور انقلاب آراء وافکار کے تمام اثرات سے بالکل آزاد ہیں۔ (ترجمان[۱] ج ۲۹ عدد ا ص ۹، ۲۰)

کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ ایسی تنقیدوں کو پڑھنے کے بعد بیچارے سادہ لوح وناواقف مسلمانوں کے دلوں میں ان اکابر اسلاف ائمہ ہدیٰ کے خلاف کس قدر حقارت نفرت، غیظ وغضب کے جذبات پیدا ہوں گے۔

جب کہ جماعت اسلامی کے نزدیک پرانے اور نئے علماء متکلمین سب کا یہ حال ہے کہ وہ

---

[۱]..... ترجمان القرآن ج ۲۹، عدد ا، ص —۲۰، مطبوعہ لاہور،

اسلام کی عقلیت کی قدر و قیمت کو پہچان نہیں سکتے تھے ان کا مذاق بگڑ چکا تھا ان کا مذاق فاسد تھا وہ قرآن سے محروم تھے وہ اسلام کو محض اس عصبیت پر مانتے تھے کہ یہ ان کے باپ دادا کا دین ہے جس طرح مشرکین کہا کرتے تھے علیه وجدنا اٰبائنا، کہ ہم بت پرستی اسلئے کرتے ہیں کہ یہ ہمارے باپ دادا کا دین ہے یعنی وہ محض نسلی مسلمان تھے انہوں نے اسلام کی غلط وکالت کر کے اسلام کو ایسا سخت نقصان پہونچایا کہ اسلام کے مخالفین نے بھی ایسا نقصان نہیں پہنچایا جس سے بہتوں کو یہ خیال ہوگیا کہ اسلام پرانا ہوگیا یعنی اب قابل عمل نہیں رہا ان کو اسلام کی وکالت کرنے کا کوئی حق نہیں تھا تو ان متکلمین کی تصنیفات کا جو حال ہوگا وہ ظاہر ہے۔

جماعت اسلامی نے متقدمین ومتاخرین متکلمین سے براہ راست دین کو نہیں سمجھا بلکہ ان کی کتابوں ہی سے جو کچھ سمجھا ہے اسی پر یہ حسن ظن قائم کیا اور ان کی خدمات جلیلہ کی داد دی ہے، آپ خود ہی غور کرلیں کہ ایسی کتابوں کے متعلق جماعت اسلامی کی رائے کیا ہوگی جن سے اسلام کو اس قدر نقصان پہنچا ہے اور کس مقصد کیلئے ایسی کتابیں تصنیف کی گئی ہوں گی، عام مسلمان جماعت اسلامی کو قبول کرنے میں کیوں دیر لگا رہے ہیں، اس سوال کے جواب میں ارشاد ہوتا ہے۔

فقہی اور کلامی تصنیفات کا مقصد

۳۱:- ہم نے جہاں تک غور کیا ہے اس خالص دینی دعوت سے مسلمانوں کی بے پرواہی کے اسباب نہایت گہرے ہیں مسلمان اپنی موجودہ حالت تک ایک دو دن میں نہیں پہنچے ہیں ان کو درجہ بدرجہ اس حالت تک لایا گیا ہے اور ہر منزل میں ان کو از روئے کتاب وسنت یہ اطمینان دلانے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہی حالت آج اسلام وایمان کا تقاضہ ہے ان کے حق سے انحراف پر ایک زمانہ گذر چکا ہے اور اس غلط راہ کے ہر موڑ پر انہوں نے مدتوں یہ سمجھ کر قیام کیا ہے کہ یہ عین دین وشریعت کی صراط مستقیم ہے اور ان کی اس

غلط فہمی کے راسخ کرنے میں ارباب دین نے حصہ لیا ہے اور اس بے راہ روی کے نہ صرف جواز بلکہ استحسان پر ضخیم فقہی اور کلامی تصنیفات مرتب کردی گئی ہیں، یہاں تک کہ ان کو یقین ہے کہ ان کا جوقدم بھی اٹھا ہے وہ شریعت کے دائرہ کے اندر اٹھا ہے اور آج بھی جہاں وہ ہیں شریعت ہی کا ایک مقام ہے اس سے الگ نہیں، ظاہر ہے کہ جس جماعت کو اس طرح درجہ بدرجہ گرایا گیا ہو جس کا گرنا ایک طرف مخفی ہو جس کے زوال کی تاریخ اتنی لمبی ہو جس کو یقین دلایا گیا ہو کہ اس کا یہ گرنا گرنا نہیں بلکہ اچھلنا ہے جو اس غلط فہمی میں ہو کہ وہ اپنی موجودہ حالت میں بھی شریعت سے الگ نہیں بلکہ عین شریعت کے مطابق ہے وہ آپ کی دعوت کو کس طرح آسانی کے ساتھ قبول کرسکتی ہے جو ان سے کسی جزئی ترمیم واصلاح کا مطالبہ نہیں کرتی بلکہ ان سے سچی توبہ اور کامل اصلاح کا مطالبہ کرتی ہے جب آپ ان سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ یَـا اَیُّهَـا الَّذِیْنَ اٰمَـنُوْا، اٰمِنُوْا اے وہ لوگو! جو ایمان کے مدعی ہو حقیقی ایمان لاؤ اور ان کے اعمال سے لے کر ان کے عقائد تک میں رخنہ بتاتے ہیں، تو قدرتی طور پر ان کو اس بات سے چوٹ لگتی ہے اور ان کی دینداری کا دیرینہ پندار مجروح ہوتا ہے وہ یہ بات آسانی کے ساتھ ماننے کیلئے تیار نہیں ہوسکتے کہ وہ آج تک ایک بالکل غلط راہ پر بھاگ رہے تھے۔اھ (ترجمان[1] ج۲۶ عدد ۳ص۱۸۴)

اس عبارت میں عام مسلمانوں کو سمجھایا گیا ہے کہ فقہی اور کلامی تصنیفات ان کو بے راہ اور دین سے منحرف کرنے کیلئے مرتب کی گئی ہیں اور ان کو مرتب کرنیوالے ارباب دین ہیں، جب عوام کو ارباب دین کے ان مظالم کا شعور ہوگا جن کی وجہ سے وہ آج تک حق کو قبول کرنے سے محروم رہے اور جب وہ سمجھیں گے کہ فقہ اور کلام کی کتابیں ان مظالم سے پُر ہیں تو انکی دینی غیرت کیسے اجازت دیگی کہ وہ فقہ اور کلام کی طرف متوجہ ہوں، بلکہ ان کتابوں کا دنیا میں رہنا

[1]...... ترجمان القرآن ج۲۶، عدد۳، ۴، ۵، ۶، ص: ۱۸۴، اجلاس ہفتم، ایک سوال کا جواب، مطبوعہ لاہور.

کیسے گوارا کریں گے اور متکلمین وفقہاء سے کوئی اعتقادی یا عملی مسئلہ پوچھنے کے کب روادار ہوں گے، اب رہ گیا یہ سوال کہ خود علماء اس دعوت کو کیوں قبول نہیں کرتے تو اس کا جواب یہ ہے کہ۔

علماء کی بے پرواہی

۳۲:- ہماری دعوت سے عام مسلمانوں کی بے پرواہی کیوجہ یہ ہے، رہے علماء تو ان کی نسبت ہر شخص جانتا ہے کہ یہی حضرات ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو ان کی موجودہ حالت تک رہنمائی کی ہے یہ بہار ان ہی کی لائی ہوئی ہے دینداری اور تقویٰ اسلام اور ایمان توحید اور رسالت کا موجودہ مفہوم جو عوام کے ذہنوں میں راسخ ہے انہی کا پیدا کیا ہوا ہے یہ لوگ نیک نیتی کے ساتھ یہ سمجھتے ہیں یہ انہی کا کام تھا کہ آفات ومصائب کے اندر سے وہ اسلام کو بچالائے اور آج بھی اس کو بچائے ہوئے ہیں ایسے لوگوں سے، جو اتنی پیچ در پیچ خوش گمانیوں میں مبتلا ہوں آپ یہ کیسے توقع کر سکتے ہیں کہ آج وہ کھلے دل سے اس بات کا اقرار کریں گے کہ آج تک انہوں نے جو رہنمائی کی ہے وہ غلط ہے اور صحیح راہ وہ ہے جس کی دعوت فلاں جماعت دے رہی ہے۔اھ (ترجمان[1] ج۲۶ عدد۳ ص۱۸۵)

معلوم ہوا ہے کہ جس طرح جماعت اسلامی کے نزدیک عام مسلمانوں کا دین دین نہیں بلکہ حق سے انحراف ہے اور ان کی راہ شریعت کی صراط مستقیم نہیں بلکہ غلط راہ ہے اسی طرح علماء کا اسلام اسلام نہیں ہے، ان کا ایمان ایمان نہیں ہے، ان کی دینداری دینداری نہیں، ان کا تقویٰ تقویٰ نہیں، ان کی توحید، توحید نہیں ان کی تسلیم رسالت تسلیم رسالت نہیں، غرض جن امور پر مدار نجات ہے وہ سب غیر معتبر ہیں۔

---

[1]..... ترجمان القرآن ج۲۶، عدد۳، ۴، ۵، ۶، ص ۱۸۵، اجلاس هفتم، ایک سوال کا جواب، مطبوعه لاهور.

جماعت اسلامی کا خاص کمال

بریلوی اور قادیانی جماعتوں نے اپنے سے باہر تمام مسلمانوں پر کفر کے بم برسائے تھے اس کے نتائج نہایت ناخوشگوار برآمد ہوئے جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں ہے۔

جماعت اسلامی نے تکفیر کے معاملہ میں بہت ہی حزم واحتیاط کے ساتھ قلم اٹھایا ہے اور بڑی حد تک صاف لفظوں میں کفر کا حکم نہیں لگایا ہے یہاں تک کہ جو شخص عالَم کو حادث نہ مانے اور مادہ کو قدیم کہے اس کو بھی کافر نہیں کہا بلکہ کفر کا حکم لگانے سے دوسروں کو بھی روکا ہے۔

۳۳: - اگر ایک شخص عالَم کو حادث نہیں مانتا اور مادہ کو قدیم کہتا ہے تو آپ محض اس قول کی بناء پر اسے کافر کہنے کا حق نہیں رکھتے۔ اھ (ترجمان[1] ج ۸ عدد ۴۲۴)

لیکن اپنی فنّی مہارت اور دلکش عبارت سے یہ چیز ذہنوں میں ضرور پیدا کردیتی ہے کہ پڑھنے والا خود بخود تجویز کرنے پر مجبور ہوجائے کہ جبکہ علماء کا ایمان ایمان نہیں ہے تو ایمان کی ضد آخر ہے کیا چیز اور اسلام کی ضد کیا ہے، توحید کی ضد کیا ہے، رسالت کی ضد کیا ہے، جب یہ سوال بار بار پیدا ہوگا تو ک، ف، ر، کی زحمت برداشت کئے بغیر وہ خود ہی وہاں تک پہونچ جائیگا پھر عام مسلمان نہ متکلمین نہ متقدمین ومتاخرین کی طرف رُخ کرینگے نہ فقہاء کی طرف بلکہ سب طرف سے کٹ کر جماعت اسلامی ہی کو ایمان و اسلام کا حقیقی علمبردار، توحید و رسالت کا واقعی رمز شناس، دیندار وتقویٰ کا اصلی مخزن تصوّر کرنے پر مجبور ہوجائیں گے اور جب تک جماعت اسلامی کی پیش کردہ راہ پر کوئی شخص گامزن نہیں ہوگا اسکے ایمان واسلام کا کوئی وزن تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں گے۔ اگر کوئی کم فہم ایک چیز کو دیکھ کر اسکی ضد کو معلوم نہ کرسکے اور استعارات کی حدود تک نہ پہنچ سکے اور وہ جانتا ہی نہ ہو کہ ایمان کی ضد کیا ہے تو اس کی خاطر اس سے زیادہ واضح کلمات کا لکھنے کا تلخ فریضہ بھی ادا کرنے سے انکار نہیں، قبول حق کے سلسلہ میں عوام اور علماء کے درمیان نفسیاتی فرق کس خوبی کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

---

[1]...... ترجمان القرآن ج:۸، عدد۵، ص ۴۲۴، مطبوعہ لاہور،

دنیاداروں کی نفسیات

۳۴:-آپ کو یہ حقیقت بھی پیش نظر رکھنی چاہئے کہ احساس دینداری کا فتنہ دنیا داری کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے جولوگ کسی نفس پرستی میں دنیا داری کی راہ سے مطلع ہوئے ہیں، جونہی ان کے دل پر حق کی تجلی پرتوافگن ہوتی ہے ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں اور صحیح راہ ان پر آشکار ہو جاتی ہے ان کی رکاوٹیں زیادہ تر سستی اور پست ہمتی کی قسم کی ہوتی ہیں، جو دل کی معمولی تبدیلی سے بھی دور ہو جاتی ہیں۔ (ترجمان[1] ج۲۶ عدد۳ ص۱۸۵)

یہاں تک تو عوام پر شفقت اور ہمدردی کا اظہار ہے کہ بہت جلد جماعت اسلامی کی بنائی ہوئی حق کی تجلی ان کی آنکھیں کھول سکتی ہے جس سے وہ صحیح راہ اختیار کر سکتے ہیں اس لئے کہ ان غریبوں کے پاس حق کو حق نما سے جدا کرنے کی کوئی کسوٹی نہیں، آگے علماء کے متعلق ارشاد ہے کہ۔

علماء کی نفسیات

۳۵:-لیکن جو حضرات اپنی غلطیوں کو دین وتقویٰ بنا کر پرستش کرتے اور کراتے رہتے ہیں ان کیلئے اپنے محبوب بتوں کو توڑ پھوڑ کر ایک نیا دین اختیار کرنا کوئی آسان کام نہیں یہی تو وہ جہاد اکبر ہے جس کے اہل بہت کم نکلتے ہیں اور اس بات پر تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ اس کمزوری میں ہمارے علماء بھی مبتلا ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کیلئے آزمائشیں رکھی ہیں اور جن کی نگاہیں جتنی تیز ہیں ان کیلئے فتنہ کا جال اتنا ہی باریک اور مخفی ہے اھ (ترجمان[2] ج۲۶، عدد۳، ص۱۸۵)

---

[1]...... ترجمان القرآن ج۲۶، عدد۳، ص:۱۸۵، اجلاس ھفتم، ایک سوال کا جواب، مطبوعہ لاھور.

[2]...... ترجمان القرآن ج۲۶، عدد۳، ص۱۸۵، اجلاس ھفتم، ایک سوال کا جواب، مطبوعہ لاھور.

اس عبارت میں صاف صاف کہدیا کہ علماء نے اپنی غلطیوں کو دین وتقویٰ بنا رکھا ہے اور یہی ان کے مخفی بُت ہیں جن کی وہ خود بھی پرستش کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی پرستش کراتے ہیں یعنی اصلی دین جس کا قرآن پاک میں تذکرہ ہے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ[1] ان کے پاس نہیں ہے۔

ایک نیا دین

یہ بھی بتادیا گیا کہ جماعت اسلامی کا پیش کردہ دین ایک نیا دین ہے جس سے عوام اور علماء سب ناواقف ہیں، اسلئے جماعت اسلامی میں داخلہ کیلئے از سر نو کلمہ شہادت ادا کرنا ضروری ہے اور اس شرط سے کسی بڑے عالم اور شیخ طریقت کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا ہے۔

۳۶:- جماعت میں جب کوئی نیا شخص داخل ہو تو اسے پورا احساس ذمہ داری دلا کر از سر نو کلمہ شہادت ادا کرنا چاہئے اور پھر اس سے دریافت کرایا جائے کہ وہ اپنے آپکو جماعت کے کس طبقہ میں شامل ہونے کیلئے پیش کرتا ہے، اس معاملہ میں کسی مشہور شخص اور بڑے سے بڑے کیلئے بھی استثنا نہیں ہے بڑے سے بڑے عالم اور شیخ طریقت کو بھی داخل جماعت ہوتے وقت تجدید ایمان کرنی ہوگی اھ۔ (جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع ص ۲۷)

جو عوام اور علماء جماعت اسلامی میں شریک نہیں ان کے ایمان واسلام کی حقیقت اب بھی اگر کوئی نہ سمجھے تو جماعت سے علیحدہ ہو جانے والوں کا حکم پڑھ لے۔ ارشاد ہوتا ہے:

جماعت اسلامی سے نکلنا ارتداد ہے

۳۷:- یہ وہ راستہ نہیں ہے جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا دونوں یکساں ہوں، نہیں یہاں پیچھے

[1]...... سورۂ آل عمران آیت: ۱۹،

ترجمہ:- بلاشبہ دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔ (بیان القرآن)

ہٹنے کے معنی ارتداد کے ہیں خدا کی طرف سے پیٹھ موڑنے کے ہیں لہٰذا جو قدم بڑھاؤ اس عزم کے ساتھ بڑھاؤ کہ اب یہ قدم پیچھے نہیں پڑیگا، جو شخص اپنے اندر ذرا بھی کمزوری محسوس کرتا ہے بہتر ہے کہ وہ اسی وقت رک جائے اھ (جماعت[1] اسلامی کا پہلا اجتماع)

ارتداد کا لفظ بہت ہی واضح ہو گیا تھا جس کا مطلب سب ہی سمجھ جاتے ہیں اور ایسا لکھنا حزم واحتیاط کے خلاف تھا اس لئے اس جدید ایڈیشن میں اس کی تشریح کر دی گئی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس جماعت سے نکلنا ارتداد کا ہم معنیٰ ہے بلکہ اصل مطلب یہ ہے کہ خدا کے راستہ میں پیش قدمی کرنے کے بعد مشکلات، مصائب، نقصانات اور خطرات کو سامنے دیکھ کر پیچھے ہٹ جانا اپنی روح اور اپنی حقیقت کے اعتبار سے ارتداد ہے۔

وَمَنْ يُوَلِّهِم يَوْمَئِذٍ دُبُرَهُ اِلَّا مُتَحَرِّفاً لِقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزاً اِلىٰ فِئَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ وَمَأْوٰهُ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيْر اھ[2]

محض لفظوں کے اعتبار سے اس کو ارتداد کے ہم معنیٰ قرار نہ دیا جائے، بلکہ یہ اپنی اصل حقیقت اور روح کے اعتبار سے ارتداد ہے جس کا انجام اللہ کا غضب اور جہنم ہے کفر کا صریح حکم تو یہاں بھی نہیں لگایا لیکن اس کی روح اور حقیقت ضرور ذہن نشین کرادی۔

دین جن امور پر مشتمل ہے ان میں سے پہلی قسم (اعتقادات) اور علماء متکلمین کے متعلق جماعت اسلامی کی طرف سے تخریبی تنقید کا نمونہ آپنے دیکھ لیا اب دوسری قسم (آداب) کے متعلق جماعت کی آراء پر غور کریں۔

تصوّف اور سلوک

سلوک کا مقصود یہ ہے کہ بندہ کا دل حق تعالیٰ کی مرضیات کا ایسا طالب ہو جائے جیسا کہ

---

[1]...... جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع ص: ۹۔

[2]...... سورۂ انفال آیت: ۱۶، **ترجمہ**: -اور جوان سے اس موقع پر پشت پھیریگا مگر ہاں جو لڑائی کیلئے پینترا بدلتا ہو یا جو اپنی جماعت کی طرف پناہ لینے آتا ہو وہ مستثنیٰ ہے باقی اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے غضب میں آجاوے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور وہ بہت ہی بری جگہ ہے۔(بیان القرآن)

جسم غذا کا طالب ہے اور اس کو عبادت کی ایسی خواہش ہو جائے جیسے صحت مند جسم کو غذا اور پانی کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ اس وقت ہوسکتا ہے جب کہ دل حق تعالیٰ کی محبت وعظمت سے پر ہو جائے اور ماسویٰ اللہ کی محبت وعظمت سے خالی ہو جائے جب تک کہ اغیار کی محبت وعظمت اس درجہ میں قائم ہے کہ اللہ پاک کی محبت وعظمت سے مزاحمت کرتی ہے اس وقت تک وہ مرضیات حق کا طالب نہیں ہوسکتا اور نہ معاصی سے پوری طرح بچ سکتا ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت وعظمت کا دل میں پوری طرح قائم ہو جانا تجلیہ ہے اور اغیار کی محبت وعظمت کا قلب سے نکل جانا تخلیہ ہے ان دونوں چیزوں تجلیہ وتخلیہ پر رضاء الٰہی کا شوق بڑھتا اور اس کی طلب مستحکم اور معاصی سے نفرت قوی ہوتی ہے پھر اگر ایسا شخص کسی معصیت کا ارادہ بھی کرتا ہے تو اس کے دل میں وحشت، ضیق، ظلمت اور ایسی بے چینی پیدا ہوتی ہے کہ وہ معصیت کے اقدام سے رُک جاتا ہے، اور اگر اتفاقاً معصیت کا صدور ہو جائے تو وحشت اور تنگ دلی ترقی پکڑ کر اس کو بہت جلد توبہ کی طرف مضطر کرتی ہے کہ بدوں سچی توبہ کے اس کو چین نہیں پڑتا۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ سلوک نام ہے تعمیر الظاہر والباطن کا یعنی اعضاء ظاہر اور قلب کا اپنے مالک جلّ شانہ کی طاعت وخدمت میں مشغول رکھنا اس طرح پر کہ ہادیٔ عالم رسول مقبول ﷺ کے بتائے ہوئے طریق اور تعلیم فرمائی ہوئی شریعت کے اتباع کی طرف اس طرح عادت ہو جائے کہ سنت نبویہ پر عمل کرنا طبعی شیوہ اور خلقی شعار بن جائے اور تکلف کی حاجت نہ رہے حضرت نبی اکرم ﷺ ظاہر وباطن دونوں اعتبار سے اعدل الخلق ہیں، اسی وجہ سے آپکے جملہ حرکات وسکنات جن کو عادات کہا جاتا ہے کامل اعتدال پر تھے جن کا اتباع ہر شخص کو معتدل بنا سکتا ہے اور چونکہ اعضاء کے ساتھ قلب کو خاص تعلق عطا کیا ہے اس لئے مسلمان جب کوشش کرتا کہ عبادات کے علاوہ عادات میں بھی سرور کائنات ﷺ کا اتباع ہمیشہ ملحوظ رکھے تو اسکے اعضاء میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے اور کجی دور ہو جاتی ہے جس کا اثر قلب پر پڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ قلب اخلاق رذیلہ سے متنفر اور خصائص حمیدہ سے متصف

ہوکر معتدل بن جاتا ہے، اسی اعتدال کا نام نسبت ہے جس سے قلب کی حکومت اعضاء پر دوسرے نہج سے قائم ہوتی ہے دل میں ایک روشنی پیدا ہو جاتی ہے جو طاعت و معصیت کے فرق و امتیاز کو کسی وقت بھی مشتبہ نہیں ہونے دیتی، قلب کو مغیبات کے اعتقاد میں وہ مٹھاس معلوم ہوتی ہے جس کو دنیا کی کسی لذت اور نعمت سے تشبیہ نہیں دی جاسکتی، اللہ تعالیٰ کے ذکر وفکر سے اس درجہ انس حاصل ہو جاتا ہے کہ ایک لمحہ اس کا چھوٹنا جس کو غفلت کہتے ہیں ہفت اقلیم کے لٹنے اور عزت وآبرو کے ضائع ہونے سے زیادہ ناگوار اور باعث کوفت ہوتا ہے۔

الحاصل: یہی شریعت جو رسول مقبول ﷺ نے سکھائی ہے اصل شئ اور طریقت ہے مگر اس وقت جب کہ اعضاء سے متعدی ہوکر قلب تک پہنچ جائے اور عمل واکتساب قلبی انس وتعلق کا ثمرہ بن جائے۔

اعمال، غایات، ثمرات کے لحاظ سے اس کی بہت سی تعبیریں ہیں تصوّف، سلوک، طریقت، معرفت، تصحیح الاخلاق، اصلاح نفس، تزکیۂ باطن، علم الآداب وغیرہ۔

اس فن کا اصلی سرچشمہ حضرت نبی اکرم ﷺ ہیں جن کی شان میں **یزکیھم**[1] اور **انک لعلیٰ خلق عظیم**[2] نازل ہوا ہے اور خود ارشاد فرماتے ہیں **بعثت لاتمم مکارم الاخلاق الحدیث**[3] چنانچہ آپ کی تربیت وتزکیہ کی بدولت آپ کے خدّام کو حسب استعداد مناصب جلیلہ عطا ہوئے کہ یہ شیطان کے فتنوں سے محفوظ ہیں[4]، ان کی زبان پر حق بولتا ہے[5] شیطان اس

---

[1]...... سورۃ البقرۃ آیت: ۱۲۹، **ترجمہ**:- اوران کو پاک کرتے ہیں۔ (بیان القرآن)

[2]...... سورۃ القلم الآیۃ ۴، **ترجمہ**:- اور بیشک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانہ پر ہیں۔ (بیان القرآن)

[3]...... فی حدیث ابی ہریرۃ مرفوعاً انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (بیھقی ص ۱۹۲، ج ۱۰، شھادات، باب بیان مکارم الاخلاق، طبع دار المعرفۃ بیروت)

ترجمہ:- میں اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔ ۱۲

[4]...... فی حدیث ابی الدرداء وفیکم الذی اجارہ اللہ من الشیطان علی لسان نبیہ یعنی عماراً الحدیث رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۵۷۴، مناقب، طبع یاسر ندیم دیوبند)

[5]...... فی حدیث ابن عمر مرفوعاً ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ، رواہ الترمذی (مشکوٰۃ ص ۵۵۷، مناقب عمر، طبع یاسر ندیم دیوبند)

راستہ پر نہیں چلتا جس راستہ پر یہ چلتے ہیں[۱]، ان سے ملائکہ حیاء کرتے ہیں[۲]، یہ اللہ کی تلوار ہیں[۳]، یہ اللہ کے شیر ہیں[۴] ان کا ایمان تمام امت کے ایمان سے زیادہ وزنی ہے[۵] ان کی نیکیاں آسمان کے ستاروں کے برابر ہیں[۶] ان کو جنت کے ہر دروازے سے بلایا جائے گا[۷]، یہ علم کا دروازہ ہیں[۸]، ان سے قرآن سیکھو[۹] ان کا اتباع تمہارے ذمہ لازم ہے[۱۰] ان سے اللہ راضی ہے اور یہ اللہ سے

۱...... فی حدیث سعدؓ بن ابی وقاص فقال رسول اللہ ﷺ ایه یا ابن الخطاب والذی نفسی بیده ما لقیک الشیطان سالکا فجّا قط الاسلک فجاً غیر فجک، متفق علیه (مشکوٰۃ ۵۵۷، مناقب عمر، طبع یاسر ندیم دیوبند)

۲...... فی حدیث عائشة ثم دخل عثمان...... فقال الا استحی من رجل تستحی منه الملائکة. رواه مسلم (مشکوٰۃ ص ۵۶۱، مناقب عثمان، طبع یاسر ندیم دیوبند)

۳...... فی حدیث ابی عبیدة مرفوعاً خالد سیف من سیوف الله عز وجلّ ....رواه احمد (مشکوٰۃ ص ۵۸۰، جامع المناقب، طبع یاسر ندیم دیوبند)

۴...... فی حدیث ابی لبیبة مرفوعاً حمزة بن عبدالمطلب اسد الله واسد رسولہٖ (المعجم الکبیر للطبرانی ص ۱۴۹ ج۳، داراحیاء التراث العربی)

۵...... لو وزن ایمان ابی بکر بایمان الناس لرجح ایمان ابی بکر (للبیهقی فی الشعب عن عمر المقاصد الحسنة ص ۲۴۹، دارالکتب العلمیة بیروت)

۶...... فی حدیث عائشة قلت یا رسول الله هل یکون لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر (رواه رزین مشکوٰۃ ص ۵۶۰، مناقب عمر، طبع یاسر ندیم دیوبند)

۷...... فی حدیث ابی هریرة قال (ابوبکر) هل یدعی منها کلها احد یا رسول اللّٰہ فقال نعم وارجوان تکون منهم (بخاری شریف ۵۱۷/۱، کتاب المناقب، باب فضل ابی بکر بعد النبی ﷺ، اشرفی بکڈپو دیوبند)

۸...... فی حدیث ابن عباس مرفوعاً انا مدینة العلم وعلی بابها (المعجم الکبیر للطبرانی ص ۵۵ ج ۱۱، دار احیاء التراث العربی)

۹...... فی حدیث عبدالله بن عمرو مرفوعاً استقرؤا القرآن من اربعة من عبدالله بن مسعود وسالم مولی ابی حذیفة وابی بن کعب ومعاذ بن جبل متفق علیه (مشکوٰۃ ص ۵۷۴، جامع مناقب، طبع یاسر ندیم دیوبند)

۱۰...... فی حدیث حذیفة مرفوعاً انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوابالذین من بعدی ابی بکر وعمر (مشکوٰۃ ص ۵۶۰ ج۲، مناقب عمر، طبع یاسر ندیم دیوبند)

راضی ہیں[۱]، جنت ان کی مشتاق ہے[۲] یہ جنت میں میرے رفیق ہیں[۳]، جو بات دین کی بتائیں میں اس سے راضی ہوں[۴] جس نے انکو دُکھ پہنچایا اس نے مجھے دُکھ پہنچایا[۵] ان کو بُرا مت کہو[۶] اگر ان سے کوئی لغزش ہو جائے تو اس کا تذکرہ مت کرو[۷]، ان کی دو رکعت دوسروں کی دو لاکھ رکعت سے بڑھ کر ہے[۸] جو شخص ان کو بُرا کہے اس پر اللہ کی لعنت بھیجو[۹]، الغرض عجیب عجیب طریق پر اس تزکیہ کا ظہور رہا۔

۱...... فی سورة التوبة الآية ۱۰۰ والسٰبقون الاولون من المهٰجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه الأية، عن ابن عمر كنا نقول ورسول اللهﷺ حیٌّ ابوبكر وعمر وعثمان رضی الله عنهم رواه الترمذی (مشكوٰة ص ۵۶۳، مناقب هؤلاء الثلاثة، طبع ياسر نديم ديوبند)

۲...... عن انس قال قال رسول اللهﷺ ان الجنة تشتاق الى ثلثة على وعمار وسلمان رواه الترمذی (مشكوٰة ۵۷۸، جامع مناقب، طبع ياسر نديم ديوبند)

۳...... فی حديث طلحة بن عبيدالله مرفوعاً رفيقی يعنی فی الجنة عثمان رواه الترمذی (مشكوٰة ۵۶۱، مناقب عثمان، طبع ياسر نديم ديوبند)

۴...... فی حديث القاسم بن عبيد الرحمٰن ان رسول اللهﷺ قال "رضيت لامتی بما رضی لها ابن ام عبد (المعجم الكبير للطبرانی ۸۰ ج ۹، دار احياء التراث العربی)

۵...... فی حديث عبدالله بن مغفل مرفوعاً ومن اٰذاهم فقد اٰذانی رواه الترمذی (مشكوٰة ص ۵۵۴، مناقب صحابہؓ، طبع ياسر نديم ديوبند)

۶...... فی حديث ابی سعيد الخدری مرفوعاً لا تسبوا اصحابی متفق عليه (مشكوٰة ص ۵۵۳، مناقب صحابہؓ، طبع ياسر نديم ديوبند)

۷...... فی حديث ابی سعيد مرفوعاً عفوا عن مسيئهم رواه الترمذی (مشكوٰة ص ۵۷۹، مناقب صحابہؓ، طبع ياسر نديم ديوبند)

۸...... ورد "سبق درهم مائة الف درهم ...... وكذلک سائر طاعاتهم وعياداتهم وغزواتهم وخدماتهم (مرقاة ص: ۱۱/۲۷۳، باب مناقب الصحابة، الفصل الاول، مطبوعه مكتبه امداديه ملتان.

۹...... فی حديث ابن عمر مرفوعاً اذا رأيتم الذين يسبون اصحابی فقولوا لعنة الله على شركم رواه الترمذی (مشكوٰة شريف ص ۵۵۴، مناقب صحابہؓ، طبع ياسر نديم ديوبند)

اکبر مرحوم نے خوب کہا ہے: ؎

درفشانی نے تری قطروں کو دریا کر دیا
دل کو روشن کر دیا آنکھوں کو بینا کر دیا
خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کردیا

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت نبی اکرم ﷺ کی دیگر امانت تلاوت تعلیم کتاب، تعلیم حکمت کی طرح اس امانت ''تزکیہ'' کو بھی بعد والوں کے سپرد کیا، پر جیسے جیسے خیر القرون سے بُعد ہوتا گیا اور مادّیات کے اختلاط کا غلبہ ہوتا گیا۔ تزکیہ کیلئے مجاہدات و ریاضات کی ضرورت زیادہ پیش آتی گئی، لہٰذا اس علم نے مستقل فن کی صورت اختیار کر لی، اخلاق فاضِلہ، توکل، صبر، شکر، قناعت، سخاوت، شجاعت، ایثار، حلم، عفو، تواضع، احسان، شفقت، رضا، تسلیم، زہد، ورع، امانت، خوف، رجاء، صدق، اخلاص وغیرہ کی تفصیلات اور ان کی تحصیل کے طرق کو جمع کیا گیا اور اخلاق رذیلہ بخل، حسد، غضب، حقد، حرص، کذب، ریا، جدال، عجب، تکبر، لعن، غیبت، نمیمہ، حب جاہ وغیرہ اور ان کے معالجات کو مرتب کیا گیا بہت سی کتابیں قوت القلوب، عوارف المعارف، احیاء العلوم، قشیریہ، منہاج العابدین وغیرہ تصنیف کی گئیں، اور یہ سب کچھ قرآن پاک احادیث وآثار کی روشنی میں ہوا، اس فن کے چار امام زیادہ مشہور ہوئے جن کے سلسلے مستقل چلے اور اب تک جاری ہیں، حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ، شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، خواجہ معین الدین چشتیؒ، خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیؒ ان سے پہلے اور ان کے بعد بھی بہت سے اکابر نے بڑی بڑی ریاضتیں کی ہیں۔

شیخ معروف کرخیؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، فضیل ابن عیاضؒ سری سقطیؒ، شیخ محی الدین ابن عربیؒ، امام غزالیؒ، شیخ عبد القدوسؒ، سلطان نظام الدینؒ، خواجہ باقی باللہؒ، حضرت مجدّد الف ثانیؒ خواجہ محمد معصومؒ، حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت شاہ

عبدالعزیزؒ، حضرت سید احمد شہیدؒ، حضرت محمد اسماعیل شہید وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ان حضرات کی مساعی جمیلہ کی بدولت اکناف عالم میں اسلام پھیلا، گروہ در گروہ مسلمان تزکیۂ باطن کرکے صفت احسان "ان تعبد اللہ کانک تراہ"[1] کی دولت سے مالا مال ہوئے، علوم نبوی کے ساتھ اخلاق نبوی کی اشاعت ہوئی بے شمار مواقع پر اہل باطل کے ساتھ باطنی تزاحم وتصادم کی نوبت بھی آئی اور اللہ پاک نے اسلام کو غالب فرمایا بعض اکابر کے ہاتھ پر لاکھوں آدمی مشرف بہ اسلام ہوکر ابدی جہنم سے نجات پاکر مستحق جنّت قرار پائے، ہزاروں کی جماعتیں ایک ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت ہوکر اخلاق نبویہ کے ساتھ متصف ہوئیں اور نسبت یادداشت سے نوازی گئیں، اگر یہ کہا جائے کہ آج جہاں بھی اسلام واخلاق کی روشنی نظر آتی ہے اس میں ان حضرات کی جد وجہد کا بڑا حصہ ہے تو غالبًا مبالغہ نہ ہوگا، یہ ہے علم تصوف کا مختصر خاکہ اب ملاحظہ فرمایئے کہ جماعت اسلامی کی نظروں میں تصوّف اور اصحاب تصوف کی کیا حیثیت ہے۔

مودودی صاحب جاہلیت راہبانہ کی تشریح کے بعد فرماتے ہیں۔

یوگ، تصوّف، کوکین، افیون

۳۸:- یہ نظریہ بجائے خود غیر تمدنی نظریہ ہے مگر تمدن پر یہ متعدد طریقوں سے اثر انداز ہوتا ہے اس کی بنیاد پر ایک خاص قسم کا نظام فلسفہ بنتا ہے جس کی مختلف شکلیں ویدانتزم، اشراقیت، یوگ، تصوّف، مسیحی رہبانیت اور بدھ ازم وغیرہ ناموں سے مشہور ہیں، اس فلسفہ کے ساتھ ایک ایسا نظام اخلاق وجود میں آتا ہے جو بہت کم ایجابی اور بہت زیادہ سلبی بلکہ تمام تر سلبی نوعیت کا ہے یہ دونوں چیزیں مل جل کر لٹریچر، عقائد، اخلاقیات، اور عملی زندگی میں نفوذ کرتی ہیں اور جہاں جہاں انکے اثرات پہونچتے ہیں وہاں افیون

[1]...... مشکوۃ شریف ص: ۱۱، اول کتاب الایمان، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اس کو دیکھ رہے ہو

اور کوکین کا کام کرتے ہیں۔اھ (تجدید واحیاءِ دین ص۱۴)[1]

یہ وہی افتادِ مزاج ہے کہ جماعت اسلامی تخریبی تنقید کے پیش نظر حق و باطل کو ایک ہی صف میں پیش کرتی ہے جس طرح تبلیغ کرنے والوں کے پیش کردہ، مذہب اسلام کو بے جان عقائد بے معنی منتر، بے مقصد حرکات کی خانہ ساز ذہنی معجون بنا کر پنڈتوں، پادریوں، گرنتھیوں کا ہمدوش، ہمنوا، ہمرنگ قرار دیا ہے

اور وفات پیغمبر کا نقشہ اس طرح کھینچا کہ بھکاری اور پیغمبر کے مرنے پر آسمان و زمین یکساں طور پر متأثر نہیں ہوئے، ملاحظہ ہو عبارت ۱۳،۱۴۔

اسی طرح یہاں تصوف کو ویدانتزم، اشراقیت، یوگ، مسیحی رہبانیت اور بدھ ازم کی صف میں لا کر کھڑا کر دیا گیا، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام عالم کی صفوں کا نظم ونسق اور یہ تشخیص کہ کس کو کس صف کا ٹکٹ دیا جائے اور کس صف میں بٹھایا جائے انہی حضرات کے سپرد ہے، چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں۔

> ۳۹:- میں حیران رہ جاتا ہوں جب سنتا ہوں کہ شاہ (ولی اللہ) صاحب نے ویدانتی فلسفہ اور اسلامی فلسفہ کا جوڑ لگا کر نئی ہندی قومیّت کیلئے فکری اساس فراہم کرنے کی کوشش کی تھی مجھے ان کی کتابوں میں اس کوشش کا کہیں سُراغ نہ ملا اور اگر مل جاتا تو باللہ العظیم میں شاہ صاحب کو مجددین کی فہرست سے خارج کر کے متجددین کی صف میں لا کر بٹھاتا۔اھ (تجدید واحیاءِ دین ص۶۸)[2]

امام غزالیؒ کے تجدیدی کارناموں کا جائزہ لیتے ہوئے ان کی تعریف وتوصیف کے بعد ''جب تخریبی تنقید'' اور ''بے لاگ تحقیقی نگاہ'' کی باری آئی تو جن امور کو ان کے کمالات میں شمار کیا تھا ان کو بھی نقائص کی فہرست میں داخل فرما دیا گیا، چنانچہ فرماتے ہیں۔

---

[1]...... تجدید و احیاء دین ص: ۲۱، مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی دھلی.

[2]...... تجدید و احیاء دین ص: ۱۱۱، مرکزی مکتبہ اسلامی دھلی.

امامِ غزالیؒ کے نقائص

۴۰:- امام غزالیؒ کے تجدیدی کام میں علمی وفکری حیثیت سے چند نقائص بھی تھے، دوسری قسم ان نقائص کی جوانکے ذہن پر عقلیات کے غلبہ کی وجہ سے تھے اھ (تجدید واحیاء دین ص ۴۵)[۱]

حالانکہ خود اس سے قبل ان کی عقلیات کے تجدیدی کارنامے لکھ چکے ہیں کہ: ''انہوں نے (امام غزالیؒ نے) اسلام کے عقائد اور اساسیات کی ایسی معقول تعبیر پیش کی جس پر کم از کم اس زمانہ کے اور بعد کی کئی صدیاں تک کے معقولات کی بناء پر کوئی اعتراض نہ ہوسکتا تھا اسی کے ساتھ انہوں نے احکام شریعت اور عبادات ومناسک، اسرار ونصائح بھی بیان کئے اور دین کا ایک ایسا تصور لوگوں کے سامنے رکھا جس سے وہ غلط فہمیاں دور ہوگئیں جن کی بناء پر یہ گمان ہونے لگا تھا کہ اسلام عقلی امتحان کا بوجھ نہیں سہہ سکتا''

(تجدید) انہوں نے فلسفہ کا گہرا مطالعہ کرکے اس پر تنقید کی اور اتنی زبردست تنقید کی کہ اس کا وہ رُعب جو مسلمانوں پر چھا گیا تھا کم ہوگیا۔ اھ[۲]

امام کی اس تنقید کا اثر مسلم ممالک تک ہی محدود نہ رہا بلکہ یورپ تک پہنچا اور وہاں بھی اس نے فلسفۂ یونان کے تسلّط کو مٹانے اور جدید دور تنقید وتحقیق کا فتح یاب کرنے میں حصہ لیا۔ اھ

امام غزالیؒ نے بروقت اسکی اصلاح کی اور مسلمانوں کو بتایا کہ تمہارے عقائد دین کا اثبات ان غیر معقولات کے التزام پر منحصر نہیں بلکہ اس کیلئے معقول دلائل موجود ہیں اھ تجدید ص ۴۲ وص ۴۳ / یہ سب کچھ امام غزالیؒ نے عقلیات کی مدد سے کیا مگر برا ہو جذبۂ تخریب کا کہ امام موصوف کی یہ ساری محنتیں، کاوشیں، دینی خدمتیں نقائص یا باعث نقائص بن رہی ہیں۔

نوٹ:- افسوس کہ اس مضمون کی تکمیل نہ ہوسکی۔ **لعل اللہ یحدث بعد ذٰلک امراً**.

---

[۱]...... تجدید واحیاء دین ص: ۴۳، مرکزی مکتبہ اسلامی دھلی.

[۲]...... تجدید احیاء دین ص: ۶۸، مرکزی مکتبہ اسلامی دھلی.

کیا صحابہ کرام سے گناہ کا صدور ہوسکتا ہے؟

سوال:- صحابہ کرامؓ سے گناہ کا ارتکاب ہوسکتا ہے یا نہیں؟ مودودی صاحب کیا کہتے ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضراتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا امت پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے دین کو حضرت رسول مقبول ﷺ سے حاصل کیا اور آنحضرت ﷺ نے ان پر اعتماد فرما کر دین ان کو سکھلا دیا اور اس کی تبلیغ کا ذریعہ بنادیا، پھر انہوں نے عمر بھر اس کی اشاعت کی جہاں جہاں تک پہونچ سکتے تھے وہاں جا کر دین کو پہونچایا جن مقدس ہستیوں کو رسول اکرم ﷺ نے امین قرار[1] دیا، آج ان کے متعلق یہ بحث کرنا کہ ان سے گناہ صادر ہوئے تھے اور انہوں نے فلاں فلاں گناہ کئے ہیں جیسا کہ جماعتِ اسلامی اور مودودی صاحب کی کتابوں میں بے لاگ تنقید کی جاتی ہے، درحقیقت ان کی امانت وذمہ داری کو مجروح کر کے ان سے بے اعتمادی پیدا کرنا ہے جس کی زد حضرت رسول مقبول ﷺ پر جا کر پڑتی ہے کہ معاذ اللہ آپنے نااہلوں پر اعتماد فرمایا اور اتنی بڑی امانت کی ذمہ داری ان کے سر ڈالی جس کے وہ اہل نہیں تھے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سارا دین مخدوش اور ناقابلِ اعتماد ہو جائے گا، اس لئے کہ جب صحابہ کرام پر اعتماد نہیں ہوگا تو تابعین، محدثین، فقہاء، مفسرین، اولیاءِ کاملین، متکلمین کسی پر بھی اعتماد نہیں رہے گا، کیوں کہ ان سب کو جو کچھ دین پہونچا ہے وہ حضراتِ صحابہ کرامؓ سے ہی پہونچا

[1]..... عن ابی بردة عن ابیہؓ قال صلینا المغرب مع رسول اللہ ﷺ الی قولہ فرفع رأسہ الی السماء وکان کثیرا ما یرفع رأسہ الی السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ماتوعد وانا امنة لاصحابی فاذا ذهبت انا اتی اصحابی مایوعدون واصحابی امنة لامتی (مسلم شریف ص: ۲/۳۰۸، کتاب الفضائل، باب بیان ان بقاء النبی ﷺ امان لاصحابہ، مطبوعہ سعد بکڈپو دیوبند)

ہے، اوّل طبقہ کو بلا واسطہ، بعد والوں کو بالواسطہ لہٰذا اخیر میں صحیح دین وہ شمار ہوگا جس کو مودودی صاحب بیان فرمائیں کیوں کہ بغیر ان کے واسطہ کے فرمائیں گے، جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے میں نے دین کو حال یا ماضی کے اشخاص سے سمجھنے کے بجائے ہمیشہ قرآن وسُنّت ہی سے سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ (ترجمان القرآن[1])

صحابہ کرامؓ کو جو شخص بُرا کہے ان کے عیوب شمار کرے، حدیث شریف میں ایسے لوگوں پر لعنت آئی ہے، حدیث شریف میں صاف فرمایا گیا ہے کہ میرے صحابہ کو گالی مت دو، بُرا مت کہو، لیکن ایک مستقل جماعت ہے جو اسی کام میں لگی ہوئی ہے اللہ پاک ہدایت دے۔

عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا رأیتم الذین یسبُّونَ اصحابی فقولوا لعنة اللہ علیٰ شرکم. رواہ الترمذی.[2]

عن ابی سعید الخدریؓ قال قال النبی ﷺ لا تسبُّوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مداحدھم ولا نصیفه (متفق[3] علیه)

عن عمر بن الخطابؓ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول سألت ربّی عن اختلاف اصحابی من بعدی فاوحیٰ الیّ یا محمدا ن اصحابک عندی بمنزلة النجوم فی السماء بعضھا اقویٰ من بعض ولکل نور فمن اخذ بشئ ممّا ھم علیه من اختلافھم فھو عندی علیٰ ھدی قال وقال رسول اللہ ﷺ اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم رواہ رزین مشکوٰۃ شریف[4] ص ۵۵۴ ج ۲، فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

۱...... ترجمان القرآن ج۲۶ عدد۳،۴ ص ۱۴۱ علماء ومشائخ کی آڑ، طبع لاھور.

۲...... ترمذی ص: ۲/۲۲۵، ابواب المناقب، فی من یسب اصحابی، مطبوعه بلال دیوبند.

۳...... بخاری شریف ص: ۱/۵۱۸، کتاب المناقب، باب قول النبی ﷺ لو کنت متخذا الخ، مطبوعه اشرفی دیوبند. مسلم شریف ص: ۲/۳۱۰، کتاب الفضائل، باب تحریم سب الصحابة، مطبوعه بلال دیوبند، ترمذی شریف ص: ۲/۲۲۵، ابواب المناقب، فی من یسب اصحابی، مطبوعه بلال دیوبند.

۴...... مشکوۃ شریف ص: ۲/۵۵۴، باب مناقب الصحابة، طبع یاسر ندیم دیوبند.

کیا اقوال صحابہؓ فرقہ بندی کا سبب بنے؟

سوال:-آپ کا مختصر سا جواب مجھ جیسے کم علم انسان کی ہدایت کیلئے ناکافی ہے خاص طور سے وہ حدیث جو جناب نے وضاحت کے طور پر تحریر فرمائی ہے یعنی جس طریقہ پر (اعتقادی عملی اخلاقی حیثیت سے) میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں جو فرقہ اس طریقہ پر رہے گا نجات پائے گا، جہاں تک مجھ کمترین کا علم ہے کہ فرقِ اسلام میں کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں ہے جو اس کا مدعی نہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے طریقہ پر قائم ہیں اور صرف ایک فرقہ کو چھوڑ کر جتنے فرقے اپنے کو مسلمان کہتے ہیں خواہ حقیقۃً مسلمان نہ ہوں یہاں تک کہ قادیانی بھی کہتے ہیں کہ ہم صحابہ کے عقائد پر قائم ہیں سوال یہ ہے کہ کیسے سمجھا جائے کہ ان میں سے کون سا فرقہ واقعی رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کے طریقہ پر قائم ہے اور باقی نہیں ہیں، جب کہ اکثر فرقوں کی بنیاد صحاح ستہ کی احادیث اور کلام پاک کی تفسیریں ہیں مزید برآں یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آتی کہ حضور ﷺ نے اپنے طریقہ کے ساتھ صحابہ کرام کے طریقوں کی شرط کیوں لگائی کیا صحابہؓ کے طریقہ اور رسول کے طریقہ میں فرق تھا اگر نہیں تھا تو اس قید کی کیا ضرورت تھی، صحابہؓ کے اعمال واقوال میں نمایاں تضاد کتبِ احادیث میں قدم قدم پر نظر آتا ہے، کوئی بھی مسئلہ خواہ اعتقادی ہو عملی یا اخلاقی مابین فرقہائے مسلمین ایسا نظر نہیں آتا جس میں کوئی بھی فرقہ تمام صحابہ کو ہم خیال سمجھتا ہو اور ہر مسئلہ کیلئے بالکل مخالف سمت میں لے جانیوالے صحابہؓ کے اقوال کتبِ احادیث میں ملتے ہیں اور سب کی نہیں تو زیادہ تر کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہے۔

اور یہی اختلافِ اقوال مسلمانوں میں فرقہ بندی کا سبب بنا ہے، اس لئے یہ بات بالکل سمجھ میں نہیں آتی کہ وہ ہستیاں جن کے اقوال اور اعمال مسلمانوں میں فرقہ بندی کا سبب ہیں انہیں کے طریقہ پر عمل درآمد نجات کا باعث ہوسکتا ہے جب کہ مذکورہ اور مصدقہ حدیث

شریف میں (۷۲) بہتر کی ہلاکت اور صرف ایک کی نجات کی خبر دی گئی ہے، جواب سے ممنون فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

آپ کے سوال کا حاصل یہ ہے کہ اقوالِ صحابہ میں تضاد ہے یہ تضاد ہی امت میں فرقہ بندی کا سبب بنا ہے حتیٰ کی امت کے تہتر فرقے ہوگئے، صرف ایک فرقہ ناجی ہے بہتر فرقے جہنمی ہیں، ان میں سب کی نہیں تو زیادہ تر کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہے، لہٰذا فرقۂ ناجیہ تو وہ ہوگا جو کہ حضور اکرم ﷺ کے طریقہ پر ہوگا نہ کہ وہ جو کہ صحابۂ کرامؓ کے طریقہ پر ہوگا، بہرحال حضور ﷺ نے یہ کیوں ارشاد فرمایا کہ جس طریقہ پر میں ہوں اور میرے صحابہؓ ہیں اس طریق کی پیروی کرنے والا فرقہ ناجی ہے[۱]، یعنی اپنے ساتھ صحابۂ کرامؓ کو کیوں شامل کیا، جبکہ وہ خود ہی اپنے اختلاف کے ذریعہ ۷۲/ فرقوں کو دوزخی بنا رہے ہیں، ان کے اتباع سے تو آدمی دوزخی بنے گا نجات نہیں پاسکتا، اگر واقعی آپکے سوال کا حاصل یہی ہے تو جذبات سے یکسو ہوکر ذرا غور کریں کہ اس سوال کی بنیاد کیا ہے، اور اس کا نتیجہ کیا ہے؟

صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے جو اقوال کتبِ حدیث میں بسند منقول ہیں جن کی وجہ سے امت کے اتنے فرقے بن گئے اور ان اقوال کی نسبت حضرت رسول اکرم ﷺ کی طرف کی گئی ہے، دو حال سے خالی نہیں، یہ نسبت صحیح کی گئی ہے یا غلط کی گئی ہے اگر صحیح کی گئی تو اس میں صحابۂ کرامؓ کا کیا قصور ہے؟ انہوں نے تو جو کچھ حضور ﷺ سے سنا یا عمل کرتے دیکھا اس کو نقل کردیا کیوں کہ وہ اس کیلئے مامور تھے[۲]، اس لحاظ سے ان کو اس میں نقل کے سوا کچھ بھی دخل نہیں اور نقل صحیح ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت رسالت مآب ﷺ نے خود ہی

---

[۱]...... وفی حدیث عبداللہ بن عمروؓ قال وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملة کلھم فی النار الا ملة واحدة قالوا من ھی یارسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی (مشکوۃ شریف ص ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم) (حاشیہ ۲/ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں)

۷۳/قسم کی متضاد باتیں ارشاد فرمائیں جن میں سے ۷۲/کو اختیار کرنے والوں کیلئے جہنم کا ٹکٹ تجویز فرما کر دوزخی ہونے کی سند دی اور صرف ایک کو اختیار کرنیوالوں کیلئے جنّت کی بشارت مرحمت فرمائی، اگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ایسے متضاد قولوں کی نسبت حضور اکرم ﷺ کی طرف غلط اور جھوٹ کی ہے (معاذ اللہ) تو پھر خود بھی اعتماد کے قابل نہیں رہتے، لہٰذا جو چیز بھی وہ نقل فرمائیں کوئی بھی قابل اعتماد نہیں پس قرآن کریم، حدیث، توحید، رسالت، ایمان، اسلام، اسوہ، سُنّت، عبادات، معاملات، اخلاق واحکام یہ سب چیزیں جو کہ حضراتِ صحابہ ہی کے نفوسِ قدسیہ کے ذریعہ بعد والوں کے پاس پہونچی ہیں، ان پر کیسے اعتماد کیا جائے گا، جبکہ ان پاکیزہ ہستیوں ہی کو نقل میں کاذب تصور کرلیا جائے گا، استغفر اللہ العظیم پھر اس حدیثِ مسئولہ پر کب اعتماد ہوگا۔

خلاصہ یہ ہے کہ ایک صورت میں تو حضرت سیّد الرسل ﷺ کی ذاتِ اقدس سے اعتماد ختم ہوجاتا ہے، اس حیثیت سے کہ وہ تو ۷۳/متضاد باتیں فرما کر ۷۲/کو تسلیم کرنے والوں کو خود ہی جہنم میں بھیج رہے ہیں، حالانکہ اللہ پاک نے ان کی بعثت کا مقصد یہ فرمایا ہے کہ وہ جہنم سے بچا کر جنّت کی طرف لائیں، تو جس آدمی کو اپنے رسول پر اعتماد نہ رہے خود ہی غور کرلیا جائے کہ اس کا مقام رسول پاک ﷺ کے نزدیک کہاں ہے؟ اور اللہ کے نزدیک کہاں ہے؟

دوسری صورت میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر اعتماد نہ کرکے سارا دین ہی نا قابلِ اعتماد قرار دیا جاتا ہے۔

غرض دونوں صورتوں میں سے جو صورت بھی کسی سینہ میں ہوگی اس سینہ میں نہ ایمان ہوگا نہ توحید ورسالت نہ قرآن وحدیث نہ حضرت رسالت مآب ﷺ کے اخلاقِ فاضلہ یہ سب چیزیں رخصت ہوکر اس سینہ میں شیطان کا گھونسلہ ہوگا اور اس کے لوازمات۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۲؎...... عن ابی بکرۃؓ ذکر النبی ﷺ قال فان دمائکم واموالکم قال محمد واحسبه قال اعراضکم علیکم حرام کحرمة یومکم هٰذا فی شهرکم هٰذا الا لیبلغ الشاهد منکم الغائب، (بخاری شریف ص: ۱/۲۱، کتاب العلم، باب لیبلغ العلم الشاهد الغائب، مطبوعه اشرفی دیوبند)

اس لئے کوئی مومن تو اپنے سینہ میں اس سوال کو جگہ دے ہی نہیں سکتا ہاں کوئی غیر مومن اس کو جگہ دیکر مومنوں کے دل میں وسوسہ اندازی کرے تو یہ ممکن ہے اس کے جواب کی صورت اس کے مسلمان ہونے پر پیش کی جاسکتی ہے کہ آیا وہ قرآن وحدیث سے آزاد ہوکر صرف اپنی عقل کی روشنی میں جواب کا طالب ہے یا کوئی اور صورت ہے اور جن اصول کے پیشِ نظر وہ جواب کا خواہشمند ہے وہ اصول خود بھی صحیح ہیں یا مجروح ہیں بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آں محترم نے بھی یہ سوال کسی ایسے ہی شخص سے سنا ہے خود آپکے قلب میں پیدا نہیں ہوا ہے اور خدا کرے پیدا بھی نہ ہوا گر بطور وسوسہ آئے بھی تو اسکی تباہ کن خطرناکی کے تصور سے (جن کی تفصیل احقر نے عرض کی ہے) فوراً ختم ہوجائے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۴/۹۱ھ

صحابہ پر تنقید بطریقِ مودودی صاحب

سوال:- ابوالاعلیٰ مودودی کے خودساختہ اصول پر عمل کرنا اور بزرگانِ ملّت وصحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوپر تنقید کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً اکابر مہاجرین وانصار سے خوشنودیٔ حق تعالیٰ نصوص میں مذکور ہے ان کے اتباع کا حکم ہے[۱]، جو شخص ان اکابر کی شان میں ناشائستہ کلمات کہے اس پر حدیث شریف میں لعنت آئی ہے[۲] اور بعد والے جو اکابر واسلاف انکے طریق پر چلے اور انکا اتباع

[۱]...... والسابقون الاولون من المهٰجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضى الله عنهم ورضوا عنه الأية سورة التوبة الأية ۱۰۰،

ترجمہ:- اور جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم میں ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ انکے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے (بیان القرآن) (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

کیا وہ بھی سب قابلِ احترام ہیں، اگر ان حضرات پر تنقید کر کے انکو مجروح کر دیا جائے تو پھر صحیح طور پر دین کے ہم تک پہونچنے اور آگے چلنے کی کوئی صورت نہیں رہے گی، کیونکہ ابتداءً دین برحق کو حضرت نبی اکرم ﷺ سے ان حضرات نے سیکھا اور حاصل کیا ہے، اگر ان پر اعتماد نہ رہے تو دینِ برحق کی کوئی صورت اور کوئی چیز قابلِ اعتماد نہیں رہے گی جس تحریک اور جن کتابوں کا نتیجہ یہ ہو، نہ اس تحریک میں شرکت درست ہے نہ ایسی کتابوں کے مطالعہ کی اجازت ہے، الاّ یہ کہ کوئی اسکی تردید کی صلاحیت رکھتا ہو اور اس مقصد سے مطالعہ کرے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

جنگ جمل اور جنگ صفین کو عوام کے سامنے بیان کرنا

سوال:- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے باہمی نزاع و اختلاف لوگوں میں بیان کرنا اور اس پر تنقید کرنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً و مصلیاً!

انکے معاملات کیلئے محملِ حَسَن تجویز کرنا لازم ہے[۲]، اس کیلئے حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ

(**حاشیہ صفحہ گذشتہ**) [۱]...... فی حدیث ابن عمر مرفوعاً اذا رأیتم الذین یسبّون اصحابی فقولوا لعنة الله علی شرکم (رواه الترمذی، مشکوٰة ۵۵۴، باب مناقب الصحابة) یاسر ندیم دیوبند.

(**حاشیہ صفحہ ہذا**) [۱]...... دلت الأیة علی حرمة کل ما یلهی......ومثلهٗ مطالعة الکتبِ المشتملة علی المخترعات والاباطیل (احکام القرآن ص۱۸۵ ج۳ للشیخ محمد شفیعؒ ص: ۱۱۶، الحزب الخامس، تحت آیت: ۶، سورۂ لقمان، مطبوعه اداره اسلامیات لاهور)

ولا یخفی ان فیها من الکذب ما فیها فالاشتغال بها لغیر غرض دینی خوض فی الباطل (روح المعانی ص ۷۹ ج ۲۱ مطبع نعمانیه دیوبند، تحت آیت: ۶، سورۂ لقمان)

[۲]...... ولانذکر الصحابة الا بخیر وان صدر من بعضهم بعض ما فی صورة شر فانه اما کان عن اجتهاد او لم یکن علی وجه فساد من اصرار وعناد بل کان رجوعهم عنه الی خیر معاد بناء علی حسن الظن بهم الی قوله وماکان صحیحا اولناه تاویلا حسنا لان الثناء علیهم من الله سابق، شرح فقه اکبر ص: ۸۵،۸۶، اصل الروافض انما احدثه منافق، مطبوعه مجتبائی دهلی.

کی کتاب ''ازالۃ الخفاء[1]'' وغیرہ بہت مفید ہیں ہرگز ان کی شان میں بے ادبی اور گستاخی نہ کی جائے کہ یہ ایمان کیلئے خطرناک ہے ایسے واقعات کو عوام کے سامنے بیان نہ کیا جائے۔

فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

مسئلہ تقلید اور جماعت اسلامی

مکرم ومحترم جناب مفتی صاحب.................................. سلام مسنون

آپکی خدمت میں چند سوالات ارسال کئے تھے سب کے جوابات تو آپنے دیدیئے مگر مودودی جماعت کے متعلق سوال کا جواب نہیں دیا بلکہ ٹلا دیا کہ فلاں جگہ سے دریافت کرلو، اب مکرر گذارش ہے کہ ہمیں صاف صاف بتایا جائے کہ مودودی صاحب کا عقیدہ کیا ہے؟ اور وہ مسائل میں کس امام کے پابند ومقلد ہیں، حنفی ہیں، یا شافعی ہیں، یا اہل حدیث ہیں، براہ کرم صاف صاف بتایا جائے اور دلیل کیساتھ مع حوالہ ونقل عبارت مفصل جواب تحریر کیا جائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

محترمی! زید احترامہ........................ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے پہلے آپکے جواب میں لکھ دیا تھا کہ اس جماعت کے عقائد واعمال کو خاص کر یہ چیز کہ وہ کس کے مقلد ہیں خود ان سے ہی دریافت کیا جائے صاحب عقیدہ اور صاحب عمل کے ہوتے ہوئے کسی اور سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے، عقیدہ ایک قلبی چیز ہے جس کو صاحب عقیدہ خود ہی بہتر بیان کرسکتا ہے، عمل کی بناء عقیدے پر ہوتی ہے، اس کیلئے

[1]...... حضرت عائشہ وطلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم مجتہد مخطی معذور بودند، ازالۃ الخفا ص ۵۲۱ ج۴ مترجم، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)
واماانکہ معاویہ مجتہد مخطی معذور بودالخ (ازالۃ الخفا ص ۵۲۶ ج۴، مکتبہ قدیمی کراچی)

ہندوستان اور پاکستان کے دو پتے بھی تحریر کر دیئے تھے جہاں اس جماعت کا مرکز ہے، چند کتب کے نام بھی بتا دئے تھے جن میں اس جماعت کے عقائد وافکار سے علمی اور استدلالی بحث کی گئی ہے، مختصر کارڈ میں تو مسائل کے جائز یا ناجائز کا مختصر حکم ہی لکھا جا سکتا ہے تفصیلی بحثیں اس میں نہیں آسکتیں مگر آپکا پھر اصرار ہے کہ بتاؤ" وہ مسائل میں کس امام کے پابند و مقلد ہیں، حنفی ہیں، یا شافعی ہیں، یا اہل حدیث ہیں" آپکے جواب کی اب دوصورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ اس سوال کا جواب میں اپنے الفاظ میں تحریر کردوں، دوسری صورت یہ ہے کہ تحریک اسلامی کے بانی سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے جو اس سوال کا جواب خود دیا ہے، بعینہٖ وہی نقل کردوں، غالباً دوسری بات آپکو اور ہر ہوش مند آدمی کو زیادہ پسند ہوگی، اور وہی درحقیت انکے صحیح مسلک کی حیثیت سے پیش کرنے کے قابل ہوگی، اچھا تو سنئے وہ لکھتے ہیں۔

مودودی صاحب کا مسلک

۱:- نہ میں مسلک اہل حدیث کو اسکی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت ہی کا پابند ہوں اھ۔ رسائل[۱] ومسائل ج ۱ ص ۲۳۵

یہ تو خود بانی جماعت کا مسلک ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جماعت میں جتنے آدمی داخل ہوں ان سب کا یہی مسلک ہو کیونکہ انہوں نے امیر ہونے کی حیثیت سے پوری جماعت پر اس مسلک کو لازم نہیں کیا، صرف اپنا ذاتی مسلک بتایا ہے، اور سب کو آزادی دی ہے کہ وہ جماعت میں داخل ہونے کے بعد بھی حنفی، شافعی، اہل حدیث جس مسلک پر چاہیں عمل کر سکتے ہیں۔

چنانچه فرماتے هیں!

پوری جماعت اپنے مسلک میں آزاد ہے

۲:- لیکن کوئی وجہ نہیں کہ جماعت اسلامی میں جو لوگ شریک ہوں ان کا فقہی مسلک لازماً

[۱]...... رسائل ومسائل ص: ۱/۲۳۵، خلافیات، تقلید وعدم تقلید، مطبوعه لاهور.

میرے فقہی مسلک کے مطابق یا اس کے تابع ہو، وہ اگر فرقہ بندی کے تعصّبات سے پاک رہیں اور حق کو اپنے ہی گروہ میں محدود نہ سمجھیں تو وہ اس جماعت میں رہتے ہوئے اپنے اطمینان کی حد تک حنفی، شافعی، اہل حدیث یا کسی دوسرے فقہی مسلک پر عمل کرنے میں آزاد ہیں۔ اھ حوالہ[1] سابق۔

اس میں صاف صاف آزادی دی گئی ہے لیکن اس آزادی پر عمل کرنے کیلئے لٹریچر کی روشنی میں غور کرنے سے چند امور سامنے آتے ہیں۔

اول: امیر کا اس قدر کھلا ہوا ذاتی مسلک جماعت پر لازماً اثر انداز ہوگا، خاص کر جبکہ اس مسلک پر دلائل قائم کرنے اور اس کو حق ثابت کرنے کیلئے، اور اس کے خلاف کو باطل کرنے کیلئے لٹریچر میں مختلف مقامات پر متعدد طرق سے زور قلم صرف کیا گیا ہے اور جماعت کو اس کے مطالعہ، تفکر، تدبر، اور اشاعت کی تاکید کی گئی ہے، جب تک کوئی دیکھنے اور اطاعت کرنے کے باوجود متأثر نہیں ہوگا اس کے مقابلہ میں لفظی آزادی محض زینت قرطاس بن کر رہ جائے گی، یا خود ان کے الفاظ میں یوں کہئے کہ اس پروانۂ آزادی کی حیثیت محتاط طریقہ پر مرتب کئے ہوئے ریزولیوشن اور دفتری اعلان سے زیادہ نہ ہوگی۔ اس کی تائید خود امیر جماعت کے قلم سے ہوتی ہے وہ فرماتے ہیں۔

مودودی صاحب کی آزادی مسلک عطا کرنے کی حقیت

۳:- جماعتوں کے نفس کا حقیقی اظہار ان کے محتاط طریقہ پر مرتب کئے ہوئے ریزولیوشن اور دفتری اعلانات میں نہیں ہوا کرتا بلکہ ان اشخاص کے انتخاب میں ہوتا ہے جنہیں وہ اپنا لیڈر اور کارفرما اور کارکن بتاتی ہیں، اور جن کے کام کو وہ ایک طویل مدت تک نظر استحسان سے دیکھتی رہتی ہیں اھ ترجمان ج ۱۱ عدد ۳ ص ۱۲۰

---

[1]...... رسائل ومسائل ص: ۲۳۵-۲۳۶/۱، تقلید وعلم تقلید، مطبوعہ مرکزی جماعت اسلامی لاهور.

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پوری جماعت کے نفس کا حقیقی مظہر بانی جماعت سید ابوالاعلیٰ مودودی ہیں اور وہ اپنا مسلک صاف لکھ چکے ہیں جیسا کہ عبارت نمبر ا ر میں موجود ہے۔

دوم: اس آزادی کا فائدہ جماعت کے ''بےعلم'' افراد کو تو شاید کچھ حاصل ہو جائے مگر جماعت کے ''اہل علم'' اس سے فائدہ حاصل کرنے کے کسی طرح مجاز نہیں، جیسا کہ امیر جماعت کے اس ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے۔

تقلید اہل علم کے لئے درست نہیں

۴:- جو لوگ دینی علوم کیلئے باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کیلئے عقلاً ونقلاً کسی طرح بھی درست نہیں کہ اپنے اوپر تقلید کو لازم کرلیں اھ (ترجمان ج ۱۳ عدد ٦ ص ۲۲)

لہٰذا جماعت کے بےعلم افراد تو حنفی، شافعی (مقلد) رہ سکتے ہیں، لیکن اگر جماعت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں جنہوں نے علوم دین کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہے، اور وہ امیر کی عطا کردہ آزادی کے ماتحت اب تک بھی حنفی، شافعی (مقلد) ہیں یا اہل حدیث ہیں، تو نہیں معلوم ان کے پاس اپنے مسلک پر قائم رہنے کیلئے سند جواز کیا ہے اور وہ سند عقل ونقل کی کسوٹی پر کیسے پوری اترتی ہے، یا پھر ان کا حنفیت یا شافعیت پر قائم رہنا بالکل عقل ونقل کے خلاف ہے، اگر ایسا ہے تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ امیر جماعت ایسے لوگوں کو کس دلیل وسند کے ماتحت برداشت کرتے اور اعتماد فرماتے ہیں جن کا مسلک ہی عقل ونقل کے خلاف ہے، یا وہ اہل علم جماعت میں داخل ہوتے ہی حنفیت وشافعیت کو خیر آباد کہہ چکے ہیں کہ وہ نہ حنفی رہے نہ شافعی نہ اہل حدیث اگر وہ اس سب سے بیزار و دست بردار ہو کر بھی اپنے آپ کو حنفی، شافعی، اہل حدیث کہتے ہیں تو ان کو صادق قرار دینے کیلئے کیا تاویل اختیار کی جاتی ہے، نیز اگر وہ حنفی نہ رہے نہ شافعی (مقلد) نہ اہل حدیث بلکہ سب سے خارج ہو گئے تو آخر کیا بن گئے، وہ ایسا فرقہ بن گئے جس کے وجود سے اب تک غالباً اسلام کا دامن خالی رہا ہے۔

تنبیہ :-واضح رہے کہ مودودی صاحب اہل حدیث کو بھی مقلد ہی قرار دیتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

اہل حدیث بھی مقلد ہیں

۵:-یہ عام اہل حدیث جو ان مسائل پر بحث کرتے پھرتے ہیں ان کا حال عام حنفیوں سے کچھ زیادہ بہتر نہیں ہے ان کا علم بھی ویسا ہی تقلیدی ہے جیسا حنفیوں کا ہے، یہ اپنے ائمہ وعلماء پر اعتماد کرتے ہیں اور حنفی اپنے ائمہ وعلماء پر، ان میں خود اجتہادی قابلیت نہیں نہ یہ حدیث کا اتنا علم اور نہ اصول میں اتنی بصیرت رکھتے ہیں کہ احکام کی تحقیق کرسکیں، ان کا یہ کہنا کہ فاتحہ خلف الامام یا رفع یدین، یا آمین بالجہر حدیث سے ثابت ہے اور اسکا خلاف ثابت نہیں ہے، دراصل تقلید کی بنیاد پر ہے نہ کہ اجتہاد کی بنیاد پر، لہٰذا انکے جواب میں خاموشی بہتر ہے اھ رسائل[1] ومسائل ج ا ص ۲۴۰۔

یہاں پہونچ کر تو اہل حدیث حضرات بھی انگشت بدنداں ہوں گے کہ یا اللہ تقلید سے بیزاری کا اعلان کرتے کرتے صدیاں گذر گئیں مگر وہ ابتک گلے کا ہار بنی ہوئی ہے۔

تقلید کا مفہوم اور عدم تقلید کا اثر

اس عبارت میں جناب امیر نے تقلید کا خلاصہ بھی بتادیا کہ ’’تقلید نام ہے ائمہ وعلماء پر اعتماد کرنے کا‘‘ مودودی صاحب نہ خود حنفیت کے پابند ہیں، نہ شافعیت کے نہ مسلک اہل حدیث کے، جس کا کھلا ہوا مطلب یہ ہے کہ مودودی صاحب کو نہ امام ابوحنیفہؒ پر اعتماد ہے نہ امام شافعی پر اعتماد ہے نہ ائمۂ حدیث امام بخاریؒ، امام مسلمؒ وغیرہ پر اعتماد ہے، یہ حضرات ائمہ اعلام مودودی صاحب کے نزدیک اس قابل نہیں کہ ان پر اعتماد کرکے ان کی تقلید کرسکیں۔

---

[1]..... رسائل ومسائل ص: ۱/۲۴۰، مذہب حنفی اور حدیث، تقلید وعدم تقلید، مطبوعہ مکتبہ مرکزی جماعت اسلامی لاہور.

اہل حدیث حضرات کس جرم میں مقلد قرار پائے؟

محض اس جرم میں کہ ان غریبوں نے حصرت امام بخاریؒ کی جلالت قدر، مہارت فن، خدمت حدیث پر اعتماد کرتے ہوئے کہہ دیا تھا کہ ان کی بیان فرمودہ حدیث سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح اور قابل ترجیح ہے، اور انہوں نے بھی براہ راست حضرت امام بخاریؒ کی زیارت نہیں کی، بلکہ امت مسلمہ نے ان کی جلالت قدر کا اعتراف کرتے ہوئے ان پر اعتماد کیا، یہ اعتماد کرنا اس قدر سنگین جرم ہے کہ اس کی پاداش میں یہ لوگ مقلد گردانے جارہے ہیں۔

سوم:- امیر جماعت سے دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی صاحب علم وفضل چار معروف مذاہب فقہ (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) چھوڑ کر حدیث پر عمل کرنے کا حقدار ہے یا نہیں، اگر نہیں تو کس دلیل سے؟ اس کے جواب میں وہ لکھتے ہیں۔

تقلید کرنا گناہ بلکہ اس سے بھی شدید تر چیز ہے

۶:- میرے نزدیک صاحب علم آدمی کیلئے تقلید ناجائز اور گناہ، بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے اھ (رسائل ومسائل[۱] ج۱ص۲۴۴)

یہاں صاحب علم سے مراد غالباً وہی لوگ ہوں گے جو دینی علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کرتے ہیں جیسا کہ عبارت:۴ر میں مذکور ہے، خیال ہوتا ہے کہ بانی جماعت مودودی صاحب بھی خود ان ہی لوگوں میں سے ہوں گے، انہوں نے بھی باقاعدہ دینی علوم کی تعلیم حاصل کی ہوگی، ان میں خود بھی اجتہادی قابلیت ہوگی، حدیث میں اتنا علم اور اصول میں اتنی بصیرت رکھتے ہوں گے کہ احکام کی تحقیق کرسکیں، اسی وجہ سے ائمہ وعلماء پر اعتماد کرکے کسی خاص مذہب کے پابند نہیں ہیں اور تقلید کو ناجائز سمجھتے ہیں اور اتنا بلند دعویٰ کرتے ہیں کہ

[۱]...... رسائل ومسائل ص: ۱/۲۴۴، کیا ایک فقهی مذهب چھوڑ کر دوسرا مذهب اختیار کرنا گناه هے، مطبوعه مکتبه مرکزی دعوت اسلامی لاهور.

''میرے نزدیک صاحب علم آدمی کیلئے تقلید ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے'' آخر یہ دعویٰ بغیر علم دین حاصل کئے اور بغیر اجتہادی بصیرت تامہ بہم پہونچائے تو نہیں کیا ہوگا، لیکن مودودی صاحب کی تحریر سے اس سب کی تردید ہو جاتی ہے وہ لکھتے ہیں:

مودودی صاحب کا مبلغ علم

۷:- مجھے گروہ علماء میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے، میں ایک بیچ کی راس کا آدمی ہوں، جس نے جدید اور قدیم دونوں طریقہائے تعلیم سے کچھ کچھ حصہ پایا ہے دونوں کو چوں کو خوب چل پھر کر دیکھا ہے، (ترجمان[۱] ج۱۴ عدد۳ ص ۲۲۷)

خود اقرار ہے کہ دینی علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل نہیں کی، اس لئے عالم نہیں بلکہ کچھ کچھ تعلیم کا حصہ پایا ہے، اس کچھ کچھ (ناقص وناتمام) حصۂ تعلیم پر آزادی کا یہ عالم ہے فرماتے ہیں۔

۸:- اپنی بصیرت کی بناء پر نہ تو میں قدیم گروہ کو سراپا خیر سمجھتا ہوں اور نہ جدید گروہ کو دونوں کی خامیوں پر میں نے آزادی کے ساتھ تنقید کی ہے۔ حوالۂ سابق

کچھ کچھ حصہ تعلیم حاصل کر کے کچھ لوگ مطب شروع کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ دینی اصول کے ماہر اور مزاج شناس نبوت کہلانے لگتے ہیں جس کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو ''نیم ملا'' اور ''نیم حکیم'' کے اقدام کا ہوتا ہے کہ جان کا بھی خطرہ اور ایمان کا بھی۔

چہارم: امیر صاحب کی طرف سے تقلید کی اجازت وآزادی کے ساتھ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ ان کو کیسے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

دوسرا رُخ

۹:- سب سے پہلی اور بڑی رکاوٹ کسی موزوں آدمی کا نہ ملنا ہے جو ہماری تعمیری اسکیم کو اپنے

---

[۱]...... ترجمان القرآن ص:۱۴/۲۲۷، عدد۳، مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش، ۱۳۵۸ھ ماہ ربیع الاول.

ہاتھ میں لے سکے، اس کیلئے ہمیں ایسا آدمی درکار ہے، جو تعمیری کام کو خوب اچھی طرح سمجھتا ہو، ہم سے اور جماعت سے ہمدردی رکھتا ہو، تجربہ کار، منتظم اور دیانت دار ہو، اور اس کام کو عملاً سرانجام دینے کی قابلیت صلاحیت رکھتا ہو تا کہ ہم اسپر اس معاملہ میں آنکھیں بند کر کے اعتماد کرسکیں اور وہ اپنی ذمہ داری پر اسکو سنبھال سکے (ترجمان[1] ج ۲۶ عدد ۳ ص ۱۲۶)

ظاہر ہے کہ اتنی بڑی ذمہ داری سنبھالنا کسی بےعلم آدمی کا کام تو ہے نہیں، نہ ہی بےعلم آدمی کے حوالہ کرنا دانشمندی کا تقاضہ ہے لامحالہ ایسے آدمی کیلئے جس پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کیا جاسکے باعلم ہونا ضروری ہے، پھر اگر وہ باقاعدہ علم دین کی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہے تب تو وہ مقلد رہ کر جناب امیر کے نزدیک گناہ بلکہ اس سے بھی شدید تر چیز میں گرفتار ہے اس پر مودودی صاحب کیسے اعتماد کرسکتے ہیں اگر وہ اعتماد کرتے ہیں تو سمجھ لیا جائے کہ ان کے نزدیک کیسے لوگ قابل اعتماد ہیں؟ وہ لوگ جو تقلید جیسی ناجائز گناہ اور اس سے بھی شدید تر چیز میں مستقلاً دائمی طور پر مبتلا اور اس پر مصر ہیں (گناہ سے شدید تر چیز سب جانتے ہیں کیا ہے) اگر وہ باقاعدہ علم دین کی تعلیم حاصل کئے ہوئے نہیں'' بلکہ کچھ کچھ حصہ تعلیم حاصل کی ہے'' اور وہ نیم ملا ہے تو پھر اس پر آنکھیں بند کر کے اعتماد کرنے کا انجام معلوم۔

لہٰذا اہل علم حضرات کیلئے جماعت میں رہ کر مودودی صاحب کا اعتماد حاصل کرنے کی اسکے سوا کوئی صورت نہیں کہ وہ حنفیت، شافعیت وغیرہ (تقلید) کی پابندی سے بالکل تائب ہو جائیں اور تقلید کو گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید چیز تصور کرنے لگیں۔

پنجم: جماعت میں رہنے والوں کو امیر کی اطاعت لازم اور نافرمانی گناہ ہے

چنانچہ لکھتے ہیں:

---

[1]...... ترجمان القرآن ص: ۱۴/۲۲۷، عدد ۳، مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش، ۱۳۵۸ھ ماہ ربیع الاول.

۱۰:- یہ امر بھی قابل توجہ ہے کہ بعض مقامی جماعتوں کے ارکان مقامی امیر کو صدر انجمن سے زیادہ کوئی اہمیت نہیں دیتے ان کو سمجھ لینا چاہئے کہ جب انہوں نے اپنے میں سے ایک آدمی کو اہل تر سمجھ کر صاحب امر منتخب کیا ہے تو ان پر واجب ہے کہ معروف میں اس کی اطاعت کریں، اور اس کی نافرمانی کو گناہ جانیں اھ (ترجمان[1] ج ۲۶ عدد ۳ ص ۱۲۵)

غور کا مقام ہے کہ اگر جماعت کے کچھ باعلم افراد مقلد ہوں گے تو جناب امیر کا فرض کیا ہوگا جب کہ تقلید ان کے نزدیک گناہ ہے۔

یہ صاحب امر ان افراد کو اس منکر عظیم سے منع کریں گے یا نہیں، اگر منع نہیں کرتے تو ایسے موقع پر سکوت کی شرعاً کب اجازت ہے؟ حدیث پاک میں ہے السّاکت عن الحق شیطان اخرس[2] اگر منع کرتے ہیں تو پھر یہ لوگ نافرمانی کر کے اگر مقلد ہی رہے تو ایک گناہ (تقلید) میں پہلے سے مبتلا تھے، دوسرا گناہ امیر کی نافرمانی کا سر چڑھا اور یہ گناہ امیر سے بغاوت کے ہم معنیٰ ہو کر ایسے نافرمان افراد کیلئے جماعت اسلامی سے اخراج کا موجب ہوگا، اور جو شخص جماعت اسلامی سے خارج کر دیا جائے اس کا ٹھکانہ پھر کہاں؟

ششم: بعض لوگ تقلید ائمہ سے ناخوش تھے اور اس کو شرک فی الرسالۃ تصور کرتے اور اخبارات ورسائل میں اس کی مذمت کیا کرتے تھے وہ بہت مسرور ہونگے کہ ہماری ہم نوا ایک نئی جماعت وجود میں آ گئی جو کہ تقلید کو بالکل ہماری طرح ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز سمجھتی ہے (اگرچہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے عرصہ ہوا اس جماعت کے نقیب اخبار اہل حدیث میں شد و مد کے ساتھ اس کی تردید کر دی تھی) اور بعض آزادی پسند مقلدین بھی اپنی غذا پا کر خوش ہوں گے اور جوش مسرت میں جماعت اسلامی کی رکنیت کا فارم

---

[1]...... ترجمان القرآن ج: ۲۶ عدد ۳، ص: ۱۲۵، جماعت اسلامی کے پہلے کل ہند اجتماع کی روداد، ۱۳۶۴ھ ماہ ربیع الاول۔

[2]...... وقد قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الساکت عن الحق شیطان اخرس (نورالانوار ص ۲۲۳، بحث الاجماع، وبھامشہ کذا اور دہ علی القاری۔

پُر کر چکے ہوں گے کہ اب تو تقلید کا بارگراں ہماری گردن سے بالکل اتر گیا اور ہم کلیۃً آزاد ہوگئے، اور اس حد تک ان کا خیال صحیح بھی ہے کہ تحریک جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب نے ان کو تقلید ائمہ سے آزادی دیدی بشرطیکہ انہوں نے دینی علوم کی باقاعدہ تعلیم حاصل کی ہو لیکن شاید ان کو شعور نہیں کہ وہ اب بھی آزاد نہیں ہوئے، بلکہ تقلید سے بھی بھاری طوق ان کی گردن میں ڈالدیا گیا۔

فرماتے ہیں!

امارت کا منصب لیڈر شپ کا منصب ہے

۱۱:- مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بعض مقامی جماعتوں میں امارت کے انتخاب میں کچھ انجمن کی صدارت کا سا رنگ اختیار کرلیا گیا، یہ منصب دراصل مقامی لیڈر شپ کا منصب ہے۔اھ (ترجمان[۱] ج۲۶ عدد۳ اص ۱۵۱)

کسی امام کیلئے خواہ وہ مقلدین کا امام ہو جیسے امام ابوحنیفہؒ وغیرہ یا اہل حدیث کا امام ہو جیسے امام بخاری وغیرہ لیڈر شپ کا منصب تجویز نہیں کیا گیا، نہ ہی ان ائمہ نے خود اپنے لئے یہ منصب تجویز کیا ہے، البتہ شیعہ صاحبان کے مذہب میں ضرور امام کا یہی منصب ہے۔

ہفتم: یہ لیڈر شپ کا منصب تو مقامی جماعت کے امیر کیلئے حاصل ہے اب رہے بانی تحریک جو کہ امیر الامراء ہیں جن کے قبضہ میں زمام کار ہے اور جو تحریک اسلامی کی گاڑی کے لئے ڈرائیور کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کا منصب کیا ہے؟ تو جماعت ان کی تقلید کرنے اور ان کے پیچھے پیچھے چلنے پر قدرتاً مجبور ہے، اور ان کے ہاتھ میں پروانۂ آزادی کی وہی حقیت ہوگی جو کلکتہ کے ٹکٹ کی ہوتی ہے اس مسافر کے ہاتھ میں جو پنجاب جانے والی گاڑی میں سوار ہوگیا ہو اور دوسرے لوگوں کو ٹکٹ دکھا کر کہتا ہو کہ میرے پاس یہ کلکتہ کا ٹکٹ ہے میں کلکتہ

---

[۱]...... ترجمان القرآن ج۲۶، عدد۳، ۴، ۵، ۶، ص: ۱۵۱، اجلاس سوم، روداد اجتماع، ۱۳۶۴ھ ماہ ربیع الاول،

جارہا ہوں، ظاہر ہے کہ وہ اس ٹکٹ کے ذریعہ سے اس گاڑی سے کلکتہ نہیں پہونچ سکتا بلکہ وہ ہر اسٹیشن پر بجائے کلکتہ سے نزدیک ہونے کے دور ہوتا جائے گا اور دیکھنے والے کچھ اس پر ترس کھائیں گے اور کچھ اس کا مذاق اڑائیں گے، ٹکٹ کی جانچ کرنے والا کوئی آ گیا تو وہ جرمانہ کردے گا۔ خود مودودی صاحب کے قلم سے اس کا ثبوت لیجئے، وہ فرماتے ہیں:

۱۲:- انسانی زندگی کے مسائل میں جس کو تھوڑی سی بھی بصیرت حاصل ہوگی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہوسکتا کہ انسانی معاملات کے بناؤ اور بگاڑ کا آخری فیصلہ جس مسئلہ پر منحصر ہے وہ یہ سوال ہے کہ معاملات انسانی کی زمام کار کس کے ہاتھ میں ہے، جس طرح گاڑی ہمیشہ اسی سمت چلا کرتی ہے جس سمت پر ڈرائیور اسکو لیجانا چاہتا ہو اور دوسرے لوگ جو گاڑی میں بیٹھے ہوں خواستہ وناخواستہ اسی سمت پر سفر کرنے کیلئے مجبور ہوتے ہیں، اسی طرح انسانی تمدن کی گاڑی بھی اسی سمت پر سفر کیا کرتی ہے جس سمت پر وہ لوگ جانا چاہتے ہیں جن کے ہاتھ میں تمدن کی باگیں ہوتی ہیں ظاہر ہے کہ زمین کے سارے ذرائع جن کے قابو میں ہوں قوت واقتدار جن کے ہاتھ میں ہو، عام انسانوں کی زندگی جن کے دامن سے وابستہ ہو، خیالات وافکار اور نظریات کو بنانے اور ڈھالنے کے وسائل جن کے قبضہ میں ہوں، انفرادی سیرتوں کی تعمیر، اجتماعی نظام کی تشکیل اور اخلاقی قدروں کی تعیین جن کے اختیار میں ہو، ان کی رہنمائی اور فرماں روائی کے تحت رہتے ہوئے انسانیت بحیثیت مجموعی اس راہ پر چلنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتی جس پر وہ اسے چلانا چاہتے ہوں۔اھ (ترجمان[1] ج ۲۶، عدد ۳ ص ۱۹۵)

جو لوگ سید ابوالاعلیٰ صاحب کی رہنمائی وفرماں روائی کے تحت رہتے ہیں انکے خیالات وافکار اور نظریات بانیٔ تحریک کے لٹریچر کے ذریعہ ڈھالے گئے ہیں، ان کی باگیں کلیۃً

[1]...... ترجمان القرآن ج ۲۶، عدد ۳، ص: ۱۵۱، اجلاس سوم، روداد اجتماع، ۱۳۶۴ھ ماہ ربیع الاول،

مودودی صاحب (امیر الامراء) کے ہاتھ میں ہیں، وہ بحیثیت مجموعی اس راہ پر چلنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے جس راہ پر مودودی صاحب چلانا چاہتے ہیں، جب کہ مودودی صاحب تقلید کو ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز سمجھتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ تقلید کی طرف نہیں چلائیں گے، بلکہ جماعت کو اس سے نکالنے اور بچانے کی پوری کوشش کریں گے، اگر وہ لوگ تقلید پر قائم رہنا بھی چاہیں گے تو کسی طرح قائم نہیں رہ سکیں گے کیوں کہ وہ ایسی گاڑی میں سوار ہو چکے ہیں جس کو ڈرائیور ان کے منشأ کے موافق نہیں بلکہ ان کے منشأ کے خلاف اور اپنے منشأ کے موافق چلا رہا ہے لہٰذا وہ اسی سمت چلنے پر مجبور ہیں جس پر مودودی صاحب چلا رہے ہیں، اگر چہ وہ لوگ اس سے ناخوش ہوں گے مگر کچھ نہیں کر سکتے الا یہ کہ احساس ہونے پر کسی قریبی اسٹیشن پر اُتر جائیں، یا چلتی گاڑی سے کود جائیں جس طرح کہ گاڑی کی غلط سمت کا احساس وشعور ہونے پر جماعت کے چوٹی کے لوگ ہمت کر کے کود پڑے۔

جو بقول مودودی صاحب سوسائٹی کے مکھن تھے اور ابوبکر صدیقؓ اور خدیجۃ الکبریٰؓ کی حیثیت رکھتے تھے کہ ان کے قلوب پہلے ہی سے ''حق'' کے خواہاں اور جویاں تھے، جیسے ہی مودودی صاحب کی زبان سے ''حق'' کو سُنا فوراً ایمان لے آئے اور انہی کے ہاتھ سے جماعت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور انہیں کے قلم سے دستور جماعت تیار ہوا تھا اور ان کے علم، تدبر، تجربہ، تقویٰ دیانت پر مودودی صاحب کو اس قدر اعتماد تھا کہ ان کی شرکت اور تعاون کو تحریک اسلامی کے حق ہونے کی دلیل پیش کیا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ میرے ساتھ ایسے ایسے اہلِ علم، اہلِ بصیرت، اہلِ تجربہ موجود ہیں کہ اگر میرا کوئی غلط قدم بھی ہوتا تو فوراً مجھے روک دیتے اور آئندہ بھی اگر کوئی غلط قدم اٹھاؤں گا تو فوراً روک دیں گے، یہ کھلی دلیل ہے کہ میں نے جو راہ اختیار کی ہے وہی حق ہے۔

مگر قدرت کی مدد سے کسی پر سمت کی غلطی جلد منکشف ہوگئی، کسی کو دیر لگی، پھر جماعت نے ان کے متعلق جو کچھ کہا اور لکھا اور ان کو ناکارہ ہونا ثابت کیا اس سے ان کی وہ خدمات بھی

اکارت ہوگئیں جن پر انہوں نے بہت محنت کی اور سر کھپایا تھا، اور بہت برے برے القاب سے ان کو نوازا گیا ''دین سے پھر گئے'' ''خدا سے منہہ موڑ لیا، ارتداد اختیار کیا'' حالانکہ وہ لوگ اس دین سے نہیں پھرے جس کے متعلق قرآن پاک میں وارد ہوا ہے: **ان الدین عند الله الاسلام**[۱]

بلکہ مودودی صاحب کی ڈھالی ہوئی تحریک سے پھرے ہیں، اور انہوں نے خدا سے منہ نہیں موڑا بلکہ مودودی صاحب سے منہ موڑا ہے، اور انہوں نے دین اسلام سے ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ مودودی صاحب کے حلقۂ معاونین سے باہر ہوئے ہیں۔

ہشتم: کوئی شخص اگر یہ چاہے کہ جماعت سے علیٰحدہ اور امیر کی قیادت سے آزاد ہوکر اسلامی زندگی گزارے تو اس کے متعلق سنئے فرماتے ہیں۔

جماعت سے علیٰحدگی اور امیر جماعت سے انحراف کا مطلب

۱۳:- آخری چیز جو جماعتی زندگی کیلئے اہم ترین ہے وہ یہ ہے کہ ''اسلام بغیر جماعت کے نہیں اور جماعت بغیر امیر کے نہیں ہے'' اس قاعدۂ کلیہ کے مطابق آپ کیلئے ضروری ہے کہ جماعت بننے کے ساتھ ہی آپ اپنے لئے ایک امیر منتخب کرلیں اھ جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع ص ۱۴

چنانچہ اسی اجتماع میں ابتداءً جماعت کی تشکیل ہوئی اور سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی کو امیر منتخب کیا گیا، کیونکہ ان سب لوگوں میں اہل تر یہی تھے اور جملہ شرکاء نے فرداً فرداً کھڑے ہوکر کلمہ شہادت پڑھا اور از سر نو اسلام میں داخل ہوئے اور جملہ حاضرین کو اپنے اس نئے

---

[۱]...... (سورہ ال عمران الآیۃ: ۱۹) **ترجمہ**:- بلاشبہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے (بیان القرآن)

ایمان پر ہر ایک کو گواہ بنایا، اب جس کو اسلام مطلوب ومحبوب ہے وہ جماعت میں داخل ہونے پر مجبور ہے کیونکہ ''اسلام بغیر جماعت کے نہیں'' اور جب جماعت میں داخل ہو تو امیر کی نافرمانی کی مجال نہیں اس لئے کہ یہ منصب لیڈر شپ کا منصب ہے اور امیر سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی ہیں تو ان کی نافرمانی کرنے سے اسلام جیسی محبوب مطاع پر کیا زد پڑ یگی (اگر گویم زباں سوزد۔)

نہم: امیر الامراء بانی تحریک اسلامی جماعت سے کس نوع کی اطاعت چاہتے ہیں (ایسی ہی جیسی مقلدین اپنے امام کی تقلید کرتے ہیں یا اس سے مختلف) وہ ایسی اطاعت چاہتے ہیں جیسی شکاری بندوق کی اطاعت چاہتا ہے کہ فائر کرنے میں بندوق کے لئے حق وناحق سوچنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، فرماتے ہیں:

۱۴:- آپ سے امیر کی اطاعت اور ضابطے کی پابندی اور رضا کارانہ خدمت کی ادائیگی میں جتنی کمزوری ظاہر ہوتی ہے اتنا ہی میں اپنے آپکو بے بس پاتا ہوں اور مجھے ایسا ہی محسوس ہوتا ہے کہ میں ایسی بندوقوں سے کام لے رہا ہوں جو لبلبی دبانے پر بھی فائر نہیں کرتیں، اور ظاہر ہے کہ ایسے ہتھیاروں کو لیکر کون ایسا نادان ہوگا جو کسی بڑے اقدام کا ارادہ کر بیٹھے، برعکس اسکے جب میں آپکے اندر اطاعت اور تطوع اور باضابطگی کے اوصاف پاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ ایک آواز پر آپ جمع کئے جاسکتے ہیں، ایک اشارے پر آپ حرکت کر سکتے ہیں، اور خود اپنے دل کی لگن سے اس کام کو کرتے رہتے ہیں جو آپکے سپرد کیا جائے تو میرا دل قوی اور میری ہمت بلند ہونے لگتی ہے اور میں ایسا محسوس کرتا ہوں کہ اب مجھے وہ طاقت حاصل ہو رہی ہے جس سے میں اس مقصد عظیم کیلئے کچھ زیادہ کام کر سکوں اھ (ترجمان[1] ج ۲۶، عدد ۳ ص ۱۰۹)

---

[1]...... ترجمان القرآن ج ۲۶، عدد ۳، ص: ۱۰۹، جماعت اسلامی کے پہلے کل ہند اجتماع کی روداد، امیر جماعت کی افتتاحی تقریر، ۱۳۶۴ھ ماہ ربیع الاول، ربیع الثانی.

عجیب تضاد

دہم: لٹریچر میں جگہ جگہ ذہنی غلامی، شخصیت پرستی، اشخاص سے مرعوبیت اور تقلید کی مذمت اور اس سے اپنی اور اپنی جماعت کی برأت کی گئی ہے اور آزادیٔ رائے نقادانہ نظر، جمہوریت، شورائیت کو سراہا اور اپنا طرۂ امتیاز بتایا گیا ہے، امیر کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ تنقید سے بالاتر نہ ہوگا، ہر عامی شخص کو اس کی پبلک زندگی ہی پر نہیں بلکہ پرائیویٹ زندگی پر بھی تنقید کا حق حاصل ہوگا۔

مگر اس ہدایت (عبارت منقولہ ۱۴) سے معلوم ہوا کہ اس آزادیٔ رائے، جمہوریت، شورائیت کی آخری منزل جہاں اس کا سفر ختم ہوتا ہے آمریت اور لیڈرشپ ہے جس میں ادنیٰ سرتابی، اختلاف رائے اور مشورہ دینے کی گنجائش نہیں، تمام جماعت بے بس، بے شعور ہو کر بندوق کی طرح اطاعت کرنے پر مجبور ہے، فرق اتنا ہے کہ بندوق سوچنے والے دماغ اور دیکھنے والی آنکھ سے قدرۃً محروم ہے، اور جماعت سے مطالبہ ہے کہ وہ سوچنے والے دماغ اور دیکھنے والی آنکھ رکھتے ہوئے اپنے اختیار سے بے اختیار و بے شعور ہو کر ایک اشارہ میں حرکت میں آجائے اس کے بالمقابل تقلید میں جس کو گناہ سے بھی کچھ شدید تر کہا گیا ہے یہاں تک توسع ہے کہ کسی مسئلہ میں امام ابوحنیفہؒ کے قول پر فتویٰ نہ ہو تو امام ابویوسفؒ وغیرہ کے قول پر عمل کیا جاسکتا ہے، دلائل کی قوت وضعف سے بھی بحث کی جاسکتی ہے، کیوں کہ وہاں لیڈرشپ نہیں ہے۔

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

امید ہے کہ ان چند سطور سے جماعت اسلامی کے مقلد یا غیر مقلد ہونے پر غور کرنے کا موقع مل سکے گا۔

آپکے یہاں جماعت اسلامی کا دفتر ہے جس میں جماعت کی کتابیں موجود ہیں میں نے

جن کتابوں کے حوالے دیگر عبارتیں نقل کی ہیں اصل کتابوں سے ان عبارات کو ملا لیجئے اور ان کا اول وآخر بھی اطمینان سے پڑھ کر دیکھئے نہ کسی جگہ نقل میں کتر بیونت پائیں گے نہ ایسا ہے کہ درمیانی جملہ لے کر اصل مقصد کو خبط کر دیا گیا ہو، یہ اسلئے لکھا ہے کہ جماعت کا طرز یہ ہے کہ جب کوئی مضمون یا رسالہ دیکھا جس میں ان کی کسی غلطی پر فقہ، حدیث، قرآن سے ان کے انحراف کی نشاندہی کی گئی ہو، فوراً امیر اور جماعت نے کہا اور لکھنا شروع کر دیا کہ یہ ہم پر افتراء ہے، جھوٹ ہے، بہتان ہے، دناءت ہے، ہماری عبارتوں کو توڑ مروڑ کر پیش کیا ہے، یہ لوگ اس قابل نہیں کہ ان سے خطاب کیا جائے یا ان کے اعتراض کا جواب دیا جائے، **واللہ یھدی من یشآء الیٰ صراط مستقیم**. فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

جماعت اسلامی سے متعلق قاری محمد طیب صاحبؒ کی ایک تحریر اور اس کا جواب قولِ فیصل سے

سوال:- حضرت مولانا محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے لکھا ہے جو غالباً ۶۹ھ کے کسی مہینہ کے دارالعلوم میں کوائفِ دارالعلوم کے زیرِ عنوان موجود ہے اور یہ مضمون رسالہٴ زندگی رامپور ۶۹ھ سے لیا گیا ہے جہاں تک احقر کی رائے کا تعلق ہے، یہ صحیح نہیں ہے کہ مودودی صاحب کا لٹریچر دیکھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے، ممدوح نے اسلامی اجتماعیات کے بارے میں نہایت مفید اور قابلِ قدر ذخیرہ فراہم کر دیا ہے۔ اس دور خلط واختلاط اور تلبیس والتباس میں جس بے جگری سے انہوں نے اسلامی اجتماعیات کا تجزیہ اور تنقیح کر کے اجتماعی مسائل صاف کئے ہیں وہ انھیں کا حصہ ہے، میں انہیں اسلامی اجتماعیات کا ایک بہترین سیاسی مفکر سمجھتا ہوں۔

البتہ فقیہ اور مفتی نہیں مانتا یہ لکھنا بھی صحیح نہیں ہے کہ اس جماعت میں داخل ہونے سے ایمان چلا جاتا ہے آخر میں لکھا ہے کہ اس جماعت کے اصول اجتماعی میں کوئی بات خلافِ شریعت نظر نہیں آتی، مولانا محمد طیّب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نے رسالۂ دارالعلوم بابت ماہ مئی ۷۵ءص ۲۰ ر میں اپنے مضمون میں لکھا ہے کہ ان عبارتوں یعنی جماعتِ اسلامی کے دستور کے واضعین کی عبارتوں میں صحابہ کرامؓ کو معیار، مینار روشنی، چراغ راہ، جامع ومکمل نمونہ، مدارِ نجات اور انکے اُسوہ کو واجبُ الاتباع تسلیم کیا گیا ہے، نقل رسالہ جماعتِ اسلامی علماء عرب وعجم ۱۹۶۰ء مندرجہ بالا مضامین سے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا جماعتِ اسلامی کا لٹریچر اور تفہیم القرآن کا پڑھنا اور سُنانا شرعی نقطۂ نظر سے اہل سنت والجماعت کیلئے جائز ہے؟ ہر ایک سوال کا الگ جواب دیکر ممنون فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس میں شک نہیں کہ مودودی صاحب کو مضمون نگاری کا بہت سلیقہ ہے، انگریزی داں طبقہ کی نفسیات سے خوب واقف ہیں، اس لئے کہ خود بھی ایک حصہ عمر کا اس میں گذارا ہے اور گردوپیش میں زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہیں مگر ساتھ ہی کلام (عقائد) اور فقہ میں خاص مسلک رکھتے ہیں، جیسا کہ خود بھی فرماتے ہیں ''اخیر میں ایک بات کی اور توضیح کردینا چاہتا ہوں، فقہ اور کلام کے مسائل میں میرا ایک خاص مسلک ہے جس کو میں نے اپنی ذاتی تحقیق کی بناء پر اختیار کیا ہے۔''

اور پچھلے آٹھ سال کے دوران میں جو اصحاب ترجمان القرآن کا مطالعہ کرتے رہے ہیں وہ اس کو جانتے ہیں (جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع ص ۲۰) ان کا یہ مسلک اتنا خاص ہے کہ وہ اس میں نہ حنفیت کے پابند ہیں نہ شافعیت کے نہ اہلِ حدیث کے، نہ ائمہ کلام میں سے کسی کے پابند ہیں بلکہ ان کو صرف اپنی ذاتی تحقیق پر اعتماد ہے اسلئے جگہ جگہ وہ اپنی تصانیف میں ان سب سے متضاد نظر آتے ہیں اور ان کا یہ مجموعی مسلک سابقین میں سے کسی کے مسلک

سے ہم آہنگ نہیں بلکہ ایک جدید چیز ہے۔

چنانچہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند نے جو کچھ اس کے متعلق بطورِ قولِ فیصل تحریر فرمایا ہے اور اس سے اکابر علماء نے اتفاق کیا ہے، وہ یہ ہے:۔

مودودی صاحب کی جماعت اور جماعت اسلامی کے لٹریچر سے عام لوگوں پر جو اثرات مرتّب ہوئے ہیں کہ ائمہ ہدایت کی اتباع سے آزادی اور بے تعلقی پیدا ہو جاتی ہے جو عوام میں مُہلک اور گمراہی کا باعث ہیں اور دین سے صحیح وابستگی قائم رکھنے کیلئے صحابہ کرام اور اسلافِ عظام سے جو تعلق رہنا چاہیئے اس میں کمی آجاتی ہے، نیز مودودی صاحب کی جو بہت سی تحقیقات غلط ہیں لوگ ان سے متأثر ہو کر مبتلا ہو جاتے ہیں اور پھر ان امور سے ایک جدید فقہ بلکہ دین ہی کی ایک محدث اور ایک نئے رنگ کی بنیاد پڑ جاتی ہے جو یقیناً مسلمانوں کے دین میں مضر ہے، اس لئے ہم ان امور پر مشتمل تحریک کو غلط اور مسلمانوں کیلئے مُضر سمجھتے ہیں اور اس سے بے تعلقی کا اظہار کرتے ہیں (اصلی قولِ فیصل) کسی چیز کا کفر ہونا اور قطعی طور پر اس کی وجہ سے کفر کا فتویٰ دینا ایک الگ مستقل چیز ہے، اور اس چیز کا غلط ہونا اور گمراہی کا سبب بننا جُداگانہ چیز ہے، اس لئے مودودی صاحب کو کافر نہیں کہا جاتا اور نہ ان کی جماعت پر کفر کا حکم کیا جاتا ہے اور اس سے اکابر علماء نے اتفاق کیا ہے نہ یہ کہا جاتا ہے کہ ان کی کتابوں میں تو کفر صریح ہے، نہ یہ بات ہے کہ ان کی لکھی ہوئی ہر بات غلط ہے۔

بلکہ اصل حقیقت کو اس قول فیصل میں بتا دیا گیا ہے، جن حضرات نے دستورِ جماعت بنایا تھا تقریباً ایک ایک کر کے سب ہی اس سے الگ ہو گئے، پھر کسی نے خاموشی اختیار کی اور کسی نے اس کی گمراہی کو پوری وضاحت سے بیان کیا۔

مولانا امین احسن صاحب اصلاحی، مولانا عبدالغفار حسن صاحب، کوثر نیازی صاحب، مولانا ابوالحسن علی ندوی صاحب، مولانا محمد منظور صاحب نعمانی، وحید الدین خان صاحب، عبدالرحیم اشرف، مولانا صبغۃ اللہ صاحب بختیاری یہ سب جماعت کے اونچے اونچے اور

بہت ہی قابلِ اعتماد کارکن تھے، وہ سب علیٰحدہ ہو چکے ہیں اور نوائے پاکستان، تعبیر کی غلطی، میں اس جماعت کی غلطیاں اور گمراہیاں تفصیل سے شائع ہو چکی ہیں۔ فقط واللہ ہادالی صراطٍ مستقیم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۳/۹۰ھ

اسلامی حکومت کہیں نہیں، اس کی وجہ

سوال:- مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے اپنی کتاب حقوق الزوجین ص ۹۷ سے ص ۱۰۸ تک میں ارتداد احدالزوجین، خیارِ بلوغ، ولایتِ اجبار کی شرائط اور مہر کے متعلق اپنی جن فقہی آراء کا اظہار فرمایا ہے کیا وہ صحیح ہیں؟ اگر نہیں تو رہنمائی فرمائی جائے۔

(۲) جب کہ اسلام مکمل نظامِ حیات ہے اور انسانی فطرت کے عین مطابق ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آج دنیا کے کسی بھی ملک میں صحیح نظام نہیں، اسلامی حکومت قائم نہیں کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ اسلامی حکومت کے قوانین انسان کے مزاج کے مطابق امورِ خیر وفلاح کے حامل نہیں، کیونکہ اگر ان میں کچھ بھی افادیت ہوتی تو کہیں نہ کہیں ضرور اسلامی حکومت قائم ہوتی، آخر دنیا کے سب لوگ تو خراب نہیں ہیں، پھر جب تک دُنیا کی حکومت کا صحیح نظام نہیں دیکھا تھا تو وہ معذور تھی، لیکن جب اسلام آیا تو صحیح نظامِ حکومت سامنے آیا، تو کیا وجہ ہے کہ خلفائے اربعہ کے بعد سے آج تک کوئی بھی شخص حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے سوا اسلامی ہدایات کے مطابق خلیفہ منتخب نہ ہوا اور نہ مستقبل ہی میں اس کا امکان نظر آرہا ہے کہ ایسا ہوگا، کیا اس میں دُنیا کا قصور ہے یا اسلام کے نظام کا نقص ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

(۱) بیس سال سے زائد عرصہ ہوا جب وہ کتاب جماعتِ اسلامی کے ایک مبلغ نے دی تھی، اس وقت مطالعہ کر کے جو باتیں اسمیں فقہِ حنفی کے خلاف تھیں وہ لکھ کر ان کو دیدی تھیں

کتاب بھی واپس کر دی تھی اب نہ کتاب پاس ہے نہ وہ ان کے تفردات موجود ہیں، ایک حقوق الزوجین ہی کیا مودودی صاحب تو فقہ اور کلام میں ایک خاص مسلک رکھتے ہیں، جیسا کہ خود انہوں نے تصریح کی ہے[1]، وہ اپنے اس مسلک میں کسی مجتہد کے تابع نہیں، کیوں کہ تقلید ان کے نزدیک گناہ سے بھی شدید تر چیز ہے، جیسا کہ رسائل ومسائل میں موجود ہے[2]، لہٰذا انکے متعلق یہ فکر کہ ان کی فقہی آراء کہاں تک دیگر فقہائے کرام کے موافق ہیں اور کہاں تک ان کی دی ہوئی دلیلوں کے مطابق ہیں، ایسی ہی ہے جیسے کسی دوسرے نئے مدعی اجتہاد کے دعوؤں اور دلیلوں کے متعلق ہو، جو شخص ان کو امّت کا بہترین فرد تصور کرتا ہے، وہ ان کے ہر سیاہ وسفید کو مانتا ہے، جس کو اختلاف ہوتا ہے وہ جماعت سے علیٰحدہ ہو کر ان کی بنیاد ہی کو غلط کہتا ہے، جیسا کہ مولانا امین احسن اصلاحی صاحب، حکیم عبدالرحیم اشرف صاحب، وحید الدین خاں صاحب وغیرہ کی تحریرات وتصنیفات میں تفصیل مذکور ہے۔

(۲) یہ اسلام کا نقص نہیں بلکہ جو لوگ احکام اسلام کو قبول نہیں کرتے ان کا قصور ہے تسلیم کرنے والوں کی تعداد نہ تسلیم کرنے والوں کے مقابلہ میں قلیل ہے، زمانۂ خیرالقرون میں حضرت نبی کریم ﷺ کی تربیت کی بدولت ایسے حضرات کثیر تعداد میں تھے، انکے مقابلہ میں نہ ماننے والے (منافقین) اقلیت میں تھے پھر وہ نزولِ وحی کا دَور تھا اس کے بعد رفتہ رفتہ اسکی خیر میں قلت پیدا ہوتی گئی جیسا کہ حدیث شریف میں ہے، **خیر القرونِ قرنی ثُمَّ الذین یَلُونهم الخ ثم یفشو الکذب**[3] (الحدیث) جو کچھ تغیر روز بروز ہو رہا ہے وہ حدیث شریف کی

---

[1]...... فقہ اور کلام کے مسائل میں میرا ایک خاص مسلک ہے جس کو میں نے اپنی ذاتی تحقیق کی بناء پر اختیار کیا ہے۔ (جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع ص ۲۰)

[2]...... میرے نزدیک صاحب علم آدمی کے لئے تقلید ناجائز اور گناہ بلکہ اس سے بھی کچھ شدید تر چیز ہے۔ (رسائل ومسائل ص ۲۴۴ ج ۱، خلافیات طبع دوم، کیا ایک فقهی مذهب چھوڑ کر دوسرا مذهب اختیار کرنا گناه هے، مطبوعه لاهور) **(حاشیه نمبر ۳/ اگلے صفحه ملاحظه فرمائیں)**

پیش گوئیوں کے مطابق ہورہا ہے مگر اس کا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ سعی بھی نہ کی جائے سعی بہرحال تادمِ آخر لازم ہے، درمیان میں اور بھی صالح افراد کا انتخاب ہوا، انہوں نے بھی اپنے حوصلہ کے مطابق اصلاحی کام کئے ہیں مگر ظاہر ہے کہ بعد کے لوگ خلفائے اربعہؓ کے درجہ کو ہرگز نہیں پہونچ سکتے، بلکہ کسی صحابیؓ کے درجہ کو نہیں پہونچ سکتے،بعض آدمی ان اکابر پر بھی تخریبی تنقید کر ڈالتے ہیں۔ کہ ان میں یہ خرابیاں تھیں، یہ کمزوریاں تھیں، ایسی تنقیدوں کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان حضرات سے سوءِ ظن پیدا ہوکر خیال قائم ہوتا ہے کہ اسلام کو پورے طور پر کسی نے نہیں سمجھا اور کسی کی زندگی اسلامی زندگی نہیں تھی بلکہ اسلام آج تک غیر واضح ہے،غور کیجئے کہ سچ بولنا، امانتدار ہونا، کسی پر ظلم نہ کرنا، ہمدردی کرنا یہ ایسے اخلاق ہیں کہ سب کے ہی نزدیک مطابقِ فطرت اور پسندیدہ ہیں اور ان کے خلاف کرنا سب کے ہی نزدیک قبیح ہے،مگر کتنے لوگ ان کو اختیار کرتے ہیں، حالانکہ ان کیلئے کسی شوکت وقوت کی ضرورت نہیں ہر شخص بلا تأمل اختیار کر سکتا ہے،لیکن پھر بھی ان کو اختیار نہیں کیا جاتا، روئے زمین پر کوئی چھوٹی سے چھوٹی بستی بھی ایسی نہ ہوگی جہاں کے لوگ ان کو اختیار کئے ہوئے ہوں تو یہ اختیار نہ کرنے والے کا قصور ہے ان اخلاق کا نقص نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳؎...... فی حدیث عمران مرفوعاً خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (بخاری ص ۵۱۵ ج ۱، کتاب المناقب، باب فضائل اصحاب النبی ﷺ، مسلم ص ۳۰۹ ج ۲، باب فضل الصحابة، مشکوٰة ص ۵۵۳، کشف الخفاء ص ۳۹۶ ج ۱، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت، خیر القرون قرنی (فتح الباری ص ۳۵۲ ج ۷، مطبوعہ نزار مصطفی الباز مکہ مکرمہ)

فی حدیث ابن عمر مرفوعاً اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب (ترمذی ص ۳۹ ج ۲ ابواب الفتن، باب فی لزوم الجماعة، مطبوعہ رشیدیہ دھلی)

مودودی صاحب کی ایک کتاب سے متعلق مشورہ

سوال:-مولانا مودودی کی ایک کتاب کے بارے میں مشورہ طلب کیا، جس کا حسبِ ذیل جواب دیا گیا۔

جواب:-مکرم ومحترم زیدت مکارمکم ....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپکی مرسلہ کتاب پہونچی جس کے متعلق آپنے داخلِ نصاب کرنے کا مشورہ طلب کیا ہے، اولاً معذرت پیش کرتا ہوں کہ جواب میں تاخیر ہوگئی۔ زحمتِ انتظار کو معاف فرمائیں، صورت یہ پیش آئی کہ کتاب الماری میں دوسری کتابوں کے ساتھ رکھ دی تھی، جب ہی باہر جانا ہو گیا، تو طلباء نے دیمک کے ڈر سے سب کتابوں کو دھوپ دی، واپسی پر دیکھا تو کتاب وہاں نہیں تھی، معلوم ہوا کہ غیر مجلد کتابیں مخلوط ہوگئیں، ترتیب قائم نہیں ہوسکی، اس اثناء میں آپکا خط بصورتِ تقاضا پہونچا جو کہ بالکل برمحل تھا، بڑی تفتیش کے بعد مل گئی۔فالحمدلله.

کتاب کو دیکھنا شروع کیا طرزِ تحریر اور بچوں کی زبان میں عام فہم بیان سے دل مسرور ہوا اور خیال پیدا ہوا کہ جماعتِ اسلامی اگر اسی طرح جمہور اہلِ سُنّت والجماعت کے موافق دین (عقائد واعمال) کو پیش کرے اور سلف صالحین کے خلاف اپنے خصوصی تفردات کو ان میں داخل نہ کرے تو ان سے اختلاف کی کوئی وجہ نہ ہو بلکہ ایسی کتابیں سب جگہ داخلِ نصاب کر لی جائیں اور مصنفین کیلئے صمیمِ قلب سے دعائیں نکلیں، ابتدائی حصہ میں کچھ مسامحات بھی معلوم ہوئیں ان کو کوتاہی پر محمول کیا کہ اس قسم کی فروگذاشت کا ہو جانا بعید نہیں۔ مگر آہستہ آہستہ کتاب میں اس جماعت کی خصوصی چیزیں بھی آنا شروع ہوئیں اور کافی مقدار میں آگئیں افسوس صد افسوس کہ یہ کتاب بھی جماعت کے جراثیم سے محفوظ اور پاک نہ رہ سکی، اِنَّالِله وَاِنَّاالیه راجعون

جماعت اسلامی کے بانی سیّد ابوالاعلیٰ مودودی صاحب نے فقہ اور کلام میں اپنا ایک خاص مسلک تجویز کیا ہے[1] اور اسکا اعلان کر دیا ہے جو کہ سب سے جداگانہ ہے، اس کا اثر اس کتاب میں کافی موجود ہے، امیر جماعت کے مسلک کا اثر جماعت اور جماعتی لٹریچر پر پڑنا فطرتاً ضروری ہے، اس لئے اس کتاب کو داخلِ نصاب نہ کیا جائے ورنہ معصوم بچوں کے قلب ودماغ پر ایسے ہی نقوش قائم ہوں گے جیسے مودودی صاحب قائم کرنا چاہتے ہیں، آپنے بطور مشورہ دریافت کیا تھا اس لئے ''المستشار مؤتمن[2]'' کے تحت بغیر کسی بحث، جدل، تفصیل کے مخلصانہ مشورہ یہی ہے، کتاب حسبِ ہدایت کتب خانہ دارالعلوم میں داخل کر دی ہے، جس کی رسید ارسال ہے، امید کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔

طالبِ دُعاء: احقر محمود عفی عنہ دارالعلوم دیوبند ۸۹/۸/۵ھ

عصمتِ انبیاء علیہم السلام کے متعلق مودودی مسلک

سوال:- ایک عالم یہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بالارادہ نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر لغزشیں ہو جانے دی ہیں تا کہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر ہیں، کیا یہ فرمانا اصولاً صحیح ہے؟ اب تک انبیاء کے متعلق علماء سے یہی سُنا ہے کہ وہ معصوم ہوتے ہیں، کیا اس طرح ان کی عصمت پر دھبّہ نہیں آتا؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

انبیاء علیہم السلام کو بشر ہی سمجھا جائے خدا نہ سمجھا جائے اس مقصد کیلئے ان سے لغزشوں کا

---

[1]..... فقہ اور کلام کے مسائل میں میرا ایک خاص مسلک ہے جس کو میں نے اپنی ذاتی تحقیق کی بنا پر اختیار کیا ہے۔ (جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع ص ۲۰)

[2]..... (ترمذی ص ۱۰۹ ج ۲، ابواب الادب، باب ماجاء ان المستشار مؤتمن، مطبوعہ اشرفی دیوبند) **ترجمہ**:- جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے۔

صادر کرانا اور اپنی حفاظت کا اٹھالینا یہ ایک ایسی بات ہے کہ ان عالم صاحب سے پہلے شاید کسی نے نہ کہی ہو، نہ لکھی ہو، نہ کسی کے خیال میں آئی ہو، نہ حضور اکرم ﷺ کے وقت میں یہ وجہ بیان کی گئی، خدا اور بشر میں فرق کرنے کیلئے عوارضِ بشریت اتنے ہیں کہ ان کو دیکھ کر کسی کے ذہن میں بھی یہ بات نہیں آسکتی کہ اس کیلئے لغزشوں کا صدور ضروری ہے، کھانا پینا، اونٹ پر سوار ہونا، بکری کا دودھ دوہنا، عمامہ باندھنا سر پر تیل لگانا، عمرہ سے حلال ہوتے وقت سر منڈانا، تلوار لے کر میدانِ جہاد میں جانا، پتھر لگنے سے مجروح ہونا، دندانِ مبارک شہید ہونا، بخار آنا، غسل فرمانا، نکاح کرنا، وفات پانا وغیر وغیرہ، یہ سب بہت کافی وافی ہیں فرق کے لئے، اس فرق کے واسطے لغزش کو تجویز کرنا بے نظیر لغزش ہے جس کی ذمہ داری خود لکھنے والے پر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۹۵/۱۰/۲۵ھ

عصمتِ انبیاء علیہم السلام

سوال:- عصمتِ انبیاء کے بارے میں اہلِ سنت والجماعت کا کیا عقیدہ ہے؟ عبارتوں اور نصِّ حدیث سے مدلل فرمائیں، مودودی صاحب کس کتاب میں کس عبارت سے عصمتِ انبیاء کے خلاف ہیں؟ جواب تفصیلی مرحمت فرمائیں، کرم ہوگا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

عصمتِ انبیاء علیہم السلام کا مسئلہ کُتبِ عقائد وتفسیر میں مفصل موجود ہے، شرح فقہِ اکبر میں چار پانچ صفحات میں اسکو بیان کیا ہے[1]، اسی طرح شرح شرح عقائد نسفی[2] اور اسکے حواشی کافی

[1]...... واختلف الناس فی کیفیة العصمة. (شرحِ فقه اکبر ۶۸تا۷۲، مطبوعه مجتبائی دهلی)

[2]...... شرح عقائد نسفی ۱۳۹، اول الانبیاء، مطبوعه تهانوی دیوبند.

ونبراس وغیرہ[۱] میں نیز شرح مقاصد[۲] الیواقیت والجواہر[۳] تفسیر کبیر[۴] بیضاوی[۵] اور اسکے حواشی شیخ زادہ وغیرہ میں ہے[۶] فرقۂ باطلہ حشویہ منکر عصمت ہے اسکے اوہام کو بیضاوی میں لکھ کر خوب رد کیا ہے، جو حصہ بیضاوی کا موقوف علیہ میں داخلِ درس ہے اسمیں موجود ہے اہلِ علم فاضل دارالعلوم کیلئے حوالہ کافی ہے، مودودی صاحب نے متعدد انبیاء علیہم السلام پر اپنی کتابوں میں اسطرح کلام کیا ہے جو کہ اہلِ سُنت والجماعت کے مسلک کیخلاف ہے، حضرت آدم[۷] علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام[۸] اور حضرت یونس علیہ السلام[۹] پر انکا تبصرہ ایسا ہی ہے، دیکھئے تفہیم القرآن، تفہیمات،

۱...... (نبراس: ۲۸۳، مطبوعہ امدادیہ ملتان. مسئلة عصمة الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام)

۲...... شرح المقاصد ص: ۳۰۸، المبحث السادس، فصل في النبوة، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت.

۳...... اليواقيت والجواهر في بيان عقائد الاكابر للامام الشعراني ص ۱۵۶ ج ۲ الى ص ۱۷۰ ج ۲، المبحث الحادي والثلاثون في بيان عصمة الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام

۴...... تفسير كبير ص ۳۰۱ ج ۱، سورهٔ بقره آيت ۳۹، مطبوعه دارالفكر بيروت.

۵...... بيضاوي ص ۶۷، سورهٔ بقره آيت: ۳۹، مطبوعه رشيديه دهلی.

۶...... حاشية الشهاب على البيضاوي ص ۲۲۲ ج ۲، سورة البقرة آيت: ۳۹، طبع مكة المكرمة. حاشية الكازروني ص ۳۰۴ ج ۱، مطبوعه دارالفكر بيروت. حاشية القونوي ص ۲۰۸ ج ۳، مطبوعه عباس احمد الباز مكة المكرمه.

۷...... یہاں اس بشری کمزوری کی حقیقت کو سمجھ لینا چاہئے جو آدم علیہ السلام سے ظہور میں آئی تھی بس ایک فوری جذبہ نے جو شیطانی تحریض کے زیر اثر ابھر آیا تھا ان پر ذہول طاری کر دیا اور ضبط نفس کی گرفت ڈھیلی ہوتے ہی وہ طاعت کے مقام بلند سے معصیت کی پستی میں جا گرے۔(تفهيم القرآن ص: ۱۳۳/۳، سورهٔ طه آيت: ۱۲۱، مطبوعه مركزی مكتبه جماعت اسلامی دهلی)

۸......موسیٰ علیہ السلام کی مثال اس جلد باز فاتح کی سی ہے جو اپنے اقتدار کا استحکام کئے بغیر مارچ کرتا ہوا چلا جائے اور پیچھے جنگل کی آگ کی طرح مفتوحہ علاقہ میں بغاوت پھیل جائے۔(ترجمان القرآن ج ۲۹، عدد ۴، ص ۵)

۹......حضرت یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔(تفهيم القرآن ص: ۳۱۲/۲، سورهٔ یونس آيت: ۹۸، مطبوعه مركزی لاهور)

ترجمان القرآن، آپ قاسمی ہیں اجنبی نہیں اسلئے عرض کروں گا کہ اپنی دینی کتب میں مطالعہ کر کے اہلِ سُنّت والجماعت کے مسلک کی خوب تحقیق کرلیں بے خبر نہ رہیں پھر دیکھیں کہ مودودی صاحب نے کیا لکھا ہے، مجمل ومختصر بات آپ کیلئے کافی نہیں، ایک دو عبارت نقل کر دینا بھی آپ کیلئے کافی نہیں، اگر وقت مل جائے اور یہاں تشریف لاسکیں تو یہاں آ کر کتب خانہ میں مطالعہ کرلیں، امید ہیکہ اس مطالعہ کی ترغیب پر ناخوش نہیں ہونگے۔ فقط والسلام

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۷/۴/۹۵ھ

جماعت اسلامی پر غور کرنے کیلئے بنیادی امور جن سے اس کا حکم واضح ہوجاتا ہے

سوال:- (۱) جماعتِ اسلامی برسرِ حق ہے یا گمراہ ہے؟ اور اس کے بنیادی عقیدہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

(۲) اس جماعت کے افراد کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے یا نہیں؟

(۳) اس جماعت کی مخالفت کرنا ہمارے لئے درست ہے یا غلط؟

(۴) مدارسِ دینیہ میں اس جماعت کے افراد کی خدمت قبول کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(۵) اِس جماعت کے اجتماعات میں شرکت کرنا اور اسکا لٹریچر پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چند امور عرض ہیں ان پر غور فرمائیں۔

(۱) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سب سے پہلا طبقہ ہے جن کو حضورِ اکرم ﷺ نے دینِ اسلام کی تعلیم دی، ان کے قلوب میں اس کا یقین راسخ فرمایا اور ان سے عمل کرا کے ان کی زندگی میں راسخ کیا، تمام امت کیلئے ان پر نقل دین میں اعتماد لازم ہے کسی صحابی نے

کوئی بات حضور اکرم ﷺ کی طرف غلط اور جھوٹ منسوب نہیں کی، تمام صحابہ کرام کا دامن اس سے پاک صاف ہے۔

(۲) صحابہ کرام میں نفس صحابیت میں شرکت کے باوجود فرقِ مراتب بھی ہے ان میں سے بعضے باپ ہیں، بعضے بیٹے، بعضے دادا ہیں، بعضے پوتے، بعضے استاذ ہیں، بعض شاگرد، بعض بڑے ہیں، بعض چھوٹے، بعض زیادہ حاضر باش ہیں بعض کم، بعض کی زندگی اسلام میں زیادہ گذری بعض کی کم، بعض کو فہم نصوص زیادہ حاصل ہوا بعض کو کم، پس اگر کسی استنباط اور اجتہاد میں اختلاف ہو وہاں استاذ کے قول کو شاگرد کے قول پر ترجیح دی جائے تو اس میں مضائقہ نہیں۔ یہ چیز نہ احترامِ صحابہ کے خلاف ہے نہ اس پر کوئی اعتراض ہے، لیکن محض اپنی رائے سے بغیر دلیلِ شرعی کے صحابہ کرام کے قول کو رد کرنے کا کسی کو اختیار نہیں[1]۔

(۳) یہ بھی ممکن ہے کہ کسی وقت کسی باپ نے اپنے بیٹے کو یا استاذ نے اپنے شاگرد کو کوئی سخت کلمہ کہدیا ہو یا چپت بھی ماردیا ہو تو آج اس کی حرص کرتے ہوئے کسی کو اس کا حق نہیں پہونچتا کہ ان صحابی کی شان میں وہ بھی وہ سخت کلمہ استعمال کرے اور استدلال کرے ان کے باپ اور ان کے اُستاذ نے بھی تو یہ لفظ کہا تھا میں نے کہدیا تو کیا قصور کیا، جیسے کہ کسی شخص کے والد کو اس کے دادا نے کبھی سخت کلمہ کہا ہو بلکہ کبھی چپت بھی ماردیا ہو تو اب یہ پوتا اپنے باپ کے ساتھ وہی معاملہ کرنا چاہے جو اسکے دادا نے کیا تھا تو کوئی ادنیٰ عقل والا بھی اسکی اجازت نہیں دیگا اور اس کو پسند نہیں کریگا۔

(۴) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب اور فضائلِ قرآن کریم اور مستند احادیث میں موجود ہیں، تاریخ کی رطب ویابس روایت پر بھروسہ کرتے ہوئے ان فضائل ومناقب سے صَرفِ نظر کرنا ہرگز درست نہیں خاص کر جبکہ یہ بھی معلوم ہو کہ ان تاریخوں کے

[1]...... تقليد الصحابي واجب يترك به القياس اى قياس التابعين ومن بعدهم، (نور الانوار ص: ۲۲۰، وجوب تقليد الصحابي وعدمه، مطبوعه ياسر نديم ديوبند)

لکھنے والے اس حیثیت کے آدمی نہیں جس حیثیت کے حضراتِ محدثین ہیں۔

(۵) حضرت نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ سے اگر کوئی لغزش ہو جائے تو اس کو درگذر کرو اس کا ذکر مت کرو[1] حق تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے کارنامے اتنے بلند ہیں کہ امید ہے کہ وہاں پکڑ نہیں ہوگی، پھر تنقیدِ صحابہ کو مستقل مشغلہ بنانا اور اس میں کتابیں تصنیف کر کے ان کی پاکیزہ زندگیوں میں سے عیوب تلاش کر کے لکھنا ان میں یہ عیب تھا اس سے یہ گناہ صادر ہوا ان سے یہ کوتاہی ہوئی ان سے یہ چوک ہوئی، آخر تھے تو وہ بشر ہی، بشری کمزوریوں سے خالی نہیں تھے ان پر غیر دینی جاہلیت کے رہ رہ کے حملے ہوتے تھے جس کی بناء پر وہ ناکردنی حرکات کر گذرتے تھے، دین کی روح تڑپ اٹھتی تھی، انہوں نے باہمی جنگ وجدال میں جاہلیت میں جان دی، وغیرہ وغیرہ، اس تنقید کی کہاں اجازت ہے جس سے ان کی ساری زندگی ہی عامیانہ زندگی اور مخدوش زندگی بن جاتی ہے جس کی بنا پر ان کا نقل کردہ دین ہی ناقابلِ اعتماد بن جاتا ہے، مودودی صاحب اور جماعتِ اسلامی کی کتابوں میں مثلاً خلافت وملوکیت، تفہیمات، معرکۂ اسلام وجاہلیت وغیرہ میں یہ مضامین بھرے ہوئے ہیں۔ دَورِ صحابہ کے بعد محدثین کا نمبر آتا ہے جب حضور اکرم ﷺ کے ارشاداتِ عالیہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کو صحابہ کرام کی ذواتِ مقدسہ کو نشانۂ تنقید بنا کر مجروح کرنے سے نہیں روک سکے تو پھر محدّثین کرام کا درجہ تو صحابہ کرام سے کم ہے ان کا کیا خیال کرتے جو جو نہ کہنا چاہئے وہ وہ ان کو کہا گیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ فہم دین میں صرف اپنے دماغ وفہم پر اصالۃً اعتماد ہو گیا، جو چیز صحابہ کرام اور محدثین وغیرہ حضرات سے اپنے فہم ودماغ کے مطابق مل جاتی وہ علی الراس والعین ہے اور جو چیز خلاف ہو وہ ردی کی ٹوکری میں ڈال دینے کے قابل ہے اور استدلال یہی ہے کہ ہر ایک کی تنقید درست ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے جو کچھ آپ نے نقل کیا ہے انصاف کے ساتھ غور کریں کیا واقعی ان کا مقصد صحابہ کرامؓ

[1]...... فی حدیث ابی سعید الخدری مرفوعا فاعفوا عن مسیئهم رواه الترمذی، (مشکوة ص ۵۵۳، مناقب صحابه، طبع یاسر ندیم)

کواس طرح مجروح کرنا اور نشانۂ ملامت بنانا ہے۔

(۶) حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ پر جو کچھ تنقید کی گئی ہے اس کو بھی شاید آپ نے مودودی صاحب وغیرہ کی کتابوں میں ملاحظہ کیا ہوگا جہاں انہوں نے لکھا ہے کہ اُمّت کو بُت پرستی سے تو بچایا ہے مگر پیر پرستی میں مبتلا کر دیا کہ مرید ہوتے ہی پیر کو رب سمجھا جانے لگا کس قسم کی تنقیدیں ہیں کہ روا نہیں رکھی گئی اور مسلمانوں کو اس مہلک مرض میں مبتلا کر دیا جس شخص کا یہ حال ہو صحابہ پر تنقید کرتے ہیں، اس کے قول سے استدلال کرتے ہیں، تجدید واحیاءِ دین وغیر آپ کی نظر سے گذری ہوگی۔

(۷) قرآن کریم کی آیات اور مستند احادیث صحابہ کرام کے حق میں ذرا ملاحظہ کیجئے۔

السَّابِقُوْنَ الاوَّلُون مِنَ المهاجرين والانصار والَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رضى الله عنهم ورضوا عنه واعدَّ لهم جناتٍ تجرى تحتَها الانهٰر خالدين فيها ابداً ذٰلک الفوز العظيم[۱] صحابى كالنجوم فبايهم اقتديتم اهتديتم[۲] رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا تبديلاً[۳] ولكن الله حبّب اليكم الايمان وزينه فى قلوبكم وكره اليكم الكفر والفسوق

۱......سورة التوبة الأية: ۱۰۰،

ترجمہ:- جومہاجر وانصار سابق ومقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کیساتھ انکے پیروہوں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ اس سب سے راضی ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے (بیان القرآن)

۲...... مشکوٰة باب مناقب الصحابة ص ۵۵۴،

ترجمہ:- میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں پس ان میں سے جس کی تم اقتدا کرو گے ہدایت پاجاؤ گے۔

۳...... سورہ احزاب الآية: ۲۳،

ترجمہ:- ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے جس بات کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اترے پھر بعضے تو ان میں وہ ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعضے ان میں مشتاق ہیں اور انہوں نے ذرا تغیر وتبدل نہیں کیا۔ (بیان القرآن)

وَالعصیان[۱] عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل اُحُدٍ ذهباً ما بلغ مداحدهم ولا نصیفه. مَنْ سَبَّ اصحابی فعلیه لعنة الله وَالملائکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفاً ولا عدلاً[۲]

ان اللہ اختار اصحابی علیٰ العالمین سوی النبیین وَالمرسلین واختار لی منهم اربعة یعنی ابابکر وعمر وعثمان وعلیاً فجعلهم خیر اصحابی وفی اصحابی کلهم خیر[۳] ایها الناس ان الله غفر لاهل بدر وَالحدیبیة[۴] احفظوا فی اصحابی واصهاری واختانی لا یطالبنکم احد منهم بمظلمة فانها مظلمة لا توهب فی القیامة[۵] غداً

اور چند احادیث کا خلاصہ عرض ہے،

۱- جس نے میرے صحابہ میں میری رعایت کی اللہ اس کی دُنیا وآخرت میں حفاظت فرمائے گا اور جسنے ان میں میری رعایت نہ کی اللہ تعالیٰ اس سے بَری ہے اور جس سے اللہ تعالیٰ

---

[۱]...... سورہ حجرات الآیة ۷،

ترجمہ:- لیکن اللہ تعالیٰ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے دلوں میں مرغوب کر دیا ہے اور کفر وفسق وعصیان سے تم کو نفرت دے دی۔

[۲]...... مشکوٰۃ شریف ۵۵۳، باب مناقب الصحابة،

ترجمہ:- میرے صحابہ کو بھلا برا مت کہو پس اگر تم میں سے کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی انکے ایک مد اور نصف مد کو نہیں پہونچ سکتا، متفق علیہ،

[۳]...... وفی البزار عن جابر مرفوعا صحیح "ان اللہ اختار اصحابی الخ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص: ۸/۲۷۰، سورة الفتح، مطبوعه دار الفکر بیروت. مجمع الزوائد ص ۱۶/۱۰.

[۴]...... کتاب الشفاء ص ۲/۴۶، من توقیره وبره توقیر اصحابه وبرهم.

[۵]...... کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ للقاضی عیاض ص ۲/۴۶، مؤسسة الکتب الثقافیه بیروت، والحدیث رواه الطبرانی فی معجمه الکبیر (شرح الشفا ص ۲/۹۵، المعجم الکبیر للطبرانی ص ۱۷/۳۶۹.

بَری ہے عنقریب اللہ تعالیٰ اس کو پکڑے گا[1]، (ہلاک فرمادے گا)

۲-جس نے میرے اصحاب میں میرے حق کی حفاظت کی وہ حوضِ کوثر سے سیراب ہوگا اور جس نے حفاظت نہ کی حوضِ کوثر سے سیراب نہ ہوگا اور نہ مجھے دیکھے گا مگر دُور سے[2]۔

اب کچھ اکابر کے اقوال بھی سنئے:

(الف) حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ جس میں دو خصلتیں ہوں گی وہ نجات پاجائے گا (۱) حق تعالیٰ اور مخلوق کے ساتھ سچائی اور (۲) حضرت محمد ﷺ کے اصحاب کے ساتھ محبت[3]۔

(ب) حضرت ایوب سختیانیؒ کا قول ہے جس نے حضرت ابوبکرؓ سے محبت کی اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے حضرت عمرؓ سے محبت کی اللہ تعالیٰ کے راستے کو واضح کیا، جس نے حضرت عثمانؓ سے محبت کی وہ اللہ تعالیٰ کے نور کے ساتھ مستفیض ہوا، جس نے حضرت علیؓ کے ساتھ محبت کی اس نے مضبوط حلقہ پکڑ لیا، جس نے تمام صحابہ کی تعریف کی وہ نفاق سے بَری ہو گیا، جس نے ان میں سے کسی ایک سے بھی بغض رکھا وہ مبتدع ہے اور سنت وسلف صالحین کی مخالفت کرنے والا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اسکا کوئی عمل آسمان کی طرف نہیں چڑھ سکتا جب

[1] من حفظني فيهم حفظه الله في الدنياء والآخرة ومن لم يحفظني فيهم تخلى الله منه ومن تخلى الله منه يوشک ان يأخذهٔ (كتاب الشفا ص ۲/۴۶، الباب الثالث من القسم الثاني، رواه ابو نعيم والديلمي عن عياض الانصاري وابن منيع عن انسؓ (شرح الشفا ص ۲/۹۶، للملا علی القاری)

[2] قال صلى الله عليه وسلم من حفظني في اصحابي ورد على الحوض ومن لم يحفظني في اصحابي لم يرد على الحوض ولم يرني الا من بعيد (شفا ص ۲/۴۶، فصل من توقيره وبره توقير اصحابه وبرهم، مطبوعه بيروت) رواه الطبراني بسند ضعيف (شرح الشفا ص ۲/۹۶، للملا علی القاری، المعجم الكبير للطبراني ص ۱۲/۳۱۹، دار احياء التراث العربي)

[3] قال عبد الله بن المبارک خصلتان من كانتا فيه نجا الصدق وحب اصحاب محمد ﷺ (شفا ص ۲/۴۵، الباب الثالث من القسم الثاني)

تک وہ ان تمام سے محبت نہ کرے اور اسکا دل ان سب کیلئے بُغض وکینہ سے صاف نہ ہو۔[1]

(ج) حضرت سہل بن عبداللہ تستریؒ کا ارشاد ہے کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی تعظیم نہ کرے اور ان کے اوامر کا احترام نہ کرے اس کا ایمان ہی حضورِ اکرم ﷺ پر نہیں ہے[2]، شروح بخاری شریف، مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف، طبرانی وغیرہ کتب میں یہ سب چیزیں موجود ہیں۔

(۸) مودودی صاحب اوران کی جماعت کے اونچے ذمہ داروں کی تحریرات میں کچھ باتیں معتزلہ کی ہیں کچھ روافض کی ہیں کچھ خوارج کی ہیں کچھ غیر مقلدین کی ہیں کچھ منکرینِ حدیث کی ہیں کچھ قادیانیوں کی ہیں، جوشخص یا جوفرقہ ان تمام کو تسلیم کرتا ہے ظاہر ہے کہ وہ اہلِ سنت والجماعت (ماانا علیہ[3] واصحابی) سے نہیں۔

(۹) مودودی صاحب کے نزدیک الٰہ، رب، عبادت، دین، اسلام، ایمان، توحید، رسالت، تقویٰ، سنت، اُسوہ، بدعت وغیرہ اصطلاحات کے مفہومات جو اُمت میں شائع ہیں وہ غلط ہیں، پس ان کے نزدیک نہ کسی کا ایمان ایمان ہے، نہ کسی کا اسلام اسلام ہے، نہ کسی کی عبادت عبادت ہے، نہ کسی کا دین دین ہے۔ الغرض ہزار سال سے زیادہ مُدّت گزر چکی کہ ساری اُمّت اس ضلالت اور گمراہی میں مبتلا ہے مودودی صاحب نے ان تمام اصطلاحات کی

---

[1]...... قال ایوب السختیانی من احب ابابکر فقد اقام الدین ومن احب عمر فقد اوضح السبیل ومن احب عثمان فقد استضاء بنوراللہ ومن احب علیا فقد اخذ بالصروۃ الوثقی ومن احسن الثناء علی اصحاب محمد ﷺ فقد برئ من النفاق ومن انتقص احدا منھم فھو مبتدع مخالف للسنۃ والسلف الصالح واخاف ان لایصعد لہ عمل الی السماء حتی یحبھم جمیعاً ویکون قلبہ سلیماً (کتاب الشفا ص ۲/۴۶، فصل من توقیرہ وبرہ توقیر اصحابہ وبرھم.

[2] قال سھل بن عبد اللہ التستری لم یومن بالرسول من لم یوقر اصحابہ ولم یعز اوامرہٗ (کتاب الشفا ص ۲/۴۷، الباب الثالث من القسم الثانی طبع بیروت.

[3]...... مشکوۃ شریف ص: ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند.

وہ تشریح کی ہے جس کو اکابر سلفؒ کی تشریح سے کوئی ربط نہیں سب سے جداگانہ ہے قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں دیکھئے تو بات خوب واضح ہو جائے گی، اس وجہ سے اس کے رد میں تعبیر کی غلطی، دورِ حاضر میں دین کی تفہیم وتشریح وغیرہ کتابیں ایسے لوگوں کے قلم سے نکلی ہیں جو مدت دراز تک زور شور کے ساتھ مودودی صاحب کی حمایت کرتے رہے ہیں اور صدہا صفحات بلکہ ہزاروں کی تعداد میں پہلے لکھ چکے تھے، امید ہے کہ ان امورِ معدودہ سے آپکے پنجگانہ سوالات کا جواب خود بخود آپ پر واضح ہو گیا ہوگا، مزید توضیح وتشریح کی حاجت نہیں رہی ہوگی۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیو بند ۲/۷/۱۴۰۱ھ

حکومت الٰہیہ کا قیام

سوال:- میرے کچھ قریبی عزیز جو مجھ سے عمر میں بڑے بھی ہیں، میرے یہ کہنے پر ''بندوں کے اوپر بندوں کی نہیں اللہ کی حکومت ہونی چاہئے اور اسی کا حکم ہونا چاہئے، جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم ﷺ کے ذریعہ سے تمام دستورحیات ہم کو دیا ہے، اور آخرت میں اس کا جواب دینا ہے'' مجھے کوتاہ فہم'' اور بے عقل قرار دیتے ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ مذاق بھی اڑاتے ہیں، مزید یہ ثابت کرنے کی بھی کوشش کرتے ہیں، کہ وقت کے حاکم کا حکم ماننا چاہئے، خواہ شریعت کے خلاف ہی کیوں نہ ہو، اور اسی وجہ سے ہم ''ڈاکٹر امبیڈکر'' کے دستور کو بھی مانتے ہیں، یہاں جائز اور ناجائز پیش نظر نہیں ہے، یہ لوگ مزید کہتے ہیں کہ اللہ کی حکومت تو جاری ہے، اور کیسی حکومت لیکن میں اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے جس نتیجہ پر پہنچا ہوں، وہ یہ کہ ایمان مسلمانوں کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دستور اور طریقوں پر ہی رکھنا چاہئے، نہ کہ کسی انسان کے مقرر کردہ دستور پر جو شریعت کے خلاف ہو، اللہ کے حکم کو نافذ کرنے کیلئے اور حکومت الٰہیہ کے قیام کیلئے عمر ابن عبدالعزیزؒ، مجدد الف ثانی شاہ ولی اللہؒ

محدث دہلوی، امام غزالیؒ، سید احمد شہیدؒ نے تمام عمر کوشش کی حال ہی میں سید قطب کو اسلام کو مصر میں لانے کی جدوجہد میں پھانسی دی گئی، اوران کی لاش بھی کسی مسلمان کو نہیں دی گئی، اس لئے ساری مسلم دنیا میں ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی گئی۔

اب آپ فیصلہ فرمائیں کہ کون غلطی پر ہے اور کیوں، ساتھ ہی ساتھ حکومت الٰہیہ کا مفہوم بھی سمجھا دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

قرآن کریم میں ہے "ان الحکم الا للّٰہ"[1] جن امور میں اللہ پاک کا ارشاد موجود ہے، یا حدیث شریف موجود ہے، یا ائمہ مجتہدین نے قرآن وحدیث سے استخراج کرکے اتفاق کرلیا ہے، ان میں ان سب کو چھوڑ کر محض خواہشات نفسانی کے ماتحت از خود عمل کرنا یا کسی کو مستقلاً تسلیم کرنا جائز نہیں[2]، جن مسائل میں قرآن کریم یا حدیث شریف یا ائمہ مجتہدین سے دونوں طرح گنجائش ملتی ہے، ان میں زیادہ تنگی نہیں، مگر اتباع نفس سے وہاں بھی اجتناب ضروری ہے، اگر ہم اپنے اختیار سے کوئی قانون بنالیں، اور عملاً اس کی پابندی کرلیں تو یہ خدائی قانون کا مقابلہ نہ ہوگا۔

مثلاً ہمارے پاس زمین کے متعدد قطعات ہیں کسی میں ہم مکان بنائیں، کسی میں دوکان اور کسی میں گندم کی کاشت کریں، کسی میں چنے کی، کسی میں باغ لگائیں، تو یہ چیز قابل اعتراض نہیں، اسی طرح جائز اور اختیاری امور میں ہمارا کوئی بڑا ہم کو حکم کرے خواہ وہ حکومت ہو یا والد یا استاذ یا قیم اور امیر جماعت ہو تو اس کا تسلیم کرنا غیر اللہ کو معبود تسلیم کرنا نہیں ہے، نہ اس

---

[1]...... سورۂ یوسف آیت: ۴۰، ترجمہ:– حکم خدا کا ھی ھے. (از بیان القرآن)

[2]...... لایحل لھما الحکم والافتاء بغیر الراجح لانہ اتباع للھوی وھو حرام اجماعاً الیٰ قولہ نعم اتباع الھوی حرام، شرح عقود رسم المفتی، ص ۳/ الافتاء بغیر الراجح، مطبوعہ اسعدی شاہ بھلول، سھارنپور

کو طاغوت یا کوئی اور دوسرا لقب دیا جائے گا، حضرت نبی اکرم ﷺ نے حدیث شریف میں والدین کی اطاعت کا حکم فرمایا ہے[۱] نیز یہ بھی ارشاد ہے کہ جس نے میرے تجویز کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی[۲] جائز امور میں حاکم کی اطاعت کا بھی حکم ہے۔

مسلمانوں کے ایمان کو پختہ کرنا بہت ضروری ہے، اور اس میں پختگی یقین اور عمل صالح سے آتی ہے، اور اخلاق کی اصلاح سے جذبات عالیہ پیدا ہوتے ہیں اور تقویٰ ان سب کیلئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں موجود ہے کہ ہر چیز کیلئے معدن (کان) ہوتا ہے، اور تقویٰ کا معدن عارفین کے قلوب ہیں[۳]، لہٰذا صلحاء و عرفاء و اتقیاء کی صحبت اور ان کے ارشادات پر غور و فکر کے ساتھ کاربند ہونے کی ضرورت ہے، ہر شخص محض لٹریچر کے مطالعہ سے متقی نہیں بن جاتا، ورنہ قرآن پاک جو سب سے اعلیٰ کتاب ہے اور اصول دین پر حاوی ہے، اس کو نازل کر دیا جاتا، رسول اللہ ﷺ کو مبعوث نہ فرمایا جاتا، کیونکہ صحابہ کرامؓ سب اہل زبان

۱...... اطع اباک، کنز العمال، ج۱۶/ص۴۷۳/حدیث۴۵۵۰۸/بر الاب من الاکمال، مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت.

۲...... عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه ﷺ من اطاعنی فقد اطاع اللّٰه ومن عصانی فقد عصی اللّٰه ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعص الامیر فقد عصانی الحدیث مشکوٰة شریف، ص۳۱۸/کتاب الامارة والقضاء، الفصل الاول، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند

۳...... عن عبداللّٰه بن عمر رضی اللّٰه عنه قال قال رسول اللّٰه ﷺ لکل شیء معدن و معدن التقویٰ قلوب العارفین، مجمع الزوائد، ج۱۰/ص۴۸۴/حدیث ۱۷۹۴۴/ باب معادن التقویٰ قلوب العارفین، کتاب الزهد، مطبوعہ دار الفکر بیروت.
"کنز العمال، ج۳/ص۹۰/حدیث۵۶۳۸/التقوی، مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت، المعجم الکبیر للطبرانی، ج۱۲/ص۲۳۴/حدیث ۱۳۱۸۵/دار احیاء التراث العربی بیروت."

تھے، اسکو دیکھ کر سب کے سب متقی ہوجاتے، رسول پاک ﷺ کی تعریف میں ہے، **"ویزکیھم"** تزکیہ باطن صحبت مبارکہ سے ہوتا تھا، قرآن کریم میں دو چیزیں ہیں، "الفاظ" اور "نور" الفاظ زبان مبارک سے تلاوت فرما کر صحابہ کرامؓ کو سکھائے، اور نور سینۂ مبارک سے صحابہ کرامؓ کے سینوں میں منتقل ہوا، پھر صحابہ کرامؓ نے بھی یہی طریقہ اختیار فرمایا، اس نور کے ذریعہ سے حق و باطل میں تمیز ہوتی ہے، اور ایمان قوی ہوکر آدمی کی تکمیل ہوتی ہے، ورنہ اگر وہ نور نہ ہوتو خالی الفاظ تو یہود و نصاریٰ بھی پڑھتے ہیں، بلکہ ترجمہ وتفسیر بھی لکھ دیتے ہیں، حکومت الٰہیہ کی آپ کوشش کر رہے ہیں، یہ تو مبارک چیز ہے آپنے خود ہی اس کا کچھ مفہوم سمجھا ہوگا، اور اس کا کچھ ماخذ آپ کے پاس ہوگا، آپ ہی فرمائیں کہ اس کا مفہوم کیا ہے، اور وہ کہاں سے ثابت ہے، اور کیا وہ کبھی دنیا میں کبھی قائم ہوئی بھی ہے، یا یہ لفظ ایسا ہے کہ اس کا مصداق کبھی دنیا میں قائم نہیں ہوا، اور دنیا اس سے ناآشنا ہے، جیسا کہ موجودہ دور کے حکومت الٰہیہ کے سب سے بڑے داعی اور لیڈر نے لکھا ہے "اصول حکومت" وہ چیز ہے جس سے دنیا ہمیشہ ناآشنا رہی ہے، اور آج تک ناآشنا ہے۔

تنبیہ:- غائبانہ نماز جنازہ کی اجازت نہیں، میت کا سامنے ہونا ضروری ہے[1]، اگر کوئی بغیر نماز جنازہ پڑھے میت کو دفن کر دیا گیا ہو، تو مجبوراً قبر پر نماز جنازہ پڑھ لی جائے، وہ بھی اتنی مدت کے اندر کہ میت کے پھٹ جانے کا ظن غالب نہ ہو، اس کے بعد قبر پر بھی نہ پڑھی جائے، جیسا کہ کتب فقہ، ردالمحتار[2]، بحرالرائق[3] وغیرہ میں ہے، جو شخص غلط بات کہے اور ناواقف

---

[1]...... ووضعه امام المصلی فلاتصح علی غائب، الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا، ج۳/ص ۱۰۴/ باب صلوٰۃ الجنازۃ، مطلب هل یسقط فرض الکفایۃ بفعل الصبی.

[2]...... وان دفن بغیر صلاۃ صلی علی قبره مالم یغلب علی الظن تفسخه، الدرالمختار علی هامش ردالمحتار زکریا، ج۳/ص ۱۲۵/ باب صلوٰۃ الجنازۃ، مطلب تعظیم اولی الامر واجب

[3]...... البحرالرائق کوئٹه ص ۱۸۲ ج ۲، کتاب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته.

ہوتو اس کو صحیح راہ بتادی جائے، مذاق نہ اڑایا جائے۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود حسن غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۱/۱۰/۸۸ھ

خلافت الٰہی کا قیام

سوال:-عرض ہے کہ:

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے

نورِ توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

(۱) خلقت آدم علیہ السلام کی غایت، نسل آدم علیہ السلام کو اپنے داعی آدمؑ **لا اله الا الله، آدم صفی الله** سے **لا اله الا الله محمد رسول الله،** تک کے ذریعہ سے زمین پر ''خلافت الٰہی'' کا قیام مقصود تھا، تو پھر کیا اس وقت کسی بھی مملکت میں عملی خلافت ابھی قائم ہے؟

(۲) خلافت الٰہی کا مطلب امامت اور امارت یا کچھ اور جیسا کہ مرکز میں تبلیغی جماعت کے امیر ہیں یا امام اور دونوں کی بنیادی ذمہ داریاں کیا کیا ہیں؟

(۳) ہمارے کون سے علماء کا گروہ بصورت جماعت خلافت الٰہی کے سلسلے میں خدائی قانون اور حکومت کے نفاذ میں سعی کررہا ہے؟

(۴) کلام پاک میں صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کا ذکر ہے، صلوٰۃ کی نسبت سے زکوٰۃ کے بارے میں ہمارا کیا عمل ہے، جبکہ صلوٰۃ کا ایک باقاعدہ جماعتی نظام ہند اور بیرون ہند میں کام کررہا ہے؟

(۵) مدارس دینیہ مروجہ طریقہ سے چندہ کے ذریعہ چلانا، مہمانانِ رسول کو صدقہ، خیرات، زکوٰۃ کا مال کھلا کر علم پڑھانا، کیا آپ کو حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانویؒ کے خیالات عالی بسلسلہ چندہ وتعلیم دین سے اتفاق ہے، جب کہ آپ دارالعلوم کی مجلس شوریٰ کے ممبر ہیں۔

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
پھر کہاں سے آئے صدائے لا الہ الا اللہ
یہ نیم شبی، یہ مراقبے، یہ سرود
تیری خودی کے نگہبان نہیں تو کچھ بھی نہیں

الجواب حامداًومصلیاً!

مکرم ومحترم زیدت مکارمکم .... السلام علیکم ورحمۃ اللہ

منتظر نظارے ہیں چشم خمار آلود کھول
اٹھ کلید فتح بن قفل درمقصود کھول

(۱) مقصود تخلیق عبدیت ہے، ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون[۱] الخ'' خلافت موعود ہے، ''وعد اللّٰہ الذین آمنو امنکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض[۲] ''، مقصود سے صرف نظر کر کے اس مقصود پر جو چیز موعود ہو، اس کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہوتا۔

(۲) انسان خدا کی دی ہوئی قوتوں اور صلاحیتوں کو اپنے خالق کی رضا کیلئے وقف کردے، اور اس کو نصب العین بنالے تو پھر قدرتی طور سے اس کو اسکی حیثیت کے موافق منصب عطا ہوتا ہے، اور وہ صفات خداوندی کو زیادہ سے زیادہ جلوہ گر دیکھتا ہے، اور مخلوق اس سے اثر لے کر اطاعت کا ثبوت دیتی ہے، یعنی جتنا مطیع احکام خداوندی ہوتا جاتا ہے، اس کا اثر دوسروں پر پڑ کر دوسرے احکام خداوندی میں اس کی اطاعت کرتے ہیں، اس میں جعل

---

[۱]...... سورہ الذاریات، آیت: ۵۶/
ترجمہ:- اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں (بیان القرآن)
[۲]...... سورہ نور، آیت: ۵۵/
ترجمہ:- تم میں جو لوگ ایمان لاویں اور نیک عمل کریں ان سے اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ ان کو زمین میں حکومت عطا فرمادیگا۔ (بیان القرآن)

اور تکلف کو دخل نہیں ہوتا۔

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد زحکم تو ہیچ[1]

من تواضع للّٰہ رفعه اللّٰہ[2] جو امامت یا امارت دوسروں کے دینے سے ملے اسکی بنیاد تو عطاء غیر پر ہے، جب چاہے واپس لے لے، مرکز تبلیغ میں جو کچھ ہے وہ نقل ہے، تمرین مقصود ہے، دوسری جماعتوں میں بھی کم یا زیادہ، اسی بناء پر استعفاء اور انتخاب، چناؤ الیکشن کی نوبت زیادہ آتی ہے۔

(۳) "کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیته"[3] کے تحت ہر با عمل عالم سعی میں ہے، اور سعی کے موافق خدائی قانون بھی جاری ہوتا ہے، محض نعرہ لگا کر اور قرارداد، دستاویز پاس کر کے اور منشور شائع کر کے جو نتائج اور اثرات ظاہر ہوئے وہ بھی سامنے ہیں۔

(۴) صلوٰۃ کے ساتھ نہ صرف زکوٰۃ بلکہ پورے دین کیلئے اجتماعی جدوجہد جاری ہے، اور کامیابی ہورہی ہے بحمد اللہ۔

(۵) سب سے پہلا مدرسہ اصحاب صفہ کی جماعت تھی،[4] اس کا نظام تو سامنے ہوگا حضرت مولانا تھانویؒ دارالعلوم کے سرپرست تھے،[5] ان کی رائے آخری فیصلہ کی حیثیت رکھتی تھی، مدرسہ چلانے کا طریقہ بھی ان کے سامنے تھا، میری رائے ان کے خلاف نہیں۔

---

[1]...... تو بھی مالک کے حکم سے گردن مت پھیر، تاکہ تیرے حکم سے بھی کوئی گردن نہ پھیرے۔

[2]...... مشکوۃ شریف ص: ۴۳۴، باب الغضب والکبر، الفصل الثالث، کنز العمال ص: ۳/۱۱۳، حدیث: ۵۷۳۵، التواضع، الاکمال، مطبوعہ موسسة الرسالة بیروت. جو اللہ تعالیٰ کے لئے تواضع اختیار کریگا، اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا فرمائیں گے۔

[3]...... مشکوۃ شریف ص: ۳۲۰، کتاب الامارة والقضاء، الفصل الاول، کنز العمال، ج٦/ ص ۳۰/ حدیث، ۱۴۷۱۰/ فی الترهیب عن الامارة، الاکمال، مطبوعہ مؤسسة الرسالة بیروت. تم میں سے ہر ایک نگراں ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا۔ (باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

این جوانانِ تشنہ لب، خالی دماغ ...... شستہ رو، تاریک جاں، روشن دماغ
کم نگاہ و بے یقین، و ناامید ...... چشم شاں اندر جہاں چیزے ندید

فقط والسلام احقر محمود غفرلہٗ

(حواشی صفحہ گذشتہ) ۴...... فتح الباری ج۱۳/ص۷۳/ باب کیف کان عیش النبی ﷺ الخ، کتاب الرقاق، مطبوعۃ نزار مصطفی الباز مکۃ المکرمہ.
۵...... تاریخ دارالعلوم ج۱ ص۲۶۸، مطبوعہ دارالعلوم دیوبند.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب چہارم

﴿تقلید کی شرعی حیثیت﴾

تقلید

سوال:- زید کہتا ہے کہ مسلمان جب تک تقلید کا قائل رہتا ہے اس وقت تک اس میں ایمان ہی نہیں آسکتا کیا زید کا یہ کہنا درست ہے کیا واقعی مقلدین بے دین ہوتے ہیں جب کہ ان لوگوں کے اندر بڑے بڑے عابد زاہد صوفی متقی پرہیزگار عالم محدث مفسر مبلغ دین کے داعی سبھی کچھ پائے جاتے ہیں مختلف خطابوں سے کروڑوں مسلمان مؤدبانہ طریق پر کسی صاحب کو شیخ الاسلام، کسی کو امام ربانی کسی کو شیخ الحدیث کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ دوسرے ان لوگوں کے ہزاروں مدارس اسلامیہ جاری ہیں جن کے اندر لاکھوں مسلمان علم حدیث وعلم دین حاصل کرتے ہیں کیا یہ سب پڑھنے پڑھانے والے بے دینی ہی سیکھتے سکھاتے ہیں؟ مثال کے طور پر صحیح سند سے بتایا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے ایک دفع لاہور کی طرف سفر کیا لاکھوں انسانوں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ کیا وہ دعوت آپ کی بے دینی سے تعلق رکھتی تھی۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

تقلید کے معنیٰ ہیں کہ جو شخص مجتہد نہ ہو وہ حکم دین کے بارے میں مجتہد کے قول کو تسلیم کر لے اس اعتماد پر کہ اس نے یہ حکم دلیلِ شرعی (کتاب، سنت، واجماع قیاس شرعی) سے بتایا ہے اسکے پاس اس حکم کی دلیل موجود ہے اور خود اس سے دلیل کا مطالبہ نہ کرے[1] یہ تقلید صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں بھی تھی کہ ایک صحابی دوسرے صحابی سے دینی مسئلہ پوچھتے تھے[2]۔ اور دلیل کا مطالبہ نہیں کرتے تھے صحابہ کے بعد برابر یہ سلسلہ چلتا رہا ہے اگر زید خدانخواستہ ان سب کو ایمان سے خالی اور بے دین کہتا ہے تو اسکو اپنے ایمان کی فکر لازم ہے[3]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۰/۹۵ھ

تقلید کی شرعی حیثیت

سوال: -تقلید کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز اگر تقلید ضروری ہے تو شخصی تقلید کیوں ضروری

---

[1]...... التقليد هو الأخذ بقول الغير بغير معرفة دليله الىٰ ماقال غير المجتهد المطلق يلزمه التقليد. رسم المفتى ص ۷۴، مطبوعه سعيديه سهارنپور)

[2]...... ثم انهم تفرقوا فى البلاد وصار كل واحد مقتدى ناحية من النواحى فكثرت الوقائع ودارت المسائل فاستفتوا فيها فاجاب كل واحد حسب ماحفظه او استنبط وان لم يجد فيما حفظه او استنبط ما يصلح للجواب اجتهد الخ، (حجة الله البالغة ص ۱۴۰ ج ۱، باب اسباب اختلاف الصحابه والتابعين فى الفروع، مطبوعه مصر،

[3]...... قال رسول الله ﷺ لا يرمى رجل رجلاً بالفسوق ولا يرميه بالكفر الا ارتدت عليه ان لم يكن صاحبه كذالك. مشكوٰة شريف ص ۴۱۱، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، باب حفظ اللسان والغيبة والشتم، بخارى شريف ص ۲/۸۹۳، كتاب الادب، باب ماينهى عن السباب واللعن، مطبوعه اشرفى ديوبند،

سمجھی جاتی ہے۔اگر کسی مسئلہ میں کسی امام کی تقلید کی جائے کسی میں کسی یعنی غیر معین امام کی تقلید کی جائے تو اس میں کیا حرج ہے علماء اسے کیوں منع کرتے ہیں جب کہ چاروں ائمہ کا مسلک درست تسلیم کیا جاتا ہے۔

الجواب:-نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد!اصالۃً ہدایت کا سرچشمہ قرآن پاک ہے۔ھُدیً لِلنَّاس[1] لیکن اس میں عموماً بنیادی اصول اور مسائل بطور ضابطہ کلیہ بیان کئے گئے ہیں تفصیلات اور فروع کا بیان کرنا حضرت نبی کریم ﷺ کے سپرد ہے۔لِتُبَیِّنَ لِلنَّاسِ مَانُزِّلَ اِلَیْھِمْ[2] تا کہ جومضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے ہیں ان کو آپ ان سے ظاہر کردیں۔(بیان القرآن)

مثال ا:۔قرآن پاک میں ہے۔اَقِیْمُوا الصَّلوٰۃَ[3] نماز قائم کرو۔

اسکی پوری تفصیل کہ کس نماز میں کتنی رکعت ہیں کس رکعت کے بعد قعدہ ہے کونسی رکعت میں صرف الحمد پڑھی جاتی ہے کونسی میں سورت بھی ملائی جاتی ہے کس نماز میں قراءت آواز سے پڑھی جاتی ہے کس میں آہستہ وغیرہ وغیرہ حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔قرآن شریف سے براہ راست اس کا سمجھنا دشوار ہے۔

مثال۲:۔ وَاٰتُوالزَّکوٰۃَ[4] زکوٰۃ ادا کرو۔

---

[1]...... سورۂ بقرہ آیت:۱۸۵، **ترجمہ**:-لوگوں کی ہدایت کے واسطے

[2]...... سورۂ نحل آیت:۴۴، لتبین للناس مانزل الیھم فی ھٰذا الکتاب من الاحکام والوعد والوعید بقولک وفعلک فالرسول مبین عن اللہ عزو جل مراده مما اجملہ فی کتابہ من احکام الصلاۃ والزکوۃ وغیر ذلک مما لم یفصلہ (الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص:۹۸، ج:۵، الجزء التاسع، مطبوعہ دارالفکر بیروت، تفسیر مظھری ص:۵/۳۴۲، مطبوعہ رشیدیہ کوئٹہ، تفسیر ابن کثیر ص:۲/۸۸۵، مطبوعہ مصطفی احمد الباز مکہ مکرمہ)

[3]...... سورہ بقرہ آیت:۱۱۰

[4]...... سورہ بقرہ آیت:۱۱۰

اسکی تفصیل کہ چاندی کی زکوٰۃ کس حساب سے ہے سونے کی کس حساب سے، بکری، گائے، اونٹ کی کس حساب سے احادیث سے معلوم ہوئی، جسکا قرآن شریف میں کوئی ذکر نہیں۔

مثال۳:۔ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ۔[۱] لوگوں کے ذمہ اللہ کے گھر کا حج لازم ہے اسکی تفصیل کہ طواف کا کیا طریقہ ہے کتنے چکر ہیں۔ عرفات، منیٰ، مزدلفہ، رمی جمار وغیرہ کے مسائل کو حضور ﷺ نے بیان فرمایا۔

قرآن پاک کو سمجھنے کیلئے حدیث شریف کی روشنی کا حاصل کرنا ضروری ہے حدیث سے بے نیاز ہو کر قرآن شریف کو سمجھنا ناممکن ہے۔ امت کو حکم ہے کہ حضور ﷺ کی بیان فرمودہ تفصیلات کے ماتحت قرآن شریف سے ہدایت حاصل کرے اس سلسلہ میں حضور اکرم ﷺ کی اطاعت اللہ پاک ہی کی اطاعت ہے۔ **من یطع الرسول فقد اَطَاعَ اللّٰهَ**[۲]

اس لئے حدیث میں ارشاد ہے۔ **صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ اُصَلِّيْ بخاری شریف ص ۱۰۷۶ ج ۱**،[۳] جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے تم بھی اسی طرح پڑھو۔ یہ نہیں فرمایا۔ کہ جس طرح قرآن شریف سے تمہاری سمجھ میں آئے اس طرح پڑھو۔

حدیث کی قسمیں

بعض چیزیں خود زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ہیں ان کو حدیث قولی کہتے ہیں بعض

۱...... سورہ آل عمران آیت: ۹۷

۲...... سورہ نساء آیت: ۸۰، **ترجمہ**:۔ جس شخص نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا تعالیٰ کی اطاعت کی (بیان القرآن)

۳...... بخاری شریف ص: ۱۰۷۶/ ۲، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازۃ خبر الواحد الصدوق الخ، بخاری شریف ص ۸۸ ج ۱، کتاب الاذان، باب اذان المسافر، الدارمی ص: ۳۱۸، ج ۱، کتاب الصلاۃ، باب من احق بالامامۃ، مطبوعہ دار الریان بیروت، المسند للامام احمد ص ۵۳ ج ۵، بقیۃ حدیث مالک بن الحویرث، مطبوعہ دار الفکر بیروت.

چیزیں عملاً کی ہیں ان کو حدیث فعلی کہتے ہیں۔ بعض چیزیں ایسی بھی ہیں کہ آپ کے سامنے کی گئی ہیں یا آپ کے علم میں لائی گئی ہیں اور ان پر آپ نے تردیدی انکار نہیں فرمایا بلکہ خاموشی اختیار فرمائی ہے جو کہ تائید وتصدیق کے حکم میں ہے اس کو تقریر کہتے ہیں یہ تینوں قسم کی حدیثیں امت کے لئے ذریعۂ ہدایت ہیں[1]

قیاس

بعض چیزیں ایسی بھی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سے دریافت کی گئیں اور آپنے اسکا جواب دیا اور سائل سے خود بھی ایک مسئلہ دریافت فرمالیا جس کا حکم ظاہر اور سائل کو معلوم تھا جب سائل نے بتادیا تو آپنے فرمایا کہ جو چیز تم نے دریافت کی ہے اسکا حکم بھی اسی کے موافق ہے۔

مثال:۔کسی نے دریافت کیا کہ میری والدہ کے ذمّہ حج ہے میں اس کو اسکی طرف سے ادا کرلوں تو ادا ہوجائے گا، آپ نے فرمایا ہاں ادا ہوجائے گا۔ اگر اس کے ذمہ قرض ہو اور تم ادا کردو تو ادا ہوجائے گا اس نے کہا ہاں ادا ہوجائے گا۔ آپ نے فرمایا اللہ کا قرض بطور اولیٰ ادا ہوجائے گا۔ جیسا کہ بخاری شریف[2] ج ۲رص ۱۰۸۸رمیں یہ حدیث مذکور ہے۔

---

[1]...... السنة فی الاصطلاح الشرعی هی ماصدر عن رسول الله ﷺ من قول او فعل او تقریر فالسنن القولیة فی احادیثه التی قالها فی مختلف الاغراض والمناسبات الخ ...... یکون حجة علی المسلمین الخ (علم اصول الفقه ۳۶تا۳۷، مقدمه مشکوٰۃ شیخ عبدالحق ص۳، نخبة الفکر ص:۷۶، مطبوعه الرحیم اکیڈمی کراچی.

[2]...... بخاری شریف ص۱۰۸۸ / ۲ حدیث نمبر ۷۲۰۲ باب من شبه اصلا معلوماًالخ. کتاب الاعتصام. والقیاس الصحیح لا مذمة فیه بل هو مامور به وفی الباب دلیل علی وقوع القیاس منه ﷺ وقد احتج المزنی بهذین الحدیثین علی من انکر القیاس وما اتفق علیه الجمهور هو الحجة فقد قاس الصحابة فمن بعدهم من التابعین وفقهاء الامصار، (ارشاد الساری ص:۱۵/۳۲۰، دارالفکر بیروت، عمدة القاری ص:۱۲/۵۰، الجزء الرابع والعشرون، دارالفکر بیروت، فتح الباری ص:۱۵/۲۳۱، طبع نزار مصطفی احمد الباز مکه مکرمه)

عن ابن عباس رضی الله عنهما ان امرأةً جاء ت الیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج افاحجّ عنها قال نعم حُجی عنها ارأیت لو کان علیٰ امّک دین اکنت قاضیة قالت نعم قال اقضوا الذی له فان الله احق بالوفاء.

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہیکہ ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی (اورعرض کیا) میری اماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی اور حج کرنے سے قبل مرگئی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کردوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں اس کی طرف سے حج کردے، بتا اگر تیری اماں پر قرض ہوتا تو کیا تو ادا کرتی اس نے کہاں ہاں۔ ارشادفرمایا جواس کیلئے ہے ادا کرو بیشک اللہ کا حق پورا کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

اسکوشریعت میں قیاس، اجتہاد، استنباط، اعتبار کہتے ہیں[1]۔ اسکی تعلیم بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اسکے شرائط اور تفصیلات کتب اصول میں[2] مذکور ہیں اس کی ضرورت اس وقت

[1]...... الله امرنا بالاعتبار وهو التامل فی المثلات المذکورة والقیاس نظیره بعینه لان الشرع شرع احکامه بمعان اشار الیها کما انزل مثلات باسباب قصها وحینئذ یکون اثبات حجة القیاس عقلیا ای ثابتا بدلالة النص او نقول ان الله تعالیٰ امرنا بالاعتبار والاعتبار ردالشیء الی نظیره وهو عام شامل للقیاس والمثلات وحیئذ یکون اثبات حجة القیاس بعبارة النص، (التفسیرات الاحمدیة ص: ۴۶۵، مطبوعه رحیمیه دیوبند، روح البیان ص: ۹/۴۲۱، مطبوعه دارالفکر بیروت، حاشیة الشهاب ص: ۹/۱۳۵، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، حاشیة القونوی ص: ۹/۱۰، سورۂ حشر تحت آیت: ۲، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[2]...... فشرطه ان لایکون الاصل مخصوصا بحکمه بنص آخر کشهادة خزیمة وحده وان لا یکون معدولا به عن القیاس ای لا یکون الاصل مخالفا للقیاس کبقاء الصوم مع الاکل والشرب ناسیا وان یتعدی الحکم الشرعی بالنص بعینه الی فرع هو نظیره ولا نص فیه والشرط الرابع ان یبقی حکم النص بعد التعلیل علی ماکان قبله الخ، (نورالانوار ص: ۲۳۲، ۲۳۵، بحث شرط القیاس، مطبوعه یاسرندیم دیوبند، اصول الشاشی ص: ۸۵، بحث شرط القیاس، مطبوعه شاهد بکڈپو دیوبند، حسامی مع النامی ص: ۲۰۲، ۲۰۸، باب القیاس، مطبوعه رحیمیه دیوبند، فواتح الرحموت ص: ۲/۳۰۰، فصل فی شرائط القیاس، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

ہوتی ہے کہ قرآن وحدیث سے مسئلہ صاف صاف سمجھ میں نہ آتا ہو، حضرت نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو قاضی بنا کر یمن بھیجا تو بہت سی ہدایتیں دیں اور دور تک رخصت کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ یہ بھی دریافت فرمایا کہ تم کس قانون کے ماتحت فیصلے کروگے تو انہوں نے عرض کیا قرآن پاک کے ماتحت ارشاد فرمایا کہ اگر اس میں تم کو نہ ملے عرض کیا سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلے کروں گا۔ فرمایا کہ اگر تمہیں اس میں بھی نہ ملے تو۔ عرض کیا کہ اجتہاد کروں گا اس پر مسرت کا اظہار کرکے پوری تائید فرمائی اور اس انتخاب پر خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کیا، ابوداؤد شریف[1] ج ۲ ص ۱۴۹ میں یہ واقعہ مذکور ہے۔

ان رسول الله ﷺ لما اراد ان يبعث معاذا الى اليمن قال كيف تقضى اذا عرض لک قضاء قال اقضى بكتاب الله قال فان لم تجد فى كتاب الله قال فبسنة رسول الله ﷺ قال فان لم تجد فى سنة رسول الله ﷺ ولا فى كتاب الله قال اجتهد برأيى ولا آلو فضرب رسول الله ﷺ صدره فقال الحمد لله الذى وفق رسول رسول الله ﷺ لما يرضى رسول الله،

اجتہاد

جو مسئلہ قرآن وحدیث میں صاف صاف نہ ملتا ہو اس کا حکم نظائر ودلائل میں غور کرکے

---

[1]...... **ابوداؤد شريف ص ۵۰۵ ج ۲، كتاب القضاء، باب اجتهاد الراى فى القضاء،**

ترجمہ:- حضرت رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ کو جب یمن بھیجنے کا ارادہ فرمایا تو ان سے یہ دریافت فرمایا کہ جب تمہارے پاس کوئی مقدمہ آئیگا تو کس طرح فیصلہ کروگے انہوں نے جواب دیا۔ اللہ کی کتاب کے ذریعہ فیصلہ کروں گا آپ نے فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ ملے تو انہوں نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ذریعہ آپ نے فرمایا اگر سنت رسول اللہ ﷺ اور کتاب اللہ میں نہ ملے حضرت معاذ نے عرض کیا اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہیں کروں گا اس پر نبی علیہ السلام نے ان کے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کے قاصد کو اس بات کی توفیق مرحمت فرمائی جس سے اللہ کا رسول خوش ہے۔

نکالنا اجتہاد ہے اسی کو قیاس بھی کہتے ہیں جیسا کہ اوپر معلوم ہوا اگر اس پر اتفاق ہو جائے تو وہ اجماع کہلاتا ہے[۱] اسی لئے علمائے اصول نے لکھا ہے کہ قیاس حکم کو ثابت نہیں کرتا بلکہ ظاہر کرتا ہے[۲]۔ جو حکم قرآن یا حدیث میں موجود تو تھا لیکن مخفی تھا عامۃً لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے تھے مجتہد نے اس کو اس کے نظائر پر قیاس کر کے یا دلالۃً، اشارۃً، اقتضاء وغیرہ سے استنباط کر کے ظاہر کر دیا امام بخاری نے اس کے لئے مستقل باب منعقد کیا ہے[۳]۔

تقلید

جس شخص میں اجتہاد کی قوت نہ ہو اس کو مجتہد کا اتباع لازم ہے اسی کا نام تقلید ہے[۴]۔

حضرت معاذؓ کو اسی لئے قاضی بنا کر بھیجا تھا کہ ان کے بتائے ہوئے مسائل واحکام پر عمل کیا جائے جن کے ماخذ تین ہیں۔ قرآن پاک، حدیث شریف، اجتہاد اور تینوں کو تسلیم کرنا حضور ﷺ ہی کی اطاعت ہے۔

عن ابی هريرةؓ قال قال رسول الله ﷺ من اطاعنى فقد اطاع الله ومن

[۱]...... هو لغة العزم والاتفاق واصطلاحا اتفاق المجتهدين من هذه الامة المرحومة المكرمة فى عصر على امر شرعى الخ، (فواتح الرحموت ص:۲/۲۶۰، الاصل الثالث الاجماع، نورالانوار ص۲۲۳، باب الاجماع، نامى ص۱۹۳، باب الاجماع، طبع رحيميه ديوبند)

[۲]...... ولذا قيل هو (اى القياس)ابانة مثل حكم احد المذكورين بمثل علته فى الاخر فاختير لفظ الابانة لان القياس مظهر لا مثبت (نورالانوار ص۲۲۸) مطبوعه ديوبند، اول مبحث القياس، نامى ص:۲۰۳، باب القياس، مطبوعه رحيميه ديوبند)

[۳]...... باب من شبه اصلا معلوما باصل مبين قد بين الله حكمها ليفهم السائل، كتاب الاعتصام (بخارى شريف ص۱۰۸۸ ج ۲ مطبع اشرفى ديوبند)

[۴]...... التقليد هو الاخذ بقول الغير بغير معرفة دليله (الى ان قال) غير المجتهد المطلق يلزمه التقليد (شرح عقود رسم المفتى ص۴۷، مطبوعه سعيديه سهارنپور)

عصاني فقد عصى الله ومن يطع الامير فقد اطاعني ومن يعص الاميرفقد عصاني الحديث متفق عليه (مشكوٰة[1] شريف)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشادفرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

مسائل کی قسمیں

مسائل دوقسم کے ہیں ایک وہ جن کا تذکرہ نص (قرآن یا حدیث) میں موجود ہے۔ دوسرے وہ جن کا تذکرہ قرآن یا حدیث میں موجود نہیں۔قسم اول (جنکا تذکرہ نص میں موجود ہے) کی دوصورتیں ہیں اول یہ کہ نص ایک ہی طرح کی ہے جس سے ایک ہی طرح کا مثبت یا منفی حکم صاف صاف معلوم ہوتا ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ نص دوطرح کی ہے کسی سے مثبت حکم معلوم ہوتا ہے کسی سے منفی مثلاً کسی سے آمین بالجہر معلوم ہوتا ہے کسی سے آمین بالسر، کسی سے رفع یدین معلوم ہوتا ہے کسی سے ترک رفع ۔ پھر ایسے مسائل میں بھی دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ تاریخی شواہد یا دیگر قرائن سے نص کا مقدم ومؤخر ہونا معلوم ہو کہ فلاں نص مقدم ہے اور فلاں مؤخر دوسری صورت یہ ہے کہ نص کا مقدم ومؤخر ہونا معلوم نہ ہو یہ پتہ نہ چلے کہ کونسی نص پہلے کی ہے کونسی بعد کی یہ کل چار قسمیں ہوئیں۔

---

[1]...... مشكوٰة شريف ص:٣١٨، كتاب الامارة والقضاء، الفصل الاول (مكتبه ياسر نديم ديوبند، بخاری شريف ص:١/٤١٥، كتاب الجهاد، باب يقاتل من وراء الامام ويتقى به، مطبوعه اشرفی ديوبند، مسلم شريف ص:٢/١٢٤، كتاب الامارة، باب وجوب طاعة الامراء، مطبوعه رشيديه دهلی)

پہلی قسم

وہ مسائل جن میں نص ایک ہی طرح کی ہے ایسے مسائل میں قیاس واجتہاد نہیں کیا جاتا نہ کسی کی تقلید کی جاتی ہے بلکہ نص پر عمل کیا جاتا ہے۔

دوسری قسم

وہ مسائل جن میں نص دوطرح کی ہے اور مقدم ومؤخر کا بھی علم ہے ایسے مسائل میں عموماً مقدم کو منسوخ مان کر مؤخر پر عمل کیا جاتا ہے، انمیں بھی نہ قیاس واجتہاد کی حاجت ہے نہ تقلید کی۔[1]

تیسری قسم

وہ مسائل جن میں نص دوطرح کی ہے اور مقدم ومؤخر کا علم نہیں۔

چوتھی قسم

وہ مسائل جن میں نصوص موجود نہیں۔

ان اخیر کی دونوں قسم کے مسائل دو حال سے خالی نہیں آدمی کچھ عمل کرتا ہے یا نہیں اگر عمل نہیں کرتا اور آزاد پھرتا ہے تو اسکی اجازت نہیں۔ اَیَحْسَبُ الاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی[2] کیا انسان سمجھتا ہے کہ آزاد چھوڑ دیا جائے گا۔ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ[3] عَبَثًا کیا تمہارا گمان ہے

---

[1]...... ایسے مسائل تین قسم کے ہیں اول وہ جنمیں نصوص متعارض ہیں، دوم وہ جنمیں نصوص وجوہ ومعانی متعددہ کو محتمل ہوں گو اختلاف نظر سے کوئی معنیٰ قریب بعید معلوم ہوتے ہوں، سوم وہ جنمیں تعارض بھی نہ ہو اور انمیں ایک ہی معنی ہوسکتے ہوں پس قسم اول میں دفع تعارض کے لئے مجتہد کو اجتہاد کی اور غیر مجتہد کو تقلید کی ضرورت ہوگی۔
قسم الثانی:۔ظنی الدلالۃ کہلاتی ہے اس میں تعیین احوال احتمالات کیلئے اجتہاد وتقلید کی حاجت ہوگی قسم ثالث قطعی الدلالۃ کہلاتی ہے اس میں ہم بھی نہ اجتہاد کو جائز کہتے ہیں نہ اس اجتہاد کی تقلید کو (الاقتصاد ص ۳۴) مطبوعہ دہلی۔

[2]...... سورہ القیامۃ آیت ۳۶

[3]...... سورۃ المومنون آیت ۱۱۵

کہ ہم نے تم کو بیکار پیدا کیا یعنی ایسا نہیں بلکہ تمہیں ہر موقعہ پر ہمارے حکم کی تعمیل کرنی ہے اور اگر کچھ عمل کرنا ہے تو کیا عمل کرے۔ تیسری قسم کے مسائل میں کونسی نص کو اختیار کرے؟ ایک نص کو اختیار کرنے سے دوسری نص چھوٹتی ہے اپنی طرف سے عمل کے لئے کسی نص کی تعیین کر نہیں سکتا۔ تقدیم وتاخیر کا علم نہیں کہ ایک کو ناسخ دوسری کو منسوخ قرار دے کر ناسخ پر عمل کرلے اور چوتھی قسم کے مسائل میں نص موجود ہی نہیں تو بلا علم کے عمل کس چیز پر کرے گا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَلَاتَقْفُ مَالَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[1] اس کا حاصل یہ ہے کہ بلا تحقیق وعلم کے کسی بات پر عمل مت کرو۔ تو لامحالہ ان دونوں قسم کے مسائل میں اجتہاد کی ضرورت ہوگی تیسری قسم میں تو اس لئے کہ عمل کے واسطے نص کو متعین کیا جائے۔ چوتھی قسم میں اس لئے کہ حکم معلوم کیا جائے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر شخص میں اجتہاد واستنباط کی قوت واہلیت نہیں ہوتی یہ آیت بھی اسی بات کو واضح کررہی ہے۔

وَلَوْرَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ[2]

یوں تو ہر شخص کوئی نہ کوئی صحیح یا غلط رائے قائم کرنے کا دعویٰ کرہی سکتا ہے لیکن جس کا استنباط شرعاً معتبر ہو اس کو مستنبط اور مجتہد کہتے ہیں[3] جس کا معتبر نہ ہو تو اس کو مقلد کہتے ہیں پس ان دونوں قسم کے مسائل میں مجتہد کو اجتہاد ضروری ہے اور مقلد کو اس کی تقلید ضروری ہے

[1]...... سورہ بنی اسرائیل آیت: ۳۶

[2]...... سورۃ النساء آیت: ۸۳،

ترجمہ: -اوراگر یہ لوگ اس کو رسول کے اور جو ان میں ایسے امور کو سمجھتے ہیں ان کے اوپر حوالہ رکھتے تو اس کو وہ حضرات تو پہچان ہی لیتے جو ان میں اس کی تحقیق کرلیا کرتے ہیں (بیان القرآن)

[3]...... ان المجتهد من عرف الاحكام الشرعية من قواعدها فى الكتاب والسنة والاجماع والقياس وهو الفقيه العارف بعلوم القرآن والحديث والناسخ والمنسوخ واللغة والنحو والصرف واتفاق العلماء واختلافهم وهو الضابط لامهات المسائل الفقهية، (المجموع شرح المهذب ص۴۳/ ۱، مقدمه، فئات الاصحاب المجتهدين، مطبوعه دار الفكر بيروت)

اجتہاد میں اگر خطا ہو جائے تب بھی مجتہد اجر سے محروم نہیں۔ اگر اجتہاد صحیح ہو تو دوہرے اجر کا مستحق ہے جیسا کہ بخاری شریف[1] ج۲ ص۱۰۹۲ میں ہے۔

ایک شبہ

اب یہاں یہ شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ مجتہد تو بہت سے ہوئے صحابہ میں بھی تابعین میں بھی تبع تابعین میں بھی پھر ائمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمہم اللہ) ہی کی تقلید کیوں کی جاتی ہے کسی اور کی تقلید میں کیا مضائقہ ہے خاص کر وہ صحابہ کرامؓ جن کے فضائل احادیث میں کثرت سے آئے ہیں۔ ان کی تقلید کیوں نہ کر لی جائے۔!

جواب: -اس کا جواب یہ ہے کہ صحابہ کرام یقیناً ائمہ اربعہ سے بدرجہا افضل ہیں، ائمہ اربعہ کی تقلید کی وجہ یہ نہیں کہ انکو صحابہ کرامؓ سے افضل تصور کیا جاتا ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ تقلید کیلئے ان مسائل کا معلوم ہونا ضروری ہے جنمیں تقلید کی جاتی ہے اور آج جس قدر تفصیل کے ساتھ ہر باب اور ہر فصل کے مسائل ائمہ اربعہ کے مذاہب میں مدون اور مجتمع ہیں، یہاں تک کہ کتاب الطہارت سے لیکر کتاب الفرائض تک عبادات، معاملات، مزاج غرض ہر شعبہ کے ایک ایک مسئلہ کو جمع کر دیا گیا ہے[2] اس طرح تفصیل کے ساتھ نہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی کا مذہب مدون ملتا ہے نہ تابعین میں سے نہ تبع تابعین وغیرہ سے پھر ائمہ اربعہ کو چھوڑ کر کسی اور

---

[1]...... عن عمرو بن العاص انه سمع رسول اللهﷺ يقول اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد ثم اخطأ فله اجر (بخارى شريف ص۱۰۹۲ ج۲، باب اجر الحاكم اذا اجتهد فاصاب او اخطأ، كتاب الاعتصام، حديث نمبر۷۰۵۵، مطبوعه اشرفى ديوبند

[2]...... ملاحظہ ہو الاقتصاد ص۳۴، مطبوعه دهلى، تكملة نقل الامام، فى البرهان اجماع المحققين على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة بل من بعدهم اى بل قال عليهم ان يتبعوا مذاهب الائمة الذين سيروا ووضعوا ودوّنوا، لانهم اوضحوا طرق النظر الخ، التقرير والتحبير ص۳۵۳ ج۳)

کی تقلید کی جائے تو کس طرح کی جائے؟ اس لئے ائمہ اربعہ ہی کی تقلید کو اختیار کیا گیا ہے۔ اللہ پاک نے ان چاروں کو قرآن وحدیث کا تفصیلی علم اور درایت واستنباط کی مہارت تامہ عطا فرمائی تھی۔ حتیٰ کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی جس قدر احادیث صحابہ کرامؓ کے ذریعہ عالم میں پھیلی ہیں وہ سب ان چاروں کے پاس موجود ہیں۔ یہ تو ہوسکتا ہے کہ کوئی ایک روایت ان میں سے ایک کے علم میں ہو اور دوسرے کے علم میں نہ ہو۔ مگر ایسا نہیں کہ کوئی روایت ان میں سے کسی کے پاس نہ ہو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ نے شرح مؤطا[1] ص ۶ / میں احادیث کے نشر واشاعت اور مدینہ طیبہ کی علمی مرکزیت کا حال تحریر فرماتے ہوئے لکھا ہے۔

بالجملہ ایں چہار اماما نند کہ عالم را علم ایشان احاطہ کردہ است امام ابوحنیفہؒ وامام مالکؒ وامام شافعیؒ وامام احمدؒ الخ

یہ چار امام ایسے ہیں کہ ان کا علم سارے عالم کو گھیرے ہوئے ہے اور وہ چار امام امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، اور امام احمدؒ ہیں

ایک سوال

یہ کیوں ضروری ہے کہ ایک ہی امام کی تقلید کی جائے اس میں کیا حرج ہے کہ کوئی مسئلہ کسی امام کا لے لیا جائے کوئی کسی کا جیسا کہ دور صحابہؓ وتابعین میں یہی طریق رائج تھا کسی ایک پر سارے مذہب کا انحصار نہیں تھا۔

جواب

قرون اولیٰ میں خیر کا غلبہ تھا نفسانی خواہشوں کا عامۃً دین میں دخل نہیں[2] تھا اس لئے جو

---

[1]...... شرح موطا امام مالک ص: ۶، مقدمہ، مطبوعہ رحیمیہ دھلی.

[2]...... اعلم ان فی الاخذ بھٰذہ المذاھب الاربعة مصلحة عظیمة وفی الاعراض عنھا کلھا مفسدة کبیرة نحن نبین ذٰلک بوجوہ الخ عقد الجید ص ۳۹)

شخص بھی اپنے جس بڑے سے مسئلہ دریافت کرتا نیک نیتی سے دریافت کرتا اوراس پر عمل کرلیتا تھا۔ چاہے نفس کے موافق ہو یا خلاف ہومگر بعد کے دور میں یہ بات نہیں رہی بلکہ لوگوں میں ایسا داعیہ پیدا ہونے لگا کہ ایک مسئلہ ایک عالم سے معلوم کیا اس میں نفس کو تنگی محسوس ہوئی تو دوسرے سے اسی پر قناعت نہیں کی گئی سہولت معلوم ہوئی تو بس اسی کو اختیار کرلیا پھراسی پر قناعت نہیں کی گئی۔ بلکہ ہر مسئلہ میں اس کی فکر لگی کہاں سے سہولت کا جواب ملتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ طلب حق کا داعیہ نہیں۔اس میں بعض دفعہ بڑی خرابی پیدا ہوجاتی ہے مثلاً کسی باوضوآدمی نے بیوی کو ہاتھ لگایا اس سے کسی شافعی المذہب نے کہا کہ وضودوبارہ کرو کہ یہ ہاتھ لگانا ناقض وضو ہے تو یہ شخص جواب میں کہتا ہے کہ میں امام ابوحنیفہؒ کی تقلید کرتا ہوں ان کے نزدیک ناقض وضونہیں بلکہ اس وضو سے نماز درست ہے پھراس نے قے کی اس پرایک حنفی المذہب نے کہا کہ وضودوبارہ کروکیوں کہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک قے ناقض وضو ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں امام شافعیؒ کے مذہب کی تقلید کرتا ہوں ان کے نزدیک ناقض وضو نہیں بلکہ اس وضو سے نماز درست ہے اب یہ شخص اگراسی وضو سے نماز پڑھے گا تو اس کی نماز نہ امام شافعیؒ کے نزدیک درست ہوگی نہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک درست ہوگی اسی کا نام تلفیق ہے جوکہ بالاجماع باطل اورنا جائز ہے[1] درحقیقت یہ طریقہ اختیار کرنا امام شافعیؒ کی تقلید ہے نہ امام ابوحنیفہؒ کی تقلید ہے بلکہ یہ تو خواہش نفسانی کا اتباع ہے جوکہ شرعاً ممنوع ہے اس کا نتیجہ

---

[1]...... وان الحكم الملفق باطل بالاجماع وقوله وان الحكم الملفق) المراد بالحكم الحكم الوضعي كالصحة مثلا متوضي سال من بدنه دم ولمس امرأة ثم صلى فان صحة هذه الصلاة ملفقة من مذهب الشافعي والحنفي والتلفيق باطل فصحته منتفية الخ (الشامي نعمانيه ص ۵۱ ج ۱، المقدمة، لايجوز العمل بالضعيف الخ، شامي كراچي ص ۷۵ ج ۱، طحطاوى على مراقى ص ۱۴۳، مصرى، كتاب الصلاة، مقدمه اعلاء السنن ص: ۲/۲۲۷، ذكر الشروط الثلاثة لجواز الانتقال الخ، مطبوعه امداديه مكه مكرمه.

خدا کے راستہ سے ہٹنا اور بھٹکنا ہے۔ ولا تتبع الهوی فیضلک عن سبیل اللہ[1] اسلئے ضروری ہوا کہ ایک ہی امام کی تقلید کی جائے چونکہ قرآن پاک نے اتباع کو انابت کے ساتھ مربوط کیا ہے واتبع سبیل من اناب الیّ[2] اس بناء پر مجموعی حالات سے کسی کو امام ابوحنیفہ کے متعلق ظن غالب حاصل ہوا کہ منیب ومصیب ہیں یعنی ان کا اجتہاد قرآن وحدیث کے زیادہ موافق ہے اس نے ان کی تقلید اختیار کی کسی کو امام مالکؒ امام شافعیؒ امام احمدؒ میں سے کسی کے متعلق یہ ظن حاصل ہوا اس نے ان کی تقلید کی اب یہ درست نہیں کہ اپنے امام کو چھوڑ کر جب دل چاہا کسی دوسرے کے مذہب پر عمل کرلیا کیوں کہ بغیر اجازت شرعیہ کے اس میں تلفیق بھی ہوجاتی ہے اور خواہش نفسانی کا اتباع ہے جس کا نتیجہ حق سے بُعد اور گمراہی ہے چنانچہ مولانا محمد حسین صاحب نے زمانۂ دراز تک تقلید کی مخالفت کرتے رہنے کے بعد تقلید نہ کرنے کے تلخ تجربات سے متأثر ہوکر اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۱ عدد ۲ ص ۵۳ میں لکھا ہے۔

''پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی کہ جو لوگ بے علمی کے ساتھ مجتہد مطلق اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ آخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں ان میں بعض عیسائی ہوجاتے ہیں اور بعض لامذہب جو کسی دین ومذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق وخروج تو اس آزادی کا ادنیٰ نتیجہ ہے اھ'' (سبیل[3] الرشاد ص ۱۲)

اسی وجہ سے صدیوں سے بڑے بڑے بے شمار متبحر علماء جن کو قرآن پاک میں گہری بصیرت ہے اور علم حدیث وآثار صحابہؓ کا بے شمار خزانہ جنکی نظروں کے سامنے ہے اور خشیت

---

[1]...... سورہ ص آیت ۲۶،

ترجمہ:-اور آئندہ بھی نفسانی خواہش کی پیروی مت کرنا کہ وہ خدا کے راستے سے تم کو بھٹکا دیگی۔(از بیان القرآن)

[2]...... سورہ لقمان آیت ۱۵،

ترجمہ:-اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو (از بیان القرآن)

[3]...... سبیل الرشاد ص ۱۲، مطبوعہ ساڈھورہ.

وتقوی سے جن کے قلوب مالا مال ہیں اور جو اپنی زندگی کا ہر گوشہ حضور ﷺ کی سنت کے چراغ سے روشن کرتے ہیں وہ ان سب فضائل وکمالات کے باوجود تقلید ہی کو اختیار کرتے آئے ہیں۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو یہ کمالات اپنے رسول پاک ﷺ کے اتباع اور اپنے دین کے خدام اولیاء کرام، مجتہدین عظام کی تقلید واحترام کے طفیل میں عطا فرمائے تو غالباً مبالغہ نہ ہوگا۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

کیا حضرت شاہ ولی اللہ صاحب بھی مقلد تھے؟

سوال:-حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ مقلد تھے یا غیر مقلد، اگر مقلد تھے تو انکا مسلک کیا تھا؟ یہاں بعض حضرات کہتے ہیں کہ وہ غیر مقلد تھے، حوالہ کتب معتبرہ سے مدلل بیان فرمائیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ علوم واسعہ افکار عمیقہ اخلاق فاضلہ، اعمال صالحہ، تزکیۂ نفس، طہارت باطن، نسبت قویہ، مکاشفۂ صحیحہ کی دولت سے مالا مال تھے۔ جہاں کسی چیز میں کوئی اشکال ہوا فوراً روحانیت نبویہ سے حل کر لیا۔ آثار صحابہ گویا سب کے سب نظروں کے سامنے تھے۔ ان کے مذاہب سے واقفیت حاصل تھی ائمہ مجتہدین کے اصول استنباط اور ماخذ مسائل پر پورا عبور تھا۔ تطبیق بین الروایات میں ملکۂ تامہ تھا ناسخ ومنسوخ کے حافظ تھے وغیرہ وغیرہ۔ ان اسباب کی بناء پر آپ تقلید کی ضرورت محسوس نہیں فرماتے تھے طبیعت کو اس سے انکار تھا لیکن حضرت نبی اکرم ﷺ نے تقلید پر مجبور فرمایا۔ تقلید کے علاوہ اور بھی بعض چیزیں ایسی ہیں کہ تقاضائے طبعی کے خلاف ان پر مامور کئے گئے چنانچہ لکھتے ہیں۔ وثانیها الوصاة بالتقيد بهٰذه المذاهب الاربعة لااخرج منها والتوفيق مااستطعت وجبلتي تابى

التقيد وتأنف منه راساً ولكن شئ طلب منى التعبد به بخلاف نفسى اه فيوض الحرمين[1] ص ٦٥ اس سے مطلق تقلید کے ساتھ مقید ہونا معلوم ہوا۔ نیز وہ تقلید مذاہب اربعہ میں محصور ہے۔

مذہب حنفی کی ترجیح کے سلسلہ میں فرماتے ہیں۔

عرفنى رسول الله ﷺ ان فى المذهب الحنفى طريقة انيقة هى اوفق الطرق بالسنة المعروفة التى جمعت ونقحت فى زمان البخارى واصحابه وذٰلك ان يؤخذ من اقوال الثلٰثة قول اقربهم بها فى المسئلة ثم بعد ذٰلك يتبع اختيارات الفقهاء الحنفيين الذين كانوا من علماء الحديث فرب شىء سكت عنه الثلاثة فى الاصول وما تعرضوا لنفيه ودلت الاحاديث عليه فليس بدمن اثباتِه والكل مذهب حنفى اه فيوض الحرمين[2] ص ۴۸/

۱۱۷۶ھ میں وفات ہے اسی ۱۱۷۶ھ میں اخیر مرتبہ بخاری شریف پڑھائی ہے اور مولوی چراغ صاحب کیلئے سند اپنے قلم سے لکھی ہے جو کہ بخاری شریف کے ساتھ خدا بخش لائبریری پٹنہ میں موجود ہے اس میں اپنے نام کے ساتھ حنفی لکھا ہے اور حضرت شاہ رفیع الدین صاحب کی تصدیق ہے کہ یہ میرے والد کی تحریر فرمودہ ہے۔ نیز شاہ عالم کی مہر بھی اس تصدیق پر موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخیر تک حنفی رہے کسی کو یہ کہنے کی مجال نہیں کہ بعد میں غیر مقلد ہو گئے تھے۔ نعوذ باللہ عنہ، البتہ حسب وسعت جمع فرماتے تھے ادلہ کی قوت وضعف سے بھی بحث فرمایا کرتے تھے جس سے بعض کو شبہ ہو جایا کرتا تھا۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... فيوض الحرمين ص ٦٥، مكتبه احمدى دهلى،

[2]...... فيوض الحرمين ص ۴۸، مكتبه احمدى دهلى،

بعض مسائل میں دوسرے امام کے مذہب پر عمل کرنا

شاہ ولی اللہ صاحبؒ کیا مقلد تھے؟

سوال:- جو شخص حنفی کہلا کر بعض مسائل اختلافیہ میں مسائلِ شافعیہ وحنابلہ پر اپنی تحقیق کی بنا پر عمل کرے تو وہ حنفیت سے نکل جائے گا یا نہیں؟ حالانکہ امام ولی اللہ صاحب انفاس العارفین ص ۷۰ میں لکھتے ہیں۔

"مخفی نماند کہ حضرت ایشاں ای عبدالرحیم صاحب دہلوی در اکثر امور موافق مذہب حنفی عمل می کردند الابعض چیزہا کہ بحسب حدیث یا وجدان بمذہب دیگر ترجیح می یافتند ازاں جملہ آنست کہ در اقتداء سورۂ فاتحہ می خواندند ودر جنازہ نیز" (دیکھو کتاب حزب امام ولی اللہ صاحب دہلوی کی اجمالی تاریخ کا مقدمہ ص ۱۶۰) مؤلفہ مولانا مولوی عبیداللہ صاحب سندھی حنفی دیوبندی۔

نیز مکتوبات شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی کے ص ۵ر میں لکھا ہے۔

"گفتم بقدر امکان جمع می کنم در مذاہب مشہورہ مثلاً صوم وصلوٰۃ ووضوو غسل وحج بوضعے کہ واقعے می شود کہ ہمہ اہلِ مذاہب صحیح دانند وعند تعذر الجمع باقویٰ مذاہب از روئے دلیل وموافقت صریح حدیثِ عمل می نمایم۔"

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ شاہ عبدالرحیم صاحب دہلوی وحضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنے مسلک مذکورہ کی بنا پر مقلد تھے یا غیر مقلد؟ اور ان کو باوجود حنفی مذہب کے ایسا کرنا درست تھا یا نہیں؟ غور فرما کر اس مسئلہ پر لکھیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر کوئی حنفی اپنی وسعتِ نظر، جَودتِ فہم، صفائی باطن یا کسی اور داعیۂ قویہ کی بناء پر کسی

دوسرے امام کی دلیل کو قوی سمجھ کر اس پر عمل کرے تو وہ شخص حنفیت سے خارج نہیں ہوگا اور قوتِ داعیہ کے موافق وہ شخص معذور[1] ہوگا اور دوسروں کو اس کا اتباع جائز نہیں[2] ہوگا اور اس کی نظیریں مذاہبِ اربعہ میں موجود ہیں۔ شیخ ابن ہمامؒ کی ابحاث کو ان کے تلمیذِ خاص قاسم بن قطلو بغا نے نا قابلِ اعتناء قرار دیا ہے۔ کذا فی رسم المفتی[3]۔ ابن حجر مکی شافعیؒ نے فتاویٰ کبریٰ[4] میں لکھا ہے کہ فقہِ شافعی میں زکوٰۃ کے متعلق تین مسائل ایسے ہیں جن میں فقہِ حنفی کے موافق فتویٰ دیا جاتا ہے۔ نقل الزکوٰۃ ودفع الزکوٰۃ الیٰ واحد. ودفعها الیٰ احد الاصناف اھـ.

---

[1]...... والحاصل ان ما خالف فيه الاصحاب امامهم الاعظم لايخرج عن مذهبه اذا رجحه المشائخ المعتبرون وكذا ما بناه المشائخ على العرف الحادث لتغير الزمان او للضرورة ونحو ذلک لايخرج عن مذهبه ايضا لان مارجحوه لترجح دليله عندهم ماذون به من جهة الامام، (رسم المفتی ص:۶۸، مطبوعه المكتبة السعيدية سهارنپور، شامی زكريا ص:۱۶۷/۱، المقدمة، مطلب صح عن الامام انه قال الخ.

[2]...... قال فی خزانة الروايات العالم الذی يعرف معنى النصوص والاخبار وهو من اهل الدراية يجوز له ان يعمل عليها وان كان مخالفا لمذهبه وتقييده به ای المجتهد فی المذهب مخرج للعامی كما قال فانه يلزمه اتباع ماصححوا الخ، (رسم المفتی ص:۱۰۲، مطبوعه المكتبة السعيدية سهارنپور)

[3]...... قال العلامة قاسم فی حق شيخه خاتمة المحققين الكمال ابن الهمام لا يعمل بابحاث شيخنا التی تخالف المذهب، شرح عقود رسم المفتی ص:۶۸، مطبوعه المكتبة السعيدية سهارنپور)

[4]...... (سئل) نفع الله به عن شافعی قلد الحنفی فی مسئلة فی الزكاة وهی جواز اعطاء البضاعة عن النقد وجواز الاقتصار على صنف او صنفين مع وجود الاصناف فهل يجوز له ذٰلک ام لا وفی ای كتاب هو فاجاب بقوله نعم يجوز له ذلک كما صرحوا به فی المختصرات فضلا عن المطولات الخ (الفتاوی الكبریٰ ص۷۴ ج۲، ص۳۵۳ ج۱) مكتبه دارالكتب العلمية بيروت، كتاب الزكاة)

امام غزالیؒ نے احیاء[1] العلوم میں امام مالکؒ کے مذہب کو طہارت ماء کے متعلق پسند کیا ہے۔فقہاءِ احناف نے مسئلہ مفقود میں امام مالکؒ کا مسلک اختیار کیا ہے[2] وغیرہ وغیرہ۔

شاہ عبدالرحیم صاحبؒ حنفی تھے[3] چنانچہ فتاویٰ عالمگیری کی تدوین میں وہ بھی شریک تھے اور جگہ جگہ اصلاحات بھی فرمائی ہیں۔شاہ ولی اللہ صاحبؒ بھی مقلد اور حنفی تھے[4] بعض حضرات کو ان کی مختلف عبارات سے اس کے خلاف کا ایہام ہوتا ہے مگر اسی کتاب ص ۴۸، ۶۲، ۱۰۵/ میں حنفی مذہب کو ترجیح دی ہے۔اصل یہ ہے کہ وہ کسی کی تقلید نہیں کرنا چاہتے تھے اور یہ طبعی چیز تھی۔لیکن حضور اقدس ﷺ کی طرف سے کسی مشاہدہ میں ان کو اس پر مجبور کیا گیا جیسا کہ اور بھی بعض اشیاء پر خلافِ طبع مجبور کیا گیا۔چنانچہ فرماتے ہیں۔

وجبلتی تابی التقید وتانف منه رأساً ولكن شئ طلب منی التعبدبه بخلاف

۱...... واذا اجتمع قلتان من ماء نجس طهرو لايعود نجسابالتفريق هٰذا هو مذهب الشافعی رضی اللّٰه عنه وكنت اودّان يكون مذهبه كمذهب مالک رضی اللّٰه عنه فی ان الماء وان قل لا ينجس الا بالتغير اذا الحاجة ماسة اليه الخ (احياء العلوم ص ۱۱۴ ج ۱، كتاب اسرار الطهارة، الطرف الثانی فی المزال به، مطبوعه مصر،

۲...... ملاحظه هو الحيلة الناجزة ص ۶۸، حكم زوجۂ مفقود، مطبوعه دارالاشاعت ديوبند،

۳...... مخفی نماند کہ حضرت ایشاں در اکثر امور موافق مذہب حنفی عمل می کردند الابعض چیز ہا کہ بحسب حدیث یا وجدان بمذہب دیگر ترجیح می یافتند (انفاس العارفين ص ۶۹، مطبوعه احمدی دهلی، انفاس العارفین مترجم ص: ۱۵۷، فاتحہ خلف الامام میں شاہ عبدالرحیم صاحب کا مسلک، مطبوعہ الفلاح دہلی۔

۴......اس سلسلہ میں حضرت شاہ صاحب کے الفاظ ملاحظہ ہوں جو کہ انہوں نے خود اپنے قلم سے تحریر فرمائے ہیں، یہ تحریر خدا بخش لائبریری پٹنہ میں صحیح بخاری کے نسخہ پر ہے جو حضرت شاہ صاحب کے درس میں رہا ہے، حضرت شاہ صاحب نے اپنے ہاتھوں سے اپنی سند امام بخاری تک لکھکر اپنے نام کے ساتھ یہ کلمات تحریر فرمائے ہیں، العمری نسبا الدهلوی وطنا الاشعری عقيدة الصوفی طريقة الحنفی عملا الحنفی والشافعی تدريسا الخ، ظفر المحصلين ص: ۶۳، صاحب الفوز الكبير، مطبوعه حنيف بكڈپو ديوبند، رحمة الله الواسعه ص: ۱/۱۵۱، فروعات میں حنفی تھے، مطبوعه حجاز ديوبند)

نفسی اھ۔ فیوض الحرمین[1] ص ۶۴ / اس میں مذاہب اربعہ میں سے کسی کی تخصیص نہیں کی گئی بلکہ دائر رکھا گیا ہے لیکن ص ۴۸، ۶۲، ۱۰۵ / میں ترجیح موجود ہے۔

جن مسائل میں دیگر مذاہب کی رعایت موجود ہو اس میں خروج عن الخلاف کو فقہاء نے مستحب لکھا ہے[2] شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا عام طریقہ یہی ہے۔ الّا فی بعض المسائل فانه عمل بتحقیقه. ایک کتاب پر اپنے دستخط کے ساتھ انہوں نے حنفی خود بھی تحریر فرمایا ہے جس پر بادشاہِ وقت کے بھی دستخط ہیں اور وہ کتاب خدا بخش لائبریری پٹنہ، بہار میں محفوظ ہے۔

فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۰ / ۱۱ / ۶۴ھ

صحیح: عبد اللطیف مظاہر علوم سہارنپور ۲۵ / ذی قعدہ ۶۴ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۳ / ذی قعدہ ۶۴ھ

قول امام کے خلاف اگر حدیث موجود ہو تو مقلد کیا کرے

سوال:- امام صاحب کے قول کے مقابل میں حدیث صحیح ہو۔ راوی حدیث بیان کرنے والے تقریباً چار سے زائد ہوں اور راوی ثقہ ہیں۔ راویوں کی بالکل ایک ہی دلیل رسول اللہ ﷺ سے صحیح حدیث بیان کرتے ہیں اور صحیح حدیث بخاری کی موجود ہے تو ایک شخص امام کا قول ترک کر کے احادیث پر عمل کرتا ہے تو اب آپ سے فتویٰ چاہتا ہے۔ برائے

---

[1]..... فیوض الحرمین ص ۶۵ مطبوعه احمدی دهلی

[2]..... صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف (الشامی نعمانیه ص ۳۴۰ ج ۱) کتاب الصلاة. مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، الفوائد المخصصة باحکام کی الحمصة فی رسائل ابن عابدین ص: ۱/۶۱، الفائدة التاسعة، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور.

مہربانی فتویٰ ارسال فرماویں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ بات تو ممکن ہے کہ امام اعظمؒ نے جو مسئلہ بیان فرمایا ہے بخاری شریف کی کوئی حدیث اسکے خلاف ہو لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ امام اعظمؒ کا مسئلہ بلا دلیل ہو اتنا تو غور کیجئے کہ صحیح حدیث جب کسی مسئلہ میں موجود ہو تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک رائے (قیاس) جائز نہیں۔ پھر یہ کہنا کہ ان کا قول (رائے) یعنی قیاس محض رائے اور قیاس ہے جو کہ حدیث کے خلاف ہے غلط اور امام صاحب کے اصول کے خلاف ہے جو کہ تہمت ہے[1]۔ رائے کا حاصل تو یہ ہیکہ جو مسئلہ نص (آیت یا حدیث) میں موجود ہو امام اعظمؒ اس کیلئے علّت تلاش کرتے ہیں تاکہ جن مسائل سے نص ساکت ہے اور انمیں وہ علت موجود ہے تو حکم نص کو وہاں متعدی کر دیا جائے، اسکا فائدہ یہ ہیکہ حکم نص زیادہ سے زیادہ عام ہو جائے، امام بخاریؒ نے بھی اسکو اپنی صحیح میں ثابت کیا ہے[2]۔ لہٰذا جس مسئلہ میں خود نص موجود ہوگی وہاں امام اعظمؒ رائے اور قیاس کو دخل ہی نہیں دیں گے بلکہ نص پر عمل کریں گے بعض کوتاہ نظر کسی ایک حدیث کو دیکھ کر کہنے لگتے ہیں کہ امام اعظمؒ کا فلاں قول مطلقاً حدیث کے خلاف اور محض رائے پر مبنی ہے۔ یہ انکی کوتاہ نظری ہے یا عناد ہے۔

---

[1]...... واما اتباعه للاحاديث والاثار خلاف ما يظن الظانون انه يقيس على خلاف الحديث فيدل عليه على ما اورده السيوطى عن الخطيب انه اخرج عن ابى حمزة اليشكرى قال سمعت ابا حنيفة يقول اذا جاء الحديث عن النبى ﷺ لم نذهب عنه الى غيره واخذنا به واذا جاء عن الصحابة تخيرنا واذا جاء عن التابعين زاحمناهم الخ (النافع الكبير ص ۱۳۴، مكتبه لكهنؤ، قبيل الفصل الرابع، الفتوحات المكية ص: ۵۲، بحواله مقدمه اعلاء السنن ص: ۳/۴۹، اقوال الحنفية كلها مسندة الى دليل شرعى، مطبوعه امداديه مكه مكرمه)

[2]...... باب من شبه اصلا معلوما باصل مبين قد بين الله حكمهما ليفهم السائل، كتاب الاعتصام (بخارى شريف ص ۱۰۸۸/۲) وبهٰذاالباب استدل من قال ان الامام البخارى قائل بالقياس والاجتهاد وهو الاوجه عند هٰذاالعبد الضعيف، الابواب والتراجم للبخارى ص ۳۲۱ ج ۶)

صحیح بخاری شریف مجموعی حیثیت سے اعلیٰ کتاب ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ ان کی ہر ہر حدیث دیگر کتب کی ہر ہر حدیث سے اعلیٰ ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ دوسری کتاب کی حدیث مثلاً جس پر امام اعظمؒ کا قول مبنی ہے وہ بخاری شریف کی حدیث سے اعلیٰ ہو۔ شیخ ابن ہمامؒ نے فتح القدیر[1] میں اس پر بحث کی ہے۔ نیز عمدۃ[2] القاری شرح بخاری ص ۱۵ ج ۸ رمیں ہے۔

ودعویٰ الحکم بتصحیح جمیع ما اوردہ البخاری فی کتابہ غیر موجھة لان دعویٰ الکلیة تحتاج الیٰ دلیل قاطع اھ

لہٰذا یہ دعویٰ کرنا کہ امام اعظمؒ کا قول حدیث کے خلاف اور محض رائے پر مبنی ہے یہ خود دعویٰ بلا دلیل ہے بلکہ خلاف دلیل ہے جو اپنے علم ناقص یا عناد سے ناشی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۹/۵/۹۱ھ

عالم محقق کیلئے تقلید

اور ایک مذہب سے دوسرے مذہب کی طرف انتقال

سوال:- فقہاء کی اصطلاح میں تقلید کے کیا معنیٰ ہیں؟

---

[1]...... وکون معارضه فی البخاری لا یستلزم تقدیمه بعد اشتراکهما فی الصحة بل یطلب الترجیح من خارج وقول من قال اصح الاحادیث مافی الصحیحین ثم ماانفرد به البخاری ثم ماانفرد به مسلم ثم مااشتمل علی شرطهما من غیرهما ثم ما اشتمل علی شرط احدهما تحکم لا یجوز التقلید فیه الخ، (فتح القدیر ص ۳۸۸ ج ۱، مطبوعه رشیدیه پاکستان، مطبوعه دارالفکر بیروت، ص ۴۴۵ ج ۱ باب النوافل. فتح الملهم ص: ۳۰۰/ ۱، مقدمه، احادیث الصحیحین هل تفید القطع)

[2]...... عمدة القاری ص: ۳۰۰، ج۸، الجزء السادس عشر، کتاب المناقب، باب القسامة فی الجاهلیة، مطبوعه دارالفکر بیروت.

۲۔ حقیقۃً یہ امر علماء کے یہاں مسلم ہے کہ جو شخص بجائے خود مجتہد ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے کی تقلید کرے بایں معنیٰ کہ **التقلید بانه العمل بقول من لا یعرف دلیلهٗ.**

۳۔ کوئی شخص اگر خود اجتہاد کے مرتبہ پر فائز نہ ہو مگر عالم بالکتاب والسّنۃ ہو اور نہ صرف عالم ہو بلکہ سنن نبویہ میں نظر بالغ رکھتا ہو۔ اس کے ساتھ وہ مختلف مذاہب فقہیہ کے فروعی مسائل میں تحقیق اور ترجیح کی بھی قابلیت رکھتا ہو ایسے عالم کیلئے ائمہ مذاہب کی تقلید کی کیا صورت ہوگی؟ آیا وہ لازمی طور پر ہر حالت میں کسی معین مذہب کے ساتھ وابستہ رہے گا اور کسی حالت میں بھی اس کیلئے دوسرے مذہب کی پیروی جائز نہ ہوگی۔ اگر چہ وہ ایک ہی مسئلہ میں ہو یا اس کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ مختلف مذاہب کے فروعیات پر تحقیقی نظر ڈال کر سب کا علمی جائزہ لے پھر ان مختلف فروعیات میں بھی جو مسئلہ اس کو اوفق بالکتاب والسنۃ معلوم ہو اس پر عمل کرے۔

۴۔ بالفرض اگر وہ پہلے سے کسی معین مذہب کا التزام کر چکا ہو تو آیا وہ التزام کے بعد دوسرے مذہب فقہی میں کلی یا جزوی طور پر انتقال کرسکتا ہے یا نہیں۔ یا ہمیشہ کیلئے اس مذہب سے وابستہ رہے گا جس کا اس نے پہلے التزام کیا ہے۔

۵۔ پھر جو شخص عالم بالکتاب والسنۃ نہ ہو بلکہ عامی ہو ایسے عامی شخص کیلئے تقلید اور ایک مذہب فقہی سے دوسرے مذہب فقہی میں انتقال کرنے کا کیا حکم ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس شخص پر اعتماد ہو کہ دلیل کے موافق حکم بتائے گا اس کے قول کو تسلیم کر لینا اور اس سے دلیل کا مطالبہ نہ کرنا تقلید ہے کذا فی عقد الجید[1]

---

[1]...... تقلید العالم اذا کان یعتمد علیٰ فتواہ (عقد الجید ص ۱۵) وقد یعبر عنه کما فی جمع الجوامع باخذ القول بغیر معرفة دلیله (شرح عقود رسم المفتی ص ۷۴، مطبوعه سعیدیه سهارنپور)

۲۔ راجح قول یہی ہے کہ مجتہد کو دوسرے مجتہد کی تقلید کا حق حاصل ہے اس لئے کہ اجتہاد متجزی ہے۔ کما صرح بہ الشامی۔[۱]

۳۔ جب اس کا دامن اجتہاد سے خالی ہے تو اس کو وسعت نظر وعلم کے باوجود تقلید شخصی لازم ہے محض اپنی ذاتی تحقیق کی بناء پر دوسرے مذہب کی پیروی کا حق نہیں۔ تلفیق بالاجماع باطل ہے کذا فی الدر المختار[۲] اس کا اجتہاد سے محروم ہونے کے باوجود کسی مسئلہ کو اوفق بالکتاب والسنہ قرار دینا اپنے منصب سے بڑھ کر بات ہے۔

۴۔ جس اعتماد کی بناء پر ایک امام کی تقلید کی تھی اگر وہ اعتماد وسعت نظر وعلم کی بناء پر وہاں سے ختم ہوکر دوسرے امام کے ساتھ قائم ہوگیا ہے تو کلیۃً انتقال مذہب کی اجازت ہے جزوی انتقال میں تلفیق کا مفسدہ ہے۔ کذا فی الحموی[۳]

۱...... قال فی التحریر مسئلة غیر المجتهد المطلق یلزمه التقلید و ان کان مجتهداً فی بعض مسائل الفقه اوبعض العلوم کالفرائض علی القول بتجزئ الاجتهاد وهو الحق (شرح عقود رسم المفتی ص ۴۷) مطبوعه اسعدی سهارنپور ص ۲۳، غیر المجتهد المطلق یلزمه التقلید، الشامی نعمانیه ص ۵۱ ج ۱، التقریر والتحبیر ص ۳۴۴، ج ۳، تیسیر التحریر ص ۲۴۶ ج ۴، عقد الجید ص ۴۶ تا ۴۷)

۲...... ولا باس بالتقلید کما فی البحر والنهر لکن بشرط ان یلتزم جمیع ما یوجبه ذلک الامام لان الحکم الملفق باطل بالاجماع کما فی دیباجة الدر (طحطاوی مصری ص ۱۴۳ کتاب الصلاة، تحت قول المصنف ولا یجمع بین فرضین فی وقت فی بیان الاوقات، الدر المختار علی الشامی نعمانیه ص ۵۱ ج ۱، مقدمه، مطلب لایجوز العمل بالضعیف.

۳......الاشباہ والنظائر میں فن ثانی کتاب الحدود والتعزیر جس کی ابتداء اذا اصار الشافعی حنفیا سے ہے اس کے تحت میں حموی ملاحظہ ہو ص ۲۸۴، مطبوعه کراچی. مقدمه، اعلاء السنن ص: ۲/۲۲۷، ذکر الشروط الثلاثة الخ، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه.

قوله ارتحل الی مذهب الشافعی یعزر ای اذا کان ارتحاله لا لغرض محمود شرعاً (الی ان قال) لو ان رجلا یری من مذهبه باجتهاد ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۵۔اس کی اجازت نہیں۔ یہ اتباع ہوا اور تلعّب ہے۔عقد الجید[1]، انصاف[2]، سبیل الرشاد[3]، الاقتصاد[4]، انتصار الحق[5]، تیسیر[6]، التقریر والتحبیر[7] میں تفصیلی دلائل مذکور ہیں۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

حنفی کو کسی اور کے قول پر عمل کرنا کیا تقلید کے خلاف ہے

سوال:- تقلید کی تعریف کیا ہے اگر امام ابو یوسفؒ وزفرؒ کے قول پر عمل کرے تو کیا اس صورت میں بھی حنفی رہے گا بوقت ضرورت شوافع و مالکیہ کے قول پر (مثلاً مسئلہ مفقود پر عمل

(**حاشیہ صفحہ گذشتہ**)..........وضح لہ کان محمودا ماجوراً (الشامی نعمانیہ ص ۱۹۰ ج۳، کتاب الحدود، باب التعزیر، مطلب فیما اذا ارتحل الیٰ غیر مذہبہ)

مسئلہ جمع بین الصلوٰتین کے ذیل میں علامہ طحطاویؒ رقمطراز ہیں۔وکثیراً مایبتلی المسافر بمثلہ لاسیما الحاج ولا باس بالتقلید کما فی البحر والنہر لکن بشرط ان یلتزم جمیع ما یوجبہ ذلک الامام لان الحکم الملفق باطل بالاجماع کما فی دیباجۃ الدر (طحطاوی ص ۱۴۳، مطبع مصری. کتاب الصلاۃ فی بیان الاوقات)

(**حواشی صفحہ ہذا**) [1]..... وقالوا المنتقل من مذہب الی مذہب باجتہاد وبرہان اثم یستوجب التعزیر فقبل اجتہاد وبرہان اولیٰ (عقد الجید ص ۵۵)

[2]..... ان القیاس وجوب التقلید لامام بعینہ فانہ قد یکون واجبا مثلاً اذا کان انسان جاھل وجب علیہ ان یقلد بمذہب ویحرم علیہ ان یخرج من مذہبہ ملخصا (الانصاف ص ۲۲)

[3]..... سبیل الرشاد ص ۳۴-۳۵، ملاحظہ ہو. (مطبوعہ ساڈھورہ)

[4]..... الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد ص ۲۸ ر پر ملاحظہ ہو۔

[5]..... انتصار الحق ص ۲۲۹، ملاحظہ ہو،

[6]..... تیسیر التحریر ص ۲۵۳ ج۴، میں ملاحظہ ہو،

[7]..... التقریر والتحبیر ص ۴۵۰ ج۳. لیس للعامی ان یتحول من مذہب الی مذہب ویستوی فیہ الحنفی والشافعی الخ (الشامی نعمانیہ ص ۱۹۱ ج۳، باب التعزیر، مطلب فیما اذا ارتحل الی غیر مذہبہ، العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ ص ۳۲۷ ج۲ ر ملاحظہ ہو،

کرنے سے حنفی رہے گا یا نہیں جب کہ وہ دوسرے امام کے قول پر عمل کر رہا ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

غیر مجتہد کا قول مجتہد کو اختیار کرنا اس اعتماد پر کہ اس کے پاس اسکی دلیل ہے اور اس سے دلیل نہ طلب کرنا یہی تقلید ہے[۱]۔

امام اعظمؒ کے اصول جن کو ان کے تلامذہ نے مفصلاً بیان کیا اور ان پر مسائل متفرع ہوئے خواہ وہ مسائل امام اعظم سے بالتصریح منقول ہوں یا نہ ہوں ان کو ماننے والا اور ان پر عمل کرنے والا حنفی ہے امام صاحب کے تلامذہ کے اقوال بھی امام صاحب ہی کے اقوال ہیں خواہ وہ صراحۃً ہوں خواہ التزاماً۔ لہٰذا مواقع مخصوصہ میں ان پر عمل کرنے سے حنفیت سے خروج نہ ہوگا[۲]۔ بعض دفعہ واقعات اور حوادث کے تغیر سے حکم بدل جاتا ہے۔ جیسے متأخرین نے دیکھا کہ اگر آج امام صاحب ہوتے تو فلاں مسئلہ میں یہ حکم دیتے لہٰذا متاخرین نے وہی حکم دیا۔ خواہ وہ امام شافعیؒ کا قول ہو یا کسی دوسرے کا اس قسم کا تغیر جیسے نفل وصدقہ کی افضلیت وغیرہ کا خود امام صاحب کے زمانہ میں بھی ہوا ہے لہٰذا اس سے حنفیت میں فرق نہیں

۱...... التقلید اتباع الغیر علیٰ ظن انہ محق بلا نظر فی الدلیل. نامی شرح حسامی ص۱۹۰ ج۱، قبیل باب الاجماع، (مختار اینڈ کمپنی دیوبند)

۲...... وفی آخر حاوی القدسی واذا اخذ بقول واحد منهم یعلم قطعاً انه یکون به آخذابقول ابی حنیفة فانه روی عن جمیع اصحابه الکبار کابی یوسف ومحمد وزفر والحسن انهم قالوا ماقلنا فی مسئلة قولا الاوهو روایتنا عن ابی حنیفة واقسموا علیه ایماناغلاظا فلم یتحقق اذن فی الفقه جواب ولا مذهب الا له کیف ماکان ومانسب الی غیره الا بطریق المجاز للموافقة انتهیٰ (الی قوله) ولا یخرج مقلده عن کونه حنفیا بالعمل به (شرح عقودرسم المفتی ص:۱۱۴-۱۱۶، مطبوعه زکریا دیوبند، ص:۶۵-۶۶، مطبع رشیدیه سهارنپور)

آ تا۔ والبسط فی عقود[1] رسم المفتی لابن عابدین۔

حررہ العبد محمود گنگوہی ۸/۳/ ۵۳ھ

الجواب صحیح: سعید احمد

صحیح: عبد اللطیف عفا اللہ عنہ ۵/ صفر ۵۳ھ

عامل بالحدیث کا حکم

سوال:- عامل بالحدیث حق پر ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جو شخص اہلیت اجتہاد کی رکھتا ہے۔ اس کو تمام احادیث سامنے رکھ کر ان سے مسائل استنباط کرنے کا حق حاصل ہے مگر اس زمانہ میں اتنی اہلیت تمام عالم سے مفقود ہے[2] جیسا کہ صدیوں سے تجربہ ہو رہا ہے لہٰذا بجز تقلید چارہ نہیں جو شخص تقلید چھوڑ کر اجتہاد کا دعویٰ کرتا ہے اور مسائل کا استنباط کرنے کا مدعی ہے وہ جھوٹا ہے معمولی مسائل کے دلائل سے اس کی تکذیب کی جا سکتی ہے نیز اگر ائمہ دین مجتہدین کو سب وشتم بھی کوئی شخص کرے تو وہ فاسق بالیقین اور فقہاء

---

[1]...... قد تغیرت احکامها لتغیر الزمان اما للضرورة واما للعرف واما لقرائن الاحوال وکل ذٰلک غیر خارج عن المذهب لان صاحب المذهب لو کان فی هٰذا الزمان لقال بها ولو حدث هٰذا التغیر فی زمانه لم ینص علی خلافها وهذ الذی جرأ المجتهدین فی المذهب الخ (شرح عقود ورسم المفتی ص۱۷۸ مطبوعه زکریا، مطبوعه اسعدی سهارنپور ص ۳۹، مطبوعه رشیدیه سهارنپور ص: ۹۲، بحث العرف)

ولهذا رجع ابو حنیفة عن القول بان الصدقة افضل من حج التطوع (رسم المفتی ص ۸۰، مطبوعه رشیدیه سهارنپور)

[2]...... لیس فی قوة احد بعد الائمة الاربعة ان یبتکر الاحکام ویستخرجها من الکتاب والسنة فی ما نعلم ابدا (النافع الکبیر ص۱۵، مطبوعه لکهنؤ ص۱۰۶)

کی بڑی جماعت ایسے شخص کی تکفیر بھی کرتی ہے[۱] اور یہ مرض عام غیر مقلدین میں پھیلا ہوا ہے الا ماشاء اللہ پھر ایسی جماعت کو کیسے کہا جا سکتا ہے کہ وہ حق پر ہے رہا نفس عمل بالحدیث یہ کوئی مذموم چیز نہیں بلکہ عین مطلوب ہے۔مَا آتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا الآیۃ[۲] ہر شخص کو اتنی اہلیت نہیں کہ مقدم ومؤخر، ناسخ ومنسوخ وغیرہ کو معلوم کر سکے اسلئے تقلید کا حکم دیا جاتا ہے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند

اہلِ حدیث کا حکم

سوال:-اہل حدیث کی جماعت کب سے نکلی؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

عمل بالحدیث تمام عمر سے تھا جب سے حضور ﷺ کی بعثت ہوئی تمام ائمہ کا عمل حدیث پر رہا ہے اور ائمہ مجتہدین کے مسائل قرآن وحدیث ہی سے ماخوذ ہیں لیکن وہ حضرات مجتہد ہونے کی وجہ سے ناسخ ومنسوخ سے واقف تھے اور چند صدیوں سے ایک فرقہ پیدا ہوا ہے جو کہ خود علم نہیں رکھتا کہ مسائل کا استنباط کر سکے اور تقلید کو شرک کہتا ہے درحقیقت یہ فرقہ گمراہ ہے،[۳]

---

[۱]...... یخاف علیه الکفر اذا شتم عالما او فقیها من غیر سبب (عالمگیری کوئٹه ص: ۲/۲۷۰، الباب التاسع فی احکام المرتدین، منها ما یتعلق بالعلم و العلماء، البحر الرائق کوئٹه ص: ۵/۱۲۳، باب احکام المرتدین، مجمع الانهر ص: ۲/۵۰۹، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت)

[۲]...... سورہ حشر آیت:۷، **ترجمہ**:-رسول جو تم کو دیں اسکو لے لو اور جس سے تم کو روکیں اس سے رک جاؤ۔

[۳]...... فیا لله للعجب من این یسمون انفسهم الموحدین المخلصین و غیرهم بالمشرکین المبتدعین وهم اشد الناس تعصباً و غلواً فی الدین ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اپنے کو عامل بالحدیث بتاتا ہے وجوب تقلید کے متعلق بہت سی کتابیں لکھی گئیں۔ الاقتصاد، سبیل الرشاد، وغیرہ رسائل بھی اسی مضمون کی تفصیل میں ہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۷/۱۱/۵۳ھ

صحیح: عبد اللطیف عفا اللہ عنہ ۱۶/ ذی قعدہ ۵۳ھ

غیر مقلد کی کیا حیثیت ہے؟ اور اسکے ساتھ شادی بیاہ

سوال:- ہمارا ایک بھائی اہلِ حدیث کہلاتا ہے، سورۂ فاتحہ خلف الامام پڑھتا ہے، آمین بالجہر کہتا ہے، رفعِ یدین کرتا ہے۔ کیا وہ مسلمان ہے؟ اہلِ سنت والجماعت میں داخل ہے اور حق پر ہے اور ان کے ساتھ بیاہ شادی جائز ہے یہ لوگ اہلِ حدیث گمراہ ہیں یا نہیں میرا بھائی کسی کی توہین نہیں کرتا۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اہل حدیث کے بعض مسائل میں حنفیہ کا اختلاف معمولی ہے[۱]، اور بعض میں شدید (حلّت

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)......(الحطة فی ذکر الصحاح الستة ص ۱۵۴، ملاحظه هو، الاقتصاد ص ۲،

فاما هٰذه الطبقة الذین هم اهل الحدیث والاثر فان الاکثرین انما کدهم الروایات وجمع الطرق وطلب الغریب والشاذ من الحدیث الذی اکثره موضوع او مغلوب لا یراعون المتون ولا یتفهمون المعانی ولا یستنبطون سرها الخ (عقد الجید ص ۱۷)

هذه الطائفة الناجیة قد اجتمعت الیوم فی مذاهب اربعه وهم الحنفیون المالکیون والشافیون والحنبلیون رحمهم الله ومن کان خارجا عن هذه الاربعة فی هذا الزمان فهو من اهل البدعة والنار (الطحطاوی علی الدرالمختار ص ۱۵۳/۴، کتاب الذبائح)

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱]......جیسا کہ مسئلہ رفع یدین میں رفع اور عدم رفع میں افضلیت کا اختلاف ہے، وانما الخلاف بین الفقهاء فی الافضل منها، (احکام القرآن للجصاص ص: ۱/۲۰۴، باب کیفیة شهود الشهر، مطبوعه دارالکتاب العربی بیروت، معارف السنن ص: ۲/۴۵۹، کتاب الصلاة، الاختلاف فی الرفع وعدمه من الاختلاف المباح، مطبوعه المکتبة النوریة دیوبند)

وحرمت کا) ہے اور بعض مسائل میں ائمہ اربعہ کا اختلاف اور وہ بہت شدید ہے[۱]۔ ایسے مسائل میں یہ لوگ قرآنِ کریم کے بھی خلاف کرتے ہیں ان سب کے خلاف کرنے کی وجہ سے وہ لوگ حق پر نہیں ہیں۔ رہا نفس عمل بالحدیث تو یہ کوئی مذموم چیز نہیں بلکہ عین مطلوب ہے مگر ہر شخص میں یہ اہلیت نہیں ہوتی کہ مقدم ومؤخر، ناسخ ومنسوخ وغیرہ کو معلوم کر سکے اسلئے تقلید کا حکم دیا جاتا ہے[۲]۔

ان سے شادی بیاہ کرنے میں ایسے مسائل سے بھی واسطہ پڑنے کا امکان ہے مثلاً اگر شوہر اپنی بیوی کو ایک تسلسل میں تین طلاق دیدے تو قرآن[۳] کریم اور احادیثِ مشہورہ[۴]،

۱...... جیسا کہ یکبارگی تین طلاق دینے سے تین طلاق کے وقوع اور عدم وقوع کے بارے میں غیر مقلدین اور ائمہ اربعہ کے درمیان شدید اختلاف ہے۔ قال الزرقانی والجمهور علی وقوع الثلث بل حکی ابن عبدالبر الاجماع قائلا ان خلافه شذوذ ولا يلتفت اليه، (اوجز المسالک ص: ۴/۴۲۵، کتاب الطلاق، الاجماع فی وقوع الطلاقات الثلثة، مطبوعه المکتبة اليحيوية سهارنپور، مرقاة ص: ۲۹۵، ج: ۶، قبيل باب المطلقة ثلاثا، مطبوعه امداديه ملتان، بذل المجهود ص: ۳/۲۸۰، باب بقية نسخ المراجعة بعد التطليقات الثلاث، مطبوعه رشيديه سهارنپور، عمدة القاری ص: ۹/ ۲۳۳، الجزء العشرون، باب من اجاز طلاق الثلاث، طبع دار الفکر بيروت، فتح الباری ص: ۴۵۹، ج: ۱۰، مطبوعه نزار مصطفی احمد الباز مکه مکرمه)

۲...... قال الشافعی فيما رواه الخطيب فی کتاب الفقيه له لا يحل لا حد ان يفتی فی دين الله الا رجلا عارفا بکتاب الله بناسخه ومنسوخه ومحکمه ومتشابهه وتاويله وتنزيله ومکيه ومدنيه وما اريدبه ويکون بعد ذلک بصيرا بحديث رسول الله ﷺ وبالناسخ والمنسوخ الی قوله وهذا يرد علی هٰؤلاء الذين تسموا باهل الحديث ابلغ رد ويکذبهم فيها اقبح تکذيب الی قوله واما غير اهل الاجتهاد فليس له الا تقليد اهل العلم فثبت ان امر الاجتهاد والتقليد امر متوارث من خير القرون الخ، (مقدمه اعلاء السنن ص: ۲/۵۰۶،۵۰۴، شرائط الافتاء، مطبوعه امداديه مکه مکرمه)

۳...... الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسريح باحسان ...... فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجا غيره، سورهٔ بقره آيت: ۲۲۹، ۲۳۰، فان طلقها ثلاثا لم تحل له حتی تنکح زوجا غيره الخ .... (باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

ائمہ مجتہدین، سلف[۱] صالحین کی تصریحات کے پیشِ نظر بیوی پر حُرمتِ مغلظہ ثابت ہوجاتی ہے اور پھر بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی جائز نہیں ہوتا۔ مگر یہ لوگ ایسی تین طلاق کو ایک ہی طلاق اور وہ بھی رجعی طلاق قرار دے کر حقِ رجعت دیتے ہیں[۲]۔ یا بہت سے بہت دوبارہ نکاح کر لینے کیلئے کہہ دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ نکاح شرعی نکاح نہیں ہوتا، بلکہ نکاح کے نام پر بہت غلط اور فحش کام ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ رجعت شرعی رجعت نہیں ہوتی بلکہ ناجائز چیز ہوتی ہے۔ ایسے مسائل پر مستقل کتابیں اور رسائل موجود ہیں جنمیں پورے دلائل پیش کئے گئے ہیں۔ انسے بیاہ شادی کرنے میں مفسدۂ عظیم ہے اس سے پورا پرہیز لازم ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۲۲/۵/۹۰ھ

(حواشی صفحہ گذشتہ)............الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ص: ۱۱۹/۲، الجزء الثالث، مطبوعہ دارالفکر بیروت، جامع البیان ص: ۴۷۴/۲، مطبوعہ دارالفکر بیروت، روح المعانی ص: ۲۱۲/۲، الجزء الثانی، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

۴...... عن عائشة ان رجلا طلق امرأته ثلاثا فتزوجت فطلقها فسئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتحل للاول قال لا حتی یذوق عسیلتها کما ذاق الاول، (بخاری شریف ص: ۷۹۱/۲، کتاب الطلاق، باب من اجاز طلاق الثلاث، مسلم شریف ص: ۴۶۳/۱، کتاب النکاح، باب لاتحل المطلقة)

(حواشی صفحہ ھذا) ۱...... فالکتاب والسنة واجماع السلف توجب ایقاع الثلث معاوان کانت معصیة. احکام القرآن للجصاص ص ۳۸۸ ج ۱ باب ذکر الحجاج لایقاع الطلاق الثلاث معاً. مطبوعہ دارالکتاب العربی بیروت.

۲...... هذه الآیة الکریمة دافعة لما کان علیه الامر فی ابتداء الاسلام من ان الرجل کان احق برجعة امرأته وان طلقها مائة مرة مادامت فی العدة فلما کان هٰذا فیه ضرر علی الزوجات قصرهم الله الی ثلاث طلقات واباح الرجعة فی المرة والثنتین وابانها بالکلیة فی الثالثة الخ، (تفسیر ابن کثیر ص: ۴۰۶/۱، مطبوعہ مصطفی احمد الباز مکه مکرمه، جامع البیان ص: ۴۵۶/۲، سورة البقرة آیت: ۲۲۹، مطبوعہ دارالفکر بیروت)

فقہی جزئیات کا مقام بحیثیت ادلّہ

سوال:- کتب فقہ میں ادلّہ شرعیہ چار بتلائے ہیں، (۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ (۳) اجماعِ امت (۴) قیاس مجتہد، اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ مسائل فقہیہ عملیہ کس دلیل شرعی کی حیثیت رکھتے ہیں ان مسائل کو قرآنی درجہ دیا جائے یا حدیثِ نبویؐ کے درجہ میں رکھا جائے یا اجماعی کہا جائے یا قیاسی سمجھا جائے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

جس طرح ادلّہ شرعیہ کی ایک حیثیت نہیں اسی طرح سے انسے ثابت شدہ مسائل کی بھی ایک حیثیت نہیں۔ پھر طرق ثبوت میں بھی بہت تفاوت ہے۔ اس لئے ان ادلّہ کی تقسیمات متعدد کر کے ہر تقسیم کے اقسام اور ان کے احکام کی تفصیلات کو اصولِ فقہ کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے۔ بعض مسائل فقہیہ درجۂ قرآن کریم میں ہیں۔ بعض درجۂ حدیث شریف میں ہیں، بعض درجۂ اجماع میں ہیں، بعض درجۂ قیاس میں ہیں[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

اختلاف کے وقت کس قول پر عمل ہو

سوال:- فقہ حنفی کی جتنی درسی کتب ہیں انمیں تقریباً سب میں احناف کا آپس میں اختلاف ہوتا ہے، آیا اختلاف کا ثمرہ یہ ہے کہ ہر عمل جائز ہے یا نہیں اگر نہیں تو کس بات پر عمل

---

[1]...... فان اصول الشرع ثلثة الکتاب والسنة واجماع الامة والاصل الرابع القیاس المستنبط من هٰذه الاصول. نامی ص ۳، مطبوعه رحیمیه دیوبند، نورالانوار ص۷،۸، ادلة الشرع واصوله، مطبوعه دارالکتاب دیوبند، اصول الشاشی ص۵، مطبوعه معراج بکڈپو دیوبند،

ہو، امام صاحب کے مسلک یا امام ابو یوسف اور امام محمد کے مسلک پر ہم فیصلہ کس طرح کریں؟
احناف کی وہ کونسی کتاب ہے جس کے تمام مسائل بطور فیصلہ اور فتوے کے ہوں، تا کہ وہ خرید کر ہر وقت مسئلہ دیکھ لیں اور وہ کتاب اوروں سے جامع ہو؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کیف ما اتفق کسی قول پر عمل کرنا درست نہیں بلکہ اس کیلئے کچھ قواعد وضوابط ہیں جنکی پابندی ضروری ہے۔ اگر کسی مسئلہ میں چند اقوال ہوں اور اصحاب ترجیح نے کسی قول کی ترجیح صراحۃً بیان کی ہے تو راجح پر عمل کیا جائیگا[۱] اور اگر صراحۃً ترجیح بیان نہیں کی تو ضمنی ترجیح کو تلاش کیا جائے۔ مثلاً ایک قول متون میں ہے۔ دوسرا شروح میں تو قول اول کو ترجیح ہوگی۔ یا ایک قول قیاس ہے دوسرا استحسان تو ثانی کو ترجیح ہوگی۔ الا فی مسائل معدودۃ[۲] اور اگر ترجیح ضمنی بھی حاصل نہ ہو تو پھر اس کے لئے ابواب کی تفصیل اس طرح کی ہے۔ **قد جعل العلماء الفتویٰ علیٰ قول الامام الاعظم فی العبادات مطلقاً وقد صرحوا بان الفتویٰ علیٰ قول محمد فی جمیع مسائل ذوی الارحام وفی قضاء الاشباہ والنظائر الفتویٰ علیٰ قول ابی یوسف فی ما یتعلق بالقضاء کما فی القنیۃ والبزازیۃ. رد المحتار[۳] ص ۵۰ ج ۱،**

---

[۱]...... ان الواجب علی من اراد ان یعمل بنفسہ او یفتیٰ غیرہ ان یتبع القول الذی رجحہ علماء مذھبہ الخ (رسم المفتی ص ۱۲۵، مطبع رشیدیہ سہارنپور)

[۲]...... اذا کان فی مسئلۃ قیاس واستحسان ترجح الاستحسان علی القیاس الا فی مسائل وھی احدی عشرۃ مسئلۃ علی مافی اجناس الناطفی وذکرھا العلامۃ ابن نجیم فی شرحہ علی المنار ثم ذکر ان نجم الدین النسفی او صلھا الی اثنتین وعشرین وذکر قبلہ عن التلویح ان الصحیح ان معنیٰ الرجحان ھناتعین العمل بالراجح وترک العمل بالمرجوح الخ (شرح عقود رسم المفتی ص ۱۴۸ تا ۱۴۹، زکریا، الفتویٰ علی الاستحسان دون القیاس)

[۳]...... ردالمحتار علی الشامی نعمانیہ ص ۴۹ ج ۱، مقدمہ،

اس مسئلہ کی تفصیل مطلوب ہو تو علامہ شامی کا رسالہ شرح عقود رسم المفتی دیکھئے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

اختلافی مسائل میں کیا مقلد کو ترجیح کا حق ہے؟

سوال:- مسائلِ فقہیہ پر ادلّہ اربعہ کی بنا پر متأخرین علماء کو تنقید و ترجیح کا حق ہے یا نہیں؟ حالانکہ مولانا مولوی معین الدین صاحب حنفی اجمیری صدر مدرس مدرسہ معینیہ عثمانیہ اپنی کتاب ''**القول الاظهر فيما يتعلق بالاذان عند المنبر**'' کے ص ۱۵/ پر لکھتے ہیں کہ حدیث سے استنباط کرنا مجتہد کا کام ہے۔ مقلد کی یہ شان نہیں کہ کسی حدیث سے تمسک کر کے کوئی حکم مستنبط کرے۔ پھر آپ اسی کتاب کے ص ۲۱ پر لکھتے ہیں ''اگر کوئی مقلدّ استنباط کے درپے ہو جائے تو پھر فرمایئے کہ اس میں اور غیر مقلد میں کیا فرق ہے؟ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ مولانا موصوف کا یہ فرمانا صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

مسائل فقہیہ کی بہت کافی تنقیح ہو چکی، ادلّہ قائم کر دی گئیں، راجح مرجوح کو بیان کر دیا گیا، اب براہِ راست استدلال و استنباط کی ضرورت نہیں رہی، صرف تتبع کر کے راجح اور مفتیٰ بہ کو نقل کرنا مقلد کا منصب ہے، خواہ وہ راجح قولِ امام ہو خواہ وہ قولِ صاحبین وغیرہ۔

ان المشائخ اطلعوا علیٰ دليل الامام وعرفوا من اين قال واطلعوا علیٰ دليل اصحابه فيرجحون دليل اصحابه علیٰ دليله فيفتون به ولا يظن بهم انهم عدلوا عن قوله لجهلهم بدليله فانا نراهم قد شحنوا كتبهم بنصب الادلة ثم يقولون الفتوىٰ علیٰ قول ابی يوسفؓ مثلاً وحيث لم نكن نحن اهلاً للنظر فی الدليل ولم نصل الیٰ

رتبتهم فی حصول شرائط التفریع والتاصیل فعلینا حکایة ما یقولونه لانهم هم اتباع المذهب الذین نصبوا انفسهم لتقریره وتحریره باجتهادهم وانظر الی ماقدمناه من قول العلامة قاسم ان المجتهدین لم یفقدوا حتیٰ نظروا فی المختلف ورجحوا وصححوا الیٰ ان قال فعلینا اتباع الراجح والعمل به کمالوافتوا فی حیاتهم اهـ رسم المفتی[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

اختلافِ ائمہ

سوال:- جب چاروں امام صحیح ہیں تو اختلاف کیوں ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ اختلاف استنباط کے اعتبار سے ہے جو کہ امت کیلئے رحمت ہے[2]۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند

ائمہ اربعہ کے مذاہب کی وجہ

سوال:- ہم لوگوں کو بتلایئے کہ رسول اکرم ﷺ اور انکے اصحاب کا سچا دین یا مذہب پکا تھا اور ہم لوگ کا کیا ہونا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام مجید میں فرماتا ہے۔

---

[1]...... رسم المفتی ص ۱۳۱، مطبوعہ زکریادیوبند،

[2]...... الاختلاف من آثار الرحمة (الدرالمختار علی الشامی نعمانیہ ص ۴۶ ج ۱، مطبوعہ زکریاص ۱۶۷ ج ۱، مطلب اختلاف امتی رحمة، حجة الله البالغة ص: ۱۴۴، ۱۴۵ / ۱، باب اسباب اختلاف مذاهب الفقهاء، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه،

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُو اتَّقُو اللّٰہَ وَ کُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سچے لوگوں سے مراد محمد ﷺ اور اصحابِ محمد ﷺ ہیں۔ لہٰذا ہم لوگوں کو جب تک ان لوگوں کا طریقہ یا مذہب نہیں معلوم ہوگا تو ہم کیسے شامل ہو سکتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ یا جتنے نبی دنیا میں آئے وہ ایک ہی دین و مذہب کو جاری کرنے آئے اور ہمارے علماء نے وارث انبیاء ہو کر کعبہ شریف میں جہاں سے توحید ایک راستہ یا ایک مذہب نکلا وہیں سے چار مذہب کے چار مصلیٰ بچھا دیئے اور اس کے بعد ابھی تک مذہب کی زیادتی ہوتی چلی جارہی ہے اور معلوم ہوتا ہے رسول اللہ کی پیشین گوئی کے مطابق تہتر فرقے ہو کر رہیں گے۔ مگر امام لوگوں کا کیا مذہب تھا اور ان لوگوں کے امام کون تھے اور کس کے مقلد تھے۔

الجواب حامداً و مصلیاً!

حضرت رسول مقبول ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور ائمہ مجتہدین امام ابوحنیفہ وشافعی و مالک و احمد رحمہم اللہ تعالیٰ سب کا دین اسلام ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور یہ دین کامل ہے اور اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْناً[1] چاروں اماموں کا مذہب بھی یہی دین اسلام ہے اس سے باہر نہیں ان میں جو کچھ تصرف ہے وہ فروعی ہے حق و باطل کا اختلاف نہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ ایک دوسرے کو نعوذ باللہ اسلام سے خارج یا جہنمی قرار دیا ہو۔ یہ چاروں مذہب حضرت نبی اکرم ﷺ کی احادیث کے تابع ہیں مخالف نہیں۔ جیسا کہ بخاری شریف اور ترمذی شریف وغیرہ کتب حدیث میں مختلف حدیثیں ہیں اور ایک محدث کا مذہب دوسرے

---

[1]...... سورۂ المائدہ آیت: ۳،

ترجمہ:- آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارے دین بننے کیلئے پسند کر لیا۔ (از بیان القرآن)

محدث کے خلاف ہے لیکن اسلام سے باہر کوئی نہیں اور جیسا کہ صحابہ کرام کے آثار مختلف ہیں جو کہ ان کے مذاہب ہیں اور ایک دوسرے کے خلاف ہیں مگر اسلام سے کوئی خارج نہیں نہ ان پر کسی کو اعتراض کا حق حاصل ہے حدیث شریف میں ہے۔ **اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم**[1]

یعنی میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں جس کا بھی اقتداء یعنی تقلید کرلوگے ہدایت پاجاؤگے اور جیسے احادیث مختلف ہیں مثلاً کسی میں آمین بالجہر کسی میں آمین بالسر ہے کسی میں رفع یدین ہے کسی میں ترک رفع ہے جن کی وجہ سے صحابہ کے مذاہب مختلف ہوئے کسی کو اسلام کا مخالف یا اسلام سے خارج یا حدیث کا مخالف کہنے کا کوئی حق نہیں، حضورا کرم ﷺ اور صحابہ کرام کے دین و مذہب کو جس طرح ائمہ مجتہدین اور محدثین جانتے اور دلائل کی روشنی میں سمجھتے اور دلائل کی قوت وضعف کو پرکھتے تھے آج کل کے لوگ اس کا عشر عشیر بھی نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے اور جلیل القدر محدثین سب کے سب بالواسطہ یا بلاواسطہ ائمہ مجتہدین کے شاگرد ہیں۔

لہٰذا ان حضرات کے اختلاف کو ایسا نہیں سمجھنا چاہئے جیسا کہ کفر واسلام کا اختلاف ہے، یہ سب ناجی ہیں کوئی جہنمی نہیں بنیادی مسائل جن پر مدار نجات ہے ان سے ائمہ اربعہ کا کوئی اختلاف نہیں۔ سب کے سب خدا کو ایک مانتے ہیں کوئی مشرک نہیں سب رسول پر ایمان رکھتے ہیں کوئی منکر رسالت نہیں سب خدا کی کتابوں، فرشتوں، جنت، دوزخ، تقدیر کو برحق سمجھتے ہیں اور ارکان اسلام کو بہتر فرقوں میں شامل کر کے اسلام سے خارج قرار دینا در حقیقت اپنے لئے اسلام سے خارج ہونے کا اقرار کرنا ہے۔ ان حضرات کا اختلاف در حقیقت بڑی رحمت ہے کہ دین میں[2] اس سے بہت وسعت حاصل ہے جو کہ احادیث سے

---

[1]...... کشف الخفاء ص ۱۳۲/۱، رقم الحدیث ص ۳۸۱، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

[2]...... ان اختلاف العلماء رحمة من الله تعالیٰ علی ھٰذہ الامة کل یتبع ماصح عندہ وکلھم علی ھدیٰ.
شامی ص ۱٦۸ ج ۱، مطبوعہ زکریا دیوبند، مقدمہ، مطلب فی حدیث اختلاف امتی رحمة

ثابت[1] ہے، ان ھذہٖ امتکم امة واحدةً[2]، اگر غور کرلیا جائے تو صاف صاف سمجھ میں آتا ہے کہ ائمہ اربعہ کے اختلاف کی ہرگز اس سے ممانعت ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ سب خدا ہی کو رب مانتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ جو فرقے خدا کے سوا کسی اور کو رب مانتے اور کسی دوسرے کی عبادت کرتے ہیں ان پر ضرور اس سے رد ہوتا ہے، یہ حضرات اپنے اس فروعی اختلاف کے باوجود ایک ہی امت ہیں، ایسا نہیں، جیسا کہ یہودی ونصاریٰ میں اختلاف تھا کہ قالت الیھود لیست النصاریٰ علیٰ شیءٍ وقالت النصاریٰ لیست الیھود علی شیء الآیة[3]. جو شخص خود مجتہد نہ ہو اس کو تقلید لازم ہے[4] ائمہ اربعہ خود مجتہد تھے ان کو کسی کی تقلید لازم نہیں تھی[5] مسئلہ تقلید پر چھوٹی بڑی کتابیں مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں ان کا مطالعہ انشاء اللہ تعالیٰ نافع ہوگا۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم[6]

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند ۲/۲/۸۲ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... اختلاف اصحابی لکم رحمة. کشف الخفاء ص ۶۴ ج ۱، رقم الحدیث: ۱۵۳، (مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت)

ترجمہ:- صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔

[2]...... سورۂ انبیاء آیت ۹۳،

ترجمہ:- یہ ہے تمہارا طریقہ کہ وہ ایک ہی طریقہ ہے (از بیان القرآن)

[3]...... سورة البقره آیت ۱۱۳، **ترجمہ**:- یہود کہنے لگے کہ نصاریٰ کسی بنیاد پر نہیں اور نصاریٰ کہنے لگے کہ یہود کسی بنیاد پر نہیں (از بیان القرآن)

[4]...... غیر المجتھد المطلق یلزمه التقلید، رسم المفتی ص ۴۷، مطبوعه سعیدیه سهارنپور،

[5]...... وصحح ھو وغیرہ امتناع التقلید علی المجتھد مطلقا الخ روح المعانی ص: ۱۴/۱۴۸، سورة النحل تحت آیت: ۴۳، مطبوعه مصطفائیه دیوبند.

[6]...... سورۂ النور آیت: ۴۶،

ترجمہ:- اور جس کو اللہ چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے (از بیان القرآن)

مذاہبِ اربعہ کا ماخذ

سوال:- کیا اہلِ سنت والجماعت میں شامل ہونے کیلئے حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی ان چار مذہبوں میں سے کسی ایک مذہب کا اتباع ضروری ہے یا نہیں؟ اگر ضروری ہے تو کتاب وسُنّت سے ثابت کیا جائے کہ ائمہ مجتہدین میں سے کس کا اتباع کرے؟ اسلام میں ان چاروں مذاہب کیلئے کیا دلیل ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضورِ اکرم ﷺ نے "ماانا علیه و اصحابی"[۱] کے طریق کو صحیح وصواب فرمایا ہے۔ یہ تو حکم اجمالی ہے پھر جو مذاہب تفصیل سے مدوّن ہوئے ان میں ائمہ اربعہ کے مذاہب "ماانا علیه و اصحابی" کیساتھ اوفق ہیں۔ یہ استقراء مسائل اور تتبع دلائل سے ثابت ہے۔ ان چاروں میں سے جس محقق عالم نے تفتیش کر کے جس کے مذہب کو اقرب واوفق پایا اس کا اتباع کرلیا[۲] اس مسئلہ پر مستقل رسائل عربی، فارسی، اردو میں موجود ہیں جن میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ الاقتصاد[۳]، سبیل الرشاد، عقد الجید، خیر التنقید وغیرہ. فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۸/۱/۹۲ھ

---

[۱]...... مشکوٰۃ شریف ص: ۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

ترجمہ:- فرقۂ ناجی: وہ ہے جس دین پر میں ہوں اور میرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

[۲]...... ان اختلاف العلماء رحمة من الله تعالیٰ علی هذه الامة کل یتبع ما صح عنده و کلهم علی هدی کل یرید الله تعالیٰ، (شامی زکریا ص: ۱۴۸/۱، مقدمه، قبیل مطلب فی رسم المفتی)

[۳]......ان کتابوں کے متعلق تفصیل، عنوان عالم محقق کے لئے تقلید کے تحت گذر چکی۔

متعدد ائمہ کی پیروی

سوال: -ایک امام پر قائم نہ رہ کر سبھی اماموں کی پیروی یکے بعد دیگرے درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ طریقہ غلط ہے اس میں بڑے مفاسد ہیں۔[۱]

ثبوت تقلید اور غیر مقلد کی امامت

سوال: -۱۔اگر کوئی مسلمان قرآن وحدیث کے موافق عمل کرتا ہے لیکن ائمہ اربعہ میں سے کسی کے مذہب کی تقلید نہیں کرتا ہے۔کیا وہ شخص بہشتی ہے یا دوزخی، یا گمراہ؟

۲۔کیا حضرت رسول مقبول ﷺ کے انتقال کے چارسو سال تک مسلمان مذاہب اربعہ میں سے کوئی ایک مذہب کی تقلید کرتا تھا یا نہیں؟

۳۔کیا غیر مقلد ولا مذہبی اشخاص کے پیچھے نماز درست ہوجائے گی یا نہیں، یا گنہگار رہوگا؟

۴۔حضرت رسولِ مقبول ﷺ کے کتنے روز کے بعد مذاہب اربعہ کا ظہور ہوا؟

اور کس نے اظہار کیا، اوران ائمہ اربعہ کی سنِّ ولادت، وفات کی کیا تاریخ ہے تحریر

---

[۱]...... والثانی یلزمه وبه قطع ابو الحسن الکیا وهو جار فی کل من لم یبلغ رتبة الاجتهاد من الفقهاء واصحاب سائر العلوم ووجهه انه لو جاز اتباع ای مذهب شاء لافضیٰ الی ان یلتقط رخص المذاهب متبعاً هواه ویتخیر بین التحلیل والتحریم والوجوب والجواز وذالک یؤدی الیٰ انحلال ربقة التکلیف الخ، (المجموع شرح المهذب ص۸۸ ج۱، مطبوعه دارالفکر، فصل فی آداب المستفتی، مقدمه اعلاء السنن ص:۲/۲۲۳، تحقیق فی الالتزام مذهب معین، مطبوعه مدادیه مکه مکرمه)

فرمایئے؟

۵۔ چاروں امام کی پیدائش سے پہلے اسلام مکمل تھا یا نہیں، اگر مکمل تھا تو ان کی تقلید واجب کیوں ہے؟

۶۔ جو لا مذہبی، واہلِ حدیث، بانیانِ مذاہب اربعہ کو دشنام وطعن وتشنیع کرتے ہیں ان کی اقتداءنماز میں درست ہے یا نہیں؟

تقلید شخصی کے وجوب کی مفصل دلیل تحریر کیجئے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) قال اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فَاسْئلُوا اَھْلَ الذِکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَاتَعْلَمُوْنَ[۱] الاٰیة. وقال "واتّبع سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ" الاٰیَة.[۲]

ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ جس مسئلہ ضروریہ کا علم نہ ہوتو اہل علم سے دریافت کرنا ضروری ہے اور جو شخص خداوند تعالیٰ کی طرف انابت کرتا ہو اس کا اتباع ضروری ہے۔[۳]

قرآن کریم میں نہ تو مسئلہ دریافت کرنے کیلئے کسی عالم کا نام مذکور ہے اور نہ اتباع کرنے کیلئے کسی متبوع کا نام مذکور ہے، جس شخص کو مجموعہ احوال سے کسی عالم کا منیب الی اللہ ہونا متحقق ہو جائے اسی سے مسئلہ دریافت کرنا ضروری ہے اور اسی کا اتباع لازم ہے اسی کا نام تقلید ہے۔[۴]

---

[۱]...... سورۂ النحل آیت ۴۳،

[۲]...... سورۂ اللقمان آیت ۱۵،

[۳]...... وفی الآیة دلیل علی وجوب المراجعة الی العلماء للجهال فیما لا یعلمون (تفسیر مظهری ص: ۳۴۲، ج۵، مطبوعه رشیدیه کوئٹه، روح المعانی ص: ۱۴/۱۴۸، سورۂ نحل تحت آیت: ۴۳، مطبوعه مصطفائیه دیوبند)

[۴]...... التقلید اتباع الغیر علی ظن انه محق بلا نظر فی الدلیل (نامی شرح حسامی ص ۱۹۰ ج ۱، مختار اینڈ کمپنی دیوبند، قبیل باب الاجماع، فواتح الرحموت ص: ۲/۴۳۳، العمل بقول الغیر الخ، مکتبه عباس احمد الباز مکه مکرمه،

اتباع کے لئے مسلک کا معلوم ہونا ضروری ہے ورنہ اتباع کیسے کریگا اور ائمہ اربعہ کا مسلک و مذہب معلوم ومُدَوَّن ہے کسی اور کا مسلک و مذہب اس تفصیل کے ساتھ معلوم و مدوّن نہیں[۱]۔

لہٰذا ائمہ اربعہ ہی میں سے کسی کی تقلید لازم اور ضروری[۲] ہوئی نماز، روزہ، قطعی الثبوت وقطعی الدلالت ہیں، اور تقلید ائمہ اربعہ کی یہ شان نہیں کیونکہ ان کے نام ہی مطلوب نہیں، پس تقلید واجب کے درجہ میں رہ گئی۔

اگر وہ مسلمان خاص، عام، مطلق، مقید، مشترک، مؤول، ظاہر، نص، مفسر، محکم، خفی، مشکل، مجمل، متشابہ، صحیح، حسن، ضعیف، غریب، معلول، شاذ، منکر، ناسخ، منسوخ وغیرہ اقسام کتاب وحدیث پر پوری طرح حاوی ہیں اور ائمہ اربعہ کی طرح روایت ودرایت میں کامل ہیں تو تقلید نہ کرنے میں اس پر کوئی اعتراض نہیں[۳]۔

اور خوب ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں ایسے آدمی کا روئے زمین پر موجود ہونا عنقا سے کچھ

۱...... وممن اشتهر مذهبهم ودونت الكتب على مسلكهم الائمة الاربعة ابوحنيفة والشافعي ومالک واحمد ومذاهب باقی المجتهدين قد اندرست لا يوجد لها اثر الخ (النافع الكبير ص ۹۵، الفصل الاول فی ذکر طبقات الفقهاء)

۲...... أن هذه المذاهب الاربعة المدونة المحررة قد اجتمعت الامة أو من يعتد به منها علىٰ جواز تقليدها الىٰ يومنا هذا وفی ذالک من المصالح مالا يخفى لا سيما فی هٰذهٖ الايام التی قصرت فيها الهمم جداً واشربت النفوس الهوى الخ (حجة الله البالغة ص ۱۵۳، فصل فی عدة امور مشكلة من التقليد الخ، مطبوعه مصر)

۳...... ان المجتهد من عرف الاحكام الشرعية من قواعدها فی الكتاب والسنة والاجماع والقياس وهو الفقيه العارف بعلوم القرآن والحديث والناسخ والمنسوخ واللغة والنحو والصرف واتفاق العلماء واختلافهم وهو الضابط لامهات المسائل الفقهية (مقدمه مجموع شرح المهذب ص ۴۳ ج ۱، فئات الاصحاب المجتهدين، مكتبه دارالفكر بيروت،

کم نہیں۔[۱]

۲۔ اس مدت میں جو حضرات صفاتِ مذکورہ کے ساتھ متصف تھے وہ تقلید نہیں کرتے تھے بلکہ خود مجتہد تھے اور جو متصف نہیں تھے وہ کسی کی تقلید کرتے تھے۔ بعض تو ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید کرتے تھے اور بعض دوسرے ایسے اکابر کی تقلید کرتے تھے جن کو عالم اور منیب الی اللہ سمجھتے تھے اور ان کے مسلک سے واقف تھے[۲] جیسا کہ حدیث کے طلباء پر مخفی نہیں اور آنحضرت ﷺ نے خود حکم فرمایا۔ **عن حذیفةؓ قال قال رسول الله ﷺ انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمرؓ** (رواہ الترمذی) مشکوٰۃ[۳] ص ۵۶۰

۳۔ **لا مذہب.** تو بد دین اور دہریہ کو کہتے ہیں جب وہ کسی مذہب کا قائل ہی نہیں تو وہ نماز کیا پڑھے اور کیا پڑھائیگا۔ غیر مقلد کے متعلق تفصیل ہے، اگر وہ ائمہ دین کو سب وشتم ولعن طعن کرتا ہے تو اس کو امام بنانا مکروہ تحریمی ہے وہ فاسق ہے۔[۴]

۱...... وقد ذکروا ان المجتهد المطلق قد فقد (الدرالمختار مع الشامی کراچی ص۷۷ ج ۱، شامی نعمانیه ص ۵۲ ج ۱، مطلب فی طبقات الفقهاء)

غیر المجتهد المطلق یلزمه التقلید الخ (رسم المفتی ص ۷۴، مکتبه سعیدیه سهارنپور)

۲...... فهذه النصوص یدلک علی طریق التقلید کان شائعا فی الصحابة والتابعین حتی کان بعض المجتهدین یقلد بعضا منهم فضلا عن غیر اهل الاجتهاد بل ارشدهم النبی ﷺ الی التقلید حیث امرهم باتباع سنه الخلفاء الراشدین بل ارشدهم الله الی التقلید حیث قال فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون، (مقدمه اعلا السنن ص:۲/۷، شیوع التقلید فی عهد الصحابة، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه)

۳...... مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۰، باب مناقب ابی بکر وعمر رضی الله عنهما. مکتبه یاسر ندیم دیوبند، ترمذی شریف ص:۲/۲۰۷، مناقب ابی بکر الصدیقؓ)

ترجمہ :- حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے میں نہیں جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہوں پس تم میرے بعد ابوبکرؓ اور عمرؓ کی اقتداء ومتابعت کرو۔

۴...... واما الفاسق فقد عللوا کراهة تقدیمه بانه ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اگر ایسا نہیں کرتا تو پھر دیکھنا چاہئے کہ مقتدی کے مذہب کی رعایت کر کے پڑھتا ہے؟ یعنی فرائض وواجبات سب کی رعایت کرتا ہے تب تو اس کی امامت مکروہ نہیں، اگر ان سب کی رعایت نہیں کرتا تو اس کے پیچھے نماز درست نہیں، اوراگر رعایت وعدمِ رعایت کا کچھ علم نہ ہو تو اس کو امام بنانا مکروہ ہے۔

اگرفرائض میں تو رعایت کرتا ہے اورواجبات اورسنن کو ترک کرتا ہے یا واجبات میں رعایت کرتا ہے۔تو ان دونوں صورتوں میں بھی امامت مکروہ ہے۔پہلی صورت میں زیادہ، دوسری میں کم۔

ان علـم تركها فى الثلاثة لم يصح وان لم يدر شيئاً كره لان بعض ما يجب تـركـه عـندنا يسن فعله عنده فالظاهر انه يفعله وان علم تركها فى الاخيرين فقط يـنبـغـى ان يكره لانه اذا كره عند احتمال ترك الواجب فعند تحققه بالاولىٰ وان عـلـم تـركهـا فـى الثالث فقط ينبغى ان يقتدىٰ بهٖ لان الجماعة واجبة فتقدم علىٰ كراهة التنزيه: (ردالمحتار[۱] ص ۵۸۸ ج ۱)

جب اپنا ہم عقیدہ وہم مذہب صالح امام موجود ہو تو کسی غیر کو امام بنانے کی کیا ضرورت ہے۔

۴۔حضرت امام ابوحنیفہؒ کی ولادت کے متعلق علماء کے تین قول ہیں ایک یہ کہ ۶۰ھ میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)..........لايهتم لامر دينـه وبـان فـى تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهـانتـه شـرعـا بل مشى فى شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم، (شامى زكريا ص: ۲/۲۹۹، بـاب الامامة، قبيل مطلب البدعة خمسة اقسام، حلبى كبير ص ۵۱۳، فصل فـى الامامة، مطبوعه سهيل اكيڈمى لاهور، طحطاوى على المراقى مصرى ص ۲۴۴، فصل فى بيان الاحق بالامامة)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[۱]...... شـامـى كـراچى ۵۶۳ ج ۱، شامى زكريا ص ۳۰۳ ج ۲، باب الامامة، مطلب فى الاقتداء بشافعى ونحوه يكره ام لا،

ولادت ہوئی۔ دوم یہ کہ ۶۱ھ میں سوم یہ کہ ۸۰ھ میں یہی راجح ہے۔[1]

وفات ایک سو پچاس ۱۵۰ھ میں ہوئی۔[2]

حضرت امام مالکؒ کی ولادت میں چند قول ہیں۔ ۹۰ھ ۹۳ھ ۹۴ھ ۹۵ھ اور وفات ۱۷۹ھ میں ہوئی۔[3]

حضرت امام شافعیؒ کی ولادت ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ وفات ۲۰۴ھ میں ہوئی۔[4]

---

[1]...... وكانت ولادة أبي حنيفة سنة ثمانين من الهجرة وقيل سنة احدى وستين والاول اصح تبييض الصحيفة في مناقب الامام ابي حنيفة ص ۱۱۲، سنة ولادة ابي حنيفة ووفاته، مطبوعه الرشيد مدينه منوره، عقود الجمان ص ۴۳، مكتبه الايمان السمانية المدينة المنورة. تذكرة النعمان ص ۷۲، تاريخ پيدائش، مكتبه شيخ الهند ديوبند، حيات حضرت امام ابوحنيفه ص ۴۷، مكتبه اعتقاد نئى دهلى، تاريخ بغداد ص ۳۳۰ ج ۱۳، النعمان بن ثابت، صفة ابي حنيفة وذكر السنة التي ولد فيها، مطبوعه دار الفكر بيروت،

[2]...... اتفقوا على انه رضى الله عنه مات سنة مأة وخمسين عقود الجمان ص ۳۵۹، الباب الرابع والعشرون في سبب مرضه ووفاته، مكتبه الايمان السمانية المدينة المنورة، تبييض الصحيفة ص ۱۱۲، سنة ولادة ابي حنيفة ووفاته، مطبوعه مطابع الرشيد مدينه منوره، تذكرة النعمان ص ۳۲۸، مكتبه شيخ الهند اكيڈمى ديوبند. حيات امام ابوحنيفه ص ۱۰۲، مكتبه اعتقاد دهلى،

[3]...... ثم ولادته فمختلف عنداهل النقل وذكر اليافعي في طبقات الفقهاء انه ولدسنة اربع وتسعين وذكر ابن خلكان وغيره انه ولد سنة خمس و تسعين قيل سنة تسعين قال الذهبي في التذكرة اما يحى بن بكير فقال يقول ولدت سنة ثلاث وتسعين الى ماقال ابن فرحون اختلف في تاريخ وفاته والصحيح انها كانت يوم الاحد لتمام اثنين وعشرين يومامن مرضه في ربيع الاول سنة تسع وسبعين مائة الخ (مقدمة اوجز المسالك ص ۱۹، الفصل الاول في تذكرة المؤلف. مطبوعه امداديه)

[4]...... والشافعي ولد سنة ۱۵۰. ومات سنة ۲۰۴ مقدمه شامى ص ۱۶۵ ج ۱، مطبوعه زكريا ديوبند، شامى كراچى ص ۲۶ ج ۱، مطلب في مولد الائمة الاربعة ووفاتهم.

حضرت امام احمدؒ کی ولادت ۱۶۴ھ میں ہوئی اور وفات ۲۴۱ھ میں ہوئی۔[1]

ان ائمہ اربعہ کے تلامذہ نے ان کے مذاہب کو شائع کیا۔

۵۔ اسلام مکمل تھا اور اب بھی مکمل ہے[2] اور انکی تقلید واجب ہونے کی وجہ ۱، ۲، ۳ میں بیان کی گئی۔

۶۔ ایسے لوگوں کی امامت مکروہ تحریمی ہے ایسے لوگ فاسق ہیں[3]۔ لقوله علیه السلام سِبابُ المؤمن فسوق وقتاله کفرٌ (راوہ الشیخان والترمذی والنسائی)[4]

یہ دشنام اور طعن سب کچھ ان غیر مقلدین ہی کی طرف لوٹتا ہے۔ کیوں کہ ائمہ اربعہ کی شان بہت بلند ہے۔ وہ ہرگز اس کے مستحق نہیں[5] جو شخص اللہ کے کسی ولی سے عداوت رکھتا ہے

---

[1]...... واحمد ولد سنة ۱۶۴. ومات ۲۴۱. شامی ص ۶۵ ج ۱، مطبوعه زکریا دیوبند، شامی کراچی ص ۶۶ ج ۱، مطلب فی مولد الائمة الاربعة ووفاتهم ومدة حیاتهم.

[2]...... اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ لَكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِيۡ وَرَضِيۡتُ لَكُمُ الۡاِسۡلَامَ دِيۡناً، سورة المائدة آیت: ۳.

[3]...... واما الفاسق فان کراهة تقدیمه کراهة تحریم (شامی زکریا ص: ۲/۲۹۹، باب الامامة، قبیل مطلب البدعة خمسة اقسام، حلبی کبیر ص ۵۱۳، فصل فی الامامة، مطبوعه سهیل اکیڈمی لاهور، طحطاوی علی المراقی مصری ص ۲۴۴، فصل فی بیان الاحق بالامامة)

[4]...... مشکوة شریف ص: ۴۱۱، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص: ۱/۱۲، کتاب الایمان، باب خوف المومن ان یحبط عمله، مسلم ص: ۲/۵۸، کتاب الایمان، باب بیان قول النبی ﷺ سباب المسلم فسوق، ترمذی شریف ص: ۲/۹۲، ابواب الایمان، باب ماجاء سباب المسلم فسوق)

[5]...... قال رسول اللهﷺ لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک. (مشکوٰة شریف ص: ۴۱۱، باب حفظ اللسان والغیبة والشتم، مکتبه یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص ۸۹۳/۲، کتاب الادب، باب ماینهی عن السباب واللعن، مطبوعه اشرفی دیوبند)

اللہ پاک اس سے عداوت رکھتے ہیں[۱] نفسِ تقلید کا وجوب اوپر ثابت ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آج اس بسط اور تفصیل سے کسی کا مذہب مدون نہیں جس تفصیل سے ائمہ اربعہ کا مذہب مدون ہے تو اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ائمہ اربعہ ہی میں سے کسی کی تقلید واجب ہوگی۔ تقلید شخصی کی دلیل یہ ہے کہ مسائل دو قسم کے ہیں۔ اول متفقہ، دوم مختلفہ، اول میں سب کی تقلید ہوئی، دوم میں سب کا اتباع تو ہو نہیں سکتا بعض کا ہوگا بعض کا نہیں، لہٰذا ضروری ہے کہ کوئی وجہ ترجیح کی ہو، سو اللہ تعالیٰ نے اتباع کو انابت پر معلق فرمایا ہے[۲]۔ جس کی انابت الی اللہ زیادہ متحقق ہوگی اس کا اتباع کیا جائے گا۔

اب زیادہ انابت کی تحقیق یا اجمالاً کی جائے یا تفصیلاً، تفصیلاً تو یہ ہیکہ ہر مسئلہ مختلف فیہ میں دیکھا جائے کہ حق کس کی جانب ہے اسمیں حرج اور تکلیف مالا یطاق کے علاوہ مقلد، مقلد نہ رہا بلکہ اپنی تحقیق کا متبع ہوا نہ دوسرے کے سبیل کا وھو خلاف المفروض، اجمالاً یہ ہے کہ ہر امام کی مجموعی حالت پر نظر کی جائے کہ غالباً کون حق پر ہوگا اور کس کی انابت زائد ہے پس یہ یہی صورت متعین ہے۔

اب جس کو ائمہ اربعہ میں سے جس کے مجموعی احوال پر نظرِ غائر ڈالنے سے معلوم ہو جائے کہ یہ زائد منیب ہے وہ انہیں کی تقلید کریگا یہی تقلید شخصی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۱۴/۶/۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲/۶/۵۹ھ

۱...... عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قال من عادى لى وليا فقد آذنته بالحرب، بخارى شريف ص: ۹۶۳، ج: ۲، كتاب الرقاق، باب التواضع، مطبوعه اشرفى ديوبند،

۲...... واتبع سبيل من اناب الى سورۂ لقمان آيت: ۱۵،

ترجمہ:- اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو (از بیان القرآن)

تقلید کا ثبوت حدیث سے

سوال:- رسالہ اہلِ حدیث دہلی سے شائع ہوتا ہے اس رسالہ میں ۲۱/جون ۱۹۷۳ء کو مولانا آزاد رحمانی نے تقلید کے بارے میں دو حدیث اور ایک آیتِ قرآنی درج کی ہے اور مذہبِ احناف پر طعن کیا ہے۔آیت یہ ہے "اِنَّ هٰذا صِراطی مُستقِیماً" اور آیت کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ بلا شبہ دین میں سیدھا راستہ ہے۔تو اسی راستہ کا اتباع کرو اور دوسرے راستوں پر مت چلو۔کیوں کہ وہ تم کو اللہ کی راہ سے جدا کر دیں گے۔احمد، نسائی، دارمی سے مشکوٰۃ نے اس آیت کے متعلق ایک حدیث نقل کی ہے۔

عن عبدالله بن مسعودؓ قال خط لنا رسول اللهﷺ خطا قال هٰذا سبيل الله ثم خط خطوطاً عن يمينهٖ وعن شمالهٖ قال هٰذه السبل وعلىٰ كل سبيل منها شيطان يدعوا اليه وقرأ ان هٰذا صراطى مستقيماً فاتبعوه.

ترجمہ:- کہ عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ، نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک لکیر کھینچی، پھر فرمایا کہ یہ اللہ کا راستہ ہے۔پھر اس کے دائیں اور بائیں لکیر کھینچی پھر فرمایا یہ وہ راستہ ہے جن میں سے ہر راستہ پر شیطان ہے جو لوگوں کو انہیں راستوں کی طرف بُلاتا ہے پھر آپ ﷺ نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی۔اِنَّ هٰذا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْماً فاتبعوہ، غور فرمائیں کہ حضور ﷺ نے اپنے راستہ کو صراط مستقیم فرمایا اور اس کے دائیں اور بائیں راستوں یعنی بلند پایہ فقہائے احناف وغیرہ کے راستوں کو مردود کا راستہ قرار دیا ہے اور کہہ دیا کہ یہ شیطان سیدھے راستہ سے لوگوں کو منحرف کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اس سے بہتر تمثیل باطل کی نشاندہی کے لئے اور کیا ہوسکتی ہے۔اگر کسی کو یہ شک ہو کہ آنحضرت ﷺ کی یہ تمثیل چاروں تقلیدی مذاہب پر کس طرح فٹ ہوسکتی ہے جب کہ اس حدیث میں صرف خطوط کا ذکر ہے اور چار کا ذکر نہیں ہے تو اس شخص کو دُرِ منثور کی

یہ روایت ملاحظہ کرنا چاہئے۔

عَن جابر بن عبدالله قال كُنَّا جُلُوساً عند النبیﷺ فخط خطا هٰكذا امامه فقال هٰذا سبيل الله وخطين عن يمينه وخطين عن شماله وقالَ هٰذا سبيل الشيطٰن ثم وضع يدهٗ فى الخط الاوسط وتلا اِنَّ هٰذا صراطى مستقيماً فاتبعوه. درمنثور ص ۱۵ ج۳ (ايضاً ابوداؤد شريف)

جابر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے اس طرح ایک خط اپنے سامنے کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے اور دو خط اس کے داہنے اور دو خط اس کے بائیں کھینچے یعنی چار خط اور فرمایا یہ شیطان کا راستہ ہے اور پھر اپنا دستِ مبارک بیچ کے خط پر رکھا اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ بلاشبہ میرا راستہ سیدھا ہے پس اس کا اتباع کرو۔

اوپر کی حدیث اور آیت کے بارے میں علماء کرام کیا فرماتے ہیں؟ اور یہ ترجمہ ومطلب درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

چاروں امام بھی حضور اکرم ﷺ ہی کے صراطِ مستقیم پر ہیں کوئی غلط راستہ پر نہیں، گمراہ نہیں۔ جیسے آمین بالجہر کہنا بھی حضور ﷺ کا راستہ ہے[1] اور آمین بالسر کہنا بھی حضور اکرم ﷺ کا راستہ ہے[2] محدثین نے دونوں قسم کی حدیثیں اپنی کتابوں میں سند کے ساتھ لکھی ہیں۔ اسی طرح رفع یدین[3] اور ترکِ[4] رفع یدین کا حال ہے۔ صحیح بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر رضی

[1]...... عن وائل بن حجر قال سمعت النبیﷺ قرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين وقال آمين ومد بها صوته، ترمذى شريف ص:۵۷/۱، ابواب الصلوة، باب ماجاء فى التامين، مطبوعه بلال ديوبند، ابن ماجه ص ۶۱، باب الجهر بآمين، مطبوعه اشرفى ديوبند، سنن دارقطنى ص:۲۶۳/۱، باب التامين فى الصلوة، مطبوعه دارالفكر بيروت. (باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

اللہ عنہ، نے ایک صحابی کو نماز میں قرآن پڑھتے ہوئے سنا اس طریقہ پر جس طریقہ پر حضور اکرم ﷺ سے نہیں سنا تھا تو بہت غصہ آیا۔ لیکن ان کی نماز کے ختم ہونے کا انتظار کیا۔ پھر ان کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور شکایت کی، جس پر ارشاد فرمایا کہ ان کو چھوڑ دو اور ان سے سنا کہ کس طرح پڑھتے ہو۔ جب انہوں نے اس طرح سُنایا جس طرح وہ پڑھتے تھے تو ارشاد فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوا ہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سُنا انہوں نے اُس طرح پڑھا جس طرح پڑھتے تھے تو ارشاد فرمایا کہ اسی طرح نازل ہوا ہے[1] حالانکہ دونوں کے پڑھنے

(حواشی صفحہ گذشتہ) ۲..... عن ابیہ ان النبی ﷺ قرأ غیر المغضوب علیہم ولاالضالین فقال آمین وخفض بھا صوته، ترمذی شریف ص:۵۸/ ا، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی التامین، سنن الدار قطنی ص:۲۶۳، ج: ا، باب التامین فی الصلوة، مطبوعہ دارالفکر بیروت، اعلاء السنن ص:۲/۲۱۶، باب ماجاء فی سنیة التامین، مطبوعہ امدادیہ مکہ مکرمہ.

۳..... عن ابن عمرؓ قال کان رسول الله ﷺ اذا قام للصلاة رفع یدیه حتی تکون بحذو منکبیه ثم کبر فاذا اراد ان یرکع فعل مثل ذلک واذا رفع من الرکوع فعل مثل ذلک الحدیث، (مسلم شریف ص:۱۶۸/ ا، باب استحباب رفع الیدین الخ، مطبوعہ رشیدیہ دهلی، بخاری شریف ص:۱۰۲/ ا، کتاب الاذان، باب رفع الیدین الخ، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

۴..... عن عبدالله مسعود قال الا اصلی بکم صلوة رسول الله ﷺ فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة، ترمذی شریف ص:۵۹ ج ا، ابواب الصلوة، باب رفع الیدین عندالرکوع، مسلم شریف ص:۱۸۱/ ا، باب الامر بالسکون فی الصلوة، نسائی شریف ص ۱۲۰/ ا، الرخصة فی ترک ذلک، مطبوعہ فیصل دیوبند.

(حاشیہ صفحہ هذا) ۱..... عن عمر بن الخطاب یقول سمعت هشام ابن حکیم یقرأ سورة الفرقان فی حیوٰة رسول الله ﷺ فاستمعت لقراء ته فاذا هو یقرأ علی حروف کثیرةلم یقر ئنیها رسول الله ﷺ فکدت اساوره فی الصلوٰة فتصبرت الی قوله فقال رسول الله ﷺ ارسله اقرأ یاهشام فقرأ علیه القراء ة التی سمعته یقرأ فقال رسول الله ﷺ کذلک انزلت ثم قال اقرأ یا عمر فقرأت القرأة التی اقرأنی فقال رسول الله ﷺ کذالک انزلت (بخاری شریف ص۷۴۷ ج۲، باب انزل القرآن علیٰ سبعة احرف، مکتبه اصح المطابع کتب خانه رشیدیه.

میں اختلاف تھا۔ مگر اس اختلاف کے باوجود کسی کو غلط اور گمراہ قرار نہیں دیا۔ جو حدیث خط کھینچنے کی آپ نے نقل کی ہے وہ صحیح ہے معتبر ہے۔ داہنے اور بائیں کے خطوط یقیناً گمراہی ہیں، اور وہ وہ ہیں جو قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔ چاروں امام قرآن وحدیث کے خلاف نہیں بلکہ عین موافق ہیں[۱] جو شخص ان چار کا مصداق چاروں اماموں کو قرار دیتا ہے وہ شیطان کی تقلید میں ایسا کہتا ہے، اسکو ایسی تقلید سے توبہ لازم ہے۔ امام احمدؒ امام بخاریؒ کے اُستاذ ہیں[۲] امام شافعیؒ امام احمدؒ کے استاذ ہیں[۳] امام مالکؒ امام شافعیؒ کے استاذ ہیں[۴] امام ابوحنیفہؒ کے شاگرد مکی بن ابراہیم ہیں[۵] جن سے بخاری شریف میں ثلاثیات مروی ہیں۔ امام ترمذیؒ جگہ جگہ امام مالک وامام شافعی وامام احمد کا نام لے کر ان کا مذہب بڑے احترام کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔ کیا معاذ اللہ وہ شیطان کے راستہ کی تائید واحترام کرتے ہیں۔ اہل حدیث کے اس کلام نے تو محدثین کو ہی گمراہ قرار دیا۔ اور یہ جُرأت بجز شیطان کی تقلید کے اور کون کرسکتا ہے۔ مسئلہ

۱...... کلهم علی هدی وکل یرید الله تعالیٰ (شامی نعمانية ص۴۷ ج ۱، شامی زکریا ص۱۶۸ ج ۱، شامی کراچی ص:۱/۶۸، مطلب اختلاف امتی رحمة)

۲...... الطبقة الثالثة هی الوسطی من مشایخه (ای البخاری) احمد بن حنبل الخ هدی الساری مقدمه فتح الباری ص:۸/۲۶۵، ذکر مراتب مشایخه الذی کتب عنهم الخ، مطبوعه نزار مصطفی الباز مکه مکرمه.

۳...... نبغ علی الشافعی کثیر من الناس فی مقدمهم ابو عبد الله احمد بن حنبل الخ، الام ص:۷، ج ۱، تلامیذه، مطبوعه دار الفکر بیروت.

۴...... وتلقی العلم بالسنة فی المدینة علی الامام مالک بن انس الخ الام ص۱/۷، مقدمه، شیوخه بالمدینه، دارالفکر بیروت.

۵...... وحکی الموفق عن مکی ابن ابراهیم البلخی امام بلخ وشیخ البخاری انه دخل الکوفة ولزم اباحنیفة وسمع منه الحدیث والفقه الخ اوجز المسالک ص:۱/۹۵، المقدمة، الباب الرابع، الفائدة الرابعة فی علو مرتبته فی الحدیث، مطبوعه امدادیه مکه مکرمه.

تقلید پر بہت سے رسالے موجود ہیں۔ الاقتصاد، سبیل الرشاد، عقد الجید، التقلید، ان میں تفصیل سے تقلید کا ثبوت دیا گیا ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دار العلوم دیو بند ۲۷/۷/۹۳ھ

تقلید شخصی کا ثبوت

سوال:-تقلید شخصی واجب ہے یا فرض، نیز تقلید کرنے کیلئے اقوال نبوی ہیں یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

تقلید شخصی واجب ہے، کیونکہ احکام شرعیہ دو قسم پر ہیں اول منصوص دوم غیر منصوص، پھر منصوص دو نوع پر ہیں، اول متعارض دوم غیر متعارض، پھر تعارض کی دو صورتیں ہیں، اول معلوم التقدیم والتاخیر دوم غیر معلوم التقدیم والتاخیر۔

پس احکام منصوصہ غیر متعارضہ معلوم التقدیم والتاخیر میں تو کوئی اشکال نہیں اور نہ ہی ان میں تقلید کی ضرورت، لیکن احکام غیر منصوصہ اور منصوصہ متعارضہ غیر معلوم التقدیم والتاخیر میں تقلید کی ضرورت ہے، اور بجز تقلید کوئی چارۂ کار نہیں، کیونکہ یہ دو حال سے خالی نہیں، یا ان پر کچھ عمل نہ کرے گا یا کچھ کریگا، اگر کچھ نہ کیا تو نص "اَیَحْسَبُ الاِنْسَانُ اَنْ یُتْرَکَ سُدًی[1]" اور "اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنَا کُمْ عَبَثًا"[2] کی مخالفت لازم آئے گی، اگر کچھ عمل کیا تو احکام غیر منصوصہ میں بلا علم اور منصوصہ متعارضہ غیر معلوم التقدیم والتاخیر میں بلا تعین کسی جانب کے

---

[1]...... سورۃ القیامۃ آیت ۳۶،

ترجمہ:-کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ یوں ہی مہمل چھوڑ دیا جائیگا۔(از بیان القرآن)

[2]...... سورۃ المومنون آیت: ۱۱۵،

ترجمہ:-ہاں کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو یونہی مہمل پیدا کر دیا ہے۔(از بیان القرآن)

ممکن نہیں، پس علم تعین حکم نص سے تو ہو نہیں سکتا، کیونکہ غیر منصوصہ میں نص موجود نہیں اور منصوصہ متعارضہ غیر معلوم التقدیم والتاخیر میں تعارض ہوا، اور تقدیم و تاخیر کا علم نہیں تعین ہو تو کیسے ہو، لہٰذا ان دونوں میں قیاس کی ضرورت پیش آئی، اول یعنی غیر منصوص میں نفس علم کے لئے اور ثانی یعنی منصوصہ متعارضہ غیر معلوم التقدیم والتاخیر میں تعین کے لئے پس قیاس یا ہر شخص کا شرعاً معتبر ہو کہ جو کچھ کسی کی سمجھ میں آئے یا بعض کا معتبر ہو، بعض کا نہیں کل کا تو معتبر ہو نہیں سکتا، لقولہ تعالیٰ "وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ"[1] لہٰذا بعض کا معتبر ہوگا، جس کا قیاس شرعاً معتبر ہے اس کو مجتہد و مستنبط کہتے ہیں اور جس کا قیاس شرعاً معتبر نہیں اس کو مقلد کہتے ہیں، اور مقلد پر مجتہد کی تقلید واجب ہے "لقوله تعالىٰ وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ"[2] اب جاننا چاہئے، ائمہ اربعہ کے تاریخی حالات سے بالیقین معلوم ہوا کہ وہ من اناب الی کے عموم میں داخل ہیں پس ان کا اتباع بھی ضروری ہوا، رہی یہ بات کہ مجتہد تو بہت سے گذرے ہیں کسی دوسرے کی تقلید کیوں نہ کی جائے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اتباع کیلئے علم سبیل ضروری ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ ائمہ اربعہ کے سوا کسی مجتہد کا سبیل بہ تفصیل جزئیات و فروع معلوم نہیں کیونکہ کسی کا مذہب اس طرح مدون موجود نہیں، کسی کا اتباع کیونکر ممکن ہے، لہٰذا ائمہ اربعہ میں سے ہی[3] اتباع کرنا ہوگا، ایک بات اور باقی رہی وہ

---

[1]...... سورة النساء آیت ۸۳،

ترجمہ:- اور اگر یہ لوگ اس کو رسول کے اور جو ان میں ایسے امور سمجھتے ہیں ان کے اوپر حوالہ رکھتے تو اس کو وہ حضرات تو پہچان ہی لیتے، جو ان میں اس کی تحقیق کر لیا کرتے ہیں۔ (از بیان القرآن)

[2]...... سورة لقمن آیت ۱۵،

ترجمہ:- اور اس شخص کی راہ پر چلنا جو میری طرف رجوع ہو۔ (از بیان القرآن)

[3]...... وممن اشتهر مذهبهم ودونت الكتب على مسلكهم الائمة الاربعة ابو حنيفة والشافعي ومالك واحمد ومذاهب باقي المجتهدين قداندرست لايوجد لها اثر الخ النافع الكبير ص: ۹۵، الفصل الاول فى ذكر طبقات الفقهاء، مطبوعه، احمدى لكهنؤ.

یہ کہ ائمہ اربعہ میں سے ایک ہی کی تقلید کیوں ضروری ہے، یعنی تقلید شخصی کیوں واجب ہے، بلاتعین ائمہ اربعہ کے مذہب کا اتباع کیوں کافی نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ مسائل دوقسم کے ہیں، اول مختلف فیہا دوم متفق علیہا مسائل متفق علیہا میں تو سب کا اتباع ہوگا، اور مختلف فیہا میں تو سب کا اتباع نہیں ہوسکتا، بعض کا ہوگا بعض کا نہ ہوگا، لہٰذا ضروری ہے کہ کوئی وجہ ترجیح ہو، سو اللہ نے اتباع کو انابت الی اللہ پر معلق فرمایا، جس امام کی انابت الی اللہ زائد معلوم ہوگی، اس کا اتباع کیا جائے گا، اب تحقیق زیادہ انابت کی بالتفصیل کی جائے گی، یا اجمالاً، تفصیلاً یہ کہ ہر فرع و جزئی مختلف فیہ میں دیکھا جائے کہ حق کس کی جانب ہے، اجمالاً یہ کہ ہر امام کے مجموعہ حالات و کیفیات پر نظر کی جاوے کہ غالبا کوئی حق پر ہوگا، اور کسی کی انابت زائد ہے، صورت اولیٰ میں حرج اور تکلیف مالایطاق کے باوجود مقلد مقلد نہ ہوا، بلکہ اپنی تحقیق کا متبع ہوا، نہ دوسرے کے سبیل کا وہو خلاف المفروض پس صورت ثانیہ متعین ہوگئی کہ کسی کو امام اعظم ابوحنیفہؒ پر ان کے مجموعہ حالات سے یہ ظن غالب و اعتقاد راجح ہوا کہ یہ منیب و مصیب ہیں، کسی کو امام شافعیؒ پر کسی کو امام مالکؒ پر کسی کو امام احمد بن حنبلؒ پر اس لئے ہر ایک نے اسی کا اتباع اختیار کیا، اور جب ایک کے اتباع کا بوجہ علم بالانابۃ اجمالاً کے التزام کیا گیا تو اب بعض جزئیات کا بلا کسی وجہ قوی یا ضرورت شدیدہ کے اس کی مخالفت سے شق اول عود کرے گی، وقد ثبت بطلانہ پس اس تقریر سے چند مسائل ثابت ہوئے۔

(۱) وجوب تقلید مطلقاً (۲) تقلید ائمہ اربعہ خصوصا فی المذاہب الاربعہ، (۳) وجوب تقلید شخصی (۴) مقلد اپنے امام کے اقوال کی تقلید کرے گا (۵) اوران مسائل پر عمل کرے گا، جو اس کے امام نے قرآن کریم اور احادیث سے استنباط کئے ہیں (۶) اور مقلد کو یہ حق نہیں کہ اقوال نبوی ﷺ سے خود مسائل کا استنباط کرے کیونکہ اس میں استنباط کی قوت نہیں، جیسا کہ مقلد کی تعریف سے معلوم ہو چکا، البتہ مسائل منصوصہ ظاہر الدلالۃ غیر متعارضہ معلومۃ التقدیم

والتاخیر میں نص کے موافق عمل کرے گا۔ کما مر سابقا، فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ دار العلوم دیوبند

جو شخص فقہ کو نہ مانے اس کا حکم

سوال:- ایک شخص اپنے کو عالم اور حافظ کہتے ہیں ایک فتویٰ کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ فقہ کی کتابوں سے جواب دیا گیا ہے اس لئے جواب درست نہیں ہے اس لئے کہ فقہ کوئی چیز نہیں ہے اس کو میں نہیں مانتا کیا انکا قول درست ہے اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فقہ کا انکار کرنا غیر مقلدین کا کام ہے ہرگز ایسا نہیں کہنا چاہئے فقہ بھی قرآن پاک اور حدیث شریف اور آثار صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے ثابت ہے فقہ کے انکار سے ان سب چیزوں کا انکار لازم آئیگا[1] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۸۹/۲/۲۵ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین دار العلوم دیوبند ۸۹/۲/۲۵ھ

عورتوں کا نماز کے لئے مسجد جانا

سوال:- ایک صاحب حنفی المسلک ہیں لیکن غیر مقلدین کے دلائل سے متاثر ہوکر اپنی عورتوں کو ان کی مسجد میں نماز کیلئے بھیجتے ہیں بندہ کے پاس چند چیزیں لے کر آئے تھے جواب

---

[1]...... الفقه شرعاً هو العلم بالاحكام الشريعة العملية والمستمدة من الادلة المجمع عليها من الكتاب والسنة والاجماع والقياس، (مقدمة المجموع شرح المهذب ص ۳۶ ج ۱، مكتبه دارالفكر بيروت)

دیا لیکن شرح صدر نہ ہوا اس لئے مختصر لفظوں میں ان کے دلائل نقل کرتا ہوں۔

۱۔مسند امام اعظمؒ میں موجود ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے عورتوں کو عیدگاہ میں آنے کا حکم دیا ہے پھر حنفیہ پیغمبر کی بات اور اپنے امام کی بات سے کیوں منحرف ہو جاتے ہیں؟

۲۔جس چیز کی رسول اکرم ﷺ نے اجازت دی ہے اس کو روکنے اور منع کرنے کا حق کس کو ہوسکتا ہے؟

۳۔خود ایک صحابیؓ نے فرمایا ہے کہ جسکی اجازت حضور اکرم ﷺ نے دی ہے اسکو روکنے اور منع کرنے کا حق کس کو ہوسکتا ہے میں اس کو منع نہیں کرسکتا پھر حنفیہ کس بناء پر منع کرتے ہیں؟

۴۔خود حضور ﷺ نے فرمایا کہ عورت کو مسجد میں جانے سے روکنا نہیں۔

۵۔عورتیں تعلیم میں اور عقل میں ناقص ہیں کم از کم جمعہ اور عیدین میں جانے کا حکم دینا چاہئے کہ کم از کم تعلیم سے ہر ہفتہ آشنا ہو جائیں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

عن ام حمید امرأة ابی حمید الساعدیؓ انها جاء ت الی النبی ﷺ فقالت یا رسول الله انی احب الصلوٰة معک فقال قد علمت انک تحبین الصلوٰة معی وصلوٰتک فی بیتک خیر من صلوٰتک فی حجرتک وصلوٰتک فی حجرتک خیر من صلوٰتک فی دارک وصلوٰتک فی دارک خیر من صلوٰتک فی مسجد قومک وصلوٰتک فی مسجد قومک خیر من صلوٰتک فی مسجدی، قال فامرت فبنی لها مسجد فی أقصیٰ شیٔ من بیتها واظلمه وکانت تصلی فیه حتی لقیت الله عزوجل: رواه احمد[1] وابن خزیمة وابن حبان[2] فی صحیحهما (الترغیب[3] والترهیب)

---

[1]...... مسند احمد ص: ۶/۳۷۱، حدیث ام حمیدؓ، مطبوعه دارالفکر بیروت.

[2]...... صحیح ابن حبان ص: ۳/۳۱۸، باب فرض متابعة الامام، ذکر البیان بان صلاة المرأة کلما کانت استرکان اعظم لاجرها، طبع دارالکتب العلمیة بیروت، (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وفی مجمع[1] الزوائد بعد عزوہ الی احمد مالفظه رجاله رجال الصحیح غیر عبدالله بن سوید الانصاری ووثقه ابن حبان اھ وفی فتح[2] الباری بعد عزوہ الی احمد والطبرانی واسناد احمد حسن اھ"

۲. عن ام سلمة رضی الله عنها: قالت قال رسول الله ﷺ صلوٰة المرأة فی بیتها خیر من صلوتهافی حجرتها وصلوتها فی حجرتها خیر من صلوتها فی دارها وصلوتها فی دارها خیر من صلوتها فی مسجد قومها: رواہ الطبرانی فی الاوسط باسناد جید (الترغیب[3] والترهیب)

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ۳...... (الترغیب والترهیب ص۲۲۵ ج ۱، کتاب الصلاة، باب ترغیب النساء فی الصلاة فی بیوتهن الخ، مکتبه دارالقران)

ترجمہ :- ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہیکہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں۔ تو عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں آپؐ کے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنے کو پسند کرتی ہو اور تمہارا نماز پڑھنا اپنی کوٹھری میں بہتر ہے تمہارے نماز پڑھنے سے اپنے کمرہ میں اور تمہارا اپنے کمرہ میں نماز پڑھنا بہتر ہے تمہارے نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں اور تمہارا نماز پڑھنا اپنے گھر میں بہتر ہے تمہارے نماز پڑھنے سے مسجد میں اور تمہارا نماز پڑھنا اپنی قوم کی مسجد میں بہتر ہے میری مسجد میں نماز پڑھنے سے۔ راوی نے فرمایا کہ ام حمیدؓ نے حکم دیا تو ان کیلئے مسجد بنائی گئی گھر کے بالکل اندر اور تاریک ترین حصہ میں۔ اور وہ اسی میں نماز پڑھتی تھیں یہاں تک کہ انکی وفات ہوگئی۔

(حاشیہ صفحہ ھذا)

۱...... مجمع الزوائد ص۱۵۴ ج۲، باب خروج النساء الی المساجد الخ (رقم الحدیث ۲۱۰۶، مکتبه دارالفکر)

۲...... فتح الباری ص۲۲۴ ج۲، کتاب الصلاة، باب انتظار الناس قیام الامام العالم. (مکتبه نزار مصطفیٰ الباز الریاض)

۳...... الترغیب والترهیب ص۲۲۶ ج۱، کتاب الصلاة، باب ترغیب النساء فی الصلاة فی بیوتهن (مکتبه دارالفکر، مجمع الزوائد ص: ۲/۱۵۵، باب خروج النساء الی المساجد الخ، مطبوعه دارالفکر بیروت) (اس حاشیہ کا ترجمہ اگلے صفحہ پر)

۳. عن عائشة رضی الله عنها: لو ان رسول اللهﷺ رأى ما احدث النساء بعده لمنعهن المسجد كما منعت نساء بنى اسرائيل، رواه مسلم۔[1]

۴. عن ابی عمر والشيبانى انه رأى عبدالله رضی الله انه يخرج النساء من المسجد يوم الجمعة ويقول اخرجن الى بيوتكن خير لكن رواه الطبرانى فى الكبير ورجاله موثقون (مجمع[2] الزوائد)

احادیث بالا سے حضرت رسول مقبولﷺ کا منشاء معلوم ہوگیا خاص کر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے بات بالکل واضح فرمادی اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے منشاء پر عمل کیا جو امر تعبدی اور صاف ہو اس کے تبدیل کا کسی کو اختیار نہیں جو امر عارضی کسی مصلحت کے لئے ہو وہ عارض کے رفع ہوجانے پر اور مصلحت کے فوت ہوجانے سے یا بمقابلہ مصلحت کسی مفسدہ کے تحقق یا مظنہ سے تبدیل بھی ہوسکتا ہے خاص کر جب کہ اس کا ماخذ بھی موجود ہو'' کیا، المرأة

(بقیہ صفحہ گذشتہ کا)

ترجمہ:- ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ عورت کا نماز پڑھنا اپنی کوٹھری میں بہتر ہے اپنے کمرہ میں نماز پڑھنے سے اور اپنے کمرہ میں نماز پڑھنا بہتر ہے اپنے گھر میں نمام پڑھنے سے اور اسکا اپنے گھر میں نماز پڑھنا بہتر ہے اپنی قوم کی مسجد یعنی محلّہ کی مسجد میں پڑھنے سے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) [1]...... مسلم شريف ص: ۸۳، ج: ۱، كتاب الصلاة، باب خروج النساء الىٰ المساجد. مكتبه رشيديه دهلى)

ترجمہ:- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اگر رسول اللہﷺ ان حالات کو دیکھ لیتے جن کو عورتوں نے آپؐ کے بعد پیدا کیا ہے تو یقیناً آپﷺ ان کو مسجد سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں روک دی گئی تھیں۔

[2]...... مجمع الزوائد ص۱۵۷ ج۲، باب خروج النساء الىٰ المساجد الخ رقم الحديث ۲۱۱۹، (مطبوعه دارالفكر)

ترجمہ:- ابوعمر وشیبانی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ جمعہ کے دن مسجد سے عورتوں کو روکتے تھے اور فرماتے تھے کہ اپنے گھروں کی جانب نکلو وہ گھر تمہارے لئے بہتر ہے۔

عورۃ فاذا خرجت من بیتھا استشرفھا الشیطان[1] النساء حبالۃ الشیطان،[2]

وغیرہ ماخذ بھی صاف صاف موجود نہیں ہے اجلۂ صحابہؓ سے اپنی عورتوں کو منع کرنا بھی ثابت ہے[3]، یہ منع کرنا درحقیقت منشاء نبوی ﷺ کے عین موافق ہے اس کو مخالفت پر محمول کرنا علم روایت اور فن روایت سے بے بصری ہے تعلیم کا انتظام مستقلاً مکان پر بھی ہوسکتا ہے۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱۹/۳/۹۶ھ

امام ابوحنیفہؒ مجتہد تھے

سوال: -۱۔امام ابوحنیفہؒ مجتہد تھے یا مقلد؟

۲۔امام ابوحنیفہؒ کسی کی تقلید کرتے تھے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) حضرت امام ابوحنیفہؒ بہت بڑے مجتہد تھے اور بہت بڑے محدث بھی تھے، مجتہد کیلئے قرآن، حدیث، آثار، تاریخ، لغت، قیاس میں ماہر ہونا ضروری ہے۔

---

[1]...... الترغیب و الترھیب ص ۲۲۶/ ۱، کتاب الصلاۃ، باب ترغیب النساء فی الصلاۃ فی بیوتھن. (مکتبہ دارالفکر)

ترجمہ: -عورت پردہ کی چیز ہے جب وہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو اس پر شیطان جھانکتا ہے۔

[2]...... کشف الخفاء ص ۴ ج ۲، (مکتبہ داراحیاء التراث بیروت)رقم الحدیث ۱۵۳۰،

ترجمہ: -عورتیں شیطان کے پھندے ہیں۔

[3]...... ثم شرطت ذلک علی الزبیر فتحیل علیھا بان کمن لھا لما خرجت لصلاۃ العشاء فلما مرت بہ ضرب علی عجیزتھا فلما رجعت قالت انا للہ فسد الناس فلم تخرج بعد، ذکرہ فی التمھید، شرح الزرقانی ص ۲/۹، کتاب الصلوۃ، ماجاء فی خروج النساء الی المساجد، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، اوجز المسالک ص: ۲/۳۴۳، مطبوعہ یحیوی سھارنپور،

الامام (ابوحنیفة) مجتهد اجماعاً بل من اکابر المجتهدین لم ینکر ذٰلک احدسلفاً ولا خلفاً والرجل لا یکون مجتهدا الابعد ان یکون ماهراً بالقراٰن الکریم والحدیث الشریف والاٰثار والتاریخ واللغة والقیاس کما صرح به ائمة الاصول مقدمه اوجزص ۶۰، [1]

ابن حجر نے لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ نے چار ہزار مشائخ وتابعین وغیرہم سے علم حاصل کیا ہے [2]۔ علامہ ذہبیؒ نے امام اعظمؒ کو محدثین کے طبقات حفاظ میں شمار کیا ہے [3]۔

(۲) خود مجتہد مطلق تھے قرآن وحدیث کو سامنے رکھ کر خود ان سے مسائل کا استنباط کرتے تھے کسی کے مقلد نہ تھے۔ کذا فی النافع الکبیر [4]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

---

[1]..... اوجز المسالک ص ۲۹ مقدمة، الفائدة الرابعة فی علو مرتبته فی الحدیث، المکتبة الامدادیة مکه مکرمه.

[2]..... قال ابن حجر أنه أخذ عن أربعة آلاف شیخ من أئمة التابعین وغیرهم وثمه ذکره الذهبی وغیره فی طبقات الحفاظ من المحدثین (مقدمة اوجز المسالک ص ۹۶ ج ۱، الفائدة الخامسة فی قلة روایته للحدیث علی الوجه المتعارف، مکتبه امدادیه مکة المکرمة. مقدمه اعلاء السنن ص ۱۵ /۳، الفصل الثالث فی درجة الامام، مطبوعه امدادیه مکة الکرمة.

[3]..... فقیه العراق النعمان بن ثابت بن زوطا التیمی وحدث عن عطاء ونافع وعبدالرحمن ابن هرمز الاعرج الی قوله وکان اماما ورعا عالما عاملا متعبدا کبیر الشان لایقبل جوائز السلطان بل یتجر و یکتسب، تذکرة الحفاظ ص:۱۶۸ /۱، الطبقة الخامسة، ابو حنیفة الامام الاعظم، مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت، مقدمه اعلاء السنن ص: ۱۱ /۳، الفصل الثالث فی درجة الامام فی علم الحدیث، مطبوعه امدادیه مکة المکرمة)

[4]..... الأولیٰ طبقة المجتهدین فی الشرع کالائمه الاربعة ومن سلک مسلکهم فی تاسیس قواعد الأصول واستنباط الأحکام والفروع عن الأدلة الأربعة من غیر تقلید لأحد. النافع الکبیر علی مجموعة الرسائل لمولانا عبدالحی ص۷ ۹، مطبوعه احمدی لکهنؤ،

دیوبندی کس امام کے پیرو ہیں؟

سوال:- ایک شخص امام شافعیؒ کا پیرو ہے وہ سُنّی ہے یا نہیں؟

۲۔ سُنّی ہونے کیلئے چاروں اماموں میں سے کسی امام کا پیرو ہوسکتا ہے یا نہیں؟ یا ان میں سے کسی خاص امام کی پیروی کرنا لازم ہے؟

۳۔ علماءِ دیوبندان چاروں ائمہ میں سے کس کی پیروی کرتے ہیں یا کسی کی بھی نہیں کرتے، یا کس کے مسلک پر چلتے ہیں کتاب کا نام، مصنّف کا نام مع پتہ کے اور کہاں سے مل سکتی ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

۱۔ وہ بھی سُنّی ہے۔

۲۔ چاروں اماموں کے پیرو سُنّی ہیں۔ کذا فی الدر المختار[1]

۳۔ علماءِ دیوبند حضرت امام ابوحنیفہؒ کے پیرو ہیں اور ان کی نصرت کے سلسلہ میں ان کی کتابیں موجود ہیں۔ اوثق العریٰ، سبیل الرشاد، الرای النجیح، القطوف الدانیہ، ہدایۃ المعتدی، مصنفہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہی، نیز حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ وحضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندیؒ، حضرت علاّمہ انور شاہ کشمیریؒ اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کی بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں شائع شدہ ہیں، جن میں حضرت امام ابوحنیفہؒ کے مسلک کی تائید وتقویت کی گئی ہے۔ دیوبند کے کسی کتب خانہ سے فہرست طلب کریں تو اس میں کتابیں تفصیل سے ملیں گی۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... فعليكم معاشر المؤمنين باتباع الفرقة الناجية المسماة باهل السنة والجماعة ...... وهذه الطائفة الناجية قد اجتمعت اليوم فى مذاهب اربعة (طحطاوى على الدرالمختار ص ۱۵۳ ج۴، كتاب الذبائح، شامى زكريا ص: ۱/۱۶۸، مقدمه، مطلب فى حديث اختلاف امتى رحمة)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب پنجم

﴿ردِّ رضاخانیت﴾

سنی، حنفی، وہابی کی تعریف

سوال:- (۱) سنی، حنفی کسے کہتے ہیں، مستند کتب سے وضاحت فرمائیں۔

(۲) وہابی مذہب کیا ہے، لفظ وہابی کے معنٰی کیا ہیں، بریلوی علماء اوراَن پڑھ لوگ اپنی اصطلاح میں وہابی کے معنی کافرومشرک سے زیادہ بدترین سمجھتے ہیں، جس کی بناء پروہ جسے بھی اپنے اصول کے خلاف سمجھتے ہیں وہابی کا فتویٰ لگا کر اسلام سے خارج کردیتے ہیں اوراس کا بائیکاٹ کرکے اس سے سلام وکلام بند کردیتے ہیں۔ بقول ان کے کسی وہابی سے جو مسلمان سلام وکلام کرے وہ وہابیوں کی طرح خارج از اسلام ہے ان حالات کے پیش نظر شریعت محمدیہؐ کے آئین وقوانین سے مطلع فرماتے ہوئے احکام صادر فرمائیں۔

باسمہ سبحانہٗ تعالیٰ

الجواب حامداً ومصلیاً!

حقیقت کے اعتبار سے سنی وہ ہے جو حضرت نبی اکرم ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم

کے طریق کا متبع ہو، عقائد میں بھی، اخلاق میں بھی، اعمال میں بھی "ھم ما انا علیہ واصحابی" الحدیث[1]۔

حنفی وہ ہے جو مسائل فقہیہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کا مقلد ہو،[2]

(۲) گذشتہ صدی میں عرب میں ایک شخص محمد بن عبدالوہاب نامی نے ایک جماعت بنائی تھی اور دعویٰ یہ کیا تھا کہ ہم سنت کو زندہ کرنا چاہتے ہیں، اس کے ساتھ بہت لوگ ہو گئے تھے مگر اسکے مسائل بہت سے خلاف سنت تھے۔ آہستہ آہستہ لوگوں کو ان مسائل کا علم ہوا مثلاً وہ توسل کے قائل نہیں تھے، زیارت قبور کیلئے سفر کرنے کو ناجائز کہتے تھے حتیٰ کہ حضرت رسول مقبول ﷺ کے روضۂ مقدسہ کی زیارت کیلئے سفر کو ناجائز کہتے تھے وغیرہ وغیرہ۔

جوں جوں لوگوں کو معلوم ہوتا گیا لوگ اس جماعت سے ہٹتے گئے پھر معلوم ہوا کہ اس جماعت کا مقصود حکومت پر قبضہ کرنا ہے اور یہ سیاسی جماعت ہے اور احیائے سنت کا نام محض لوگوں کو اپنے ساتھ جمع کرنے کیلئے ہے تو حکومت نے مقابلہ کر کے اس جماعت کو شکست دی، چنانچہ ردالمحتار کی تیسری[3] جلد میں اس کا تذکرہ موجود ہے اور یہ جماعت وہابی کہلاتی ہے

---

[1]...... مشکوۃ شریف ص ۳۰ ج ۱، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ. مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، ترمذی شریف ص:۲/۹۳، باب افتراق ھذہ الآیۃ کتاب الایمان،

[2]...... والحنفی انما قلد ابا حنیفۃ ولذا نسب الیہ دون غیرہ رسم المفتی ص:۱۱۵، الآخذ بقول واحد من اصحاب الامام الخ، مطبوعہ زکریا دیوبند.

[3]...... رد المحتار زکریا ص۴۱۳ ج۶، مطبوعہ نعمانیہ ص ۳۰۹ ج۳، باب البغاۃ، مطلب فی اتباع عبدالوھاب الخوارج فی زماننا الخ ،

اعلم ان سلطان سلیم الثالث حدث فی مدۃ سلطنتہ فتن کثیرۃ منھا فتنۃ الوھابیۃ التی کانت فی الحجاز حتیٰ استولوا علی الحرمین ومنعوا وصول الحج الشامی والمصری الخ امافتنۃ الوھابیۃ فکان ابتداء القتال فیھا بینھم وبین امیرمکۃ مولانا الشریف غالب بن مساعد وھونائب من جھۃ السلطنۃ العلیۃ علی الاقطار ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جوکہ پورے عرب میں بدنام ہوئی اور ذلت کی نظروں سے دیکھی جاتی تھی، جب اس جماعت کو شکست ہوئی تو اسی وقت کی بات ہے کہ ہندوستان میں حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ محدث دہلوی کی تجویز کے ماتحت جہاد شروع کیا گیا، حضرت سید احمد صاحب، حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل صاحبؒ اسی جہاد میں شہید ہوئے اور ان کی جماعت نے بہت بلند کام کیا، انگریز ان کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گئے، بہت سخت سزائیں دیں۔ مگر اس جماعت کو جو کچھ مقبولیت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی اس میں کمی نہیں ہوئی۔ تو اس وقت ہندوستان ہی کے بعض لوگوں سے انگریز نے فتویٰ حاصل کیا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو عرب میں پٹ چکے ہیں اور یہ لوگ وہابی ہیں اور ان حضرات کی کتابوں میں سے چھانٹ چھانٹ کر ایسے غلط عنوان سے مسلمانوں میں باتیں پھیلائیں جس کی وجہ سے ان سے نفرت پیدا ہو جائے، اسلئے لفظ وہابی کا لقب ابتداءً اس جماعت کیلئے انگریز نے تجویز کیا اور بدعتی علماء نے اس کا پروپیگنڈہ کیا ہے اور آج تک کر رہے ہیں، ڈبلیو، ڈبلیو ہنٹر نے اس کو بڑی تفصیل سے لکھا کہ بدعتی علماء کے فتووں نے جو کام دیا ہے وہ سخت سے سخت سزاؤں نے نہیں دیا، اس کتاب کا اردو میں ترجمہ ہو گیا ہے، اس کا نام ہے ''ہمارے ہندوستانی مسلمان'' اب جو شخص بھی پابند شریعت اور متبع

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

............الحجازية وابتداء القتال بينهم وبينه من سنة خمس بعد المائتين والالف وكان ذلك فى مدة سلطنة مولانا السلطان سليم الثالث بن السلطان مصطفى الثالث ابن احمد (واما ابتداء اول ظهور الوهابية) فكان قبل ذلك بسنن كثيرة وكانت قوتهم وشوكتهم فى بلادهم ولاثم كثر شرهم وتزايد ضررهم واتسع ملكهم وقتلوا من الخلائف مالا يحصون واستباحوا اموالهم وسبوا نساءهم وكان مؤسس مذهبهم الخبيث محمد بن عبدالوهاب واهله من المشرق من بنى تميم وكان من المعمرين ويعد من المنظرين لانه عاش قريب مائة سنة حتى انتشر عنه ضلالهم فزعم (ابن عبدالوهاب) ان زيارة قبر النبىﷺ والتوسل به وبالانبياء والاولياء والصالحين وزيارة قبورهم شرك (فتنة الوهابية ص ٢٦)

سنت دیندار ہے، بدعت سے پرہیز کرتا ہے اس کو وہابی کہتے ہیں[1]، اس سے مسلمانوں کو نفرت دلاتے ہیں خوف یہ ہے کہ اگر لوگ ان کے وعظ کو سنیں گے، ان کی کتابوں کو پڑھیں گے، انکی مجلس میں بیٹھیں گے تو بدعت سے متنفر ہو جائیں گے اور ان بدعتی علماء سے کٹ جائیں گے تاہم اب لوگ اتنے بےخبر نہیں رہے کہ انکو اندھیرے میں رکھا جائے، بلکہ اب ان پر حقیقت روشن ہو رہی ہے جس کی وجہ سے بدعتی علماء پریشان ہیں۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۶/۴/ ۹۰ھ

وھابی کی تعریف

سوال:- من الوهابی وما اعتقادهم واعمالهم ویقولون اصحاب الهواء الذین عبید الدنیا ولایجتنبون عن البدعات والشبهات ویطلبون الجواز ولایتمیزون بین الحلال والحرام والصدق والکذب ولایبالون علیٰ افتراء المشائخ الذین یعملون بالسنة والکتاب والمذهب واختتموا اعمارهم لصفوة الدین، والمذهب: ان الوهابی من المعتقد اعتقاد عبدالوهاب النجدی وعلیٰ ای اعتقاد مضٰی وبای صفة یذم بل نریٰ ان من یعمل بالقرآن والحدیث والمذهب ویجتنب عن البدعات والشبهات یامر بالمعروف وینهٰی عن المنکرات والاختراعات ویتخالف المبتدعین بالرد والقدح اوسکت من الکل ولایوافقهم بالعمل والقول یقولون ان هذا هو الوهابی وهو خارج من اهل السنة

[1]...... وثالثا ان فی اصل اصطلاح بلاد الهند کان اطلاق الوهابی علی من ترک تقلید الائمة رضی اللّٰه تعالیٰ عنهم ثم اتسع فیه وغلب استعماله علی من عمل بالسنة السنیة وترک الامور المستحدثة الشنیعة والرسوم القبیحة. المهند علی المفند ص ۹، مطبوعہ امدادیہ گوڑگانوہ۔

والجماعة ولاتجوز خلفه الصلوٰة وهكذايضلون العوام بالوساوس والخداع ويفتون على الفور بالوهابيات ومالحكم لمثل هذالمفتى هل هومن اهل السنة والجماعة ام كيف بينوابالتحقيق هذامرض لاعلاج يزداديومافيوماً

باسمہ سبحانہٗ تعالیٰ

الجواب حامداًومصلياً!

محمدبن عبدالوهاب النجدى كان متبعاللسنة ولكنه كان متشددا فى الاعتقاد والقول والعمل وكان قليل البضاعة من العلم والفهم والعقل فصدرمنه بعض الافعال والاقوال وصار سبباللهيجان الفتن واماليوم فى ديارنافالاصطلاح ماقلتم من يستن بسنن النبى صلى اللّٰه عليه وسلم ويمنع عن البدع فهويسمىٰ فى افواه اهل الهوىٰ وهابيافالى الله المشتكى[1]. فقط واللہ واعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ

مظاہرعلوم سہارنپور، ۷جمادی الاولیٰ ۶۷ھ

---

[1]...... وثالثا ان فى اصل اصطلاح بلادالهند كان اطلاق الوهابى على من ترك تقليد الائمة رضى الله عنهم ثم اتسع فيه وغلب استعماله على من عمل بالسنة السنية وترك الامور المستحدثة الشنيعة والرسوم القبيحة. المهند على المفند ص ۹، مطبوعه امدادیه گوڑگانوه،

ترجمہ سوال وجواب

سوال:- وہابی کون ہیں ان کے عقائد واعمال کیا ہیں اہل ہواد نیا پرست بدعات وشبہات سے اجتناب نہ کرنے والے ہر چیز میں جواز کو تلاش کرنے والے حلال وحرام صدق وکذب میں تمیز نہ کرنے والے اوران مشائخ پر جو کتاب وسنت پر عامل ہیں جن کی عمریں خالص دین ومذہب کی اشاعت میں صرف ہوگئیں افترا کرنے والے یوں کہتے ہیں کہ وہابی وہ شخص ہے جو عبدالوہاب نجدی جیسے عقائد رکھتا ہے اس کے اعتقادات کیا تھے اور کس بناپراس کی مذمت کی جاتی ہے بلکہ ہمارا خیال یہ ہے کہ جو شخص قرآن......(باقی ترجمہ اگلے صفحہ پر)

وھابی کون ہے

سوال:- فرض، واجب، سنت مؤکدہ کو چھوڑنے والوں پر درجہ بدرجہ الگ الگ کیا شرعی سزائیں اور وعیدیں آئی ہیں۔ نیز فرض، واجب، سنت مؤکدہ کو چھوڑ کر مستحبات پر عمل کرایا جانا کیسا ہے؟ اور کیا یہ اعمال قابل قبول ہوں گے؟ نیز مستحبات نہ کرنے والوں کو وہابی کہنا کیسا ہے؟ وہابی کی تعریف بھی بتادیجئے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فرض کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔ اس کا منکر کافر ہوتا ہے[1]۔ اس کے بعد واجب کا درجہ

(ترجمہ صفحہ گذشتہ) ...... وحدیث پر مذہب پر عامل ہو بدعات وشبہات سے اجتناب کرتا ہو امر بالمعروف کرتا ہو منکرات ومخترعات سے روکتا ہو مبتدعین کی ردوقدح کے ساتھ مخالفت کرتا ہو خاموش نہ رہتا ہو قول وعمل میں ان کی موافقت نہ کرتا ہو اس کے بارے میں یہ مبتدعین کہتے ہیں یہ وہابی ہیں اہل سنت والجماعت سے خارج ہیں ان کے پیچھے نماز جائز نہیں اسی طرح عوام کو وساوس اور دھوکہ دیگر گمراہ کرتے ہیں اور فوراً وہابی ہونے کا فتویٰ دے دیتے ہیں، ایسے مفتی کے بارے میں کیا فتویٰ ہے کیا وہ اہلسنت والجماعت سے ہے تحقیق کے ساتھ بیان فرمائیں۔ یہ ایسا لاعلاج مرض ہے جو دن بدن بڑھتا جارہا ہے۔

الجواب: -محمد بن عبدالوہاب نجدی متبع سنت تھے لیکن اعتقاد، قول اور عمل میں متشدد تھے علم اور فہم اور عقل کم تھی اس لئے ان سے بعض افعال واقوال ایسے صادر ہو گئے جو فتنوں کے رونما ہونے کا سبب بن گئے۔ لیکن آج ہمارے علاقہ میں وہابی وہی ہے جس کو سائل نے بیان کیا ہے یعنی جو شخص حضرت نبی کریم ﷺ کی سنت کا متبع ہو بدعات سے روکتا ہو وہی شخص اہل ہوا کی اصطلاح میں وہابی ہے۔ پس شکوہ اللہ ہی سے ہے۔ واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ معین مفتی مظاہر علوم سہارنپور

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1]...... الفرض اعم منهما وهو ماقطع بلزومه حتى يكفر جاحده (الدر المختار على الشامى نعمانيه ص ۶۴ ج ۱، شامى زكريا ص ۲۰۷ ج ۱، كتاب الطهارة، مطلب قد يطلق الفرض على ماليس بركن الخ،

ہے[۱] سنتیں اور مستحبات یہ دونوں۔ (فرض وواجب) کی تکمیل کیلئے ہیں[۲] فرائض کوترک کر کے مستحبات پر عمل کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص رمضان المبارک میں فرض روزے کوترک کرے اور سحری اہتمام سے کھائے حالانکہ سحری توروزہ پر قوت حاصل کرنے کیلئے ہے۔ فرض وواجب کے ترک پر عقاب ہے اور سنت کے ترک پر عتاب[۳] اور مستحب کے ترک پر کوئی وعید نہیں[۴] ڈیڑھ[۵] سو پونے دوسال پہلے عرب میں ایک شخص محمد بن عبدالوہاب کی طرف ایک جماعت منسوب تھی اس کے بعض نظریات ائمہ اربعہ سے الگ تھے۔ اس جماعت نے اس وقت کی حکومت پر قبضہ کرنا چاہا تھا۔ حکومت نے مقابلہ کر کے ۱۲۳۳ھ میں اس کوشکست دے کر جماعت کوختم کر دیا تھا۔ وہ جماعت بہت بدنام ہو چکی اس کے قریب ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے سلسلے کے حضرات نے جہاد کا نظم قائم کیا اور جگہ جگہ دشمن اسلام سے مقابلہ کیا۔ انگریز نے ان کو بدنام کرنے کیلئے یہ لفظ وہابی ان کے واسطے ایجاد کیا اور

۱...... اعلم ان المشروعات اربعة اقسام فرض وواجب ان ثبت بدليل قطعي ففرض اوبظني فواجب (شامی نعمانیه ص ۷۰ ج ۱، شامی زکریا، ص ۲۱۸ ج ۱، کتاب الطهارة، مطلب فی السنة وتعریفها، طحطاوی علی المراقی ص: ۴۴، فصل فی احکام الوضوء، کتاب الطهارة، مطبوعه مصر)

۲...... ان السنة اكمال الفرض فی محله (هدایه ص ۱۹ ج ۱، اول کتاب الطهارة، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند.

۳...... قال القهستانی حکمها کالواجب فی المطالبة فی الدنیاالاان تارکه (الواجب) یعاقب وتارکها (السنة) یعاتب (طحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۵۱، مطبوعه مصری) مطلب فی سنن الوضوء،

۴...... المندوب یثاب فاعله ولایسئ تارکه (شامی زکریا ص ۲۱۸ ج ۱، الشامی نعمانیه ص ۷۰ ج ۱) مطلب فی السنة وتعریفها.

۵...... شامی زکریا ص ۴۱۳ ج ۶. مطبوعه نعمانیه ص ۳۰۹ ج ۳، باب البغاة مطلب فی اتباع عبد الوهاب الخوارج فی زماننا، فتنه وهابیه ص ۲۶.

کہا ان کا تعلق محمد بن عبدالوہاب نجدی کی جماعت سے ہے اور بدعتی علماء سے انکے خلاف فتوے حاصل کئے۔اب کیفیت یہ ہے کہ جو شخص حضرت نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین پر اسکے حدود کی رعایت رکھتے ہوئے عمل کرتا ہے اور سنت کا اتباع کرتا ہے اور بدعات سے پرہیز کرتا ہے اسکو وہابی کہا جاتا ہے[۱] اور بدنام کیا جاتا ہے کہ یہ آقاء نامدار سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعالمین ﷺ سے محبت نہیں کرتا بلکہ شان اقدس میں گستاخیاں اور بے ادبی کرتا ہے۔

فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

کیا تارک فرائض سُنّی کہلانے کا حقدار ہے؟

سوال:- زید اپنے آپ کو پکا سُنّی مسلمان کہتا ہے، زید نہ تو پنجگانہ نماز ادا کرتا ہے اور نہ استنجاء پاک کرتا ہے اور نہ رمضان المبارک کے فرض روزے رکھتا ہے زکوٰۃ بھی ادا نہیں کرتا۔ اس کے باوجود زید اپنے آپ کو قوم کا سردار بھی کہتا ہے اور قوم کے آدمی بھی اس کے حکم کو مانتے ہیں۔اس حالت میں زید اور ایسی قوم کیلئے شرع کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر یہ واقعہ صحیح ہے تو زید تارک فرائض ہے اور سخت گنہگار ہے، جس کی ساری زندگی خلافِ سنت ہو وہ سنی کیسے کہلائے گا، وہ سردار بننے کا بھی حقدار نہیں، ایسے آدمی کو سردار بنانا

---

[۱]...... وثالثا ان فی اصل اصطلاح بلاد الهند کان اطلاق الوهابی علی من ترک تقلید الائمة رضی اللّٰه عنهم ثم اتسع فیه وغلب استعماله علی من عمل بالسنة السنیة وترک الامور المستحدثة الشنیعة والرسوم القبیحة الخ (المهند علی المفند ص ۹، مطبوعه امدادیه گوڑگانوه،

بڑی بدقسمتی اور محرومی ہے[1] فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

علمائے دیوبند کے متعلق فتویٰ

سوال:- ایک شخص کا کہنا ہے کہ مولوی حشمت علی حنفی مذہب کے بہت بڑے عالم اور مفتی ہیں اور اگر کسی شخص کا اعتقاد ایسا ہو (ایک دیوبندی عقیدہ والے آدمی کی طرف اشارہ کرکے) وہ کافر ہے اور جتنے بھی ایسے عقیدے والے ہیں وہ سب کافر ہیں۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا دراصل سب دیوبندی عقیدے والے کافر ہیں (نعوذ باللہ) اور یہ حشمت علی کون ہے اس سے فتنہ اور فساد کا اندیشہ ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

دیوبند میں ایک مدرسہ دارالعلوم ہے، جو اکابر اہل اللہ عرفاء واہل علم نے قائم فرمایا ہے۔ اس میں قرآن پاک، حدیث شریف، تفسیر، فقہ وغیرہ دینی علوم کی تعلیم ہوتی ہے۔ جس کو ایک سوسال سے زائد مدت گذر چکی ہے۔ یہاں سے پڑھ کر بے شمار علماء دنیا بھر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہاں اکابر صحابہؓ، تابعینؒ، ائمہ مجتہدین کے مذاہب پڑھائے جاتے ہیں اور یہ سب خود حنفی ہیں اور حضرات صوفیاء اولیائے کرام چشتی، نقشبندی، قادری، سہروردی کے طرز پر سلوک طے کرکے نسبت حاصل کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں اور اپنی پوری زندگی کو حضرت نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے موافق اتباع سنت میں گذارنا اور حضور اقدس ﷺ کے ارشادات وتعلیمات کو عام کرنا اس مدرسہ کا اصل مقصد ہے، انکے عقائد بالکل

---

[1] ...... كمايستفادمن هذه العبارة: يكره تقليد الفاسق الخ (الدر المختار على هامش ردالمحتار زكريا ص ۲۸۲ ج ۲، اول باب الامة.

وہی ہیں جو قرآن پاک اور حدیث شریف سے ثابت ہیں جن پر قائم رہنے کی آنحضرت ﷺ نے تاکید فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ وہی لوگ نجات پائینگے جو اس طریق پر رہیں گے۔ ایسے لوگوں کو جو لوگ کافر کہتے ہیں وہ خود اپنے ایمان کی خیر منائیں۔ کیونکہ حدیث[۱] میں ہے۔ کہ جو شخص کسی کو کافر کہے حالانکہ وہ کافر نہ ہو تو وہ کفر خود اس کافر کہنے والے پر لوٹ کر آتا ہے، اس تفصیل وتشریح کے بعد اب آپ خود ہی فیصلہ کیجئے کہ علماء دیوبند اور انکے ہم عقیدہ حضرات جب اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول ﷺ کی عین مرضی کے موافق ہیں تو ان کو کافر کہنے والا کون ہوگا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دالعلوم دیوبند ۲۳/۱۰/۸۷ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۴/۱۰/۸۷ھ

بریلی اور دیوبند کے علماء میں امتیاز کی صورت

سوال: -عمر یہ کہتا ہے یہ علماء بریلی اور علماء دیوبند دونوں طرف کے علماء دین ہیں اور دونوں فرقوں میں کشمکش ہے ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ ہم حق پر ہیں اور ہر طرف سے کتابیں تصنیف کی گئی ہیں اور ہر کتاب میں دونوں طرف سے کلام اللہ شریف پیش کیا گیا ہے آیات وحدیث شریف کا ترجمہ و مستند معتبر کتابوں کے حوالے درج فرمائے ہیں اور جب تقریر کرتے ہیں جب بھی دونوں طرف سے کتابوں کے نام اور حدیث شریف سے بیان فرماتے ہیں اب عوام کیا کریں؟

---

[۱]...... قال رسول اللہ ﷺ لایرمی رجل رجلاً بالفسوق ولایرمیہ بالکفر الاارتدت علیہ إن لم یکن صاحبہ کذالک رواہ البخاری، مشکوۃ ص ۴۱۱ (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) باب حفظ اللسان والغیبۃ والشتم، الفصل الاول.

ترجمہ: -حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی شخص کسی شخص کو فسق یا کفر کی تہمت نہیں لگاتا مگر وہ (فسق یا کفر) اسی پر لوٹ جاتا ہے اگر اس کا صاحب (جس کو تہمت لگائی ہے) ایسا نہ ہو۔

الجواب حامداًومصلیاً!

اس سب تفصیل کے معلوم کرنیکے بعدآپ خود ہی غور کیجئے جواب خود بخود سامنے آجائیگا۔ وہ یہ کہ جب آپ علماء دیوبند سے دریافت کررہے ہیں اوروہ اپنے طریق کوحق سمجھتے ہیں تووہ یہی جواب دینگے کہ آپ بھی اسی طریق کواختیار کیجئے یہ جواب کیسے دے سکتے ہیں کہ غیرحق کو اختیارکریں اصل یہ ہے کہ طالب حق کے پاس اگردلائل کو پرکھنے کی کسوٹی موجودنہیں ہےتووہ کچھ وقت ہفتہ دوہفتہ ایک جماعت کے بڑےمقتداءکے پاس جاکررہےاور بہت غورسےاسکی عبادات معاملات معاشرات اپنوں سےتعلق غیروں سےتعلق تنہائی کےاوقات لوگوں کےسامنے کےاوقات کودیکھے پھراسی طرح دوسری جماعت کےمقتداکے پاس رہےاورحق تعالیٰ سےدعا کرتا رہےاللہ پاک اسکوہدایت دیں گےاوراسکےدل میں بات آجائیگی کہ فلاں شخص میں اخلاص ہے، دوسروں کی ہمدردی ہے، اتباع سنت ہے، خدا کا خوف ہےخدمت دین کا جذبہ ہے،صبروتحمل ہے، تواضع ہے، سخاوت ہے وغیرہ وغیرہ غرض خوف خدا اور رسول مقبول ﷺ کے اخلاق فاضلہ ہیں اورفلاں شخص میں ریاکاری ہےنفس پروری ہے،خواہش نفسانی کااتباع ہے، بجائے خوف خداکے دنیاوالوں کاخوف ہے، بجائے خدمت دین کےجاہ اور مال مطلوب ہے، بے صبری ہے، بےقراری ہے، تکبرہے، بخل ہے، وغیرہ وغیرہ جسمیں پہلی قسم کی صفات عالیہ ہوں وہ اس قابل ہے کہ اس کی صحبت اختیارکی جائے اوراس کی بتائی ہوئی بات پرعمل کیاجائے جس میں دوسری قسم کی صفات ہوں اس سے دوری اختیارکی جائے۔فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

دیوبندیت اور بریلویت

سوال:- اختلافات علماء کی برکت سے آج کل مذہب حنفی میں دوفرقہ ہوگئے ہیں اور

دونوں فرقوں کا دعویٰ نجات ہے، ایک فرقہ بریلوی اور دوسرا دیوبندی، ان دونوں میں کونسا فرقہ قابل عمل ہے۔ بصورت نا قابل عمل اس کے وجوہ،

الجواب حامداً ومصلیاً!

اختلاف روایات، تعارض نصوص، تنسیخ احکام وترتیب احکام اور تصادم ادلہ کی وجہ سے علماء حقانی میں اختلاف ہوا جس کی برکات اہل علم محققین ومتبعین مذہب پر مخفی نہیں علماء دیوبند اور فرقہ بریلویہ میں چند مسائل میں اختلاف ہے نصوص قرآنیہ احادیث نبویہ (علی صاحبہا الف تحیۃ) اصول کلامیہ، فروع فقہیہ کے لحاظ سے ان مسائل مختلفہ میں علماء دیوبند حق پر معلوم ہوتے ہیں جس مسئلہ کے متعلق دریافت کرنا ہو اس کو کہئے انشاءاللہ تعالیٰ کافی اور تسکین بخش دلائل سے اس کو ثابت اور واضح کر دیا جائیگا۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور یکم رمضان ۱۳۵۵ھ

الجواب صحیح: سعید احمد غفرلہٗ صحیح: عبداللطیف یکم رمضان ۱۳۵۵ھ

اعلیٰ حضرت لقب کا حکم

سوال:- احمد رضا خانصاب مجدد بھی ہیں اور ان کا لقب اعلیٰ حضرت بھی ہے میں نے تو کسی کتاب میں کسی پیغمبر کیلئے سوائے حضرت، اعلیٰ حضرت خطاب نہیں دیکھا جو لقب حضرت سے بڑھ جائے، اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی انسان کی تعریف نبی اکرم ﷺ سے زیادہ نہیں، آپ کے مرتبہ کو نہ فرشتہ پہونچا نہ

پیغمبر نہ کوئی پہونچ سکتا ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

اعلیٰ حضرت بریلوی کا ایک ملفوظ، کیا خانصاحب مسلمان ہیں؟

سوال:- مولانا احمد رضا خاں صاحب نے اپنی کتاب الملفوظ حصہ سوم ص ۳۰۰ / پر یہ عبارت لکھی ہے (ازواج مطہرات انبیاء علیہم السلام کے قبور میں پیش کی جاتی ہیں اور وہ ان سے شب باشی فرماتے ہیں) کیا یہ عبارت حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی ہے ایسا لکھنے والے اور ایسا کہنے والے کیلئے شرعاً کیا حکم ہے کیا یہ عبارت علامہ زرقانیؒ کی شرح مواہب لدنیہ میں چھٹی جلد ص ۱۶۹ / پر لکھی ہے کیا علماء دیوبند نے مولانا احمد رضا خاں کو بھی گستاخ رسول اور کافر یا بددین ہونے کا فتویٰ دیا ہے یہ رضاخانی کونسا فرقہ ہے) کیا حقیقت ہے کہ مولانا احمد رضا خاں نے مذہب اسلام میں رضاخانی فرقہ کی بنیاد ڈالی ہے؟۔ فقط

باسمہٖ سبحانہٗ تعالیٰ

الجواب حامداً ومصلیاً!

بریلی کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں کے ملفوظ میں یہ بات اس طرح موجود ہے[2] زرقانیؒ

---

[1]...... والمعتقد المعتمد ان افضل الخلق نبینا حبیب الحق وقد ادعی بعضهم الاجماع علی ذلک فقد قال ابن عباسؓ ان الله فضل محمداً علی اهل السماء وعلی الانبیاء (شرح فقه اکبر ص ۱۳۸، مطبوعه رحیمیه دیوبند، تعریف علم الکلام)

[2]...... الملفوظ کامل ص: ۲۴۵، حصه سوم، مطبوعه نورانی کانپور.

مواہب لدنیہ میں لفظ یبیــــت ہے[1] خاں صاحب نے لفظ شب باشی لکھا ہے۔ جس کا مطلب عرف عام میں شوہر بیوی کے تعلقات خصوصی کو انجام دینا ہوتا ہے اس وجہ سے ان پر اعتراض ہے خاں صاحب نے وصیت کی ہے کہ میرے دین و مذہب پر عمل کرنے کو جو کہ میری کتابوں میں موجود ہے ہر ایک فرض سے اہم فرض سمجھیں اور اتباع شریعت کو حتی الامکان لازم کہتے ہیں خود اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت ایک چیز ہے، احمد رضا خاں صاحب کا دین و مذہب ایک مستقل چیز ہے جو کہ ان کی کتابوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اکابر اولیاء اللہ کی تکفیر کرتے ہیں جو شخص تکفیر نہ کرے یا کفر میں شک کرے اس کو بھی کافر جانتے ہیں اور آگے کو اس کی اولاد کو ثابت النسب تسلیم نہیں کرتے ہیں جس کی وجہ سے بے شمار علماء اتقیاء اور ان کے متبعین خاں صاحب کے نزدیک اسلام سے خارج ہیں[2] العیاذ باللہ حدیث بخاری شریف میں موجود ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو کافر کہے اور وہ (دلیل شرعی) کی روشنی میں کافر نہ ہو تو یہ کلمۂ کفر اس کافر کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے[3]۔ تو انکے فتویٰ سے اولیاء اللہ تبارک وتعالیٰ عزوجل شانہٗ وعم نوالہٗ کیا کافر ہوتے۔ خود خاں صاحب کا ایمان سلامت رہنا دشوار ہو گیا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۶/۱۴۰۱ھ

---

[1]...... مواہب لدنیہ میں یبیت کے بجائے یضاجع ویستمتع بھن کے الفاظ ہیں ملاحظہ ہو۔ ونقل السبکی فی طبقاته عن ابن فورک انه علیه السلام حیٌّ فی قبره رسول الله ابد الآباد علی الحقیقة لحیاته فی قبره یصلی فیه باذان واقامة قال ابن عقیل الحنبلی ویضاجع ازواجه ویتمتع بهن اکمل من الدنیا وحلف علی ذلک وهو ظاهر ولامانع (شرح الزرقانی علی المواهب اللدنية ص ۱۶۹/۶، النوع الثالث فی بیان ما یدل علی وصفه تعالیٰ ﷺ، بالشهادة، مطبوعه دار المعرفة بیروت)

[2]...... (ملفوظات اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۲۰۱،۲۰۲ ج ۲، مطبوعه کانپور)

[3]...... عن ابی ذرؓ انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول لایرمی رجل رجلاً بالفسوق ولایرمیه بالکفر الاارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک (بخاری شریف ص ۸۹۳ ج ۲، باب ماینهٰی عن السباب واللعن، مطبوعه اشرفی دیوبند)

اعلیٰ حضرت کی فصاحت

سوال:- بعض رضاخانی کہتے ہیں کہ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی نوراللہ مرقدہٗ نے لفظ ''آہو'' جوگوجروں کی زبان کا لفظ ہے استعمال فرمایاہے اور یہ فصیح نہیں اوراعلیٰحضرت مولانا احمد رضاخاں صاحب بریلوی نے کبھی کوئی اس قسم کا لفظ استعمال نہیں کیا تو مولانا احمد رضاخاں صاحب زیادہ فصیح ہوئے، حضرت والا سے درخواست ہے کہ کیالفظ ''آہو'' استعمال کرنا فصاحت کے خلاف ہے اورعوام کی دلجوئی کے خیال سے انکی زبان میں انکے انداز پران سے گفتگو کرنا کیا فصاحت کے خلاف ہے؟ نیز کیا واقعی مولانا احمد رضاخاں صاحب نے کبھی کوئی لفظ فصاحت کے خلاف استعمال نہیں کیا۔ بینوا توجروا۔ فقط

محمد فاروق غفرلہٗ ۷/۱/۱۴۱۰ھ

الجواب حامداًومصلیاً!

مخاطب کی زبان اوراس کے محاورہ میں اگرکوئی لفظ بول دیاجائے تواس پراعتراض بے کار ہے۔ نیز اگرایک دولفظ غیرزبان کا بول دیاجائے تواس پربھی اعتراض بے کار ہے۔ بستان العارفین[1] میں فقیہ ابوالليث سمرقندی نے بعض ایسے الفاظ لکھے ہیں جوعربی زبان کے نہیں مگرحدیث شریف میں موجود ہیں تمریک یک عنب دودو، اوراشکم درد۔ اور کلموا الناس علی قدر عقولھم[2] تو بہت مشہورومعروف ہے۔ آپکے سوال کے نقطۂ نظر سے اگراعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تحریرات کا جائزہ لیاجائے توآپ سخت تعجب اورحیرت میں پڑجائیں

---

[1]...... عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اشتکیٰ بطنہ یااباھریرۃ اشکم دردالخ، (بستان العارفین ص ۳۵۸)

[2]...... حدیث میں بھی ہے۔ أمرنا ان نکلم الناس علی قدرعقولھم (المقاصد الحسنۃ ص ۹۳، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت)

گے۔ خالص الاعتقاد اور فتاویٰ رضویہ، الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہ میں کیسے کیسے گندے غیر مہذب گرے پڑے الفاظ تحریر فرمائے ہیں۔ بطور نمونہ چند اشعار نقل کرتا ہوں جو کہ علماء دیوبند سے متعلق لکھے ہیں۔

مجتہد العصران کا ہے جس کو ❁ بن سے پکڑ کرلاتے یہ ہیں
ترجی مِسکاۃٗ اور بکُھارِی ❁ گھول کراس کو پلاتے یہ ہیں
ساپھی جنپھی کے سکھے کھوٹے ❁ جھنجنی اپنی بھناتے یہ ہیں
سارے سرک بدت پئے بیٹھے ❁ اب کیا دیدالچاتے یہ ہیں
الحاصل قرآن کو ہردم ❁ جھٹلاتے مکراتے یہ ہیں

پڑھیے اور فصاحت کی داد دیجئے، حدیث شریف کی کتابوں کو کس طرح بگاڑا ہے، ترمذی، مشکوٰۃ، بخاری، شافعی، حنفی ان الفاظ کی کیسی گت بنائی، اعلیٰ حضرت خانصاحب کا یہ قصیدہ تین سو ساٹھ ۳۶۰ ر اشعار کا ہے جو اپنے انتقال سے تین سال پہلے انھوں نے لکھا جب کہ سارے علوم کی منزلیں طے کر چکے تھے اس کا نام ہے ''الاستمداد علیٰ اجیال الارتداد'' ساتھ ساتھ اس کی شرح بھی ہے جس کا نام ہے کشف ضلال دیوبند اور یہ دونوں تاریخی نام ہیں ۱۳۳۷ھ اور اس قصیدے کے متعلق ٹائٹل پر درج ہے۔ یہ تین سو ساٹھ شعر کا مبارک قصیدہ اردو زبان سلیس بیان میں ہے آپ بھی اس زبان کی داد دیں گے۔ فقط واللہ الہادی الی صراط مستقیم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ

چھتہ مسجد دارالعلوم دیوبند ۱۴۱۰/۹/۸ھ

بریلوی کی نماز دیوبندیوں کے پیچھے کیوں نہیں

سوال:- (۱) جب چاروں امام صحیح ہیں تو دیوبندی کے پیچھے بریلوی کی نماز کیوں نہیں

ہوتی؟

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱) یہ اختلاف ایسانہیں جیسا شافعیہ حنفیہ کا اختلاف ہوتا ہے بلکہ بریلوی لوگ حضرات علماء دیوبند کو بلکہ اپنے سوا تمام ہی مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں انھوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جوان کو کافر نہ سمجھے وہ خود کافر ہے[1] پھر وہ کسی کے پیچھے کیوں نماز پڑھیں گے۔اسی وجہ سے وہ علماء حرمین کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے اگر کوئی شخص پڑھ لیتا ہے تو اس کی جماعت اس سے مطالبہ اور بازپرس کرتی ہے اس سال مولانا حبیب الرحمٰن کٹکی (بریلوی) نے مدینہ طیبہ میں اپنی جماعت الگ کی اور امام مسجد نبوی کو مسلمان قرار نہیں دیا جس کی وجہ سے ان کی گرفتاری عمل میں آئی اور انکو بغیر حج کے ہندوستان واپس بھیجدیا گیا۔ یہاں پہونچ کر انھوں نے بڑے پوسٹر شائع کئے اور حکومت سعودیہ کے خلاف احتجاج کیا۔فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

خاں صاحب کی شفاعت کون کریگا

سوال:-مکرمی ومحترمی جناب مفتی صاحب اور دیگر علماء کرام حامیان دارالعلوم دیوبند، دام ظلکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ بعد عرض حال خدمت میں یہ ہے کہ ہم اہل مغربی بنگال ہیں ہمارے علاقوں اور اطراف میں زیادہ تر اور اکثر لوگ ہمیشہ سے علماء دیوبند کے معتقد معتمد مقتدی ہیں، اس بنا پر ہمارے جملہ مسئلہ ومسائل اور فرائض اور فتاویٰ کو بلاچوں وچرا مانتے اور بسروچشم تسلیم کرتے ہیں۔لیکن ان دنوں میں چند مہینوں سے ہمارے اندر اختلاف

[1]...... حسام الحرمین ص ۲۵، بحواله رد التكفير على الفحاش الشنظير ص ۴، مطبع اصح المطابع لكهنؤ،

شدید پیدا اور رونما ہو گیا ہے، اس کی وجہ یہ ہوئی کے ہمارے اندر پہلے سے دو گروہ تھے ایک محض پیر پرست جن کو بس پیر پرستی ہی کافی ہے اور موجب نجات ہے ان کو شریعت سے کوئی سروکار نہیں صرف پیر صاحب ہی پر توکل اور بھروسہ ہے اور ان کو صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے یاغوث پاک، یاخواجہ پیا، یامولیٰ، یاعلی مشکل کشاوغیرہ وغیرہ، دوسرا گروہ صوم صلوٰۃ کا پابند اور حتی الامکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ کے مطیع وفرمانبردار، ایک صاحب یہاں آ کر چند لوگوں کو مرید کر گئے ہیں اور وہ صاحب خاص کر بریلوی عقیدے کے پیر ہیں۔ ان کے یہاں بدعت کفر وشرک کی کئی باتیں ہیں۔ بلکہ بدعت کفر وشرک ہی درحقیقت اپنے لئے دین حق اور شرع متین سمجھتے ہیں بقول حالی۔ ؎

نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے اور نہ ایمان جائے

مختصر یہ ہے کہ ہمارے اطراف کے قرب وجوار میں جتنے پیر پرست اور نفس پرست گمراہ لوگ تھے ان کو موقع غنیمت مل گیا ہے، لہذا وہ سب لوگ مل جل کر یہ فتویٰ جاری کر دیئے ہیں جتنے علماء دیوبندی ہیں اور ان کے کل معتقدین کافر مرتد مشرک ہیں ان کے ساتھ سلام کلام کرنا۔ لین دین کرنا بیاہ شادی کرنا ان کا ولیمہ کھانا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا قطعی حرام ہے اس صورت میں ہم کو کیا کرنا چاہئے اور کونسا طرز وطریقہ اختیار کرنا چاہئے ہم آپ لوگوں سے مشورہ چاہتے ہیں بایں ہمہ اس کی تردید میں کوئی کتاب لکھی گئی ہو تو برائے مہربانی میرے پتہ پر ضرور بالضرور بھیجدیں تا کہ ان لوگوں کا صحیح طور سے مقابلہ کیا جائے اور دندان شکن جواب دیا جائے نیز اگر ممکن ہو تو اپنے کسی عالم فاضل صاحب کو حسب ذیل مقاموں میں بھیج کر گمراہ لوگوں کی اصلاح اور ہدایت کیلئے حتی الامکان جدوجہد کی ضرور بالضرور کوشش فرمائیں کم از کم برائے مہربانی اس مغربی بنگال میں جو علماء دیوبندی ہیں ان

علماء کوبھی آپ حضرات ایماء واشارہ کردیں تاکہ وہ مذکورہ حسب ذیل پتوں پرآ کر خالص دینی اور مذہبی خدمات اورصحیح تبلیغ اسلام سے لوگوں کوآ گاہ وآشنا اور ہوشیاروخبردار کردیں بندہ بھی ان کے ساتھ ہوکراسلامی خدمات کیلئے ہردم تیار ہے۔

تدبیرسبھالنے کی نہیں ہماری کوئی ...... ہاں ایک دعا تیری کہ مقبول خدا
دیرکیاہے مہدی آخرزماں کو بھیجئے ...... تاکہ ان کے ساتھ ہم زندہ کریں اسلام کو

اس بریلوی عقیدہ کا ایک آدمی ایک اشتہار چھپا کر ہمارے اطراف میں عوام کو تقسیم کرر ہا ہے ملاحظہ کیلئے ایک اشتہاراور مع اس کا اردوترجمہ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے آپکوجومناسب وموضوع کارروائی اوراقدام کرنا ضروری ہواس کا بندوبست فرما کرہمیں نہایت ممنون ومشکورفرمائیں عین نوازش ہوگی ہم اس کے عملی جواب اورعملی اقدام کے منتظر ہیں عملی کارروائی اوراس کے اقدام کے مواضع اوراس کے پتے،شہرکلکتہ خاص کر (۲) بولپورشانتی نیکیتن کی بڑی مسجد ضلع بیربھوم (۳) موضع سنکھی ضلع نزد بولپوروایابولپور ضلع بیربھوم (۴) موضع خوانجی ضلع بردوان بولیوانداز (۱۵) میل بجانب شرق ان مقاموں میں بس اورٹرین کی آمدورفت ہے۔ جواب کیلئے اس درخواست کے ہمراہ ڈاک ٹکٹ بھی ارسال کیا جاتاہا۔فقط والسلام

العارض الحقیر : غلام موسیٰ ندوی نقوی امام متولی چتیاباڑا مسجد

پتہ مراسلات: -۲۵؍ا بلک برنی لین کلکتہ مورخہ ۱۲فروری ۱۹۷۶ء

بریلوی فرماتے ہیں (کہ ایک اشتہار کا بنگلہ سے اردو میں ترجمہ) وہابی نجدی سے ہوشیارخبردارنظم میں اس اشتہار کو چھپا کر بانٹ دوتم کو جہاد کا ثواب ضرور مل جائے گا۔ انگریزوں کے دوران حکومت میں دیوبند انگریز کا ایجنٹ تھا اوراس زمانے میں بھی مسلمان کے درمیان فتنے وفساد کا کام کررہاہے، ہندوستان میں وہابی اورنجدی فرقوں کا مرکز دیوبند

ہے۔ یہ لوگ نبی علیہ السلام کی شان میں گستاخی اور بے ادبی کرنے کی وجہ سے کافر اور مرتد اور اسلام سے خارج ہو گئے ہیں اور اس فرقے کی مختلف کتابوں میں سے چند مردود اور مفسد عقائد کی نظیر ملتی ہیں اور مثال حسب ذیل ہیں۔

(۱) رسول اللہ علیہ السلام جیسا علم غیب ہر ایک بچہ اور پاگل یہاں تک کہ چار پائے جانوروں کو بھی ہے۔حفظ الایمان (از اشرف علی تھانویؒ)

(۲) رسول اللہ علیہ السلام کی ختم نبوت عوام الناس کیلئے ہے مگر عقلمندوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے (تحذیر الناس از قاسم نانوتویؒ)

(۳) عملیات امت، نبی علیہ السلام کے عملیات کے برابر ہے۔ یہاں تک کہ کبھی نبی کریم علیہ السلام سے بھی بڑھ جاتے ہیں (تحذیر الناس)

(۴) کوا کھانا حلال ہے اور ثواب بھی ہے (فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہیؒ)

(۵) نبی علیہ السلام سے شیطان کا علم زیادہ ہے (خلیل احمد انبیٹھوی)

(۶) رسول اللہ علیہ السلام نے دیوبند مدرسہ میں اردو تعلیم حاصل کی (براہین قاطعہ)

(۷) رسول اللہ علیہ السلام دیوبندی علماء کیلئے کھانا پکانے آتے تھے (تذکرۃ الرشید جلد اول)

(۸) کسی کو دھائی دینا شرک اور کفر ہے (بہشتی زیور از اشرف علی تھانویؒ)

(۹) علی بخش حسین بخش عبد النبی نام رکھنا کفر اور شرک ہے (بہشتی زیور)

(۱۰) مخلوقات کے بڑے چھوٹے یہاں تک کے نبی اور ولی بھی اللہ پاک کی شان کے مقابلہ میں چمار سے بدتر ہیں (تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلویؒ) وغیرہا دیوبندیونکے کل بدعقائد کی تفصیل اور توضیح کیلئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے لہذا ہم اس مختصر اشتہار میں صرف دس ۱۰ نمونہ پر اکتفا کرتے ہیں، وہابی فرقہ کی تردید میں بہت سی کتابیں شائع ہو چکی ہیں سنی اور حنفی علماء کی چند کتابوں کا ذکر کرتا ہوں، جاء الحق، ظفر الاسلام، المصباح الجدید، التحقیقات،

جراثیم وہابیہ، سنی علماء صاحبان، غلام احمد قادیانی ،قاسم صاحب نانوتویؒ، اشرف علی تھانویؒ، رشیداحمد گنگوہیؒ، خلیل احمدانبیٹھوی ان پانچ شخصوں کوکافر مرتد اور خارج از اسلام کہہ چکے ہیں جوشخص انکے کافر ہونے میں شک وشبہ کریگا وہ بھی کافر ہوجائیگا (حسام الحرمین ملاحظہ فرمائیں)

وہابی نجدی دیوبندی فرقے کے لوگ ان مولویوں کووہابی جانتے ہیں۔لہٰذا تمام وہابی دیوبندی تبلیغی لامذہبی اور کافر ہیں انکے پیچھے نماز پڑھنا اوران سے شادی بیاہ کرنا کروانا حرام ہے وہابی دیوبندی سے اپنا ایمان بچایئے۔فقط

خادم اہلسنت محمد مستقیم

نیمگرامی ڈاکخانہ نیمگرام بلوری ضلع مرشدآباد

نوٹ:-ایک اصلی اشتہار بھی اس کے ساتھ منسلک ہے،مورخہ ۲۶رفروری ۱۹۷۶ء

الجواب حامداًومصلیاً!

محترمی زیداحترامہٗ ....السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گرامی نامہ ملا پڑھ کرآپ کی پریشانی کا علم ہوا ایک طبقہ کا مستقل مشغلہ ہی یہ ہے کہ وہ اہل حق علماء سے عوام کو بدظن کرتا رہتا ہے اوراس سلسلہ میں جس قسم کے اعتراضات اس کے امکان میں ہوں شائع کرتا رہتا ہے تقریباً ایک صدی بیت گئی ان اعتراضات کی تردید میں درجنوں کتابیں لکھی گئیں سیکڑوں اشتہارات کے جوابات دئے گئے ہزاروں اشتہارات شائع کئے گئے۔لیکن یہ طبقہ ہمیشہ اعتراضات کی تجدید کرتا رہتا ہے دین حق کی جس قدر خدمات دارالعلوم دیوبند نے کی ہیں وہ روزروشن کی طرح واضح ہیں قرآن کریم کی تفسیر وتراجم، حدیث پاک کی شروح وحواشی، فقہ کے مسائل وفتاویٰ، تزکیۂ باطن، اصلاح قلب، وعظ وتذکیر غرض کہ دین اسلام کے ہرشعبہ میں اس کی خدمات نہایت نمایاں ہیں۔جن کا انکار کرنا آفتاب پرخاک ڈالنا اورآسمان پرتھوکنا ہے۔آج برّاعظم کا کونسا خطہ ہے جہاں دارالعلوم

دیوبند کے فیض یافتہ اور فاضل موجود نہیں جن کی بدولت باطل اور جہالت کی تاریکی دور ہوکر حق اور علم کی روشنی پھیل رہی ہے بدعت کے بادل چھٹ کر سنت کا سورج طلوع ہورہا ہے مشرکانہ رسوم ختم ہوکر ایمانی اعمال جاری ہورہے ہیں۔ قبر پرستی سے طبائع متنفر ہوکر مساجد آباد کرنے کی طرف توجہ ہورہی ہے دارالعلوم کا یہ فیض بحمد اللہ بڑھتا جارہا ہے اور جگہ جگہ دینی مدارس قائم ہوکر قال اللہ تعالیٰ اور قال الرسول ﷺ کی صدائیں گونج رہی ہیں حلال وحرام کی تمیز قائم ہورہی ہے قدیم مدارس سے فارغ ہوکر فضلاء قوم کی ہدایت میں مشغول ہیں اہل باطل ان سب دینی احسانات کی بیداری کو دیکھ کر پریشان ہیں اور بوکھلاہٹ میں جو جو نہ کرتا تھا وہ کررہے ہیں۔ لیکن بحمد اللہ ان کے جھوٹ کا پردہ خود قوم چاک کررہی ہے بعض سادہ لوح پڑھے لکھے صحیح جذبہ رکھنے والے بھی فریب میں آجاتے ہیں اور اکابر اہل اللہ کی طرف سے بدگمانی میں مبتلا ہوجاتے ہیں، لیکن حقیقت حال پر جب انکو اطلاع ہوتی ہے تو فوراً اپنی بدگمانی سے توبہ کرلیتے ہیں اور تحریر کردہ اعتراض کی تردید اور جواب میں مستقل کتابیں لکھی گئی ہیں بسط البنان تفسیر العنوان، خلاصۃ البیان، توضیح البیان، تسہیل الفرقان یہ سب حفظ الایمان کی شرح اور توضیح کے سلسلہ میں شائع کی جاچکی ہیں۔

(۱) حفظ الایمان[1] میں یہ عبارت اس طرح نہیں ہے متن عبارت کو بگاڑا گیا ہے۔ جی چاہے تو اصل کتاب میں دیکھ لیا جائے۔

(۲) تحذیر الناس کے مصنف حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ نے ختم نبوت کی تین صورتیں لکھی ہیں اور ہر طرح کی، ختم نبوت حضور ﷺ کیلئے ثابت کی ہیں اور لکھا ہے کہ حضرت نبی اکرم ﷺ زمان کے اعتبار سے بھی خاتم النبیین ہیں کہ آپکے بعد کوئی اور نبی پیدا ہونے والا نہیں ہے اور مکان کے اعتبار سے خاتم النبیین ہونے کے معنٰی یہ ہے کہ کسی زمین میں آپکے

---

[1]...... حفظ الایمان ص ۸ مطبوعه اشرفیه دیوبند

بعد کوئی نبی نہیں اپنی ذات مقدسہ کے اعتبار سے بھی آپ خاتم النبیین ہیں ختم نبوت کے جتنے طریقہ تھے سب کو آپکی ذات والا پر اس طرح منحصر کر دیا گیا کہ کوئی گنجائش باقی نہیں چھوڑی اس کیلئے جوابات محذورات عشر[۱] دیکھئے تو حقیقت معلوم ہو۔

(۳) مصنف[۲] علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ آدمی میں دو قسم کی قوتیں ہیں ایک قوت علمی دوسری قوت عملی پھر ہر ایک کی دو، دو صورتیں ہیں ایک من حیث التاثیر ایک من حیث التأثر۔ جس میں قوت علمیہ من حیث التاثیر اعلیٰ درجہ کی ہوئی دوسرا کوئی اس کے مقابل نہ ہو سکے وہ نبی ہے اور جس میں قوت علمیہ من حیث التاثر اعلیٰ درجہ کی ہو۔ وہ صدیق ہے جس میں قوت عملیہ من حیث التاثیر اعلی درجہ کہ ہو وہ شہد ہے اور جس میں قوت عملیہ من حیث التاثیر اعلی درجہ کی ہے وہ صالح ہے، ان چار قسم کے طبقات کو قرآن کریم کی آیت۔ **فاولئک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا**[۳] میں بیان کیا گیا ہے یہ مضمون بہت علمی اور دقیق ہے امت میں بعض حضرات ایسے گذرے ہیں کہ دیکھنے میں ان کا عمل بہت تھا جیسے حضرت عثمان غنیؓ نے وتر کی ایک رکعت میں پورا قرآن کریم ختم کیا ہے[۴]۔ حضرت عبداللہ ابن عمرو بن العاصؓ نے روزے بہت کثرت

---

[۱]...... یہ کتاب دس سوال و جواب پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے سائل کے اعتراض کا رد فرما کر آپ کو ہر اعتبار سے خاتم النبیین ثابت فرمایا ہے مطبوعہ بلاس پریس ساڈھول۔

[۲]...... **تحذیر الناس ص ۵،**

[۳]...... **سورہ نساء آیت: ۶۹،**

ترجمہ:- تو ایسے اشخاص بھی ان حضرات کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صلحاء اور یہ حضرات اچھے رفیق ہیں۔ (از بیان القرآن)

[۴]...... **عن عطاء بن ابی رباح ان عثمان بن عفان صلی بالناس ثم قام خلف المقام فجمع کتاب الله فی رکعة کانت وترة فسمیت البتیراء، طبقات ابن سعدص ۷۶ ج۳ عثمان بن عفان ذکرانه کان یقرأ القرآن فی رکعة. مطبوعه درالفکربیروت. (ترجمہ اگلے صفحہ پر)**

سے[۱] رکھے ایسے حضرات بھی گذرے ہیں ایک دن رات میں آٹھ مرتبہ قرآن ختم کیا[۲] ایک ہزار نفلیں روزانہ پڑھیں اپنی عمر میں ساٹھ حج کئے عمل کی یہ کثرت حضرت نبی اکرم ﷺ سے منقول نہیں مگر اسکے باوجود کوئی بھی نبی اکرم ﷺ کے درجہ کو نہیں پہونچ سکا ہے اور نہ پہونچ سکتا ہے ان حضرات کا یہ عمل بھی حضرت نبی اکرم ﷺ پر ایمان لانے اوران کی ہدایت پر مرمٹنے کے نتیجہ میں تھا اس میں کون سی اعتراض کی بات ہے جو لوگوں کو گمراہ اور مشتعل کیا جارہا ہے۔

(۴) فقہاء نے کوے کی تین قسمیں لکھی ہیں ایک وہ جس کی غذا ہی مرداراورغلاظت ہے وہ کرگس اور گدھ کی طرح حرام ہے ایک وہ جس کی غذا صرف غلہ اوردانہ ہے وہ کبوتر کی طرح حلال ہے ایک وہ جو دانہ غلہ بھی کھاتا ہے اورغلاظت بھی کھالیتا ہے امام ابو یوسفؒ اس کو مکروہ کہتے ہیں امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد ہے کہ وہ مرغی کی طرح حلال ہے کہ وہ بھی دونوں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) **ترجمہ**:-حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہوئے اورتمام کتاب اللہ (قرآن پاک) کوایک رکعت میں جمع کیا جوان کی وترتھی جس کا نام بتیرا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... ان عبد اللہؓ عمرو بن العاص صائم نهاره قائم ليله لايعرف لسانه حديثامن احاديث الدنيا مهما يكن حلالا انما هو رطب دائما يذكر الله تاليا قرآنه الخ رجال حول الرسول ص ۱۵۶. عبدالله بن عمروبن العاص. دارثابت بيروت

طبقات ابن سعدص ۲۶۴ ج ۴. عبدالله بن عمروبن العاص. مطبوعه دارالفكربيروت.

ترجمہ:-حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ دن کو روزہ رکھتے رات کو قیام کرتے ان کی زبان دینا کی باتوں میں سے کوئی بات نہیں پہنچاتی تھی جب کہ وہ حلال ہو (یعنی دنیوی حلال گفتگو بھی نہیں کرتے تھے) لیکن ہمیشہ ذکراللہ میں رطب اللسان رہتے قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے۔

[۲]...... وقدكان للسلف فی قدر القراءة عادات فاكثر ماورد فی كثرة القراءة من كان يختم فی اليوم والليلة ثمان ختمات اربعاً فی الليل واربعافی النهار، الاتقان فی علوم القرآن ص ۱۰۴ ج ۱، النوع الخامس والثلاثون فی آداب تلاوته الخ (مطبوعه سهيل اكيڈمی لاهور)

چیزیں کھالیتی ہے[1]۔ یہی قول راجح ہے عنایہ شرح ہدایہ[2] فتاویٰ عالمگیری[3] فتاویٰ قاضی خان[4] فتاویٰ شامی وغیرہ میں کوے کی قسمیں اوراحکام درج ہیں ایک مستقل رسالہ اس مسئلہ پر شائع شدہ ہے۔جسمیں ہندوستان کے بہت اونچے اہل علم اہل فقہ اہل فتاویٰ کے فتاویٰ مع دلائل منقول ہیں اس کا نام ہے، ''فصل[5] الخطاب فی تحقیق مسئلۃ الغراب'' ایک جائز چیز کولوگ اگرحرام وناجائز سمجھتے ہوں تواس کی حرمت کی تردید کیلئے اس کواستعمال کرنا اورکھانا تا کہ لوگوں کے عقیدے کی اصلاح ہوجائے اوروہ حلال کوحرام نہ سمجھیں باعث اجروثواب بھی ہے[6]۔

(۵) یہ محض جھوٹ ہے براہین قاطعہ میں کہیں ایسانہیں لکھا ہے۔

۱...... اما الغراب الاسود والابقع فهوانواع ثلاثة نوع يلتقط الحب ولايأكل الجيف وليس بمكروه ونوع منه لايأكل الاالجيف وهو الذى سماه المصنف الابقع الذى يأكل الجيف وانه مكروه ونوع يخلط بأكل الحب مرة والجيف اخرى وهوغيرمكروه عندابى حنيفة مكروه عندابى يوسف قوله وكذالغداف وهوغراب القيظ لايؤكل واصل ذلك ان ماياكل الجيف فلحمه نبت من الحرام فيكون خبيثاعادة ومايا كل الحب عادة لم يوجدذلك فيه وماخلط كالدجاج والعقعق فلابأس بأكله عندابى حنيفة وهوالاصح عناية على هامش فتح القدير ص ۵۰۰ ج۹، كتاب الذبائح فصل فيمايحل اكله ومالايحل، مطبوعه دارالفكر بيروت.

۲...... عالمگیری ص ۲۰۹ ج۵، كتاب الذبائح، الباب الثانى فى بيان مايؤكل من الحيوان ولايؤكل. (مطبوعه كوئٹه)

۳...... قاضى خاں على الهندية ص۳۵۷ ج۳، كتاب الصيد والذبائح، مطبوعه كوئٹه.

۴...... شامى زكريا ص۴۴۳ ج۹، مطبوعه كراچى ص۳۰۵ ج۶، كتاب الذبائح.

۵...... مصنفه مولانا نصير الدين صاحب ميرٹهى، مطبوعه انجمن ارشاد المسلمين لاهور

۶...... من احياسنة اى من اظهرها واشاعها بالقول اوالعمل من سنتى قداميتت بعدى اى تركت تلك السنة عن العمل بهايعنى من احياها من بعدى بالعمل بها اوحث الغير على العمل بها فان له من الاجراى الثواب الكامل. مرقاة شرح مشكوة ص ۲۰۲ ج ۱، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثانى، مطبوعه بمبئى،

(۶) یہ بھی جھوٹ ہے براہین قاطعہ میں کہیں بھی ایسا نہیں لکھا ہے۔ براہین قاطعہ بار ہا چھپی اور چھپتی رہتی ہے اس کو منگا کر دیکھ لیا جاوے۔

(۷) تذکرۃ الرشید میں کہیں نہیں لکھا کہ رسول اکرم ﷺ دیوبندی علماء کیلئے کھانا پکانے آئے تھے۔

(۸) جو شخص دوہائی کا مفہوم سمجھتا ہے اور شریعت کے اصول سے بھی واقف ہے اسکو منع ہی کریگا[1] مثلاً کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہو جاوے خدائے پاک سے دعا کرنیکے بجائے کسی کو پکارے کہ اے فلانے جن یا شیطان یا فلانے مرد مجھے اس مصیبت سے بچا تو اس کی کہاں اجازت ہے[2]۔

(۹) خدائے پاک کی جو صفت خاصہ ہے اس کو کسی غیر کی طرف منسوب کرنا یہ شرک فی الصفات ہے۔ مثلاً سب اللہ کے بندے ہیں کسی کو غیر اللہ کا بندہ کہنا یا مثلاً سب اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہیں کسی کو علیؓ کا یا حسینؓ کا پیدا کیا ہوا کہنا یا مثلاً سب کے گناہوں کو معاف کرنا اور بخش دینا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے پھر یہ کہنا کہ فلاں گناہ کو علیؓ بخش دیں گے فلاں کے گناہوں کو حسین معاف کر دیں گے۔ کتنا غلط تصور اور غلط عقیدہ ہے[3]۔

---

[1]...... بهشتی زیور ص ۴۰ ج ۱ کفر اور شرک کی باتوں کابیان. مطبوعه تهانوی دیوبند

[2]...... الثانی ان الناس قد اكثروا من دعاء غير الله تعالىٰ من الاولياء الاحياء منهم والاموات وغيرهم مثل ياسيدى فلان اغثنى وليس ذلک من التوسل المباح فى شى واللائق بحال المومن عدم التفوه بذلک وان لا يحوم حول حماه وقد عده اناس من العلماء شركا الخ روح المعانى ص ۱۲۸ ج ۶ سوره مائده تحت آيت ۳۵ مطبوعه مصطفائى ديوبند.

[3]...... ويؤخذ من قوله ولا عبد فلان منع التسمية بعبد النبى الى قوله والاكثر على المنع خشية اعتقاد العبودية كمالايجوز عبدالدار الخ، شامى زكريا ص: ۵۹۹، ج: ۹ كتاب الحظر والاباحة، فصل فى البيع، مرقاة شرح مشكوة ص: ۵۹۹، ج۴، باب الاسامى، الفصل الاول مطبوعه بمبئى.

(۱۰) اگر یہ چیز اسی طرح تقویۃ الایمان میں ہے اوراس کا مطلب یہی ہے۔ تو اعلیٰ حضرت احمد رضا خانصاحب بریلوی نے اسکے مصنف پر کیوں کفر کا فتویٰ نہیں دیا کیوں بار بار کفر کے فتوے سے انکار کرتے ہیں جب کہ وہ ۷۰ ستر وجوہ کفر کی مصنف میں ثابت کرتے ہیں اور یہ بھی لکھتے ہیں کہ جو شخص ان کے کفر اور عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے پھر آخر میں لکھتے ہیں کہ ہم ان کو کافر نہیں کہتے، تو اپنے اس فتوے کی رو سے کافر نہ کہنے کی وجہ سے وہ خود کافر ہوئے یا نہیں۔ یہ سوال بار بار مولانا احمد رضا خاں صاحب سے بھی کیا گیا۔ بذریعہ خط بھی اور بذریعہ اشتہار اوراس پر رسائل بھی لکھے گئے اور آج تک ان کے متبعین سے سوال کیا جارہا ہے۔ مگر کوئی جواب نہیں آیا اس مسئلہ پر مستقلاً تین چار کتابیں لکھی گئی ہیں (شائع ہوچکی ہیں) نیز رضا خانیت کی تردید میں حسام الحرمین وغیرہ کی حقیقت واضح کرنے کے لئے بھی کتابیں شائع کی جاچکی ہیں۔ مطالعہ کیجئے (۱) الشہاب الثاقب (۲) رجوم المذنبین (۳) قاطع الورید (۴) غلط فہمیوں کا ازالہ (۵) اعلیٰ حضرت کا حقہ شریف (۶) اعلیٰ حضرت کا دین و مذہب (۷) رضا خانی مذہب (۸) بدعات وممنوعات رضا خانی مذہب کے آئینہ میں (۹) ابن الوقت کی خانہ تلاشی (۱۰) معرکۃ القلم (۱۱) السہیل علی الجعیل (۱۲) السحاب المدرار (۱۳) الجنۃ لاہل السنۃ (۱۴) انتصاف البری۔ (۱۵) دافع البہتان (۱۶) شفاء الصدور (۱۷) الکوکب الیمانی علیٰ اولاد الزانی (۱۸) الطین اللازب علیٰ الاسود الکاذب (۱۹) عقائد علماء دیوبند وغیرہ وغیرہ بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور لکھی جارہی ہیں انگریزی ایجنٹ ہونا دیکھنا ہوتو۔ (۱) منادی ملا (کتاب کا نام) کا مطالعہ کریں نیز وہ رسالہ دیکھیں جس میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا اورانگریزوں کو ظل اللہ فی الارض تسلیم کیا، اس سلسلہ میں علماء دیوبند کا موقف معلوم کرنا ہوتو حیات شیخ الہند (۲) سفرنامہ اسیر مالٹا (۳) نقش حیات (۴) علماء ہند کا شاندار ماضی (۵) ریشمی خطوط کی تحریک مطالعہ

کریں جس سے حقیقت روشن ہوگی کہ میدان شاملی میں علماء دیوبند نے کس طرح جہاد کیا اور
مالٹا میں علماء دیوبند پر کیا کیا مظالم توڑے گئے نینی جیل، کراچی جیل وغیرہ میں کس طرح یہ
حضرات نظر بند رہے اور محبوس کئے گئے آج بریلوی طبقہ کے کچھ لوگ تاریخ کو اس طرح مسخ
کرنا چاہتے ہیں جس طرح علماء دیوبند کی صاف اور صحیح باتوں کو مسخ کر کے قوم میں اشتعال
پیدا کرتے ہیں یہی ان کی زندگی کا کل سرمایہ ہے کہ علماء حق کی تکفیر کریں اور سیدھے سادھے
مسلمانوں کو ان کے خلاف مشتعل کر کے بھڑکائیں اسکے علاوہ انکے پاس زندہ رہنے کا کوئی
سامان نہیں ہے کوئی علمی کام نہیں ایک کتاب جسکا نام ہے ''تکفیری[1] افسانے'' اسمیں ایک بڑی
طویل فہرست ہے اس کو دیکھ کر پتہ چلے گا کتنی بڑی مخلوق کو اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی نے
کافر لکھا ہے اور اتنا بڑا بوجھ کفر کا تیار کیا ہے کہ میدان حشر میں اس کو سر پر لے کر حاضر ہونگے
اور علماء حق ان پر دعویٰ کریں گے کہ اس شخص نے ہم کو کافر کہا ہے خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ اس
وقت خانصاحب کا کیا حال ہوگا علماء حق کی سفارش اور شفاعت کرنیوالے آقاء دوجہاں
سید الاولین والاخرین امام المرسلین (فداہ روحی وارواح آبائی) صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ
اصحابہ وذریاتہ واہل بیتہٖ وبارک وسلم ہوں گے اس وقت خانصاحب کے متبعین بھی دیکھیں گے
کہ خانصاحب کس طرح اتنے بڑے بوجھ کا تحمل کریں گے جس کے نتیجہ میں کفر وعذاب کے
سوا کچھ نہیں۔ فقط واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۴/۸/۹۶ھ

---

[1]......حسام الحرمین میں اعلیٰ حضرت بریلوی نے لکھا ہے، خلاصۃ کلام یہ ہے کہ یہ طائفے سب کے سب کافر اور مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔ تکفیری افسانے ص ۴۷۔ ۴۶، مصنفہ مولانا نور محمد صاحب۔ مطبوعہ نورانی فیض آباد

اشتہار مناظرہ مع اہل بدعت کی ایک عبارت

کیا انکو مناظرہ کا چیلنج دینا چاہئے

سوال:- آکولہ میں رضاخانیوں نے علماء دیوبند پر کافی کیچڑ اچھالا اور انکو بدنام کرنے کیلئے تقریباً پانچ اشتہار نکالے ہم نے صبر سے کام لیا جب شہر کی فضا خراب ہونے لگی تو ہم نے بھی اشتہار نکالا اس اشتہار کی ایک عبارت محل اعتراض بنی ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ (ہر دو فریق دس دس ہزار روپئے پیشگی رقم بطور ضمانت گورنمنٹ کے پاس جمع کردے اس رقم سے صرف ججوں کے اخراجات ادا کئے جائیں گے اور بقیہ رقم غالب فریق اپنی صوابدید پر دینی امور میں خرچ کریگا) توسین کی عبارت میں شرط کی شکل ہے یا نہیں یہ جائز ہے یا نہیں (پوسٹر مطبوعہ سوال کے ساتھ ہے) مناظرہ کی آمادگی کیلئے رضاخانیوں کو ایک ماہ کی مہلت دی گئی ہے۔ فقط

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان کا تو سرمایۂ زندگی ہی اکابر دیوبند کو گالیاں دے کر اپنا ایمان تباہ کرنا اور مخلوق کو گمراہ کرنا ہے ابتداءً مناظرہ کا چیلنج روپیہ فراہم کرنے کا ذریعہ ہے پھر جلسہ اسٹیج اشتہار۔ مناظرین کے مصارف، کتابوں کی فراہمی وغیرہ وغیرہ غرض بہت بڑا ابل بن جاتا ہے اور اچھے خاصے وقت کیلئے گذارہ کا بلکہ عیش وعشرت کا انتظام ہوجاتا ہے اگر مناسب طریقہ پر مناظرہ کو ٹلا دیا جائے تو درحقیقت یہی ان کی بڑی شکست ہے ورنہ مناظرہ کرنے سے پہلے ہی وہ اپنی فتح کے اشتہارات چھپوا لیتے ہیں اور مناظرہ کے بعد ہی مختلف مقامات پر ان کی خوب اشاعت کرتے ہیں جو لوگ اصل حقیقت سے واقف نہیں ہوتے وہ متاثر ہوجاتے ہیں[1]۔ بقیہ رقم کا جو مصرف

---

[1]...... المناظرة فی العلم لنصرة الحق عبادة ولاحد ثلاثة حرام لقهر مسلم واظهار علم ونيل دنيا ومال اوقبول. الدرالمختار علیٰ الشامی ص ۶۰۴ ج ۹، مطبع زکریا دیوبند، ومطبوعه کراچی ص ۴۲۱ ج ۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع.

تجویز کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں بلکہ بقیہ رقم ہر فریق کو واپس دی جائے یعنی اخراجات اگر مشترک ہوں تو بقیہ رقم نصف نصف ہر فریق کو مل جائے[1] ججوں کے متعلق کوئی شرط نہیں لگائی کہ وہ کیسے ہیں مثلاً قادیانی شیعہ رضاخانی عیسائی ہندو کیا ان کا فیصلہ بھی معتبر ہوگا[2] ایک ماہ بعد کی حد نہیں بیان کی گئی اگر ججوں کی تعیین پر اتفاق نہ ہوسکا تو کیا ہوگا مطلوبہ رقم کے متعلق کوئی تصریح نہیں کہ وہ کہاں جمع کی جائیگی۔ یعنی بینک میں ڈاکخانہ میں یا تھانہ میں یا کچہری میں۔ فقط والسلام

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۶/۵/۱۴۰۱ھ

مُباہلہ

سوال:- آج کل اہل بدعت کی طرف سے گجرات بھر میں ایک بہت بڑا شور ہے اور جاہلوں کو بہکا پھسلا کر سرتوڑ پھوڑ کرنے کی تجویز ہورہی ہے۔ سوال کا مقصد صرف یہ ہے کہ جس طرح حضور اقدس ﷺ نے نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کا اعلان کر کے ان کو زیر کیا، اسی طرح اہل حق میں کوئی خدا کا بندہ تیار ہوکر مباہلہ کرنا چاہے تو آیا شریعت اس بارے میں اجازت دیتی ہے یا نہیں؟ اگر اجازت دیتی ہے تو اس کا طریقہ کیا ہے؟ چونکہ نومبر میں بڑودہ میں اجتماع ہونے والا ہے اس کو ناکام بنانے کیلئے اہل بدعت نے ایک قسم کا شور اور ہنگامہ برپا کیا ہے اور نت نئے جھگڑے کررہے ہیں اور خاص کر بڑودہ میں جھگڑے بھی ہوگئے، جس

---

[1]...... لایجوز لأحد من المسلمین أخذ مال أحد بغیر سبب شرعی الخ، البحر الرائق ص ۴۱ ج۵، مکتبہ الماجدیہ کوئٹہ، کتاب الحدود، فصل فی التعزیر، شامی زکریا ص: ۶/۱۰۶، مطلب فی التعزیر بأخذ المال کتاب الحدود.

[2]...... لن یجعل اللہ للکفرین علی المؤمنین سبیلاً. سورۃ النساء آیت ۱۴۱

ترجمہ:- اور ہرگز اللہ کافروں کو مسلمانوں کے مقابلہ میں غالب نہ فرمائیں گے (از بیان القرآن)

میں جماعت والوں کو بدنام کیا اور دفعہ ۱۴۴ بھی لگوانے کی کوشش جاری ہے، لہذا مناسب جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

مباہلہ کرنے کی اب نہ ضرورت ہے نہ اجازت ہے[1]، دین مکمل ہو چکا ہے، ہر چیز کے دلائل تفصیل سے موجود ہیں جو گفتگو کی جائے دلائل کی روشنی میں کی جائے اور ان لوگوں سے تعرض کی ضرورت نہیں، ان کے اتہامات اور بہتانوں کی طرف کوئی توجہ نہ کریں۔ زیادہ سے زیادہ اتباع سنت میں مشغول رہیں، اسی کی اشاعت کریں، جس قدر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہر مجلس میں ہوگا اور آپ کے اخلاق فاضلہ کا بیان ہوگا اور آپ کے حقوق کے ادائیگی کی سعی ہوگی۔ اس قدر فتنے ختم ہوں گے، باطل مضمحل ہوگا، حق بلند ہوگا۔ بڑے اجتماع سے پہلے اہل اللہ کے وعظ ہوں، جگہ جگہ گشت کئے جائیں اور مخالفین کی مخالفتوں کا تذکرہ نہ اجتماعات میں ہو نہ اپنی نجی مجلسوں میں ہو بلکہ زبانیں اللہ کے ذکر سے تر رہیں اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر پورا بھروسہ ہو اسی سے دعاء کریں، ہر معاملہ میں اسی کی طرف التجا ہو، اسی کو فریادرس یقین کریں، اس کے قبضہ وقدرت میں سب کے دلوں کو سمجھیں، انشاء اللہ تعالیٰ پوری نصرت ہوگی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۸/۶/۸۸ھ

یا شیخ عبدالقادر شیأً للہ کہنا یا پڑھنا

سوال:- یاشیخ عبدالقادر شیئًا لله کا ترجمہ ومطلب کیا ہے؟ اسے لکھنا اور بطور وظیفہ

---

[1]...... لاتجوز المباهلة فی الظنیات من المسائل (احکام القرآن للشیخ ظفراحمد عثمانی ص ۲۴ ج ۲، مطبوعه کراچی، تحت قوله تعالیٰ فمن حاجک فیه من بعد الآیة سورۂ آل عمران)

پڑھنا کیسا ہے؟ یہ کلمہ کب اور کیوں جاری ہوا؟ اس کے محرک اول کون ہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اسمیں حضرت سید عبدالقادر صاحبؒ سے کچھ اللہ کے واسطے مانگا گیا، سوال خود ان ہی سے ہے اور اللہ جل جلالہٗ عم نوالہٗ کو وسیلہ بنایا گیا ہے، یہ طریقہ غلط ہے، برعکس ہوگیا مانگنا چاہیے تھا خدائے پاک مالک الملک سے اور وسیلہ بنالیا جاتا ہے اسکے مقبول بندے کو مگر یہاں معاملہ الٹا ہوگیا، یہ معلوم نہیں اس کا موجد کون ہے، اس کا وظیفہ ناجائز ہے[1]۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

مودودیت ورضاخانیت میں کون زیادہ مضر ہے

سوال:- امت مسلمہ کیلئے فتنۂ مودودیت زیادہ مضر ہے یا فتنۂ رضاخانیت؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

فتنہ کی نوعیت مختلف ہے، ایک نوع کے دوفرد ہوں توانمیں توازن وتقابل دیکھا جاتا ہے، جب نوع جداگانہ ہوتو اس میں مقابلہ وموازنہ کیسا؟ ہر فتنہ اپنی نوع میں مستقل ہے۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... الثانی إن الناس قد اکثروا من دعاء غیر اللہ تعالیٰ من الاولیاء الاحیاء منهم والاموات وغیرهم مثل یاسیدی فلان اغثنی ولیس ذلک من التوسل المباح فی شئی (روح المعانی مطبوعه ادارة الطباعة المصطفائية ديوبند ص ۱۲۸ ج۶، تحت قوله تعالیٰ یاایها الذین امنوا اتقوا اللہ وا بتغوا إلیه الوسیلة الخ، سورۂ مائده، پاره۶، آیت ۳۵.

حضرت تھانویؒ پراعتراض کا جواب

سوال:-(۱)زید کا یہ کہنا ہیکہ امریکہ کے لوگ راکٹ کے ذریعہ چاند پر پہونچ گئے۔

(۲) نئی تعلیم کے دوایک شخص جوشریعت کے احکام سے ناواقف ہیں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ مولانا حکیم الامت کوعلم شریعت بعض علم شریعت تھا جس میں مولانا حکیم الامت کی کیا خصوصیت کوئی تخصیص نہیں ہے،مولانا اشرفعلی صاحب کواتنا علم بھی نہ تھا جتنا حضرت مولانا گنگوہیؒ کوحاصل تھا اوراتنا علم شریعت جتنا حکیم الامت کوتھا اتنا اور ایسا علم شریعت مولانا گنگوہی کے محلّہ وگلی کوچوں میں پڑے رہنے والے جانوروں، گائے، بیل، بھینس اورکتوں کو بھی حاصل ہے،کوئی خصوصیت نہیں، جب اسپر اعتراض کیا گیاتو وہ شخص کہتا ہے، اگر یہ توہین اورکفر ہے تو ہم توبہ کرنے کو تیار ہیں، فتویٰ منگوالیجئے۔

اب سوال یہ ہیکہ اس بکواس میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی اورعلم شریعت مطہرہ کی توہین اورکفر ہے یانہیں اوران پرکفر لازم آتا ہے کہ نہیں۔

(۳)اوراس صورت میں ان کوتوبہ کرنا چاہیئے یانہیں،خدا اجرعطافرمائے گا۔

الجواب حامداًومصلیاً!

(۱)یہ بات فی نفسہ محال نہیں۔

(۲-۳)اگران دونوں کی یہ گفتگوواقعی ہے بناوٹی نہیں ہےتو جس شخص کا یہ عقیدہ ہے اس سے اس کی دلیل دریافت کرکے اطلاع دیں، کیونکہ کفر کا فتویٰ لگانا بہت بڑی ذمہ داری ہے،اگرکسی شخص کوکافر کہہ دیا جائے اوروہ واقعۃً کافر نہ ہوتو یہ کفرلوٹ کراس پرآتا ہے۔جس

نے کافر کہا ہے[1] (العیاذ باللہ)

اس کا ایک واقعہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس اللہ سرہ سے کسی نے مسئلہ دریافت کیا[2] زید کا عقیدہ ہے اور وہ کہتا ہے کہ حضرت رسول مقبول ﷺ عالم الغیب تھے اور اسکی مراد یہ ہے کہ عالم الغیب بواسطہ تھے (بلاواسطہ عالم الغیب خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں) اس کا یہ عقیدہ کیسا ہے؟ حضرت مولانا تھانویؒ نے جواب دیا کہ کتب شریعت (قرآن وحدیث) میں جہاں لفظ علم غیب آتا ہے اس سے مراد وہی غیب ہے جو بلاواسطہ ہو پس عالم الغیب خدائے پاک کے سوا کسی اور کو کہنا اور اس سے غیب بواسطہ مراد لینا اطلاقات شرع کے خلاف ہے اور شرک ہے اسلئے حضور سرور عالم ﷺ پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا ورنہ اس تاویل سے (یعنی بواسطہ) خالق ورازق وغیرہ کہنا بھی درست ہوگا، کیونکہ آپ ایجاد عالم اور بقاء عالم کے سبب ہیں بلکہ خدا بھی ایک تاویل سے اور معبود بھی ایک تاویل سے کہنا درست ہوگا اور جب معنیٰ کے اعتبار سے آپ کو عالم الغیب، خالق، رازق، خدا، معبود کہنا درست ہوگا اس کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ سے اس کی نفی بھی درست ہوگی یعنی یہ کہنا بھی درست ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب نہیں، یعنی بواسطہ عالم الغیب نہیں غرض ایسی تاویلات کی بناء پر دین ایک کھلونا بن جائے گا۔

آگے فرماتے ہیں حضور اکرم ﷺ کو زید عالم الغیب کس بنا پر کہتا ہے اس میں دو احتمال ہیں، ایک یہ ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کا علم اور اللہ تعالیٰ کا علم بالکل برابر مانتا ہے کہ جس طرح

---

[1]...... ایما امرئٍ قال لاخیه کافر فقد باء بها احدهما ان کان کماقال والارجعت علیه (مسلم شریف ص۵۷ ج ۱، کتاب الایمان. من قال لاخیه المسلم یا کافر. مطبوعه رشیدیه دهلی، مشکوۃ شریف ص: ۴۴۱، باب حفظ اللسان مطبوعه یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص: ۲/۸۹۳، باب ما ینهی عن السباب، مطبوعه اشرفی دیوبند،

[2]...... حفظ الایمان مع بسط البنان ص۸ جواب سوال سوم

کوئی چیز عالم الغیب والشہادہ سے مخفی نہیں، اسی طرح ذات مقدس ﷺ سے مخفی نہیں، اگر زید کی مراد یہ ہے تو نصوص قطعیہ کے اورواقعات کے خلاف ہے۔ مثلاً اللہ پاک نے فرمایا ''وعنده مفاتح الغیب لایعلمها الا هو '' الآیہ[۱] اور مثلاً حضرت رسول اکرم ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ فرما دیجئے اور اعلان کر دیجئے کہ میں عالم الغیب نہیں قل لااقول لکم عندی خزائن الله ولااعلم الغیب. الآیۃ[۲]

تعیین قیامت وغیرہ کی نفی قرآن کریم میں موجود ہے[۳]، تابیر نخل[۴]، واقعہ افک[۵]، بیر معونہ[۶] وغیرہ کا ذکر احادیث میں موجود ہے غرض حضور اکرم ﷺ کو زید کا اس معنیٰ کے لحاظ سے عالم

۱...... سورۂ انعام آیت: ۵۹، **ترجمہ**:- اوراللہ ہی کے پاس ہیں خزانے تمام مخفی اشیاء کے ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے (بیان القران)

۲...... سورہ انعام آیت: ۵۰، **ترجمہ**:- اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے تمام خزانے ہیں اور نہ میں تمام غیب کی باتیں جانتا ہوں (بیان القرآن)

۳...... یسئلونک عن الساعة ایان مرساها فیم انت من ذکراها الی ربک منتهاها، سورۂ النزعت آیت: ۴۴،

۴...... عن انس ان النبی ﷺ مر بقوم یلقحون وفی روایة هم یابرون النخل فقال لو لم تفعلوا لصلح قال فخرج شیئا فمر بهم فقال ما لنخلکم قالوا قلت کذا وکذا قال انتم اعلم بامر دنیاکم (مسلم شریف ص ۲/۲۶۴، باب وجوب امتثال ماقاله شرعا دون ماذکره ﷺ الخ، مطبوعه بلال دیوبند)

۵...... فی حدیث عائشة الطویل فدعا رسول الله ﷺ علی بن ابی طالب واسامة بن زید حین استلبث الوحی یستامرهما فی فراق اهله، (بخاری شریف ص: ۲/۶۹۶، باب قوله عزو وجل الخ، کتاب التفسیر،

۶...... عن النبی ﷺ قال بعث النبی ﷺ اقواما من بنی سلیم الی بنی عامر فی سبعین رجلا ...... اذا او مؤا الی رجل منهم فطعنه فانفذه ...... ثم مالو علی بقیة اصحابه فقتلوهم الا رجلا اعرج ...... فاخبر جبرئیل النبی ﷺ انهم قد رضی عنهم وارضاهم الحدیث، بخاری شریف ص ۱/۳۹۳، کتاب الجهاد، باب من ینکب او یطعن فی سبیل الله، مطبوعه اشرفی دیوبند،

الغیب کہنا اس وجہ سے غلط ہے کہ یہ نصوص کے خلاف ہے اور اس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سرور عالم ﷺ کی برابری ہوتی ہے۔

اگر زید کی مراد عالم الغیب کہنے سے یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اور حضرت نبی اکرم ﷺ کا علم برابر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو تو پورا پورا ہر شے کا علم ہے اور حضرت رسول مقبول ﷺ کا علم کم ہے یعنی غیب کی بعض چیزوں کا علم ہے بعض کا نہیں تو یہ چیز کمالات نبوت میں سے نہیں کیونکہ ہر ایک کو کسی ایسی چیز کا علم ہوتا ہے کہ دوسروں کو اس کا علم نہیں۔

زید ایک خاص نصاب ڈاکٹری پڑھا ہوا ہے محکمۂ ڈاکخانہ کی اصطلاحات نہیں پڑھا ہوا ہے، ڈاکخانہ کے محکمہ کی اصطلاحات اور قواعد کا علم معمولی ڈاکیہ کو حاصل ہے اور بہت بڑے ڈاکٹر کو نہیں، اسی طرح بہت سے جانوروں کو کسی بات کا علم حاصل ہوجاتا ہے جو کہ بڑے عالم انسان کو نہیں ہوتا، مثلاً خنزیر کو پاخانہ کا ذائقہ جس قدر معلوم ہے اس قدر کسی تعلیم یافتہ کو نہیں معلوم، تو تعلیم یافتہ کے حق میں یہ غیب ہے جس کا علم خنزیر کو حاصل ہے تعلیم یافتہ کو نہیں جب کسی غیب کی چیز کا علم جو کہ بواسطہ ہو کمالات نبوت سے نہیں تو زید کا حضرت رسول مقبول ﷺ کیلئے اس کو ثابت مان کر آپ کو عالم الغیب کہنا غلط ہے اور وجہ غلطی کی یہی ہے کہ زید ایسی بات ثابت کر رہا ہے جو کہ سید الرسل فخر عالم ﷺ کیلئے کمالات میں سے نہیں، اس صورت میں زید شان اقدس ﷺ کی توہین کر رہا ہے۔

یہ دو احتمال ہیں زید کے عقیدہ اور کلام میں کہ ایک صورت میں وہ جب کہ کل علم غیب ذات مقدسہ ﷺ کیلئے ثابت کر رہا ہے وہ ایک شرک ثابت کر رہا ہے دوسری صورت میں جبکہ وہ علم غیب جزئی ثابت کر رہا ہے، تو کمالات نبوت سے بہت کم درجہ کی چیز ثابت کر رہا ہے، جس سے شان اقدس ﷺ کی توہین کر رہا ہے لہذا زید کو اپنے عقیدہ اور قول کی اصلاح لازم ہے۔

اس پر بریلی کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خانصاحب کو خدا جانے کیا شبہ پیدا ہوا کہ انہوں

نے حضرت تھانویؒ کی طرف منسوب کیا کہ مولانا تھانوی کا عقیدہ ہے کہ جیسا علم حضرت رسول مقبول ﷺ کو تھا ایسا علم تو زید، عمر، بکر، بچوں اور چوپایوں کو بھی تھا اس وجہ سے اسپر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور بہت علماء کو دھوکہ دے کر ان کے دستخط کرائے، حالانکہ حضرت تھانویؒ نے نہ یہ لکھا اور نہ یہ ان کی مراد ہے، بلکہ یہ تو جو کچھ لازم آیا وہ زید کے عقیدہ پر لازم آیا جو کہ علم غیب کا معتقد ہے، اگر اعلیٰ حضرت نے دیدہ ودانستہ ایسا کیا ہے جیسا کہ ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے تو یہ انتہائی خطرناک ہے، اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کو شریک کرنا بھی انکے عقیدہ پر لازم آتا ہے اور جانوروں اور پاگلوں کے ساتھ تشبیہہ دینا بھی انکے عقیدہ پر لازم آتا ہے جو کہ علم غیب کے قائل ومعتقد ہیں اور جو کفر کا فتویٰ انہوں نے مرتب کیا ہے وہ ان کی طرف لوٹتا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دار العلوم دیوبند

ایک خواب جس میں لا الٰہ الا اللہ فلاں رسول اللہ پڑھا

سوال:- اگر کوئی شخص بجائے کلمہ **لاالٰہ الااللّٰہ محمدرسول الله** کے **لاالٰہ الااللّٰہ اشرف علی رسول اللّٰہ** پڑھے کیا وہ مسلمان رہے گا یا کافر ہوجائے گا، نیز مسلمانوں کو ورغلانے کیلئے اس کلمہ کو پڑھنے والا کس قسم کا گنہ گار ہوگا اور بہتان لگانے کا کیا کفارہ ہے اور کیا یہ کلمہ جناب مولانا اشرف علی صاحبؒ نے کسی سے پڑھوایا ہے یا پڑھنے کی اجازت دی ہے اور امداد الفتاویٰ کے بارے میں تفصیل سے اگر تحریر فرمائیں گے تو عین نوازش ہوگی کہ حقیقت حال کیا ہے، بار بار غلط کلمہ پڑھنے والا مسلمان رہے گا یا نہیں چاہے ورغلانے کیلئے پڑھا جائے۔ فقط

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضور اقدس رسول مقبول محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الرسل ہیں۔ جو شخص آپ کے بعد کسی

کو بھی رسول جانے وہ کافر ہے[1]۔ یہ تمام اہل السنۃ والجماعۃ کا بلکہ تمام اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے۔ پس جو شخص حالتِ بیداری واختیاری میں قصداً یہ کلمہ پڑھے وہ کافر ہے، اسلام سے خارج ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ اور تمام اکابر کا بھی فتویٰ ہے۔ حضرت مولانا نے کبھی کسی سے یہ کلمہ نہیں پڑھوایا اور وہ کیسے پڑھواتے جب کہ وہ خود ہی اس کو کلمہ کفر قرار دے کر ایسے شخص کو کافر کہتے ہیں۔

جو شخص حضرت مولانا اشرف علی صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی طرف اس کلمہ کو منسوب کر کے ان کو کافر کہتا ہے وہ بہت بڑا بہتان باندھتا ہے اور اس کی وجہ سے وہ خود ہی اسکی زد میں آجاتا ہے۔ جو شخص کافر نہ ہو اس کو کافر کہنے سے وہ کفر بحکم خداوندی اس کہنے والے کی طرف لوٹتا ہے[2]، نیز جب کفر کی بات کسی کی طرف سے نقل کی جائے حالانکہ اس نے وہ بات نہیں کہی تھی تو وہ درحقیقت اس کا اپنے سینہ کا کفر کہلائیگا جس کو وہ دوسروں کی طرف سے نقل کر رہا ہے۔

ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ وہ لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھنا چاہتا ہے مگر اس کی زبان سے بجائے اس کے وہ کلمہ نکلا جو آپ نے نقل کیا ہے پھر خواب ہی میں وہ

---

[1]...... ومن قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص وکذلک لوشک فیہ الخ فتح البیان ص۱۸۸ ج۷، سورہ احزاب تحت أیت: ۴۰، مطبوعہ دار الفکر بیروت. عقیدۃ الاسلام ص ۳۸۲، خاتمۃ الرسالۃ فی آیۃ ختم النبوۃ. مطبوعہ المجلس العلمی ڈابھیل،

[2]...... عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ ﷺ ایماامرئٍ قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ (مسلم شریف ص۵۷ ج۱، مطبوعہ رشیدیہ دھلی) کتاب الایمان باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یاکافر، بخاری شریف ص۸۹۳/۲، باب ماینھی عن السباب، مطبوعہ اشرفی دیوبند،

ترجمہ:- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہتا ہے تو ان دونوں میں سے ایک اس کا مستحق ہوجاتا ہے اگر وہ شخص جس کو اس نے پکارا کافر ہے تو (خیر اس کفر پر رہے گا) ورنہ وہ (کفر) اس شخص پر لوٹ جاتا ہے۔

اس کی وجہ سے پریشان ہوا کہ یہ تو غلط ہے اور اسلام کے خلاف ہے گھبرا کر بیدار ہوگیا قلب پر خوف طاری تھا چاہا کہ کلمہ صحیح طور پر پڑھ لے مگر زبان قابو میں نہیں تھی۔ بے اختیار پھر وہی زبان سے نکلا جس کو خواب میں دیکھا تھا پھر افسوس ہوا اور دل پر انتہائی ہیبت طاری ہوئی۔ غرض اس خواب میں دیکھی ہوئی بات کی اصلاح کرنا چاہتا ہے اور پھر بے اختیار زبان سے غلط ہی بات نکلتی ہے جس سے وہ سخت پریشان ہوا اور یہ سب واقعہ اس نے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ کو لکھا حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ نے اس کو جواب لکھا کہ تم جس کی طرف رجوع ہونا چاہتے ہو وہ متبع سنت ہے اور حضرت مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر علماء سے بھی استفتاء کیا، حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ نے تجدید ایمان وتجدید نکاح کا حکم دیا اور دیگر اکابر نے اس کو بے اختیار اور مضطر قرار دے کر سخت فتویٰ سے اجتناب کیا ہے، یہ ہے اصل حقیقت جو کہ امداد الفتاویٰ[1] اور دوسری متعدد کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مدت دراز سے شائع شدہ ہے، مدت العمر میں کسی سے بھی ثابت نہیں کہ اس کلمہ کو جو آپ نے نقل کیا ہے حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ نے کسی سے پڑھوایا ہو یا کوئی پڑھتا اور اس کو صحیح سمجھتا ہو جو لوگ اتنا زبردست بہتان باندھتے ہیں اور کفر کا فتویٰ دیتے ہیں تو ان کا کفر لوٹ کر خود ان پر ہی آتا ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۸۷/۶/۱۷ھ

---

[1]...... امدادالفتاویٰ ص ۳۹۵ ج ۴، تحقیق حکم بعض مغلوبین، مطبوعہ زکریا دیوبند،

[2]...... عن ابی ذرؓ انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول لایرمی رجل رجلاً بالفسوق ولایرمیه بالکفر الاارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلک (بخاری شریف ص ۸۹۳ ج ۲، مطبوعه اشرفی دیوبند، کتاب الادب باب ماینهیٰ عن السباب واللعن، رقم الحدیث ۵۸۱۰،

کیا حضرت تھانویؒ نے اپنا کلمہ پڑھوایا

سوال:- حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے اپنا کلمہ پڑھوایا، یعنی آپکے ایک مرید خاص نے خط لکھا کہ میں سویا ہوا ہوں خواب میں کلمہ پڑھ رہا ہوں، جسمیں بجائے محمد رسول اللہ کے حضور کا نام یعنی اشرفعلی رسول اللہ، ادا کر رہا ہوں بعدۂ پھر مرید خاص نے تحریر فرمایا کہ اب بیدار ہوں اور کلمہ کی صحت کی کوشش کر رہا ہوں مگر پھر حضور کا نام آتا ہے اور پھر دورد شریف کی طرف رخ کیا تو اللھم صلی علیٰ سیدنامولانا اشرف علی ہی پڑھ رہا ہوں۔

یہ رسالہ ''الامداد'' کے مضمون کا نچوڑ ہے جو کہ تھانہ بھون سے جاری ہوتا تھا، ماہ صفر ۱۳۳۶ھ ص ۳۵ رمیں چھپا، حضرت تھانویؒ نے جواب دیا کہ مطلب یہ ہے کہ جس کے تم پیرو ہو وہ متبع سنت ہے۔

نوٹ:- میرا خیال فاسد ہوکر یہ کہہ رہا ہے کہ حضرت مولانا تھانویؒ نے اس پردہ میں دعویٰ نبوت کردیا، ورنہ کفر کا حکم لگا کر توبہ کرنے کو فرماتے، بریلویوں کی تقریر سننے کے بعد یہ ساری کتابیں تلاش کرنی پڑیں اور آپ کی طرف رجوع کرنا پڑا۔ امید کہ ہماری بے چینی کو دور فرما کر مشکور فرمائیں گے، جوابات مدلل ہوں۔

الجواب حامداًومصلیاً!

حضرت مولانا تھانویؒ نے تو یہ فرمایا اور آپ نے خود بھی نقل کیا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ تم جس کے پیرو ہو وہ متبع سنت ہے آپ اس جواب پر غور کرلیں کہ جو شخص متبع سنت ہو کیا وہ دعویٰ نبوت کرسکتا ہے۔

اصل یہ ہے کہ بغض وعناد انسان کی باطنی آنکھیں بند کردیتا ہے، جس کی وجہ سے دماغ خراب ہوکر سیدھے اور صاف کلام کا مطلب بھی الٹا سمجھتا ہے، مولانا اشرفعلی تھانویؒ تو متبع

سنت ہونے کا دعویٰ اور ذکر کریں اور بریلوی فضلاء اس کا مطلب یہ لیں کہ نبوت کا دعویٰ کیا ہے، **یاللعجب، صدق اللہ تعالیٰ، لاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب التی فی الصدور (الآیہ)**[1]

اپنے نام کے ساتھ آپ نے قاسمی لکھا ہے ہمارے عرف میں ''قاسمی'' وہ لکھتا ہے جس نے مدرسہ دارالعلوم دیوبند میں درس نظامی کی تکمیل کی ہو، اگر آپ نے بھی تکمیل کی ہے تو تعجب ہے کہ یہاں رہ کر بھی اپنے اکابر دارالعلوم اور ان کے مسلک کو نہیں پہچانا، بہتر یہ ہے کہ آپ کچھ وقت فارغ کر کے تشریف لائیں اور جن مسائل میں الجھن ہے ان کو بالتفصیل سمجھ لیں، اگر قاسمی کا کچھ اور مطلب ہے تو واضح کیجئے اور اپنی علمی استعداد بتا دیجئے تاکہ اس کے مطابق مکاتبت کی جائے، مثلاً اگر آپ درس نظامی کے فارغ نہیں اور علمی استعداد کمزور ہے جیسا کہ تحریر سے ظاہر ہوتا ہے تو پھر آیات واحادیث کا بغیر ترجمہ کے لکھنا یا علمی اصطلاحات کا لکھنا آپکے حق میں مفید نہ ہوگا، آئندہ خط بھیجیں تو اس خط کو ہمراہ بھیجیں، تاکہ پوری بات سامنے رہے اور جواب تفصیل سے دیا جائے، فتویٰ پر مفتی حضرات کے دستخط ہوتے ہیں، سب علماء کے دستخط نہیں ہوتے، ہاں اگر کسی خاص مصلحت کے پیش نظر اگر طبع کرنا ہو تو دوسرے حضرات کے بھی دستخط کرا دیئے جاتے ہیں۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

ایضاً

سوال:- ہمارے یہاں حیدرآباد میں مولانا پالن پوری کے بیانات کے بعد ایک مختصر

---

[1]...... سورۂ حج آیت ۴۶،

ترجمہ:- بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوجایا کرتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں وہ اندھے ہوجایا کرتے ہیں۔ (بیان القرآن ص۶۷ ج۲)

رسالہ ''پالن حقانی کی حقیقت اور تبلیغی جماعت کی حقیقت'' ۱۵رصفحات پر مشتمل شائع ہوا جس میں بہت اعتراضات ہیں (دیوبند تبلیغ وہابیت وغیرہ پر مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۷،۸رکی عبارت ہے کہ آپ حضور ﷺ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا گر بقول زید صحیح ہوتو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبی مراد ہے تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید عمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ گویا حضور اقدس ﷺ کا مقابلہ نعوذ باللہ جانوروں سے کیا جارہا ہے۔ (نعوذ باللہ)

(ب) مولانا رشید احمد رحمۃ اللہ علیہ گنگوہی کا نکاح خواب میں مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم دیوبند سے ہوا جس طرح زن وشوہر کو ایک دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اس طرح ان دو صاحبوں نے ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا (تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۲۰۹)

(د) مولانا خلیل احمدؒ صاحب اپنی کتاب براہین قاطعہ ص ۵۱ میں بحث کرتے ہیں کہ شیطان ملعون کو حضور اکرم ﷺ سے زیادہ علم ہے اور جو یہ عقیدہ شیطان کیلئے رکھے وہ مسلمان اور جو حضور ﷺ کیلئے اللہ کی طرف سے دیا ہوا بھی مانے تو وہ مشرک اور جہنمی ہے۔

(ج) ایک مرید نے خواب میں کلمہ پڑھا لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ پریشان ہوکر پیر کے پاس آیا تو حضرت اس پر خفا نہ ہوئے اور نہ اس سے تجدید ایمان کرایا نہ تجدید بیعت کرائی اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے (رسالہ امداد، تھانہ بھون ص ۲۵)

(۲) اس اشکال کا پیچھے اشکالوں سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر مرشد دور ہو اور خط وکتابت بھی نہ ہوتو کیا کسی دوسرے بزرگ سے رجوع کر سکتے ہیں اگر مرشد زندہ ہوتو کسی دوسرے بزرگ

سے بیعت کر سکتے ہیں اوراس کے ذکر وعقیدہ پرعمل کرسکتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً ومسلماً!

محترمی زیداحترامہٗ ....وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گرامی نامہ ملا پڑھ کرآپ کی پریشانی کا حال معلوم ہوا ایک طبقہ کا مستقل مشغلہ یہی ہے کہ وہ اہل حق علماء سے عوام کو بدظن کرتا رہتا ہے اوراس سلسلہ میں جس جس قسم کے اعتراضات اسکے امکان میں ہوتے ہیں شائع کرتا ہے تقریباً ایک صدی بیت گئی ان اعتراضات کی تردید میں درجنوں کتابیں لکھی گئیں۔ صدہا اخبارات میں جوابات دئے گئے ہزاروں اشتہارات شائع کئے گئے۔لیکن یہ طبقہ ہمیشہ اعتراضات کی تجدید کرتا رہتا ہے دین حق کی خدمت جس طرح دارالعلوم دیوبند نے کی ہے وہ روز روشن کی طرح واضح ہے قرآن کریم کی تفسیر وتراجم ،حدیث پاک کی شروح، حواشی فقہ پرمسائل فتاویٰ، تزکیۂ باطن ،اصلاح قلب، وعظ وتذکیرغرض دین اسلام کے ہرشعبہ میں اس کی خدمات نہایت ہی نمایاں ہیں جن کا انکار آفتاب پرخاک ڈالنا یا آسمان پرتھوکنا ہے آج براعظم کا کونسا خطہ ہے جہاں دارالعلوم دیوبند کے فیض یافتہ اور فاضل موجود نہیں ہیں جن کی بدولت باطل اور جہالت کی تاریکی دور ہوکر حق اورعلم کی روشنی پھیل رہی ہے بدعت کے بادل چھٹ کرسنت کا سورج طلوع ہورہا ہے مشرکانہ رسوم ختم ہوکر ایمانی اعمال جاری ہورہے ہیں قبر پرستی سے طبائع متنفر ہوکر مساجد آباد کرنے کی طرف متوجہ ہورہی ہیں دارالعلوم کا یہ فیض بحمد اللہ بڑھتا جارہا ہے۔ جگہ جگہ دینی مدارس قائم ہوکر قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کی صدائیں گونج رہی ہیں حلال وحرام کی تمیز قائم ہورہی ہے۔قدیم مدارس سے فارغ ہوکر فضلاء قوم کی ہدایت میں مشغول ہیں اہل باطل ان سب دینی احساسات کی بیداری کودیکھ کر پریشان ہیں۔ بوکھلاہٹ میں جوجونہ کرنا تھا وہ کررہے ہیں لیکن بحمداللہ ان کے جھوٹ کا پردہ خودقوم چاک کررہی ہے۔سادہ لوح پڑھے لکھے صحیح دینی

جذبہ رکھنے والے بھی فریب میں آجاتے ہیں اورا کابر اہل اللہ کی طرف سے بدگمانی میں مبتلا ہوجاتے ہیں لیکن جب حقیقت حال پران کو اطلاع ہوتی ہے تو فوراً اپنی بدگمانی سے توبہ کرلیتے ہیں آپ وہ رسالہ یہاں بھیج دیتے تو بہتر تھا جس سے آپ کو شبہات پیدا ہوئے تاہم آپ کے تحریر کردہ اعتراضات کا جواب نمبروار تحریر کیا جاتا ہے حق تعالیٰ تشفی دیں!

(الف) اصل سوال یہ تھا کہ زید علم غیب کی دو قسمیں مانتا ہے ایک بالذات، اس سے تو عالم الغیب خدا کے سوا کوئی متصف نہیں ہوسکتا اور دوسری قسم بواسطہ، عالم الغیب سے مراد اصطلاحات شرعیہ میں وہی غیب ہے جس پر کوئی دلیل قائم نہ ہو اور اس کے ادراک کے لئے کوئی واسطہ اور سبیل نہ ہو اسی بنا پر لایعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ[1] لو کنت اعلم الغیب[2] وغیرہ فرمایا گیا ہے اور جو علم بواسطہ ہو اس پر غیب کا اطلاق محتاج قرینہ ہے تو بلا قرینہ مخلوق پر غیب کا اطلاق تو ہم شرک ہونے کی وجہ سے ممنوع وناجائز ہوگا[3] قرآن مجید میں لفظ راعنا کی ممانعت[4] اور حدیث مسلم میں[5] عبدی وأمتی وربی کہنے سے نہی اسی وجہ سے وارد ہے اسلئے حضور سرور عالم ﷺ پر عالم الغیب کا اطلاق جائز نہ ہوگا[6] پھر آگے چل کر دو

---

[1]...... سورۂ نمل آیت: ۶۵، **ترجمہ**:- جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے، (از بیان القرآن)

[2]...... سورۂ اعراف آیت: ۱۸۸، **ترجمہ**:- اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا۔ (از بیان القرآن)

[3]...... ذکر الحنفیة تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیه الصلاة والسلام یعلم الغیب الخ، شرح فقه اکبر ص ۱۸۵، الانبیاء لایعلمون الغیب مطبوعه مجتبائی دهلی،

[4]...... یاایها الذین آمنوا لاتقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا وللکافرین عذاب الیم. سورة البقرة آیت: ۱۰۴،

[5]...... لایقل احدکم ربی ولیقل سیدی ومولای ولایقل احدکم عبدی وامتی ولیقل فتای فتاتی غلامی الحدیث (مسلم شریف ص ۲۳۸ ج ۲، باب حکم اطلاق لفظة العبد والامة الخ. مطبوعه رشیدیه دهلی)

[6]...... حاشیه ۳ ملاحظه هو.

قسمیں بیان فرمائی ہیں کہ زید حضور ﷺ کو عالم الغیب کس بناء پر کہتا ہے آیا آپکو ہر غیب کا عالم مانتا ہے کہ کوئی چیز آپ کے علم سے خارج نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ اور آپکا علم برابر ہے اسکی کیا دلیل ہے۔ اس کے خلاف بے شمار نصوص[۱] (آیات) احادیث[۲] موجود ہیں اگر ہر غیب کا عالم نہیں مانتا بلکہ بعض غیب کا عالم مانتا ہے کہ کسی چیز کا علم تھا کسی کا نہیں تھا تو ایسی حالت میں یہ لفظ عالم الغیب حضور ﷺ کیلئے ہی کیوں خاص قرار دیا جاتا ہے جب کہ ہر ایک کو کسی نہ کسی ایسی چیز کا علم ہوتا ہے جو دوسرے کو نہیں ہوتا اس کے اعتبار سے وہ غیب ہے کیا زید سب کو عالم الغیب کہے گا پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبوی شمار کیوں کیا جاتا ہے۔ کیونکہ بعض غیب کے لئے تو مرد ہونا بھی شرط نہیں بلکہ انسان ہونا بھی شرط نہیں لہذا زید کے قول پر دو خرابیوں میں سے ایک خرابی لازم آتی ہے! ایک صورت میں خرابی یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے برابر قرار دیا جو کہ شرک ہے۔ دوسری صورت میں آپ ؐ میں ایسی صفت کو کمال قرار دیا جس کیلئے مومن وانسان ہونا بھی ضروری نہیں ہے ان دونوں خرابیوں کی وجہ سے زید کے قول کو غلط قرار دیا ہے کہ جو کچھ خرابی لازم آتی ہے وہ زید کے قول پر لازم آئی تھی، مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا تو وہ قول نہیں جو زید کا قول ہے پھر زید کے قول پر جو خرابی لازم آئی ہے اس کو مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کر کے تردید کی ہے اس کو مولانا تھانویؒ کا قول اور اعتقاد قرار دینا صریح ظلم ہے بہتان ہے[۳]۔ مولانا تھانویؒ نے اس حفظ الایمان کی ایک شرح بھی لکھی ہے جس کا نام ہے بسط البنان[۴] اس میں دریافت کیا گیا تھا۔

۱...... وعنده مفاتح الغيب لايعلمها الاهو الاية سورة الانعام آيت: ۵۹،

۲...... من حدثک انه يعلم مافی غدفقد كذب ثم قرأت وماتدری نفس ماذاتكسب غداً (بخاری شريف ص ۲۰۷ ج ۲، حديث نمبر ۴۶۶۷، مطبوعه اشرفی ديوبند.

۳...... اصل البهت ان يقال له الباطل فی وجهه وهما حرامان نووی علی مسلم ص ۳۲۲ ج ۲، باب تحريم الغيبة، مطبوعه رشيديه دهلی.

۴...... بسط البنان ص ۱۰

مولانا احمد رضا بریلوی یہ بیان فرماتے ہیں اور حسام الحرمین میں آپ کی نسبت لکھتے ہیں کہ آپنے حفظ الایمان میں اسکی تصریح کی ہے کہ غیب کی باتوں کا علم جیسا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو ہے ایسا ہر بچہ کو اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور چار پائے کو حاصل ہے اسلئے امور ذیل دریافت طلب ہیں۔

(۱) آیا آپ نے حفظ الایمان میں یا کسی کتاب میں ایسی تصریح کی ہے؟

(۲) اگر تصریح نہیں تو بطریقہ لزوم بھی یہ مضمون آپ کی کسی عبارت سے نکل سکتا ہے؟

(۳) آیا ایسا مضمون آپ کی مراد ہے؟

(۴) اگر آپ نے نہ ایسے مضمون کی تصریح فرمائی نہ اشارۃً مفاد عبارت ہے اور نہ آپ کی مراد ہے تو ایسے شخص کو جو یہ اعتقاد رکھے یا صراحۃً یا اشارۃً کہے آپ اسے مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر اس کا جواب حضرت تھانویؒ نے نمبر وار دیا ہے۔

(۱) میں نے یہ خبیث مضمون کسی کتاب میں نہیں لکھا اور لکھنا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس مضمون کا کبھی خطرہ نہیں گذرا۔

(۲) میری کسی عبارت سے یہ مضمون لازم نہیں آتا۔ چنانچہ آخر میں عرض کروں گا۔

(۳) جب میں اس مضمون کو خبیث سمجھتا ہوں اور میرے دل میں بھی کبھی اس کا خطرہ نہیں گذرا جیسا کہ اوپر معلوم ہوا تو میری مراد کیسے ہوسکتا ہے۔

(۴) جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحۃً یا اشارۃً یہ بات کہے میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں اسلئے کہ وہ تکذیب کرتا ہے نصوص قطعیہ کی اور تنقیص کرتا ہے حضور اکرم سرور عالم فخر بنی آدم محمد رسول اللہ ﷺ کی اور تفصیل سے دلائل اور نقل عبارات کے ساتھ زید کے اعتقاد کی تردید کی ہے اسی حفظ الایمان[۱] میں موجود ہے کہ نبوت کیلئے جو علوم لازم اور

۱...... حفظ الایمان مع بسط البنان ص ۱۲،

ضروری ہیں وہ آپ کو بتمامہا حاصل ہو گئے تھے، بسط البنان[1] میں ہے انصاف شرط ہے جو شخص آپ ﷺ کو جمیع علوم عالیہ شریفہ متعلقہ نبوت کا جامع کہے کیا وہ نعوذ باللہ زید وعمرو صبی ومجنون وحیوانات کے علم کو مماثل آپکے علم کے بتلائے گا؟ کیا زید وعمرو غیرہ کو یہ علوم حاصل ہیں؟ یہ علوم تو آپکے مثل دوسرے انبیاء وملائکہ علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں، البتہ مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی کتاب خالص الاعتقاد میں حضور ﷺ کے علم کا مقابلہ شیطان کے علم سے کیا گیا ہے؟ شیطان کا علم رسول اللہ ﷺ سے وسیع تر نہیں حفظ الایمان بار بار چھپی اور چھپتی رہے گی چند صفحات کی کتاب ہے مکتبہ نعمانیہ دیوبند سہارنپور یوپی میں بسط البنان چھپی ہے اس کو منگا کر ملاحظہ کریں۔

(ب) حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب دیکھا اور خود ہی تعبیر بھی فرمائی کہ حضرت نانوتویؒ کی اولاد کی پرورش کرتا ہوں یعنی حضرت نانوتویؒ کے متوسلین حضرت نانوتوی کی وفات کے بعد حضرت گنگوہی کی طرف رجوع ہو گئے تھے ان کی تربیت اور سلوک حضرت گنگوہیؒ ہی نے فرمائی جو لوگ فن تعبیر رؤیا سے ناواقف ہیں ان لوگوں کا خیال خواب کے ظاہر پر جاتا ہے اور اصل حقیقت سے وہ لوگ بے بہرہ، ہیں اگر خواب کا وہی مطلب ہو جو ظاہر ہے تو مولانا احمد رضا خاں صاحب نے حضور اکرم ﷺ کی امامت کی ہے۔ جیسا کہ خاں صاحب کے ملفوظ حصہ[2] دوم ص ۲۲ میں ہے۔

(د) اس عبارت کی ایک سطر بلکہ ایک جملہ بھی براہین قاطعہ میں موجود نہیں نہ یہ مفہوم موجود ہے یہ سراسر بہتان ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے

---

[1]...... بسط البنان ص ۱۲،

[2]...... الملفوظ لاحمدرضاخاں ص ۱۲۶ ج ۲، مطبوعه نورانی کانپور.

لکھا ہے خانصاحب نے مجھ پر یہ بہتان لگایا ہے اسکا حساب روز جزاء میں[۱] ہوگا۔

(ج) اصل تو یہ غلط ہے کہ خواب دیکھنے والا حضرت مولانا حکیم الامت اشرفعلی تھانویؒ کا مرید تھا بلکہ وہ تو خواب دیکھنے اور سارا قصہ پیش آنیکے بعد مرید ہوا۔ مولانا تھانویؒ نے نہ اس خواب کی تائید کی نہ خود رسول ہونے کا دعویٰ کیا بلکہ غیر اختیاری طور پر اسکی زبان سے خواب میں جو کچھ نکلا جسکی وجہ سے بیداری میں وہ پریشان ہوکر جان سے تنگ آ گیا اور ایک ایک سانس لینا اسکو دشوار ہو گیا تھا۔ اسکو بچانے اور تسلی دینے کیلئے یہ بتلایا تھا جسکی طرف تم رجوع کرتے ہو بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے ایسی حالت میں اس پر خفگی کا کیا محل تھا اس کے متعلق تو اندیشہ تھا کہ وہ ہلاک ہوجائے اس کے بعد وہ مرید ہوا اور اس کی اعتقادی اور عملی اصلاح ہوئی[۲]

(۲) جس کا شیخ مرشد دور ہو اس کی خدمت میں حاضر ہونے اور صحبت سے مستفیض ہونے کا موقع نہ ہو وہ خط کے ذریعہ اپنے حالات لکھ کر ہدایات حاصل کرتا رہے نیز اس مرشد کے کوئی تربیت یافتہ مجاز یا مرید قریب ہو تو اپنے مرشد سے اجازت لے کر انکی خدمت میں حاضر ہو جایا کرے مرشد جب کہ اہل حق میں سے ہو خود بھی متبع سنت ہو اور اتباع سنت کی تاکید بھی کرتا ہو اس سے بیعت کا تعلق منقطع نہ کرے بلکہ اگر وہ اجازت دے تو اس سے استفادہ کرنا اور اس کے بتائے ہوئے وظائف پر عمل کرنا بھی درست و مفید ہوگا۔ ہاں اگر مرشد متبع سنت نہ ہو بدعات میں مبتلا ہو یا معاصی کا عادی ہو یا جاہ کا طالب ہو اور مال کا محبّ ہو وہ خود ہی اس قابل نہیں کہ اسے مرشد بنایا جائے اور ہدایت حاصل کی جائے بلکہ وہ خود محتاج ہے کہ کسی مرشد برحق سے اپنی اصلاح کرائے[۳]۔ فقط والسلام

املاہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

[۱]...... السحاب المدرار ص ۴۹

[۲]...... تحفة الجنة لاهل السنة ص ۳۶

[۳]...... امامن الشخصين فان كان بظهور خلل فی من بايعه فلابأس و كذلک بعدموته اوغيبته المنقطعة و امابلاعذر فانه يشبه المتلاعب ويذهب بالبركة ويصرف قلوب الشيوخ عن تعهده. (القول الجميل مع شفاء العليل ص۱۸، مطبوعه راشدکمپنی ديوبند)

کیا علماء دیوبند کے نزدیک نماز میں حضورﷺ کا خیال آنا موجب شرک ہے؟

سوال:- کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ راقم الحروف (عبدالغفور مکینک) سے قادر صاحب نے کہا کہ ایک دیوبندی کی کتاب میں میں نے پڑھا ہے کہ اگر نماز میں سرکار دوعالمﷺ کا خیال آئے تو نماز نہ ہوگی اور اگر گدھے کا خیال آجائے تو نماز ہوجائیگی، اسکے جواب میں راقم الحروف نے عرض کیا کہ یہ بات تو عالم کے سمجھانے کی ہے مگر اصرار کرنے پر میں نے عرض کیا کہ چونکہ سرکار دوعالمﷺ کا خیال شریف کوئی وسوسہ نہیں بلکہ ایک عالی مقام ہے ممکن ہے شرک ہوجائے اور وسوسہ معاف ہے جس سے نماز ہوجائے گی۔ اسکے کچھ عرصہ بعد ڈاکٹر محمد یوسف نے مجھ سے فرمایا کہ سرکار دوعالمﷺ کو علم غیب تھا میں نے عرض کیا کہ قرآن سے ثابت نہیں۔ دیکھئے پارہ سات رکوع تیرہ اور پارہ سولہ رکوع تین میں۔ اس پر ڈاکٹر یوسف صاحب نے فرمایا کہ وہ قرآن مجید دیوبندی قرآن مجید ہوگا۔ تب میں نے عرض کیا کہ توبہ کیجئے قرآن نہ بدلا ہے اور نہ بدلے گا اوراس کے بعد ڈاکٹر یوسف نے نماز میں تصور سرکار دوعالمﷺ والی بات دریافت کی تو میں نے عرض کیا کہ یہ مسئلہ حضرت علامہ مجدد شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے ایسا مجھے معلوم ہوا ہے مگر میں نے پڑھا نہیں، چندلوگوں کی ضد پر میں نے کہا کہ علامہ شہید دہلویؒ کی اس بات پر مجھے ایمان ہے۔

مفتیان دین سے گذارش ہے کہ کتاب وسنت سے واضح فرماویں کہ۔

(۱) حالت نماز میں محمد رسول اللہﷺ کا خیال یا تصور کرنے سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

اورنماز میں سرکاردوعالم ﷺ کا خیال یا تصورنہ کرنے والے کو کافرومشرک اوروہابی کہنا شریعت محمدیہؐ کی رو سے کیسا ہے؟

(۲) قرآن مجید کو دیوبندی قرآن کہنا قرآن وسنت کی رو سے کیسا ہے؟

(۳) بریلی شریف کے ایک مولوی صاحب کے فتویٰ پر راقم الحروف کا مسلمانوں سے سوشل بائیکاٹ کرنا، تجدید ایمان اور تجدید نکاح کا حکم لگانا اور راقم الحروف سے سلام وکلام کرنے والے مسلمان کو کافر اور وہابی کہہ کر نکاح سے خارج کرنا، انھیں ذلیل کرنا اور مولوی صاحب بریلوی کے تحریر کردہ احکام پر بالجبر تمام مسلمانوں سے عمل کرانا اور عمل نہ کرنے پر یا مولوی صاحب بریلوی کے احکام کو نہ ماننے پر کافر، وہابی اور خارج از اسلام کا حکم صادر کرنا شریعت محمدیہؐ کی رو سے کیسا ہے؟

برائے کرم جواب سے جلد مطلع فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپکو اجر عظیم عطا فرمائے، ۲۲/جون ۱۹۷۰ء

الجواب حامداً ومصلیاً!

ایک صدی سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے منظّم سوچی سمجھی اسکیم کے تحت علماء دیوبند کو بدنام کرنے اور ان سے عوام کو متنفر کرنے کے لئے ان کی طرف بے بنیاد غلط باتیں منسوب کی جاری ہی ہیں اور ان کی عبارتوں کو توڑ مروڑ کر ان کے غلط اور مکروہ معنٰی عوام کو بتلائے جارہے ہیں جن کی صفائی بارہا کی جاچکی ہے، بریلی کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جاکر وہاں کے علماء کو بتلایا کہ علماء دیوبند نے اپنی کتابوں میں ایسا ایسا لکھا ہے (جس کو علماء دیوبند نہ زبان پر لاسکتے ہیں نہ قلم سے لکھ سکتے ہیں نہ ان کے قلب ودماغ میں وہ موجود ہے نہ انکا عقیدہ ہے نہ انکی مراد ہے) لہٰذا یہ حضرات اسلام سے خارج اور کافر ہیں، اس پر علماء حرمین شریفین نے کہا کہ یہ علماء دیوبند کی کتابیں جس زبان میں ہیں (یعنی اردو یا فارسی میں) ہم اس زبان کو نہیں جانتے اور نہیں سمجھتے ہم کو کیا خبر ہے کہ ان کتابوں میں کیا لکھا

ہے۔اعلیٰ حضرت بریلوی نے کہا کہ میں انکا ترجمہ آپکو عربی میں بتلاتا ہوں، پھر جو چاہا ترجمہ عربی میں بتلایا، اور وہاں کے علماء سے اس پر دستخط کرائے، اس کتاب کا نام ''حسام الحرمین'' رکھا۔ پھر مدینہ منورہ سے ان مسائل وعبارات کے متعلق عربی میں سوالات ہندوستان آئے جنکے جوابات یہاں سے عربی میں بھیجے گئے اور بہت سے علماء نے اس پر دستخط کردیئے ان کو بہت صدمہ ہوا کہ افسوس ہم کو دھوکہ دیا گیا انہوں نے رجوع کیا اور اعلان کیا کہ یہ علماء دیوبند کافر نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کے سچے مسلمان اور قرآن وحدیث کے سچے متبع اور سلف صالحین کے طریقہ پر ہیں، اس سوال وجواب کے مجموعہ کا نام ''التصدیقات لدفع التلبیسات'' ہے، پھر اسکو خالص اردو میں شائع کردیا گیا، اسکا نام ''عقائد علماء دیوبند'' ہے اسکو منگوا کر ملاحظہ کریں اور انصاف سے دیکھیں کہ جب مصنف خود براءت کررہے ہیں کہ ہماری یہ مراد نہیں اور ہمارا یہ عقیدہ نہیں تو پھر اس پر زبردستی کفر کا فتویٰ لگانا کون سی دیانت ہے۔ ''حسام الحرمین'' میں جو کچھ کہا گیا ہے، اس کے متعلق ''الشہاب الثاقب'' کا مطالعہ کیا جائے اسمیں تفصیل مذکور ہے،

(۱) نماز کو سمجھ سمجھ کر پڑھنے کا حدیث شریف[1] میں حکم آیا ہے، یعنی جو کچھ پڑھا جائے اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔ جب نماز میں حضرت رسول مقبول ﷺ کا نام مبارک آئے گا مثلاً محمد رسول الله والذین معه الآیة[2] ''وما کان محمدابااحدمن رجالکم ولکن

---

[1]...... (یعقل مایجری علی لسانه من ذکروقران) ذکرفی شرح المصابیح ان النبی علیه الصلوة والسلام صلی صلاة وقرأفیها فلما سلم. قال لمن خلفه من الصحابة هل تدرون ما قرأت فلم یقدر احدعلی الجواب غیرابی بن کعب فانه قال قرأت سورة کذایارسول الله صلی الله علیه وسلم فاستحسنه النبی صلی الله علیه وسلم غایة التحسین ووعدله وهدد لباقیه علی ذلک (شرح شرعة الاسلام ص ۱۲۱)

[2]...... سورہ فتح آیت ۲۹،

رسول الله و خاتم النبیین[1] "وغیرہ پڑھے گا تو حضور پرنور ﷺ کا ضرور تصور آئے گا اسی طرح جب التحیات میں پڑھے گا۔ السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبركاته، جب دوردشریف میں پڑھے گا اللهم صلی علیٰ سیدنامحمد" تب بھی تصور آئے گا اس سے تو نماز کا درجہ بہت بلند ہوجائے گا نہ اس سے نماز فاسد ہوگی نہ اس سے آدمی کافر ومشرک ہوگا یہی علماء دیوبند کا عقیدہ ہے جو شخص اس کے خلاف علماء دیوبند کی طرف منسوب کرتا ہے وہ بہتان لگاتا ہے، اس کو میدان حشر میں خدائے قہار کے سامنے جواب دینا ہوگا۔

(۲) قرآن کریم تو اللہ پاک نے نبی آخرالزماں سرور عالم ﷺ پر نازل فرمایا ہے دیوبندیوں کا تصنیف کردہ نہیں ہے یہ کہنا کہ قرآن کریم دیوبندی ہے، نہایت خطرناک ہے، مسلمان کے کلام میں جہاں تک ہوسکے تاویل کر کے کفر سے بچانے کا حکم ہے[2] ورنہ اس مقولہ کے کفر ہونے میں کیا شبہ ہے تاویل یہ ہوسکتی ہے کہ دیوبندی قرآن سے ان کا مقصد یہ ہوگا کہ دیوبندی علماء نے جو ترجمہ کیا ہے وہ قرآن مراد ہوگا۔ حالانکہ علم غیب کے متعلق تو خود قرآن کریم میں اعلان کا حکم ہے کہ آپ فرمادیں "قل لااقول لكم عندی خزائن الله ولااعلم الغيب[3]" میں غیب نہیں جانتا یہ ارشاد خداوندی ہے، دیوبندیوں کی تصنیف نہیں ہے۔

(۳) ان حضرات بریلوی، رضاخانی صاحبان کا شب وروز کا مشغلہ ہی یہ ہے کہ ان کی

۱...... سورہ احزاب آیت: ۴۰.

ترجمہ: - محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں (از بیان القران)

۲...... والذی تحرر انه لا يفتی بتكفير مسلم امكن حمل كلامه على محمل اوكان فی كفره اختلاف ولو رواية ضعيفة الخ (البحر الرائق ص ۱۲۵ ج۵، باب احكام المرتدين، مطبوعه كوئٹه.

۳...... سورہ انعام آیت: ۵۰،

ترجمہ: - آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں (از بیان القرآن)

کتابیں ان کی تقریریں، ان کے فتوے، کفر سے بھرے پڑے ہیں ''تکفیری[1] افسانے'' دیکھئے کہ انہوں نے کس طرح کفر تقسیم کیا ہے، جو چیز جسکے پاس ہوتی ہے، وہی تقسیم کیا کرتا ہے، ان کا اس طرح کفر کا فتویٰ دینا اتنا خطرناک ہے کہ آخری منزل جہنم ہے، اسلئے کہ بلا دلیل شرعی کفر کا فتویٰ دینے سے وہ کفر اسی فتویٰ دینے والے پر لوٹ کر آتا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں تصریح فرمائی گئی ہے[2]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

بریلوی فتنہ کا علاج

سوال:- بریلویوں کی طرف سے اشتہار شائع ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے عوام میں سخت بے چینی اور پریشانی ہوجاتی ہے۔ براہِ کرم عوام کی اصلاح کیلئے جو مناسب صورتِ حال ہو اس سے مطلع فرمائیں تا کہ بدعات وخرافات کا دروازہ بند ہوجائے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

اس فرقہ رضاخانیہ کی تردید میں ''عقائد علماء دیوبند'' چھوٹا سا رسالہ ہے جو کہ اصل عربی میں تھا اس کو اردو میں شائع کیا گیا ہے جس پر ہندوستان اور عرب کے علماء کے دستخط ہیں اس کو آپ چھپوا کر شائع کر دیں۔ اصل کتاب کا نام ''التصدیقات[3] لدفع التلبیسات'' (المہنّد)

---

[1]...... تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو تکفیری افسانے۔ مطبوعہ نوارنی فیض آباد مرتبہ مولانا نور محمد صاحب

[2]...... عن ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرئٍ قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما ان کان کما قال والا رجعت علیہ (مسلم شریف ص۵۷ ج ۱، کتاب الایمان. باب بیان حال ایمان من قال لاخیہ المسلم یا کافر. مطبوعہ رشیدیہ دھلی، بخاری شریف ص: ۲/۸۹۳، باب ما ینھی عن السباب، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

[3] ...... المھند علی المفند مطبوعہ امدادیہ تھانہ بھون.

ہے۔اس میں اصل عبارت عربی میں ہے اور ساتھ ہی ترجمہ بھی ہے نیز ''الشہاب الثاقب''[1] میں پوری تفصیل مذکور ہے۔عوام کو سدھارنے کیلئے ضرورت ہے کہ ہر مسجد میں دینی کتاب سنانے کا انتظام کیا جائے، انکے بچوں کو علم دین پڑھایا جائے، تبلیغی جماعت میں منسلک کرادیا جائے، صاحب سنت متبع سنت بزرگوں سے اصلاحی تعلق قائم کرادیا جائے، اہل قلب علماء حق کے وعظ کرائے جائیں۔ و الله الهادی من یشاء الیٰ صراطٍ مستقیم.فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۴/۹/۸۹ھ

صلی اللہ علیک یارسول اللہ

سوال:-بعض علماء صلوٰۃ یعنی (صلی الله علیک یارسول الله وسلم علیک یاحبیب الله) کو پڑھنا ناجائز وبدعت کہتے ہیں بجائے اس کے درود ابراہیمی کے پڑھنے کو ثواب اور زیادہ فضیلت سمجھتے ہیں اسلئے یہ بتائیں کہ صلوٰۃ مذکورہ اور درود پڑھنا کیسا ہے؟ اگر صلوٰۃ کا کسی کتاب میں ذکر ہے تو مہربانی کرکے اس کتاب کا حوالہ دیا جائے۔تاکہ ہم بھی اس گمراہی سے دور رہیں۔فقط

الجواب حامداًومصلیاً!

درود ابراہیمی کا پڑھنا ہر جگہ سے درست اور موجب ثواب ہے اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ کو مدینہ پاک حاضر ہوکر روضۂ اقدس ﷺ کے سامنے کھڑے ہوکر پڑھنا چاہئے[2]،

---

[1]...... الشهاب الثاقب. مطبوعه رحیمیه دیوبند. مصنفه شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ.

[2] ...... ثـم یـاتـی قبر النبی ﷺ الی قوله ویقول السلام علیک یارسول اللّٰه السلام علیک یا نبی اللّٰه الخ احیاء العلوم ص ۲۶۶ ج ۱ کتاب الحج. الجملة العاشرة فی زیارة المدینة وآدابها. مطبوعه مصطفی البابی الحلبی مصر. طحطاوی علی مراقی الفلاح ص: ۶۱۴، فصل فی زیارة النبی ﷺ، مطبوعه مصری.

دور سے اسطرح پڑھنے سے لوگوں کو شبہ ہوتا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کو حاضر و ناظر سمجھ کر اسطرح پڑھا جارہا ہے، دل کا حال کسی کو معلوم نہیں اسلئے اس سے احتیاط چاہیئے[1]

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۱/۹۰ھ

الجواب صحیح: بندہ محمد نظام الدین عفی عنہٗ دارالعلوم دیوبند ۱۲/۱۱/۹۰ھ

بشریت نبی ﷺ

سوال:- حسب ذیل آیتوں کا شانِ نزول کیا ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الیّ الخ

الجواب حامداً ومصلیاً!

منکرین کہتے تھے کہ جو شخص بشر ہو وہ رسول کیسے ہوسکتا ہے، کیونکہ بشر تو حوائج ضروریہ میں مبتلا رہتا ہے۔ رسول کو ان سے پاک ہونا چاہیے، اس کی تردید کیلئے یہ آیت نازل ہوئی قل انما انا بشر مثلکم یوحیٰ الی[2] کہ آپ کہہ دیجئے کہ میں بشر ہوں میرے ساتھ بھی حوائج ہیں کسی اور نوع کا فرد نہیں ہوں (نہ جن ہوں نہ فرشتہ[3]) بات اتنی ہے کہ میرے پاس وحی آتی ہے کہ تمہارا خدا صرف ایک ہے اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو۔ فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

---

[1] ...... وما کان سببا لمحظور فهو محظور، شامی زکریا ص: ۹/۵۰۴، قبیل فصل فی اللبس، کتاب الحظر والاباحة،

[2] ...... سورہ کهف آیت ۱۱۰،

[3] لست بملک ولا جنی لا یمکنکم التلقی منه ولا ادعو کم الی ما یابیٰ عنه العقول بل ادعوکم الی التوحید الذی یدل علیه العقل والنقل، تفسیر مظهری ص: ۸/۲۸۱، سورۂ حم سجده آیت ۶، مطبوعه رشیدیه کوئٹه،

تشہد میں بوقت سلام حضور ﷺ کو حاضر ناظر سمجھنا، چندہ کر کے نیاز وفاتحہ کرانی

سوال :۔التحیات میں سلام کے وقت یہ خیال کرنا کہ رسول اللہ ﷺ حاضر اورناظرہیں اورسلام سن رہے ہیں۔

(۲) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یاکسی صحابی یاولی کے نام سے چندہ کر کے نماز فاتحہ کرائی جائے ،اوراللہ تعالیٰ کانام شامل نہ کیا جائے ،تواس جنس کاکھاناجائز ہوگایانہیں؟

الجواب

ازدارالافتاءجامعہ نعیمیہ مرادآباد

مفتیان کرام نے تصریح فرمائی کہ التحیات مبارکہ بقصد انشاء پڑھے اخبار کے ارادے سے نہیں، درمختار۱/۳۴۲/میں ہے،" **بالفاظ التشهد الانشاء لاالاخبار**"(ملخصاً) مراقی الفلاح مصری،ص۲۲۱/میں ہے۔

"**يقصد المصلى انشاء هذه الالفاظ مرادة لهٗ قاصدًا معناها الموضوعة لهٗ من عنده كانه يحى اللّٰه تعالىٰ سبحانه ويسلم علىٰ النبى صلّى اللّٰه عليه وسلم**"(ملخصاً)

اورحضرات عرفاء محدثین نے کتنے پیارےکلمات لکھے جن سے اہل ایمان کے ذوق عرفان میں نکھار پیداہوااورمخالفین کے حلقوم پرنشتر چلے حضرت امام غزالیؒ احیاءالعلوم[۱] میں تحریر فرماتے ہیں"**واحضر فى قلبك النبى ﷺ وشخصه الكريم**"حضرت شیخ محدث دہلویؒ

[۱] احياء العلوم ،ص ۱۵۱/ج ۱/ مكتبه مصر، فى اسرار الصلوٰة، بيان الدواء النافع فى حضور القلب،

مکتوبات[1] میں تحریر فرماتے ہیں ''وبعضے عرفاء از ارباب تحقیق گفتہ اند کہ آنحضرت ﷺ باعتبار سریان حقیقت وی صلی اللہ علیہ وسلم در ذرایر موجودات واحاطہ ذات بابرکات وی بسائر ممکنات در ذات مصلی حاضر وشاہد است ودرود بصیغہ خطاب در حقیقت بملاحظہ آن حضور وشہود است صلی اللہ علیک یارسول اللہ عبارت مذکورہ مسئلہ حاضر وناظر پر مصرح ہے۔

(۲) بلاشبہ کھانا محبوب ومندوب بہت خوب ہے کہ ان پر آیات قرآنیہ پڑھ کر بارگاہ اہل اللہ میں نذر عقیدت پیش کرنا اس کو تبرک بنادیتا ہے، حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں ''طعامیکہ ثواب آں نیاز حضرت مابین نمایند وبرآں فاتحہ وقل ودرود خواندن تبرک می شود خوردن بیار خوب است''۔

الجواب

(از دارالعلوم دیوبند)

التحیات میں لفظ السلام پر پہنچ کر صرف نقل واخبار پر کفایت نہ کرے بلکہ بقصد انشاء ان کلمات کو ادا کریں[2] جب کوئی شخص کسی اپنے محترم مکرم شیخ استاذ والد وغیرہ کو خط لکھتا ہے یا اپنے عزیز مرید شاگرد بیٹے وغیرہ کو خط لکھتا ہے اور اس میں صیغۂ خطاب استعمال کرتا ہے وہاں مقصود نقل واخبار نہیں ہوتا، بلکہ بسا اوقات مکتوب الیہ کی صورت کو ذہن میں حاضر کر کے وہی محاورات استعمال کرتا ہے، جو اس کے سامنے کرتا اور جانتا ہے، کہ یہ خط وہاں پہنچے گا یہ عقیدہ نہیں ہوگا کہ مکتوب الیہ ہر جگہ ہر وقت حاضر اور ناظر ہے، حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کو اللہ عزوجل نے اپنی ذات وصفات سے متعلق شان نبوت کے لائق

---

[1] مکتوبات شیخ علیٰ اخبار الاخیار، ص ۳۲۲/ (مطبوعہ رحیمیہ دیوبند) تحصیل البرکات ببیان معنی التحیات.

[2] فیقصد المصلی انشاء هذه الالفاظ مرادةله قاصداً معناها الموضوعة له. مراقی الفلاح ص ۴۴/ مصری) قبیل باب الامامة.

اتنا علم عطا فرمایا ہے کہ دیگر تمام انبیاء علیہم السلام واولیاء کرام وملائکہ عظام کا مجموعی علم ایک قطرہ کے برابر ہے، ناپیدا کنار سمندر کے مقابلہ میں، اور خدائے قادر مطلق علیم وخبیر کے علم کے مقابلہ میں سب کے علوم کو وہ نسبت نہیں جو سمندر اور قطرہ میں ہوتی ہے، متناہی اور غیر متناہی کے درمیان کیا نسبت[۱] جو شخص اللہ پاک اور حضور اکرم ﷺ کا علم برابر مانے ملا علی قاریؒ نے اس کی تکفیر کی ہے[۲]، ہر جگہ پر حاضر وناظر ہونا کسی آیت وحدیث سے ثابت نہیں، مسئلہ عقیدہ دلیل قطعی سے ثابت ہوتا ہے، پھر اگر کوئی خبر واحد یا کسی بزرگ کا مقولہ بظاہر دلیل قطعی کے خلاف معلوم ہوتا ہے تو حسن ظن کے تحت اس کے ایسے معنی کئے جائیں گے، جو دلیل قطعی کے خلاف نہ ہوں، نہ یہ کہ اسکو اصل دلیل قرار دیکر دلیل قطعی کو ترک کر دیا جائے، ایسا کرنا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں **عالم الغیب والشهادة** اللہ تعالیٰ کی خصوصیت ہے اس میں اسکا کوئی شریک نہیں علم الغیب پر مستقل رسائل تصنیف کئے گئے ہیں، مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے بھی حضور اکرم ﷺ کو عالم الغیب کہنے کی اجازت نہیں دی بلکہ منع کیا ہے، جیسا کہ صمصام[۳] میں تصریح ہے۔

---

[۱] فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلیٰ حَرْفِ السَّفِیْنَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً اَوْنَقْرَتَیْنِ فِی الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرِ یَامُوْسیٰ مَانَقَصَ عِلْمِی وَعِلْمُکَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالیٰ اِلَّا کَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِی الْبَحْرِ، الحدیث، بخاری شریف ص ۲۳/ ۱، مکتبہ اشرفی دیوبند، رقم الحدیث: ۱۲۲/ باب العلم، باب مایستحب للعالم اذاسئل ای الناس اعلم فیکل العلم الیٰ اللّٰہ.

ترجمہ:- اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی پھر اس نے سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں حضرت خضرؑ نے فرمایا اے موسیٰ نہیں کم کیا میرے علم اور تمہارے علم نے اللہ کے علم سے مگر جتنا کہ اس چڑیا کی چونچ میں سمندر میں سے۔

[۲] موضوعات کبیر ص ۹۹، مکتبہ مجتبائی،

[۳] اس قسم کے کروڑوں علم عام انسان بلکہ تمام حیوانات کو روزانہ ملتے ہیں اور قرآن کریم خود غیر خدا کے لئے انہیں ثابت فرماتا ہے، (الصمصام علی مشکک فی آیة علوم الارحام ص ۱۲، مولفہ اعلیحضرت بریلوی، مخلوق کو عالم الغیب کہنا مکروہ ہے۔ الامن والعلی ص ۲،۳، مولفہ اعلیحضرت بریلوی،

ملفوظات[1] میں بھی یہ بحث موجود ہے، خدائے پاک نے حکم فرمایا "قُلْ لَا اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَائِنُ اللّٰہِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَیْبَ الآیة[2] قُلْ مَا کُنْتُ بِدْعًا مِنَ الرسلِ وَمَا اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِکُمْ الآیة[3] وَعِنْدَہٗ مَفَاتِیْحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا ھُوَ الایة[4]

"قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ الایة[5]"، عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ الایة[6]" غیب کی باتوں کا جس قدر علم حق تعالیٰ نے عطا فرمایا عطا ہو گیا یہ بات نہیں ہے کہ غیب کی بات پر جب چاہیں مطلع ہو جائیں، " ثم اعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الا ما اعلمھم اللّٰہ تعالیٰ احیاناً. ذکر الحنفیة تصریحاً بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب لمعارضة قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی

---

[1] ملفوظات ص ۲۲/ ج ۱، مطبوعہ نورانی کانپور)

[2] سورۂ الانعام آیت ۵۰.

ترجمہ:- آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کے خزانہ ہیں اور نہ میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں۔ (از بیان القرآن)

[3] سورہ احقاف آیت ۹،

ترجمہ:- آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں کوئی انوکھا رسول تو ہوں نہیں، اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جاویگا، اور نہ تمہارے ساتھ الخ۔ (از بیان القرآن)

[4] سورہ الانعام رقم الآیة، ص ۵۹،

ترجمہ:- اور اللہ ہی کے پاس ہیں خزانے تمام اشیاء کے انکو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے الخ۔ (ز بیان القرآن)

[5] سورۃ النمل آیت ۶۵،

ترجمہ:- آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے۔ (از بیان القرآن)

[6] سورۃ الانعام آیت ۷۳/

ترجمہ:- اور جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا۔ (از بیان القرآن)

السمٰوات والارض الغیب الااللّٰہ ،کذافی المسامرۃ شرح فقہ اکبر ص۱۸۵[۱]،

"ومن اعتقد تسویۃ علم اللّٰہ ورسولہ یکفر اجماعا، ملاعلی قاری فی الموضوعات"، ص۱۶۲[۲]، ملفوظ حصہ اول میں حضرات اکابر دیوبند کی طرف غلط باتیں حسب عادت منسوب کرنے کے بعد خاں صاحب نے جو کچھ اپنا مسلک لکھا ہے وہ یہ ہے برابری تو درکنار میں نے اپنی کتابوں میں تصریح کردی ہے کہ اگر تمام اولین وآخرین کا علم جمع کیا جائے تو اس علم کو علم وحی سے وہ نسبت ہرگز نہیں ہوسکتی جو ایک قطرہ کے کروڑ ویں حصہ کو سمندر سے ہے، کہ نسبت متناہی کی متناہی سے ہے، اوروہ غیر متناہی ہے، متناہی کو غیر متناہی سے کیا نسبت ہوسکتی ہے، ملفوظ حصہ اول ص[۳]۳۱ /

(۲) اس مقصد کیلئے چندہ مانگنا اور سوال کرنا غلط طریقہ ہے،[۴] حق تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے حسب توفیق غربا کو اللہ کیلئے دیکر ثواب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح اقدس کو پہنچا دینا درست ہے، قرآن کریم جس قدر پڑھ کر ثواب پہنچایا جائے وہ بھی درست ہے نوافل پڑھ کر نیز دیگر حسنات کرکے بھی ثواب پہنچایا جاسکتا ہے، جیسا کہ ہدایہ[۵] وغیرہ میں ہے کھانے کی اشیا سامنے رکھ کر مخصوص آیات پڑھ کر مروجہ فاتحہ ثابت نہیں اوراس کو ضروری سمجھنا

---

[۱] شرح فقہ اکبر ص ۱۸۵، مطبوعہ محتبائی دھلی، با ب الانبیاء لایعلمون الغیب،

[۲] موضوعات کبیر لملاعلی قاری ص ۹۹ / مکتبہ مجتبائی دھلی، فصل ومنھا مخالفۃ الحدیث لصریح القرآن،

[۳] ملفوظات ص۳۵/ (مکتبہ نورانی کانپور)

[۴] ولاتعاونواعلیٰ الاثم والعدوان .سورہ المائدہ آیت ،۲.

ترجمہ:- گناہ اورزیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو۔(بیان القرآن)

[۵] الاصل فی ھذاالباب ان الانسان لہ ان یجعل ثواب عملہ لغیرہ صلوٰۃ اوصوماً اوصدقۃ اوغیر ھا عند اھل السنۃ والجماعۃ الخ، ھدایۃ ص ۲۹۶/ج ۱/ مطبوعہ یاسرندیم، کتاب الحج، اوّل باب الحج عن الغیر، شامی ص ۱۵۱/ ج۳/ مطبوعہ زکریا دیوبند، باب صلوٰۃ الجنازۃ، مطلب فی القراءۃ للمیت الخ،

اعتقادی مفسدہ ہے[1]، غیر اللہ کے نام پر دینا ہرگز درست نہیں، حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے تفسیر فتح العزیز[2] میں اس کی پرزور تردید فرمائی ہے، اور اکلیل[3] میں بہت عبارت اس مسئلہ کیلئے جمع کی ہیں، اور اسکو بالکل ناجائز تحریر فرمایا ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۹/۳۰/ ۹۷ھ

حضور ﷺ کو حاضر وناظر جاننا

سوال:- حضور اکرم ﷺ حاضر وناظر ہیں یا نہیں کہنے والا کہتا ہے کہ تشہد میں بھی حاضر کا صیغہ ہے۔ یہ مجہول ہے کیا حضور دوران نماز حاضر ہیں اگر نہیں تو غائب کا صیغہ کیوں نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ یہ شب معراج کی یادگار کے طور پر ہے اس میں یاء حرف نداء محذوف بھی ہے یـــا ایھـــا الــنبــی تھا یہ اللہ کا کلام ہے جسے ہم لوگ صرف دہراتے ہیں اس کے جواب میں حضور ﷺ نے السلام علینا و علیٰ عباداللہ الصالحین کہا تھا۔ انھوں نے جواب دیا کہ اللہ کے علم میں معاذ اللہ یہ نہ تھا کہ اس کے بعدوالے پڑھیں گے اور اتنا ماننے میں کیا حرج ہے کہ حضور ﷺ کے اور اللہ تعالیٰ کے حاضر وناظر ہونے میں بڑا فرق ہے مگر میری سمجھ میں یہ نہ آسکا کہ آپ کو حاضر وناظر کیسے مانا جائے میرا خیال ہے کہ روح کو حسی اشارہ سے متعین نہیں کیا جاسکتا حقائق محمد یہ وہ روح اعظم ہے جس کا تعلق اور کنکشن ساری ارواح سے ہے لہٰذا ہو

---

[1] مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَاهَذَامَالَيْسَ مِنْهُ فَهُوَرَدٌّ، مشکوٰۃ شریف ص۲۷/ج ۱/ باب الاعتصام بالکتاب والسنة، مطبوعه یاسر ندیم دیوبند،

[2] تفسیر فتح العزیز اردو ص: ۳۳۰/ ج: ۱/ سورۃ البقرہ تحت آیۃ وما اھل به لغیر اللّٰه، مطبوعه رحیمیه دیوبند،

[3] الاکلیل علی مدارک التنزیل ص۲/۸۶، تحت آیت: ۱۷۳، سورۂ بقرہ، مطبوعہ اکلیل رسٹرا،

سکتا ہے کہ اس بناء پر حضور ﷺ حاضر و ناظر ہوں۔مگر بقول حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ صاحب نماز میں آپ ﷺ کا تصور کرنا یا خیال آ جانا گدھے کے خیال آنے سے بدتر ہے کیوں کہ گدھے کی تحقیر دل میں ہوتی ہے اور آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر دل میں ہوتی ہے لہٰذا وہ مشرک ہو جاتا ہے مگر پھر یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ تشہد میں حاضر کا صیغہ ذہن کو آپؐ کی طرف مائل کر دیتا ہے اور حاضر ہونے کا ہر کوئی دعویٰ کر سکتا ہے۔

الجواب حامداًومصلیاً!

قرآن کریم میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جن کو بحیثیت نقل پڑھا جاتا ہے جیسے وانا اول المسلمین[1] اس کو کوئی شخص بھی یہ سمجھ کر نہیں پڑھتا کہ وہ سب سے پہلا مسلمان ہے لیکن قرآن پاک میں یہ لفظ جس طرح وارد ہوا ہے اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔اسی طرح حضرت ابراہیمؑ کا اپنے والد سے مکالمہ[2] اور حضرت موسیٰ کا فرعون سے مکالمہ[3] وغیرہ وغیرہ یہ سب چیزیں بطور نقل ہی پڑھی جاتی ہیں التحیات کے متعلق امام غزالیؒ نے تحریر کیا ہے[4]، کہ روح مبارک ﷺ کو اپنے قلب وذہن میں تصور کر کے بحیثیت خطاب پڑھا جائے، درود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کیا جائے کہ ملائکہ کے ذریعہ یہ خدمت اقدس میں پیش کیا جائے گا کسی کو ذہن میں تصور کرنا اور چیز ہے، مثلاً میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں اس وقت آپ کا تصور میرے ذہن میں ہے آپ ہی کو خطاب کر رہا ہوں مگر آپ میرے پاس خارج میں موجود نہیں آپ حاضر و ناظر نہیں۔

۱..... سورة الانعام آیت ۱۶۳ ، **ترجمہ**:-اور میں سب ماننے والوں سے پہلا ہوں،(از بیان القرآن)

۲..... ملاحظه هو سورهٔ مریم آیت: ۴۱تا۴۷،

۳..... سورہ طٰہٰ آیت:۴۷تا۴۶.

۴..... واحضرفی قلبک النبی صلی الله علیه وسلم وشخصه الکریم وقل سلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته ولیصدق أملک فی انه یبلغه ویردعلیک ماهواوفیٰ منه الخ احیاء العلوم ص ۱۵۱ ج ۱ ، مطبوعه مصر، کتاب اسرارالصلوٰة .بیان الدواء النافع فی حضور القلب،

مسئلہ بہت صاف ہے مگر یار لوگوں نے اسے الجھا دیا ہے۔

حضرت مولانا اسمٰعیل صاحبؒ نے جو کچھ فرمایا ہے اس کی تعبیر بھی غلط کی ہے صرف ہمت ایک اصطلاحی لفظ ہے اس کا ترجمہ خیال سے کر کے عوام کو حد درجہ متوحش کر دیا گیا ہے حالاں کہ صرف ہمت صرف خیال کا نام نہیں اور محض خیالات آنے سے مشرک نہیں ہو جاتا البتہ صرف ہمت سے مشرک ہو جاتا ہے۔ صرف ہمت کا حاصل یہ ہے کہ قلب میں کسی تصور کو اس طرح قائم کر لینا اور جما لینا کہ وہ تمام قلب کا احاطہ کر لے کسی اور تصور کی گنجائش نہ رہے جیسے کسی آئینہ پر سیاہ کپڑا ڈال دیا جائے کہ اس کپڑے کے عکس نے تمام آئینہ کو گھیر لیا اب کسی اور کے عکس کی اس میں گنجائش نہیں رہی تو یہ صرف ہمت انتہائی محبت و عظمت کے ساتھ ہوگا اور کسی اور کی گنجائش نہیں رہے گی یہ آدمی جب نماز میں ایاک نعبد و ایاک نستعین[1] پڑھے گا تو اس کا خطاب بھی اس کو ہوگا جس کی طرف یہ صرف ہمت ہے رکوع سجدہ بھی اسی کو، غرض تمام نماز اسی کیلئے ہو جائے گی۔ حالاں کہ نماز تو اللہ تعالیٰ کیلئے ہے حاضر و ناظر کیلئے تمام اشیاء کا علم لازم ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے قرآن پاک میں حضور اکرم ﷺ کو حکم ہوا ہے کہ آپ فرما دیں اور اعلان کر دیں "قل لا اقول لکم عندی خزائن الله و لا اعلم الغیب[2]"، نیز ارشاد ہے۔ وعندہ مفتاتح الغیب[3] اور بھی متعدد آیات ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ علم غیب ذاتی اور کلی حق تعالیٰ کا خاصہ ہے اور پرتو ہے اور بریلی کے اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں صاحب نے فرمایا ہے کہ جو شخص ایک ذرہ بھی علم ذاتی اللہ کے سوا کسی

[1]...... سورہ الفاتحہ آیت ۵، **ترجمہ**:- ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی سے درخواست اعانت کی کرتے ہیں، (از بیان القرآن)

[2]...... سورۃ الانعام آیت ۵۰، **ترجمہ**:- آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدا تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں۔ (از بیان القرآن)

[3]...... سورۃ الانعام آیت ۵۹، **ترجمہ**:- اور اللہ ہی کے پاس ہیں خزانے تمام مخفی اشیاء کے۔ ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے۔ (از بیان القرآن)

کے لئے مانے وہ اسلام سے خارج ہے نیز لکھا ہے کہ علم محیط حق تعالیٰ کا خاصہ ہے نیز لکھا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو عالم الغیب کہنا منع ہے[1]۔ تو پھر جو لوگ حاضر وناظر مانتے ہیں وہ کس نبیاد پر مانتے ہیں احادیث میں تو بے شمار واقعات ہیں جن سے حاضر وناظر ہونے کی نفی ہوتی ہے[2]، اور اس مسئلہ پر مستقل رسائل بھی لکھے گئے ہیں۔ حقائق علمیہ کی بحث یہ عقول عامہ کے سمجھنے سے بالاتر ہے یہ تو عرفاء کا حق ہے ان کی ہی اصطلاح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہٗ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۲۵/۶/۱۴۰۶ھ

فاضل بریلوی کا ایک ملفوظ

سوال:- مولانا احمد رضا خاں بریلوی کے ملفوظات حصۂ چہارم میں یہ سوال و جواب مرقوم ہے، **عرض:** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ختم الله لاغلبنّ انا ورسلی تو بعض رسول کیوں شہید ہوئے، **ارشاد:** رسولوں میں سے کون شہید کیا گیا، انبیاء البتہ شہید کئے گئے رسول کوئی شہید نہ ہوا، یقتلون النبیین فرمایا گیا نہ کہ یقتلون الرسل، اس پر ایک شخص کہتا ہے کہ قرآن کریم میں ختم اللہ نہیں کتبَ اللہ ہے یہ قرآن کریم کی تحریف ہے نیز قرآن کریم کی متعدّد آیتوں سے رسولوں کا شہید ہونا معلوم ہوتا ہے، یہ ان آیتوں کا انکار ہے، اب سوال یہ ہے کہ مولانا رضا

---

[1]...... خالص الاعتقاد ص ۲۲، ۲۳ بحواله بوارق الغیب وبریلوی فتنه کانیاروپ .

[2]......زہردی ہوئی بکری کا گوشت تناول فرمانا حاضر وناظر ہونے کے منافی ہے۔ ان یهودیة أتت النبی صلی الله علیه وسلم بشاة مسمومة فاکل منها، الحدیث. بخاری شریف ص ۳۵۶ ج ۱ (مطبوعه اشرفی دیوبند) رقم الحدیث ۲۵۴۳ کتاب الهبة باب قبول الهدیة من المشرکین.

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دور سے پڑھنے والے کے درود کو پہونچایا جانا حاضر وناظر ہونے کے منافی ہے، قال رسول الله ﷺ من صلی علی عندقبری سمعته ومن صلی علی نائیاً ابلغته. مشکوٰۃ شریف ص ۸۷، مکتبه یاسر ندیم دیوبند، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی صلی الله علیه وسلم ،

خاں بریلوی اس تحریف اور انکارِ قرآن کی وجہ سے کافر ہوئے کہ نہیں اور گمراہ ہوئے کہ نہیں؟ اگر نہیں ہوئے تو کیا یہ دونوں غلطیاں تحریفِ قرآن وانکار نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

پورے قرآن کریم پر ایمان لانا فرض ہے کسی جُز کا انکار کرنا کفر ہے[1]، ایک لفظ یا ایک حکم کی جگہ دوسرا لفظ یا دوسرا حکم بدلنے کا حق ان کو بھی نہیں تھا جن پر یہ نازل ہوا قل ما یکون لی ان ابدّلہٗ من تلقاء نفسی الآیہ.[2] جو چیز اللہ پاک نے نہیں فرمائی اس کو اللہ پاک کی طرف منسوب کرنا نہایت خطرناک ہے ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منه بالیمین ثم لقطعنا منه الوتین الأیه.[3]

یہ تو اصولی چیز ہے میرے پاس اس وقت ملفوظاتِ مسئولہ موجود نہیں[4]، آپ نے جو کچھ لکھا

---

[1]...... اعلم ان من استخف بالقرآن او المصحف او بشیء منه او سبهما او جحده او حرفا منه او آية او كذب به او بشيء منه الى قوله او شك فى شيء من ذلك فهو كافر عند اهل العلم باجماع، (كتاب الشفاء ص: ۲/۲۵۰، فصل فى حكم من استخف بالقرآن، مطبوعه موسسة الكتب الثقافية بيروت، المحيط البرهانى ص: ۷/۴۱۱، نوع آخر فيما يتعلق بالقرآن، مطبوعه المجلس العلمى ڈابھیل، عالمگیری کوئٹہ ص: ۲/۲۶۶، الباب التاسع فى احكام المرتدين، منها ما يتعلق بالقرآن)

[2]...... سورۂ یونس آیت: ۱۵/پ ۱۱،

ترجمہ:- آپ یوں کہہ دیجئے کہ مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کردوں۔ (از بیان القرآن)

[3]...... پاره ۲۹ سورۂ الحاقة آیت ۴۶،

ترجمہ:- اگر یہ ہمارے ذمہ کچھ باتیں لگادیتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑتے پھر ہم ان کی رگِ دل کاٹ ڈالتے۔ (از بیان القرآن)

[4]...... الملفوظ ص۳۲۳ ج۴، مطبوعه نورانی پریس ناله روڈ کانپور.

ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ''عرض'' کے تحت جو کچھ مذکور ہے وہ سائل کا سوال ہے اس میں کتب کی جگہ ختم ہے، اگر سائل حافظ نہیں اس کو غلط یاد رہا یا سبقتِ لسانی سے بلاقصد ختم نکل گیا تو اس پر کفر کا فتویٰ نہیں، اگر کوئی شخص قصداً کتب کی جگہ ختم پڑھے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرے فتویٰ اس[1] پر ہوگا، سائل سے اگر آیتِ قرآنی غلط ادا ہوئی تو اصل سوال کے جواب سے پہلے مجیب کی ذمہ داری ہے کہ اس کو متنبہ کرے کہ آیت اس طرح نہیں بلکہ اس طرح ہے، غلط سننے کے باوجود اس پر متنبہ کر کے اس کو صحیح نہ کرنا بلکہ اسی طرح جواب دینا ہرگز جائز نہیں، کیوں کہ سائل کی غلطی یا تحریف کی ایک قسم کی تائید ہے، اگر مجیب نے غلطی کو سنا ہی نہیں کہ سائل نے کس طرح آیت کو پڑھا ہے ایسے ہی جواب دیدیا یا مجیب کو بھی یاد نہیں تھا وہ یہ سمجھے کہ آیت اسی طرح ہے تو مجیب پر بھی تحریف یا تبدیل کا فتویٰ نہیں لگے گا بلکہ اس کو غلطی اور نسیان پر محمول کیا جائے گا۔

اگر دیدہ و دانستہ غلط پڑھنے پر اصلاح سے سکوت کر کے سوال کا جواب دیا جائے تو گویا کہ سائل کی تصدیق وتائید کردی ہے تو اس صورت میں حکم بہت سخت ہوگا، اِلّا یہ کہ قولاً یا تحریراً رجوع کرلیا ہو، یہاں تک تو کتب کی جگہ ختم پڑھنے اور لکھنے کا حکم ہوا، اب رہی دوسری بات تو مجیب نے جو کچھ جواب دیا ہے وہ ضرور ان آیات کے خلاف ہے جن میں رسولوں کے مقتول ہونے کا تذکرہ ہے اس کے حکم سے مفر کی کوئی صورت نہیں[2]، یہاں دو چیزیں ہیں، ایک

---

[1]...... سئل عمن يقرأ الظاء مكان الضاد ويقرأ كيف شاء يقراء اصحاب الجنة مكان اصحاب النار قال لا يجوز امامته ولو تعمد يكفر، (المحيط البرهاني ص: ۴۳۵/۷، كتاب احكام المرتدين، نوع آخر في المتفرقات، مطبوعه المجلس العلمي ڈابھيل، شرح فقه اكبر ص: ۲۰۵، من قراء الظاء مقام الضاد، مطبوعه مجتبائی دهلی)

[2]...... قل قد جاء كم رسل من قبلي بالبيّنٰت وبالذی قلتم فلم قتلتموهم ان كنتم صٰدقين (سورة آلِ عمران آيت ۱۸۳ پاره ۴) **ترجمه**:- آپ فرمادیجئے کہ بالیقین بہت سے رسول مجھ سے پہلے بہت سے دلائل لے کر آئے اور خود وہ معجزہ جسکو تم کہہ رہے ہو، سو تم نے انکو کیوں قتل کردیا اگر تم سچے ہو (بیان القرآن)

لزومِ کفر دوسرے التزامِ کفر، دوسری صورت بالاتفاق کفر ہے، پہلی صورت میں اگر باوجود لزومِ کفر کے صاحب عبارت التزامِ کفر سے انکار کردے اور وہ انکار موجّہ مدلل بھی ہوتو فتویٰ کفر نہیں ہوگا۔

الحاصل: لزومِ کفر سے کفر تو عائد ہوجاتا ہے لیکن فتویٰ التزام پر ہوتا ہے لہٰذا عائد شدہ کفر کے بعد دفاع کیلئے انکار التزام موجہ ومدلل کی ضرورت ہوتی ہے، وہ اگر موجود ہوتو کفر مرتفع ہوجائے گا ورنہ نفسِ کفر تو لزوم سے بلا التزام کے عائد ہوجائیگا، ایسے مسائل کے اصول تفصیل کے ساتھ اکفار الملحدین میں مذکور ہیں[1]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۲۰/۶/۸۷ھ

رضا خانیوں کے ساتھ معاملہ

سوال:۔ یہاں پر جو اپنے کو سنی کہتے ہیں وہ لوگ پیروں کے مزار پر جاکر پوجا پاٹ کرتے ہیں، اور علماء حق کو گالی دیتے ہیں، مولانا قاسم صاحبؒ، مولانا مدنیؒ، مولانا تھانویؒ کو گالیاں دیتے ہیں، اور بہشتی زیور کو غلط بتاتے ہیں، ایسے موقع پر اگر کسی کو غیر معمولی جوش آجائے، اس قسم کی بدتہذیبی اور توہین کرنے والے کو قتل کردے اور خود بھی اس کے ہاتھ سے مرجائے، یا پھانسی آجائے تو شہادت ہوگی کہ نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

قتل کرنا اور سزا میں پھانسی چڑھ جانا اصل علاج نہیں ہے، (ان کو صحیح راہ دکھلانا حسن

[1]...... والحاصل فی مسالة اللزوم والالتزام ان من لزم من رایه کفر لم یشعر به واذا وقف علیه انکر اللزوم وکان فی غیر الضروریات وکان اللزوم غیر بین فهو لیس بکافر وان سلم اللزوم وقال ان اللازم لیس بکفر وکان عند التحقیق کفراً فهو اذن کافر (اکفار الملحدین ص ۷۳، التاویل فی ضروریات الدین لایقبل، مطبوعه المجلس العلمی ڈابهیل)

تدبیر سے، بزرگوں سے ان کی ملاقات کرائی جائے[۱] ان کے صحیح حالات بتائے جائیں، ان کی دینی خدمات دکھلائی جائیں، اور اللہ تعالیٰ سے دعاء بھی کی جائے، کہ وہی مقلب القلوب ہے، کوئی ایسا اقدام کہ جس سے آدمی خود بھی فتنہ میں مبتلا ہو اور اس سے دوسری جگہ بھی فتنہ پیدا ہو ہرگز نہ کیا جائے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند ۲۷/۵/۸۷ھ

الجواب صحیح بندہ محمد نظام الدین غفرلہٗ " "

بریلوی مکتب فکر کی طرف سے اکابر علماء دیوبند اور تبلیغی جماعت پر اعتراضات اور ان کے جوابات

سوال:- حضرت مہتمم صاحب دامت برکاتہم۔ گذارش یہ ہے کہ بریلی سے تبلیغی جماعت اور اکابر علماء دیوبند پر کچھ اعتراضات اور اس سلسلہ میں سوالات آئے ہوئے ہیں جن کا ترجمہ عربی میں پیش خدمت ہے۔ براہ کرم مولانا ارشاد احمد صاحب کے ذریعہ دارالعلوم دیوبند سے ان کے جوابات لکھوا دیجئے۔ وھو ھذا.

(۱) قال تعالیٰ. وماکنامعذبین حتیّٰ نبعث رسولاً فنظرفی ھذہٖ الآیة الشریفة. ان مات کفارالعالم فی العصر الراھن علی کفر ھم ھل یعذبون ام لا. فان قیل انھم غیر معذبین لعدم التبلیغ الیھم فیکون المعذبون عصاة المؤمنین فحسب ویکون خلاف الحدیث الشریفة (ای کثرة اھل الجنة وقلة اھل جھنم) وان قیل ھم معذبون فقد وجدوا مبلغین نظراً الی الایة السابقة . فیکون ھذا التبلیغ تحصیل

---

[۱] ملاحظہ ھو نصاب الاحتساب مترجم ص۱۶، احکام القرآن للشیخ ظفراحمد العثمانی ص۱۵-۱۶/ج۲،

الحاصل وهومحالٌ. وان قيل ليس المقصودمن هذا التبليغ دعوة الكفارالى الاسلام بل المقصود تقريب المسلمين الذين يعيشون بعيداً عن الاسلام وتقريب من وجه من الكفارالى الملة الحنيفية جمعهم على مسلک واحد مع قطع النظرعن الاختلافات الفروعية فيقال لهذه الافعال (اى دعوة الملة اى الصلوٰة وغيرها) سمىّٰ تبليغا اوماكلم تسمية شخص اوجماعة باسماء غيرلائقة بهم وان جاز تسمية الوعظ والتذكيرونحوهما تبليغا. لجاز تسمية ذالک المبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم.[1]

(۲) قدعرف من تعريف النبى انه لم يرد بالتبليغ وجوباً فنظراً فى قول رسول الله صلى الله عليه وسلم علماء امتى كانبياء نبى اسرائيل والعلماء ورثة الانبياء كيف يسوغ تسمية هذهٖ الافعال تبليغا الذى هومن ميراث المرسلين. وان كان هذاالاسم مشتقامن قولهٖ صلى الله عليه وسلم فليبلغ الشاهد الغائب. فما المراد بالشاهد والغائب؟ فان كان المراد بهما الذين حضروافى حجة الوادع، والذين غابواعنهافقد انقرض زمانهم وافعالهم وان كان المراد بهما.

[1] **ترجمہ سوال،** (۱) اللہ نے کلام پاک میں ارشادفرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً اس آیت کے پیش نظر یہ بتلائیے کہ موجودہ زمانہ میں اگر دنیا بھر کے کفار اپنے کفر پر انتقال کر گئے آیا ان کو عذاب ہوگا یا نہیں اگر یہ جواب دیا جائے کہ ان کو عذاب نہیں ہوگا اس لئے کہ ان میں تبلیغ نہیں کی گئی تو ایسی صورت میں صرف گناہ گار مسلمانوں کو عذاب ہوگا یہ تو حدیث شریف کے خلاف ہوجائیگا کہ اہل جنت کی کثرت اور اہل جہنم کی قلت، اور اگر یہ جواب دیا جائے کہ کافروں کو عذاب ہوگا اس لئے کہ کافروں میں تبلیغ ہوئی ہے لہذا موجودہ دور کی تبلیغ (تبلیغی جماعت) تحصیل حاصل ہے اور تحصیل حاصل محال ہے اور اگر یہ جواب دیا جائے کہ اس تبلیغ (تبلیغی جماعت) سے کفار کو تبلیغ کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ اسلام سے دور لوگوں کو اسلام اور ملت حنفی کے قریب کرنا ہے تاکہ سارے مسلمان ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں اس سے قطع نظر ان میں فروعی اختلاف برقرار رہیں۔ اسی نماز روزہ وغیرہ کی دعوت دینے کا نام تبلیغ ہوجائے پھر تو العیاذ باللہ تبلیغی جماعت کا مبلغ بھی رسول ہوجائے گا۔

العالم والجاهل. فقد انقلب الامرفی مبلغی زماننا اعنی مبلغون الیوم اکثرهم الجاهلون والمبلَّغُون العالمون۔[1]

(۳) قد شاع وانتشرفی ربوع کیرله الوعظ والتعلیم فی المساجد والمدارس وغیرهما. هذهٖ الافعال دینیة ام لا. لاخلاص من التسلیم انهادینیة فما سبب قول هذهٖ الجماعة لمن لایستطیع ان یخرج معهم لاتخرجون فی سبیل الله بعد دعوة الی سبیله؟

مریدین تذمیمهم. مع انهم یفعلون مثل هذهٖ الافعال الدینیه[2]

(۴) لمادعا الرسل الناس الیٰ توحید اللّٰه سبحانه وتعالیٰ فالضعفاء والفقراء قدموا الیٰ اجابتهم اوَّلاً وانکراکثر الاغنیاء والامراء هذهٖ هی العادة فی الانبیاء والمرسلین وذالک یدل علیٰ حقیقة افعالهم ودعوتهم. بخلاف هؤ لاء الجماعة یقدم الیهم اکثر الاغنیاء اوالامراءواکثر المؤظفین الذین اقعدوامن العمل

---

[1] **ترجمہ**:-(۲) حضورﷺ کی سیرت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تبلیغ ضروری نہیں ہے، حضرت نبی کریمﷺ کاارشاد گرامی ہے ''علماء امتی کأنبیاء بنی اسرائیل، الحدیث'' اس ارشاد کے پیش نظران افعال کوجو جماعت تبلیغ والے کرتے ہیں (تبلیغ کیسے کہہ سکتے ہیں جوکہ رسولوں کی میراث ہے) اوراگر یہ تبلیغ حضورﷺ کے قول ''فلیبلغ الشاہدالغائب'' سے ماخوذ ہےتو ہم یہ پوچھتے ہیں کہ شاہداور غائب سے کیامراد ہے اگران دونوں سے مرادوہ صحابہ ہوں جوحجۃ الوداع میں موجوداور غائب تھےتوان کازمانہ توختم ہوچکاان کےافعال بھی ختم ہوچکے (اب فلیبلغ الشاہد الغائب کامصداق ہی باقی نہ رہا) اوراگران دونوں سے مراد عالم اور جاہل ہیں تو موجودہ زمانے میں معاملہ الٹ گیاجاہل مبلغ بن گئےاور علماء کوتبلیغ کی جانے لگی۔

[2] **ترجمہ**:-(۳) کیرالہ کےاندرمساجداورمدارس وغیرہ میں تعلیم اورتبلیغ کا کام بہت تیزی سے جاری ہے، یہ بتلایئے کہ یہ دینی کام ہے یانہیں۔آپ کو یہ ماننا پڑیگا کہ یہ دینی کام ہےتو یہ جماعت والےان لوگوں سے جوان کے ساتھ جماعت میں نہیں نکلتے ہیں، یہ کیوں کہتے ہیں کہ تم جماعت میں کیوں نہیں جاتے ہوحالانکہ وہ بھی دینی کام کررہے ہیں۔

وسائرا المؤظفين فى عطلاتهم واكثر اولئک الاغنياء لايؤدون الزكوٰة والصدقة ولا ينفقون على اليتامىٰ والفقراء والضعفاء لايقبلون الىٰ دعوتهم. هذهٖ خلاف عادة الاسلام والامر الحق. فان قيل انهم يدعون بالحكمة والموعظة الحسنة كما قال القرآن فيجدون الاعضاء كثيراً ويحصلون علىٰ كثير الفائده ففى هذا القول نسبة الى دعوة المرسلين والانبياء وهو باطل نقلاً وعقلاً[۱].

(۵) الاعتماد على الاعمال الحسنة وعدم الخوف بسببها واليأس من رحمة الله لتراكم المعاصى كلاهما كفر كما جاء فى الحديث وهذهٖ الجماعة يتلقون الامن من عذاب اللّٰه الىٰ من خرج معهم اربعين يوما او اربعة اشهرويقولون لهم فزت ونجيت فى الآخرة وقدسمعت اذناى هذاالقول كراراً ومراراً منهم[۲].

(۶) يفهم من قولهٖ صلى اللّٰه عليه وسلم لقد هممت ان امر الحديث ان المتاخرين عن الجمعة والجماعة موجود فى عهد الرسالة كالعصر الراهن وان النبى الكريم والصحابة الكرام لم يذهبوا الىٰ ديارهم للدعوة الىٰ الجمعة

---

[۱] **ترجمہ**:-(۴) جب رسولوں نے لوگوں کواللہ کے وحدانیت کی دعوت دی تو سب سے پہلے کمزوراورفقراء نے انکی دعوت پر لبیک کہااور اکثر مالداروں اور رئیسوں نے انکار کردیا انبیاءاور رسولوں میں یہی سنت جاری تھی یہ اس بات کی دلیل ہیکہ انکے افعال اور دعوت حقیقی دعوت تھی اور بخلاف جماعت تبلیغ کے اسمیں اکثر مالدار اور بڑے بڑے تنخواہ دارجاتے ہیں اوران مالداروں میں اکثر لوگ نہ زکوٰۃ دیتے ہیں نہ صدقہ دیتے ہیں اورفقراء ویتیموں پرخرچ نہیں کرتے ہیں اورغریب لوگ دعوت وتبلیغ کے کام میں نہیں لگتے یہ اسلام اورامرحق کےخلاف ہے۔

[۲] **ترجمہ**:-(۵) اچھے عمل پر اعتماد کرنا اوراچھے عمل کی وجہ سےعذاب الٰہی کا خوف نہ کرنا اورزیادہ گناہوں کی وجہ سے اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا یہ دونوں کفر ہیں جیسا کہ حدیث میں منقول ہے۔لیکن یہ جماعت والے ان لوگوں کو جو جماعت میں ان کے ساتھ چار مہینے یا چالیس دن نکل گئے عذاب الٰہی سے مامون ہونے کی تلقین کرتے ہیں اور کہتے ہیں تو آخرت میں کامیاب وکامران ہوگیا، میں نے یہ بات اپنے کانوں سے بارہا سنی ہے۔

والجماعة واکتفوابالدعوة العامة فای شئ یمنع عن اتباع النبی والصحابة فی الاکتفاء بالدعوة العامة.[۱]

(۷) لیس بین الانبیاء والمرسلین والاصحاب والاتباع فی الاصول خلاف هکذا. یقول اولئک الجماعة یجوزالاستلحاق فی جماعتنا لکل من تقلد مذهباً من المذاهب الاربعة المعتبرة التی لیس لهم اختلاف فی الاصول ولکن اسفاً فوق الاسف المرئی خلاف ذالک وهم یلحقون فی جماعتهم من لایعتبربالسلف الصالحین ومن لایومن بالقدر.[۲]

(۸) فی هذہٖ الجماعة یخرج قوم فاتت لهم الفرائض کثیراً وعلیهم قضاء ها لاربعة اشهر واربعین یوما ومع ذالک لایأمرهم امراء هذا الجماعة بقضاء الفرائض ولایترکونهم یقضونهاولایأ مرونهم بسائر الواجبات کنفقة العیال والاهل ولایعلمونهم العلوم الواجبة ولایترکونهم متعلموها. بل یشوقونهم فی تعلیم فضائل الاعمال ویحثونهم الی الاعمال المسنونة فماحکم هذہٖ الافعال فی الشرع؟[۳]

---

۱ **ترجمہ**:-(۶) حضورﷺ کا ارشادِ گرامی ''لقد ہممت ان امر الحدیث'' سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جمعہ اور جماعت سے پیچھے رہ جانے والے عہدِ رسالت میں بھی موجود تھے جیسا کہ موجودہ زمانے میں جمعہ اور جماعت کو چھوڑنے والے لوگ موجود ہیں، لیکن نبی کریمﷺ اور صحابہ جمعہ اور جماعت کی دعوت دینے کے لئے لوگوں کے گھروں پر نہیں گئے اور دعوت عامہ پر اکتفا کیا۔ توان جماعت والوں کو حضورؐ اور صحابہؓ کی اتباع سے کیا چیز مانع ہے کہ عام دعوت پر اکتفا کریں؟

۲ **ترجمہ**:-(۷) تبلیغی حضرات کہتے ہیں کہ ہماری جماعت میں ایسا شخص شریک ہوسکتا ہے کہ جو مذاہب اربعہ میں سے کسی مذہب کا پیرو ہو اور اس کا اصول میں اختلاف نہ ہو لیکن افسوس صد افسوس ہم دیکھتے ہیں کہ تبلیغی جماعت میں ایسے لوگ بھی جاتے ہیں جو نہ تو سلف صالحین کو مانتے ہیں اور نہ تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں۔

۳ **ترجمہ**:-(۸) تبلیغی جماعت میں چلے چار مہینہ کے لئے ایسے لوگ نکلتے ہیں جن کے ذمہ بہت سارے فرائض ہوتے ہیں لیکن جماعت کے امیر صاحب ان لوگوں سے...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

(۹) وماهورأى اولئك فى مشية اللّٰه تعالىٰ وقدرته؟[1]

(۱۰) هذا التبليغ الذى بدأهٗ مولانا الياسؒ مع الشرائط الجديدة اهوخيرمن تبليغ العلماء الذين مضوقبلهٗ؟ هذابدعة حسنة ام سنة ام واجبة؟[2]

(۱۱) لايامر اولئك اصحاب التبليغ فى بلادنالمن يخرج معهم من الاغنياء بالزكوٰة بل يمنعون هؤلاء الناس عن الامر بالزكوٰة.[3]

(۱۲) يقول المعترض سمعنا هم يقولون ان هذهٖ الجماعة من مستحق الزكوٰة وهم قسم من ا لثمانية التى ذكرت فى القرآن وهم قسم فى سبيل الله وهم ياخذون الروبيات زكوٰة من الاغنياء الاالمومنين بهذهٖ الدعوىٰ اهذهٖ صحيحة ام لاً.[4]

(۱۳) امراء الجماعة يمنعون من يخرج معهم فى ا لجماعة عن ان يتكلم

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............نہ تو فرائض کی ادائیگی کو کہتے ہیں اور نہ ان کو فرائض کی ادائیگی کا وقت دیتے ہیں بلکہ اس سے بڑھ کر دوسرے واجبات مثلاً بیوی بچوں اہل وعیال کی ادائیگی کو بھی نہیں کہتے وغیرہ وغیرہ۔صرف فضائل اعمال کی تعلیم پر زور دیتے ہیں لہذا یہ بتلایئے کہ شریعت میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

(حاشیہ صفحہ ھذا) ۱؎ **ترجمہ**:-(۹) اللہ کی مشیت اور اس کی قدرت کے بارے میں ان تبلیغیوں کی کیا رائے ہے؟

۲؎ **ترجمہ**:-(۱۰) تبلیغی جماعت جس کو حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے نئی شرطوں کے ساتھ شروع فرمایا ہے کیا یہ تبلیغی جماعت بہتر ہے یا گذشتہ سلف صالحین کی تبلیغ بہتر ہے۔اس تبلیغی جماعت کو بدعت حسنہ کہیں گے یا سنت یا واجب کہیں گے؟

۳؎ **ترجمہ**:-(۱۱) یہ تبلیغی حضرات جماعت میں نکلنے والے مالداروں کو زکوٰۃ دینے کو نہیں کہتے بلکہ یہ حضرات لوگوں کو زکوٰۃ کا حکم دینے سے منع کرتے ہیں۔

۴؎ **ترجمہ**:-(۱۲) ایک اعتراض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ جماعت والے زکوٰۃ کے مستحق ہیں قرآن کریم میں جو مستحق زکوٰۃ کی آٹھ قسم مذکور ہیں ان میں سے ایک قسم ہیں اور وہ ہے فی سبیل اللہ اس لئے یہ لوگ مالداروں سے زکوٰۃ لیتے ہیں۔

غیرہ بغیر اذنہم ولو کان ہو صدیقہٗ الصحیح وماہی ادلۃ ہذہ الشرائط؟فطلب الاجوبۃ تحقیقا لاالزاماً ناقلاً اقوال الائمۃ المتقدمین ومستنبطاً من ا لآیات والاحادیث بنفسہٖ[۱]

مولانا اسماعیل شہید علیہ الرحمہ کے چند دعوے

(۱) بس یہ تسلیم نہیں کروں گا کہ خدائے تعالیٰ کو جھوٹ بولنا محال ہے۔ ایک روزہ ص ۱۴۵

(۲) ایسا کہنا بدعت ہے کہ خدا کو مکان و جہات سے پرہیز ہے۔اور مؤمن لوگ خدا کو بہشت میں بلا مکان و جہات دیکھیں گے (ارضاء الحق ص ۳۵)

(۳) آنحضور ﷺ کا یا اولیاء کرام کا نماز میں خیال آنا ممنوع و بدتر ہے۔ اگرچہ اپنی بیوی یا دوسری عورت کے ساتھ جماع کرنے کا خیال آنا ممانعت میں کچھ درجہ کم ہے۔

(۴) خدا کو غیب کا علم صرف مشیت کے وقت ہوتا ہے یعنی جب ارادہ کرتا ہے تب ہوتا ہے۔(تقویۃ الایمان ص ۱۶)

(۵) خدا کا ثقل برداشت نہ کرسکنے کی وجہ سے عرش میں چڑ چڑاہٹ ہوتی ہے۔ص ۴۱

(۶) انبیاء کے معجزات سے جادو اور ساحروں کے اعمال غریب کو اہمیت ہے۔ص ۲۴

(۷) رسول اللہ ﷺ کو اس خیال سے یا محمد پکارنا شرک ہے کہ وہ ہماری دعا سنیں گے۔ یا دیکھیں گے۔

---

[۱] **ترجمہ**:-(۱۳) امیر صاحبان جو لوگ انکے ساتھ جماعت میں نکلتے ہیں، انکو بغیر اجازت کے بات کرنے سے منع کرتے ہیں، یہاں تک کہ اگر جگری دوست بھی ہوتا ہے تو اس سے بات نہیں کرنے دیتے ہیں اسکی کیا دلیل ہے قرآن حدیث کی روشنی میں جوابات مع حوالہ مطلوب ہیں۔لیکن اس کا خیال رکھنا چاہیے کہ جوابات تحقیقی ہوں الزامی نہ ہوں۔

(۸) جوکسی انبیاء یا اولیاء کو دور سے پکارتا ہو وہ مشرک ہے جو ان کی تعظیم کرے وہاں جھاڑو دے پیاسے کو پانی پلاوے وہ بھی مشرک ہے۔ (تقویۃ الایمان)

رشید احمد گنگوہی

(۱) رشید احمد گنگوہی نے اسمٰعیل شہید دہلوی کے سب دعووں کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۴۱ رمیں (ان اولیاء ہ الا المتقون) کی روشنی میں اسماعیل دہلوی کو ولی اور اہل جنت فرمایا ہے اور تقویۃ الایمان کے بارے میں کہا ہے کہ نہایت عمدہ کتاب ہے۔ شرک وبدعت سب کھول کر رکھ دیا ہے۔ لاجواب کتاب ہے ۔ اس کا استدلال قرآن وحدیث سے ہے لہذا اس کو اپنے پاس رکھنا پڑھنا اس پر عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۴۱)

(۲) خدائے تعالیٰ کو جھوٹ بولنا جائز ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۸۴

(۳) ابنیاء واولیاء سے جو غیر معمولی کام ہوتا ہے اس کو لوگ حیرت سے دیکھتے ہیں۔ لیکن ساحروں اور جادوگروں سے اس سے بھی زیادہ عجیب کام دیکھ سکتے ہیں۔ رشیدیہ ص ۲۲

(۴) محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کا عقیدہ اچھا تھا وہ متبع سنت تھے بدعت کو مٹانے والے تھے ان کے مقتدی بھی اچھے لوگ تھے۔ ص ۲۳۵

(۵) نبی کریم ﷺ کو علم غیب نہیں تھا اور نہ نبی نے علم غیب کا دعویٰ کیا نبی کے علم غیب نہ ہونے پر دلالت کرنے والی احادیث وآیات زیادہ وارد ہیں اور رسول خدا کی طرف علم غیب کی نسبت کرنا کفر ہے۔ رشیدیہ ص ۹۶

(۶) علم غیب خدا کی خصوصیت ہے اسے کسی اور کی طرف منسوب کرنا تو ہم کفر سے خالی نہیں ہے۔ خواہ کسی تاویل کے ساتھ ہو۔ رشیدیہ ص ۱۳

(۷) اولیاء اللہ کو اس عقیدہ سے خیال رکھنا مظنۃ الکفر ہے کہ وہ یہ خیال رکھنے پر واقف ہیں۔ رشیدیہ ص۴۹

(۸) یا شیخ عبد القادر کہنا مورد الشرک ہے خواہ کسی تاویل سے ہو۔ رشیدیہ ص۵۲

(۹) اس خیال سے نبی کو دور سے پکارنا کہ وہ سن لیتا ہے کفر ہے۔ ص۶۶

(۱۰) یااکرم الخلق قال من الو ذبه.سواک عندحلول الحاد اليهم

اس بیت کو دور سے اس خیال سے کہنا شرک ہے کہ وہ سن لیتے ہیں ص۶۸

(۱۱) رحمۃ اللعالمین یہ صرف رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت نہیں۔ ص۹۶

(۱۲) اولیاء کا عرس کرنا ناجائز ہے۔ ص۶۱

(۱۳) مولود بدعت ہے، ص۱۰۳، اگرچہ شرع کے خلاف نہ ہو ص۱۰۵

(۱۴) اس زمانہ میں جس نے میری اتباع کی ہے اس کو ہی بشارت بالجنۃ ہے ورنہ اہل جہنم ہیں۔ تذکرۃ الرشید ص۱۷

خلیل احمد انبیٹھوی

(۱) خدا کو جھوٹ بولنا جائز ہونے کے بارے میں جو دعویٰ ہے وہ کوئی نیا دعویٰ نہیں کیونکہ قدماء اس کے قائل ہیں۔ براہین قاطعہ ص۲

(۲) کذب، شرب، خیانت، سفاہت اور ظلم یہ سب صفات خدا کے بارے میں محال کہنا جہالت ہے۔ تذکرۃ الخلیل ص۸۶

(۳) شیطان اور ملک الموت کا علم جتنا وسیع ہے اتنے علم کی وسعت نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرنا یا اعتقاد رکھنا شرک ہے براہین قاطعہ ص۵۱

(۴) مولود رسول اور ہندو و نصاریٰ کے مولود و عرس دونوں برابر ہیں بلکہ اس سے

بدتر ہیں کیونکہ وہ لوگ پورے سال میں ایک مرتبہ کرتے ہیں۔لیکن مسلمان جب چاہتے ہیں کرتے ہیں۔ یہ عمل ناجائز ہے، براہین قاطعہ ص۱۴۸

اشرف علی تھانوی

(۱) نبی خدا کوعلم غیب نہیں اگر خدا نے بعض علوم کو بتا دیا اس سے کوئی خصوصیت نہیں ہے۔ کیونکہ علم غیب جیسے رسول کو ہے ایسا تو ہر بچہ اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور چوپائے کو حاصل ہے۔حفظ الایمان ص ۷، ۸

(۲) کسی کے پاس حاجت مانگنا یوم التفاؤل و یوم التشاءوم تلاش کرنا نذر کرتے ہوئے پیسے متعین کرنا۔کسی دن کو منحوس خیال کرنا بزرگوں کے نام ذکر کرنا یہ سب بدعت ہے اور شرک بھی ہے۔(بہشتی زیور)

تبلیغی جماعت کے بارے میں

(۱) مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد رشید احمد گنگوہی کے بارے میں فرمایا ہے کہ وہ اس زمانہ کے مجدد تھے اور قطب تھے اوران سے مجدد کا کوئی عمل ظاہر نہیں ہوا لیکن ان کے متبعین معتقدین سے ہونا کافی ہے۔ملفوظات ص۱۲۳

(۲) اس خیال سے کہ محمد ﷺ حاضر وناظر ہیں۔الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ. پکارنا صحیح نہیں اگر یہ خیال نہ ہو تو پکار سکتا ہے لیکن اس سے پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ یہاں شرک خفی ہے۔مکتوب الیاس ص۹۰

(۳) دوسری جگہ فرمایا اے لوگو میرے اس تبلیغی کام کو برکت سمجھ کر کرتے رہو برکت الگ رہتی ہے اور عمل دوسرا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ حضور ﷺ کی پیدائش جب ہوئی تو اس کے

ساتھ یہ برکت بھی شروع ہوئی لیکن عمل اس کے بعد ہی شروع ہوا اسی طرح مجھے بھی سمجھو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا جو حقیقی کام ہے وہ اب تک شروع بھی نہیں ہوا اور جس دن ہمارا یہ حقیقی کام شروع ہو جائیگا لوگ اس سے سات ۷۰۰ سو صدی پہلے جیسے مسلمان تھے ویسا زمانہ لوٹ کر آئیگا۔ ملفوظات ص ۳۲

(۴) مجھے نیند میں بھی بہت نصیحت حاصل ہوتی ہے اس وجہ سے مجھے نیند زیادہ ملنے کے لئے کوشش کرنا ہے۔ حکیموں کے کہنے کی وجہ سے میں سر میں تیل لگا کر مالش کرا دیتا ہوں اس وجہ سے مجھے اچھی نیند آتی ہے اور خواب میں مجھے خبر ہوئی کہ (کنتم خیر امة) کا مامور بالشخصیت تم ہو اور تم انبیاء جیسے ہو اور لوگوں کیلئے ہم نے بھیجا ہے۔ ملفوظات ص ۴۰۔

شیخ الہند محمود الحسن کے بارے میں

(۱) یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے کہ کسی اخیار کا خدا کیلئے ملائکہ یا پیغمبروں پر اتارنا محال ہے۔ جہد المقل ص ۳

(۲) اسماعیل شہید کی کتاب تقویۃ الایمان قرآن شریف جیسی اہم کتاب ہے۔ کیونکہ کتاب اللہ سے چند لوگ ہدایت پاتے ہیں اور چند لوگ ضلالت، یہ ہی حال تقویۃ الایمان کا بھی ہے کیونکہ جس کے دل میں پہلے سے ہدایت ہے وہ فائدہ حاصل کرتے ہیں اور جس کے دل میں نفاق اور تعصب ہے وہ اس سے ضلالت حاصل کریں گے۔ جہد المقل ص ۵۔

حضرت نانوتوی کے بارے میں

(۱) اگر نبی کی کوئی خصوصیت ہے تو وہ صرف علم کے بارے میں ہے اور عمل میں سب امت برابر ہیں اور نبی سے غالب بھی آجاتے ہیں (تحذیر الناس ص ۵)

(۲) لفظ خاتم النبیین کو آخری نبی کے معنیٰ جاننا جاہلوں کا خیال ہے۔ کیونکہ قبلیت زمان یا بعدیت زمان سے کوئی خصوصیت نہیں ہے اگر حضور ﷺ کے بعد دوسرا نبی آئے تو خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہوگا۔ تحذیر الناس ص ۲، ۳، ۱۲، ۱۳۔

مولانا حسین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(۱) نبی کریم ﷺ کے نام پر آج کل مولود جو کرتے ہیں اس کو قرآن وحدیث یا عمل صحابی یا تبع تابعین کے عمل سے بھی دلیل نہیں ملے گی۔ بلکہ یہ عادت ہندوؤں کے پاس سے مسلمانوں نے لی کیا عجیب وغریب عادت ہے؟ الجمیعۃ دسمبر ۱۹۹۲ء

الجواب حامداً ومصلیاً!

سوال نامہ میں عربی واردو ہر دو قسم کی عبارتیں بصورت اعتراض برائے جواب موجود ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ معترض دونوں زبانوں پر عبور رکھتے ہیں اور دونوں کو سمجھتے ہیں۔ نیز جن کتب پر اعتراضات ہیں وہ اردو میں ہیں۔ اس لئے مناسب یہی معلوم ہوا کہ جوابات اردو میں تحریر کئے جائیں۔ فاقول وباللہ التوفیق وھو خیر رفیق.

(۱) تبلیغی جماعت جس کا مرکز نظام الدین دہلی میں ہے۔ اس کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ میوات کا بہت بڑا علاقہ دینی اعتبار سے نہایت پسماندہ علاقہ تھا۔ جرائم، چوری، ڈاکہ، زنا، قتل وغیرہ میں جاہلیت عرب کے مشابہ تھا۔ نام بھی اسلامی نہیں تھے۔ لباس اور وضع قطع بھی اسلامی نہیں تھی سروں پر چوٹی موجود تھی گھروں میں بت رکھے ہوئے تھے۔ علم اور اخلاق سے بالکل بیگانہ تھے۔ اس علاقہ کو دیکھ کر حضرت مولانا محمد الیاس صاحب قدس سرہٗ نے بہت ہی قلق محسوس کیا، حضرت اقدس مولانا خلیل احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے ارشاد واشارہ سے وہاں کام شروع کیا۔ سب سے پہلے بنیادی چیز (۱) کلمہ طیبہ ان کو سکھایا۔ الفاظ صحیح کروائے

ترجمہ بتایا تشریح کی اس کا مطلب سمجھایا۔ پھر (۲) نماز کی فرضیت بتائی اس کا طریقہ سکھایا۔ پابندی کی تاکید کی۔ (۳) علم سیکھنے کی ترغیب دی۔ (۴) ذکر الٰہی کی تلقین کی (۵) ہر مسلمان کے اکرام واعزاز کی اہمیت بتائی۔ (۶) ہر کام میں اخلاص کا طریقہ سمجھایا۔ لایعنی بیکار باتوں سے پرہیز کا حکم دیا دین کی ان اہم باتوں کو سیکھنے کے لئے گھروں سے نکلنے کی ترغیب دی شروع شروع میں سخت دشواریاں پیش آئیں لیکن حق تعالیٰ کی نصرت شامل حال رہی۔ اس کام کا نفع ان لوگوں کی سمجھ میں آیا اور وہ جان گئے خالق ومالک اللہ ہے جو کچھ ہوتا ہے اللہ کے کئے سے ہوتا ہے۔ ظاہری اسباب معمولی حیثیت رکھتے ہیں بغیر خدا کے چاہے ان میں تاثیر نہیں۔ ہر شئی اپنی تاثیر میں خدائے پاک کا محتاج ہے۔ اور خدائے پاک کسی شئی کا محتاج نہیں لہذا خدائے پاک سے تعلق کے بغیر یعنی اس کو پہنچانے اور اس کے حکموں پر عمل کئے بغیر زندگی بیکار ہے وبال جان ہے۔ اس کے عذاب کو لانے والی ہے۔ یہ بات ذہنوں میں جب آ گئی تو دین سیکھنے اور مذکورہ باتوں کو حاصل کرنے کے لئے جماعت بنا کر نکلنے کا رواج ڈالا۔ ہر شخص اپنا خرچ اپنے ساتھ لے کر اپنے مشاغل سے نکل کر باہر جائے جماعت کا ایک امیر مقرر کر لیا جائے چنانچہ جماعتیں نکلنی شروع ہوئیں کسی کے پاس جھولے میں چنے ہیں اور کسی کے پاس سوکھی روٹی ہے۔ کسی کے پاس آٹا ہے۔ وغیر وغیرہ دس آدمیوں کا ایک امیر ہے جو کہ پارۂ عم پڑھا ہوا ہے وہ ہر ایک کو کلمہ سکھاتا ہے وضو سکھاتا ہے۔ الحمد یاد کرواتا ہے۔ اور قل ھو اللّٰہ احد یاد کرواتا ہے۔ اور التحیات ودرود شریف یاد کرواتا ہے پانچ وقت کی نماز کے ساتھ اشراق تہجد وغیرہ بھی پڑھواتا ہے۔ ہر ایک کو دوسرے کی عزت وخدمت کی تاکید کرتا ہے یہ چیزیں تو اس جماعت کی آپس کا مشغلہ ہے۔ پھر جس بستی میں یہ لوگ جاتے ہیں وہاں مسجد میں قیام کرتے ہیں اعتکاف کی نیت کرتے ہیں اپنا مشغلہ جاری رکھتے ہیں۔ اہل بستی کے پاس جا کر ان کو خوشامد کر کے مسجد میں لاتے ہیں۔ نماز کی اہمیت

بتاتے ہیں سبق ان کو سناتے ہیں وہ ان سے دعاء کی درخواست کرتے ہیں۔ آپ بھی ہمارے ساتھ باہر چلیں۔ ان میں سے حسب توفیق کچھ لوگ وقت نکال کر ساتھ جاتے ہیں جو کچھ دین کی مذکورہ باتیں یہ لوگ جانتے ہیں۔ وہ اس جماعت کو سکھاتے ہیں اور جو نہیں جانتے ہیں وہ سیکھتے ہیں۔ غرض مثلاً ایک چلہ گزار کر یہ جماعت واپس آتی ہے تو دین کی مذکورہ بہت سی باتیں سیکھ کر آئی اس مدت میں شراب زنا چوری ڈاکہ گالی وغیرہ رذائل سے محفوظ رہی اپنے مقام پر پہونچ کر بھی اس مشغلے کو حسب حیثیت باقی رکھا۔ جس قدر ان کی اصلاح ہوئی ان کو خود بھی اس کی قدر ہوئی اور دوسروں کو بھی احساس ہوا کہ فلاں شخص کس قدر جرائم کا مرتکب تھا اہل بستی اس سے خائف تھے، لیکن ایک چلہ جماعت کے ساتھ گزارنے کے بعد آیا تو دیکھا کہ اب سب کی عزت کرتا ہے خدمت کرتا ہے۔ راحت پہونچاتا ہے دین کی ترغیب دیتا ہے چوری اور ڈاکہ چھوڑ چکا ہے۔ زکوۃ وصدقہ دینے کی نیت کر چکا ہے اور کچھ شروع بھی کر دیا ہے۔ لہذا کچھ عرصہ کے بعد پھر یہ جماعت اور دوسرے لوگوں کی نکلی۔ غرض اسی طرح تمام علاقہ میوات میں دین سیکھنے کا جذبہ اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور ان کی محنت سے دوسرے علاقے کے لوگ بھی متأثر ہوئے اور خدائے پاک کے فضل سے ایسی دینی جدوجہد کی بدولت جگہ جگہ ایسے مدارس بھی قائم ہو گئے جن میں حدیث وتفسیر کی تعلیم بھی دی جاتی ہے، بے شمار لوگ حافظ وعالم بھی ہو گئے تاجروں، ملازموں، عہدہ داروں، کاشتکاروں، مزدوروں غرض ہر طبقہ کے بے شمار لوگ اس محنت میں لگے ہوئے ہیں یہ جماعتیں اپنی غربت وافلاس کی وجہ سے پیدل بھی طویل طویل سفر کرتی ہیں اور باحیثیت لوگ بس ریل ہوائی جہاز سے بھی سفر کرتے ہیں بندرگاہوں پر اور جہازوں میں بھی کام کرتے ہیں۔ جدہ مکہ مکرمہ منیٰ عرفات مزدلفہ مدینہ منورہ میں بھی کام کرتے ہیں۔ جس کی برکت سے بہت لوگوں کا حج صحیح طریقہ پر ادا ہوتا ہے۔ حرم شریف اور احرام کے حقوق بھی بجالاتے ہیں زندگی کے ہر شعبے میں اس کی

برکات نمایاں ہیں اس جماعت کے اصول کو اختیار کرنے سے تمام دین کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔ اب یہ ہے کہ ہر چھوٹا اپنے بڑے سے دین کو حاصل کرتا ہے اور ہر بڑا اپنے چھوٹے کو اس کی حیثیت کے موافق سکھاتا ہے اسی جماعت کا نام تبلیغی جماعت ہوگیا کیونکہ یہ جماعت حضور ﷺ کا لایا ہوا دین اپنے مسلمان بھائیوں کے پاس پہونچاتی ہیں، پھر پہونچانے والے کو تبلیغی کہتے ہیں۔ تبلیغ کے معنیٰ پہونچانے ہی کے ہیں۔ یہاں دارالعلوم میں بھی ایک مستقل شعبہ ہے جس کا نام شعبۂ تبلیغ ہے اس میں متعدد حضرات مامور ہیں۔ جن کو مبلغ ہی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کو کبھی کسی نے رسول اللہ نہیں کہا نہ کہنے کی اجازت ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ نے مختلف احکام پہونچانے کی لئے مختلف صحابہ کرام کو مامور فرمایا۔ اور وہ مبلغ قرار پائے مگر ان کو رسول اللہ قرار نہیں دیا[1] رسول اللہ اور مبلغ کے درمیان تساوی کی نسبت نہیں کہ ہر مبلغ کو رسول اللہ کہنا جائز ہو جن کفار کو تبلیغ کی گئی حجت تام ہوگئی جن کو نہیں کی گئی ان کو خبر ہی نہیں کہ کوئی رسول دنیا میں آئے اور احکام خدا کو پہونچائے ان کا حال خود امام اعظمؒ کی کتب عقائد و اصول میں منقول ہے[2] غیر مسلموں میں آج بھی رسائل اخبارات تقاریر کے ذریعہ تبلیغ جاری ہے اس سے نفع بھی ہورہا ہے۔

(۲) حضرت نبی اکرم ﷺ تبلیغ پر مامور تھے۔ یاایھا الرسول بلغ ماانزل الیک من

---

[1]...... عن عاصم ابن عمران ناساً من عضل وقارة وهماحيان من جديلة اتوالنبى صلى الله عليه وسلم بعداحدفقالوا ان بارضنا اسلاماً فابعث معنا نفراً من اصحابک يقرؤننا القرآن ويفقهوننافى الاسلام فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم معهم ستة نفرٍ منهم مرثد بن ابى مرثدرضى الله عنه حليف حمزة بن عبد المطلب رضى الله عنه وهواميرهم والبسط فى حياة الصحابة ص:۱۹۸، ج:۳، الترغيب فى العلم، ارسال الصحابة الى البلدان للتعليم، مطبوعه اداره اشاعت دينيات نظام الدين دهلى،

[2] وعن ابى حنيفة انه لا عذر لا حد فى الجهل بخالقه لما يرى من خلق السمٰوٰت والارض وخلق نفسه الخ شرح فقه اكبر ص۱۲۸ لا عذر لا حدفى الجهل بخالقه. مطبوعه مجتبائى دهلى.

ربک وان لم تفعل فمابلغت رسالته الآیۃ[1] اسلام وایمان کی تبلیغ کفار کو کی احکام کی تبلیغ اہل اسلام کو کی۔ پھر یہ کہنا۔ انہ لم یؤمر بالتبلیغ وجوباً۔ کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔ یہ تو نص قطعی کے خلاف ہے، تبلیغ کا حکم دورِ صحابہؓ کے انقراض سے ختم نہیں ہوا بلکہ یہ تو قیامت تک چلے گا۔ دین ایسا نہیں کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو تبلیغ فرمائی ہو اور حاضرین حجۃ الوداع کو تبلیغ کیلئے مامور فرما کر سلسلہ ختم فرمادیا ہو۔ ورنہ آپ تک دین کیسے پہونچتا دین کی تبلیغ واشاعت کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء[2] میں بے شمار صحابہ وتابعین ومن بعدہمؒ کی مساعیٔ جمیلہ کا ذکر کیا ہے۔ یہ کہنا کہ جاہل تبلیغ کرتے ہیں علماء کو یہ غلط بات ہے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ اس کی تفصیل جواب نمبر۱ میں مذکور ہے۔ جاہل لوگ علماء کو سبق سناتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔

۱...... سورۃ المائدہ الآیۃ ۶۷.

ترجمہ :- اے رسول جو کچھ آپ کے رب کی جانب سے آپ پر نازل کیا گیا ہے آپ سب پہونچا دیجئے اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کا ایک پیغام بھی نہیں پہونچایا۔ (از بیان القرآن)

۲...... عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت خرج ابوبکررضی الله عنه یرید رسول الله صلی الله علیه وسلم وکان له صدیقا فی الجاهلیة فلقیه فقال یاابالقاسم فقدت من مجالس قومک واتهموک بالعیب لآبائها وأمهاتها فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم إنی رسول الله ادعوک إلی الله الخ حیاة الصحابه ص۳۷ ج۱ دعوة النبی صلی الله علیه وسلم لابی بکرؓ، مطبوعه اداره اشاعت دینیات نظام الدین دهلی،

سوم آنکه علماء صحابه رادرآفاق فرستند وایشان را امر نمایند بروایت حدیث ومردمانرا حمل کنند براخذاز ایشان چنانکه فاروق اعظم عبدالله بن مسعود راباجمعی بکوفه فرستاد ومعقل بن یساروعبدالله بن مغفل وعمران بن حصین رابصره. عبادة بن صامت وابودرداء رابشام وبمعاویه بن ابی سفیان که امیرشام بود قدغن بلیغ نوشت که ازحدیث ایشان تجاوز نکنند (ازالة الخفاء ص۶، مقصد دوم، قبیل امامأثر جمیله صدیق اکبر الخ مطبوعه بریلی)

(۳) دین کیلئے مساجد میں وعظ کہنا اور مدارس میں تعلیم دینا بھی دینی افعال واعمال ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں تبلیغ کیلئے نکلنا بھی دینی عمل ہے جو شخص ایک عمل میں مشغول ہے اس کو دوسرے عمل کی مذمت کا حق نہیں یہ بھی مسلم ہے کہ ایک عمل کو پورا کرنے سے اس کا ثمرہ ملتا ہے۔ جو عمل نہیں کیا اس کا ثمرہ نہیں ملتا مثلاً نماز پڑھنے سے نماز کا ثمرہ ملے گا۔ روزہ نہیں رکھا تھا روزہ کا ثمرہ نہیں ملے گا۔ یہی حال تمام اعمال وافعال کا ہے۔ فی سبیل اللہ کا اطلاق ہر دینی کام کے واسطے نکلنے پر آتا ہے۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے جہاد[1] کے موقع پر بھی اور نماز جمعہ[2] کیلئے نکلنے کے موقع پر بھی اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ جس میں فی سبیل اللہ کا لفظ آیا ہے رہنمائی کریں مشغول علماء شوق و صدق دل سے تعاون کریں انشاء اللہ تعالیٰ اچھے ثمرات مرتب ہونگے۔

(۴) میوات کا علاقہ جہاں سے اس کام کی ابتدا کی گئی۔ نہایت مفلوک الحال علاقہ ہیکہ لوگ ان میں اہل ثروت نہیں۔ غریب لوگ ہیں اولاً اس دعوت پر لبیک کہنے والے ہیں ہمارے علاقہ میں عموماً عامۃً غرباء وضعفاء ہی دربدر پھرتے ہیں مالدار طبقہ بہت بعد میں متوجہ ہوا وہ بھی بہت کم ہے۔ صحابہ کرام میں حضرت عثمان غنی، حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہم معمولی اور ضعیف درجہ کے حضرات نہیں تھے۔ ہاں اکثریت ابتداء میں ضعفاء وغرباء کی تھی[3]۔

[1]...... عبدالرحمن بن جبیران رسول الله صلی الله علیه وسلم قال مااغبرت قدما عبدفی سبیل الله فتمسه النار (بخاری شریف ص ۳۹۴ ج ۱ باب من اغبرت قدماه فی سبیل الله. کتاب الجهاد، مکتبه اشرفی دیوبند،

ترجمہ:- حضرت عبدالرحمٰن بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی بندہ کے قدم اللہ کے راستہ میں غبار آلود نہیں ہوتے کہ پھر آگ ان کو چھووے۔

[2]...... بخاری شریف ص ۱۲۴ ج ۱ باب المشی إلی الجمعة، مکتبه اشرفی دیوبند،

[3]...... سالتک اشراف الناس اتبعوه ام ضعفاء هم فذکرت ان ضعفاء هم اتبعوه وهم اتباع الرسل (بخاری شریف ص ۴ ج ۱ ، .... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نیز اولاً ضعفاء کا قبول کرنا دلیل قطعی نہیں صرف قرینہ ہے۔ دلیل قطعی اور قرینہ میں فرق ہے۔

(۵) کسی عمل حسن پر جو بشارت ہو اس کو سنا دینے سے یہ کیسے لازم آ گیا کہ معاصی پر عذاب سے مامون و بے خوف کر دیا گیا۔ آخر احادیث کثیرہ میں بشارتیں وارد ہیں۔ مثلاً چالیس روز جماعت سے تکبیر اولیٰ سے نماز پڑھنے پر نار سے برأت اور نفاق سے برأت وارد ہیں[۱] اس کو سنا دینا بھی کیا عذاب خداوندی سے مامون کر دینا ہے۔ نیز من قال لااله الا الله دخل الجنة بھی وارد ہے[۲]۔ نیز یہ تو غور کریں کہ تبلیغی نصاب میں فضائل نماز وغیرہ کتب ہیں جو جماعت میں پڑھی اور سنائی جاتی ہیں ان میں ترک جماعت اور دیگر معاصی پر سخت وعیدیں ہیں[۳] وہ بھی یہ جماعت سناتی اور بیان کرتی ہے۔ پھر خوف سے مامون ہو جانے کا شبہ کیسے کیا جا سکتا ہے۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............باب كيف كان بدء الوحى الخ، مكتبه اشرفى ديوبند) وفى حاشيته وهم اتباع الرسل وذالک لان الاشراف يانفون من تقدم مثلهم والضعفاء لايانفون فيسرعون الى الانقيادواتباع الحق وهذابحسب الغالب والافقد كان فيهم الاشراف كالصديق

(حاشیہ صفحہ هذا) [۱]...... عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى لله اربعين يوماً فى جماعة يدرک التكبيرالاولىٰ كتب له براء تان براْة من النار وبراء ة من النفاق، (ترمذى شريف ص ۳۳ ج ۱، مطبوعه رشيديه دهلى، كتاب الصلوٰة باب فضل التكبيرة الاولىٰ)

ترجمہ: -حدیث شریف: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص چالیس یوم با جماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز ادا کرے اس کیلئے دو برأتیں لکھدی جاتی ہیں (۱) جہنم سے براءت (۲) نفاق سے براءت،

[۲]...... كنزالعمال ص ۶۱ ج ۱ رقم الحديث ۲۰۸، مطبوعه مؤسسة الرسالة بيروت،

[۳]...... عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع النداء ولم يمنعه من اتباعه عذرقالواماالعذرقال خوف اومرض لم تقبل منه الصلوٰة التى صلى، رواه ابو داؤد ص ۸۱ ج ۱، كتاب الصلاة، باب التشديد فى ترک الجماعة، مطبوعه سعد بکڈپو ديوبند، وابن ماجه والدار قطنى (فضائل اعمال ص ۲۳۳) (فضائل نماز)مشكوٰة ص ۹۶ باب الجماعة، مطبوعه ياسر نديم ديوبند، (ترجمہ حدیث ہذا اگلے صفحہ پر)

(۶) جو شخص جماعت میں نہ آتا اسکے پاس آدمی بھیجا جانا کتب حدیث میں مذکور ہے۔ نیز مذکورہ فی السوال میں تہدید بہت کافی ہے۔ آج یہ کافی نہیں اس کی قدرت بھی نہیں۔

(۷) کیا اہل زیغ کی اصلاح واجب نہیں اگران کو ساتھ لے کر عقائد کو درست کیا جائے اوراعمال صالحہ کی تلقین کی جائے تو کیا یہ کام معصیت ہے یا اگر وہ خود آئیں تو ان کو منع کردیا جائے کیا منافقین جماعت میں نہیں آتے تھے[۱] اور کیا حضرت نبی اکرم ﷺ نے ان کی اصلاح کی سعی نہیں فرمائی۔

(۸) فضائل نماز میں ترک نماز اور وجوب قضا کو مستقلاً پڑھایا اور سنایا جاتا ہے کہ ترک پر کیسی سخت وعید ہے اور قضا کس قدر ضروری ہے۔ فضائل صدقات میں اہل وعیال کے نفقہ کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے وہ بھی پڑھائی جاتی ہے۔ تحصیل علم کا مستقل نمبر ہے جو کہ اصول میں داخل ہے۔

(۹) ایمان علیٰ مشیة الله تعالیٰ و قدرته لازم ہے۔

(۱۰) جس طرح آٹھ دس سال دینی تعلیم کا نصاب ہے مختلف فنون کی کتابیں کچھ علوم

(بقیہ صفحہ گذشتہ) **ترجمہ**:- حدیث شریف: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اذان سنی اور اس کو اس کے اتباع سے کسی عذر نے نہیں روکا، لوگوں نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا خوف یا مرض، تو اس کی نماز جو اس نے پڑھی ہے مقبول نہیں ہوئی (گو فرض ادا ہو جاتا ہے)

[۱]...... عن عبدالله بن مسعودؓ قال لقدرأيتنا ومايتخلف عن الصلوٰة إلامنافق قدعلم نفاقه أو مريض إن كان المريض ليمشي بين رجلين حتى ياتي الصلوٰة، الحديث مشكوٰة شريف ص ۹۶ ج ۱ باب الجماعة، مطبوعه ياسرنديم ديوبند،

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو دیکھتے ہیں ہم میں کوئی نماز (باجماعت) سے پیچھے نہیں رہتا تھا مگر ایسا منافق جس کا نفاق معلوم ہو یا مریض (جو بالکل عاجز ہو) ورنہ تو مریض بھی دو آدمیوں کے درمیان (سہارے سے) چل کر نماز میں آتا تھا۔

آلیہ ہیں کچھ مقصودہ ہیں۔ مدارس میں ان کیلئے گھنٹے مقرر ہیں۔ سہ ماہی، ششماہی، سالانہ امتحانات ہوتے ہیں غرض مستقل ایک نظام ہے۔ یہ نظام دورصحابہؓ وتابعینؒ میں نہ تھا کیا اس کو بدعت کہہ کر ترک کردیا جائے۔ یا اس کے منافع سامنے ہیں اورکوئی چیز اس میں اصول شرع کے خلاف نہیں ذراوسعت نظر سے کام لیں تو تبلیغی جماعت کے کام کی حیثیت واضح ہوجائے گی۔

(۱۱) فضائل صدقات میں زکوٰۃ نہ دینے پر جو وعیدیں ہیں ان کو سن کر بے شمار لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے کا اہتمام کیا ہے جس کا ہم کو براہ راست علم ہے۔

(۱۲) جو شخص صاحب نصاب ہے وہ مستحق زکوٰۃ نہیں[1] اس جماعت کے غیراہل علم کو مسائل بتانے اور فتویٰ دینے کی اجازت نہیں اس کے نصاب میں جو کتابیں پڑھی اور سنائی جاتی ہیں ان میں لکھے ہوئے مسائل کو اہل علم واہل فتویٰ سے سمجھ کر عمل کرنے کی تاکید ہے جو مسئلہ نصاب میں نہ ہو اس کو اہل علم اور اہل فتویٰ سے پوچھ کر عمل کریں۔

(۱۳) یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی طالب علم اپنے مدرسہ میں رہتا ہے۔ اس کی تربیت کیلئے قانون بنادیا گیا ہے کہ دوسرے کمرہ میں نہ جائے۔ دوسری جماعت کے طالب علم سے بات نہ کرے۔ مدرسہ سے باہر کوئی رشتہ دار آیا ہو بلا اجازت اس سے ملاقات کیلئے نہ جائے۔ اس قسم کی پابندی کے منافع پر غور کریں کہ کس قدر اوقات کا تحفظ ہے۔ فتنوں سے امن ہے جمعیت قلب ہے اپنے علم اور مقصد کے ساتھ لگن ہے یہ پابندی ایسی نہیں جیسی زنا اور سرقہ پر پابندی ہے کہ خلاف کرنے سے سنگسار کردیا جائے گا یا قطع ید کردیا جائے گا۔ جس کیلئے دلیل کی ضرورت ہو۔ اطباء وڈاکٹر بھی زیر علاج مریض کو بہت سی مباح چیزوں سے پرہیز بتاتے ہیں

---

[1]...... وان كان لايحتاج اليه وهويساوى مأتى درهم لايجوز صرف الزكوٰة اليه ولايجوز له اخذها (عالمگيرى ص ۱۸۹ ج ۱) الباب السابع فى المصارف كتاب الزكوة، طبع كوئٹه.

ان سے بھی شرعی دلیل نہیں دریافت کی جاتی بلکہ مریض کی مصلحت اوراس کیلئے ان کے تجربہ پر قناعت کی جاتی ہے۔

یہاں تک عربی عبارت میں تحریر کردہ شبہات واعتراضات کے جوابات ذکر کئے گئے اب اردوعبارات میں لکھے ہوئے اعتراضات کے جوابات تحریر ہوتے ہیں۔

مولانا اسماعیل شہید صاحبؒ

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ پر جواعتراضات آپ نے لکھے ہیں یہ نئے نہیں ہیں۔ بریلی کے اعلیٰ حضرت احمد رضاخاں صاحب نے ایک عورت کو پس پردہ بٹھا کر اس کی گود میں بچہ دیکر دردزہ کی نقل کرائی اوراس کے بچے کے رونے کی آواز پر سب لوگوں کا کھڑے ہوکر یانبی سلام علیک یارسول سلام علیک پڑھنا ان چیزوں کو حضرت مولانا نے بدعت وناجائز لکھا ہے کیونکہ قرآن کریم اورحدیث شریف آثارِصحابہؓ، اجماع، فقہ مجتہدین نیز دیگر اولیاء کرام جیسے حضرت سید عبدالقادر جیلانی ؒ، حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ، حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، حضرت بہاؤالدین نقشبندیؒ سے ثابت نہیں۔ نیز اس میں سخت توہین ہے ایک عورت کو حضور اکرم ﷺ کی والدہ بنانا ہے اوراس کے بچے کو حضور اکرم ﷺ بنانا ہے اورگویا کہ اس مجلس میں ولادت ہورہی ہے۔ (استغفر اللہ العظیم) اگر معترض کے والد کی ولادت کا اس طرح میلاد کیا جائے تو وہ خود بھی اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ کوئی غلط اور غیر ثابت چیز نہ ہوتو حضور اکرم ﷺ کا ذکر مبارک خواہ ولادت شریف کا ذکر ہوخواہ بچپن کی تربیت کا خواہ عبادات معاملات غزوات کا ذکر ہوحتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ سے تعلق رکھنے والی کسی چیز کا ذکر ہو مثلاً بکری، اونٹنی، تلوار، لباس وغیرہ ہر ایسی چیز کا ذکر

موجب سعادت اور باعث خیر و برکت ہے[۱] حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث ساری عمر ذکر مبارک میں مشغول رہے۔ حدیث شریف پڑھاتے رہے اتباع سنت کی تلقین کرتے رہے۔ درود شریف کی ہدایت کرتے رہے بدعات کو مٹاتے رہے۔

(۱۴) تذکرۃ الرشید ص ۱۷ میں یہ الفاظ موجود نہیں۔ البتہ مولانا احمد رضا خاں صاحب نے خاص وصیت فرمائی ہے کہ میرے دین ومذہب پر جو میری کتب سے ظاہر ہے۔ عمل کرنا ہر فرض سے اہم فرض ہے۔ حالانکہ ان کی کتب مدت دراز سے چھاپ کر شائع کر دی گئی ہیں۔ ان کے جوابات بھی چھپے ہوئے ہیں۔ مگر مبتدعین رضا خانیوں کا طبقہ ان اعتراضات کو بار بار چھاپتا رہتا ہے اور ملک میں پھیلاتا رہتا ہے۔ بیرون ملک بھی پہونچاتا ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ اور دیگر اکابر دیوبند پر جو اعتراضات لکھے ہیں ان کے جوابات بھی بارہا دئے جاچکے ہیں۔ الجنۃ لاہل السنہ، السحاب المدرار، توضیح البیان، الشہاب الثاقب، سبیل السداد، تسہیل العرفان، تغیر العنوان، کشف حقیقت، انکشاف حقیقۃ البدعت، صاعقۂ آسمانی، رضا خانی مذہب، اور بھی بہت سی کتابیں ہیں۔ مدت سے شائع شدہ ہیں ان کو دیکھئے تو حقیقت معلوم ہوگی اور کس طرح اکابر دیوبند کی عبارتوں کو مسخ کیا ہے کس قدر جھوٹ ان کی طرف منسوب کر کے ان کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے اور یہ کوشش اب بھی برابر جاری ہے اگر حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ نے خدائے پاک کی شان میں اور حضور اکرم ﷺ کی شان میں گستاخی و بے ادبی کی ہے تو ان پر صاف صاف فتویٰ خود بریلی سے ہی دریافت کریں اور اگر ان سے کفر کا فتویٰ ملتا ہے تو جو ان کو کافر نہ کہے

---

[۱]...... والاحتفال بذكر الولادة ان كان خالياً من البدعات المروجة فهو جائز بل مندوب كسائر أذكاره صلى الله عليه وسلم (امدادالفتاویٰ ص۳۲۷ ج۶، كتاب العقائد والكلام، عنوان "استفتاء بعض علماء مصر متعلق بعض مسائل اختلافيه از حضرات ديوبند" مطبوعه زكريا ديوبند،

حالانکہ وہ ان کی کفریات سے خوب واقف ہے تو اس پر کیا فتویٰ ہے، اگر مولانا مرحوم پر کفر کا فتویٰ نہیں تو کیوں نہیں مہربانی فرما کر ان باتوں کا جواب بریلی سے منگا کر ہمارے پاس بھیجدیں۔

اب ان کے متعلق نمبروار جوابات مختصراً عرض ہیں۔

(۱) یہی حاصل ہے مولانا احمد رضاخاں صاحب کی تحریر کا بھی دیکھو، حیات الموات[۱]۔ ص۶۔

(۲) مولانا اسماعیل صاحب کی یہ عبارت نہیں۔

(۳) یہ بھی مولانا محمد اسماعیل صاحبؒ پر بہتان ہے انہوں نے یہ عبارت نہیں لکھی

(۴) یہ بھی غلط ہے انھوں نے ایسا نہیں لکھا۔

(۵) سنن ابوداؤد شریف میں یہ حدیث پاک موجود ہے[۲]۔ بریلوی لوگ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر کیا فتویٰ لگائیں گے اور جو صحابہ کرام اس کو روایت کرتے ہیں اور محدثین لکھتے ہیں اور تمام دینی بڑے مدارس میں یہ کتاب پڑھائی جاتی ہے، صحاح ستہ میں داخل ہے ان سب پر کیا فتویٰ لگائیں گے اگر حدیث کے معنی کسی کو معلوم نہ ہوں تو وہ اہل علم سے دریافت کرے فتویٰ لگانے کا اس کو کیا حق ہے۔

(۶) نبی پر وحی آتی ہے[۳]۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی نصرت ہوتی ہے۔ معجزات کا

---

۱ ھر محال عادی ممکن عقلی ھے، حیات الموات فی بیان سماع الاموات ص۶، مطبوعہ اھل سنت والجماعت بریلی،

۲...... وانہ لیئط بہ اطیط الرحل بالراکب (ابوداؤد شریف ص ۶۵۰ ج۲، کتاب السنۃ، باب فی الجھمیۃ، مطبوعہ سعد بکڈپو دیوبند،

۳...... قال اللہ تعالیٰ انااوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ، (سورۃ نساء آیۃ ۱۶۳)

ظہور ہوتا ہے[1]۔ ساحرو جادوگر جو کچھ اعمال غریبہ کرتے ہیں۔ وہ اس کے لئے مستقل محنت وریاضت کرتے ہیں۔ شیاطین ان کی مدد کرتے ہیں[2] جس کی وجہ سے سیدھے سادھے آدمی چکر میں پڑ جاتے ہیں اس لئے ایسی چیزوں کو دیکھ کر اپنا ایمان کمزور نہ کریں۔ ان کو مقرب نہ سمجھیں اہمیت کا یہ مطلب نہیں کہ جادوگر مقرب الٰہی ہوتے ہیں بلکہ جادو نقصان پہونچانے والی چیز ہے اس سے بچنے کی اہمیت ہے۔

(۷) یہ تو فقہ کی کتابوں مجمع الانہر وغیرہ میں بھی لکھا ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا کہ ہماری ہر پکار کو اللہ تعالیٰ کی طرح ہر جگہ سے براہ راست سنتے ہیں شرک ہے[3]، حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جو شخص میری قبر کے قریب صلوٰۃ وسلام پڑھے میں اس کو خود سنتا ہوں جو شخص دور سے پڑھے وہ ملائکہ کے ذریعہ میرے پاس پہونچایا جاتا ہے[4]۔

(۸) جو عقیدہ نمبر ۷ میں لکھا ہے اس عقیدے کے ساتھ پکارنے کا حکم تو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ انبیاء علیہم السلام اولیاء کرام کی تعظیم تو لازم ہے[5] اس کی تعظیم کو شرک نہیں لکھا یہ ان پر

---

[1]...... خبر الرسول المؤید بالمعجزة (شرح عقائد ص ۱۶) مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند

[2]...... والسحر علم بالفاظ واعمال یتقرب بها الانسان الی الشیاطین تصیربها الشیاطین مسخرات فیعینونه علی مایرید (التفسیر المظهری ص ۱۰۶ ج ۱) تحت قوله وماکفر سلیمان ولکن الشیاطین کفروا، سورۂ بقرہ آیت: ۱۰۲، مطبوعہ ندوۃ المصنفین دھلی،

[3]......ویکفر بقوله ارواح المشائخ حاضرة تعلم (مجمع الانهر ص ۵۰۵، ج ۲) کتاب السیر والجهاد ثم ان الفاظ الکفر انواع .مطبوعہ دارالکتب العلمیہ بیروت. البحر الرائق ص: ۱۲۴/۵، باب احکام المرتدین، مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ.

[4]...... عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی علی عندقبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته. مشکوٰۃ شریف ص ۸۷ (مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند) کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ علی النبی

[5]...... وقدفرض الله توقیره وبره الی النبی ﷺ ...... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بہتان ہے ان کو سجدہ کرنا شرک ہے۔ اس کی ہرگز اجازت نہیں وہاں نفس جھاڑ و دینا اور نفس پیاسے کو پانی پلانا بھی شرک نہیں جو کام اللہ پاک کے ساتھ خاص ہے وہ غیر اللہ کے ساتھ خاص کرنا ضرور شرک ہے مثلاً یہ کہنا کہ مجھے بیٹا دیدیجئے یا ان کی قبر پر سجدہ کرنا وغیرہ اس کو حضرت مولاناؒ نے شرک لکھا ہے۔ جس سے بچنا ضروری ہے[1]۔

حضرت اقدس مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ کے متعلق اعتراضات کے جوابات

(ا) واقعتاً حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب محدث دہلویؒ بہت بڑے عالم محدث بزرگ صاحب نسبت تھے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ کے بھتیجے اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کے پوتے تھے، خدا اور رسول کے دشمنوں سے جہاد کیا بڑی مشقتیں برداشت کیں۔ جہاد ہی میں شہید ہوئے ''سیرت سید شہید'' میں ان کے حالات دیکھئے جن کو دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے۔ تقویۃ الایمان میں انھوں نے اپنے دور کی بدعات وشرکیہ رسوم وعقائد کی خوب تردید کی ہے۔ جس طرح کسی کے پیٹ میں مادہ فاسدہ جگہ پکڑ چکا ہو جس کی وجہ سے صحت برباد ہو رہی ہو اس کو مسہل دوا دیجاتی ہے اور مادۂ فاسدہ نکالا جاتا ہے اور صحت کو بحال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح تقویۃ الایمان کے ذریعہ عقائد فاسدہ وشرکیہ رسوم کو انھوں نے ختم کیا ہے اور حضرت نبی اکرم ﷺ کے لائے ہوئے دین کو پیش کیا۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............(كتاب الشفاء ص ١٨٩ ج ٢ مطبوعه مؤسسة الثقافية بيروت) القسم الرابع الباب الاول فى بيان ماهوفى حقه صلى الله عليه وسلم سب اونقص .

(حاشیہ صفحہ ہذا) [1]...... والسجدة حرام لغيره سبحانه الخ، شرح فقه اكبر ص ٢٣٠، (مطبوعه مجتائى دهلى) والسجدة حرام لغيره سبحانه،

اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے مسہل کی وجہ سے مریض کے پیٹ میں درد بھی ہوتا ہے اور بار بار بیت الخلا بھی اس کو جانا پڑتا ہے۔ ذائقہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔ مگر مادۂ فاسدہ کے نکل جانے پر اس کی قدر معلوم ہوتی ہے کہ کتنی بڑی تباہی کی بلاء سے نجات مل گئی۔ اس لئے تقویۃ الایمان میں بعض تعبیرات مسہل کی طرح تیز اور سخت بھی ہیں مگر مضمون ان کا مفید ہے اسی لئے حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ نے اس کی تعریف فرمائی۔

(۲) حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ نے یہ عبارت کہیں نہیں لکھی یہ تو ان پر بہتان ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ میں ایک سوال کے جواب میں وہ فرماتے ہیں۔

الجواب

ذات پاک حق تعالیٰ جل جلالہٗ کی پاک ومنزہ ہے۔ اس سے کہ متصف بصفت کذب کیا جائے، معاذ اللہ تعالیٰ اس کے کلام میں ہرگز ہرگز شائبہ کذب کا نہیں۔ قال اللّٰہ تعالیٰ ومن اصدق من اللّٰہ قیلا[1] جو شخص حق تعالیٰ کی نسبت یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے کہے وہ کذب بولتا ہے۔ وہ قطعاً کافر ہے معلون ہے اور مخالف قرآن وحدیث اور اجماع امت کا ہے وہ ہرگز مؤمن نہیں تعالیٰ اللّٰہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً (فتاویٰ رشیدیہ ص[2] ۱۶ ج ۱) وہ تو ایسے شخص کو کافر اور ملعون کہتے ہیں جو حق تعالیٰ کے کلام میں جھوٹ بتائے یا یہ کہے کہ حق تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے ان کے نزدیک تو اللہ پاک کے کلام میں جھوٹ کا شائبہ بھی نہیں۔

(۳) حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ کی طرف اس کی نسبت کرنا غلط ہے۔

(۴) پوری عبارت نقل نہیں کی گئی میں نقل کرتا ہوں۔

---

[1]...... سورۃالنساء پارہ ۵. ترجمہ: خدائے تعالیٰ سے زیادہ کس کا کہنا صحیح ہوگا.

[2]...... فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶ ج ۱. کتاب العقائد کتب خانہ رحیمیہ اردو بازار دھلی

الجواب

محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب انکا حنبلی تھا البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اوران کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جوحد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا اور عقائد سب کے متحد ہیں اعمال میں فرق حنفی شافعی مالکی حنبلی کا سا ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ[1] ص ۱۱۱ ج ۱۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں۔

الجواب

محمد ابن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں۔ وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا۔ بدعت وشرک سے روکتا تھا۔ مگر تشدد اس کے مزاج میں تھا۔ واللہ اعلم۔ فتاویٰ رشیدیہ[2] ص ۸۸ ج ۳۔

پھر جب دوسری قسم کے حالات معلوم ہوئے تو حضرت گنگوہی نے تعریف نہیں کی بلکہ سکوت فرمایا کسی مسلمان سے نیک گمان قائم کرنے کیلئے مستقل دلیل کی ضرورت نہیں بلکہ بدگمانی کی دلیل کا نہ ہونا کافی ہے یہی ضابطہ ہے جس کی وجہ سے دلیل کسی مسلمان کے حق میں برا لفظ کہنے سے مانع ہے دلیل ہونے پر بھی بلاضرورت کسی کو برا کہنے کا مشغلہ اختیار کر لینا نہیں چاہیے نیز حضرت گنگوہی کی تحریر میں بھی اس کی رعایت ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں مگر ہاں جوحد سے بڑھ گئے ان میں فساد آ گیا اس پر آپ کو کیا اعتراض ہے۔

---

[1]...... فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۱۱ ج ۱. کتاب التقلید والاجتهاد کتب خانه رحیمیه اردو بازار دهلی،

[2]...... (فتاویٰ رشیدیه ص ۸۸ ج ۳) کتاب الاجتهاد و التقلید قبیل کتاب البدعات کتب خانه رحیمیه اردوبازاردهلی

(۵) اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت سید المرسلین ﷺ کو شان نبوت کے لائق اپنی ذات وصفات اور عالم آخرت سے متعلق اتنا علم عطا فرمایا کہ تمام انبیاء علیہم السلام اور ملائکہ اور سب مخلوقات کا علم ایک قطرہ کے مانند ہے اور حضرت رسول اللہ ﷺ کا علم سمندر کے مانند ہے[۱] لیکن اللہ پاک کا علم اس سے بھی زائد ہے[۲] کیونکہ وہ غیر متناہی ہے۔ نیز وہ ذاتی علم ہے اور ان کا علم عطائی ہے اور جب شریعت میں علم الغیب بولا جاتا ہے تو اس سے علم ذاتی ہی مراد ہوتا ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ اور مولانا احمد رضا خاں صاحب نے بھی اس کی تصریح کی ہے قرآن کریم میں بہت سی آیات ہیں جن میں حضور اکرم ﷺ سے علم الغیب کی نفی کی گئی ہے اور علم الغیب کو اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص مانا گیا ہے۔ قل لایعلم من فی السمٰوت والارض الغیب الاالله.[۳] وعندهٗ مفاتح الغیب لایعلمها الاهو.[۴] فقل انماالغیب لله[۵]۔ قل لااقول لکم عندی خزائن الله ولااعلم الغیب[۶] وغیرہ وغیرہ

---

[۱]...... ان اتقاکم واعلمکم بالله انا. باب قول النبی صلی الله علیه وسلم، کتاب الایمان، (بخاری شریف ص۷ ج۱، مطبوعه اشرفی دیوبند)

[۲]...... قال الربیع ابن انس ان مثل علم العباد کلهم فی علم الله کقطرة من ماء البحور کلها (تفسیر ابن کثیر ص۱۷۵ ج۳) تحت قوله تعالیٰ قل لوکان البحر مداداً لکلمٰت ربی، سورهٔ کهف آیت: ۱۰۹، مطبوعه مکتبه تجاریه مکه مکرمه،

[۳]...... سورہ نمل آیت: ۶۵، **ترجمہ**:- آپ کہہ دیجئے کہ جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں موجود ہیں کوئی بھی غیب کی بات نہیں جانتا بجز اللہ تعالیٰ کے (از بیان القرآن)

[۴]...... سورہ انعام آیت: ۵۹، **ترجمہ**:- اور اللہ ہی کے پاس ہیں خزانے تمام مخفی اشیاء کے ان کو کوئی نہیں جانتا (از بیان القرآن)

[۵]...... سورہ یونس آیت: ۲۰، **ترجمہ**:- آپ فرما دیجئے کہ غیب تو اللہ ہی کے لئے ہے۔

[۶]...... سورہ انعام آیت: ۵۰ **ترجمہ**:- آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس خدائے تعالیٰ کے خزانے ہیں اور نہ میں تمام غیبوں کو جانتا ہوں (از بیان القرآن)

احادیث میں۔تابیرنخل[۱]، بیرمعونہ[۲]،حدیبیہ[۳]،افک[۴] امامت[۵]شفاعت[۶]وغیرہ بےشمار امور ہیں جن سے علم غیب کی نفی ہوتی ہے اگر حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ نے وہی بات تحریر فرمادی جو کہ قرآن کریم اوراحادیث میں موجود ہے،مولانا احمد رضاخاںؒ نے بھی عالم الغیب کہنے کو ''الامن والعلی'' میں منع لکھا ہے۔اسی طرح ملفوظات[۷]میں بھی منع لکھا ہے۔

(۶)۵ سے اس کا بھی جواب ہوگیا۔

(۷)۵ سے یہ بھی واضح ہوگیا نیز حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شہیدؒ پر اعتراضات کے جوابات:۷میں بھی اس کا جواب آ گیا۔

(۸)اس کا جواب بھی ۵ میں آ گیا۔

(۹)اس کا جواب بھی ۵ میں آ گیا۔

(۱۰) اس خیال سے دور سے کہنے کا یہی حکم ہے جیسا کہ ۵ میں ہے۔

(۱۱) اولیاء کرام کے طفیل میں بھی رحمت نازل ہوتی ہے اگرچہ رحمت کاملہ حضور اقدس ﷺ کے ہی طفیل میں ہے اور رحمت کاملہ کا مظہراتم ذات مقدس ﷺ ہے۔

۱......عن رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ ﷺ المدینة وھم یأبرون النخلة فقال ما تصنعون قالو کنا نصنعه قال لعلکم لو لم تفعلوا کان خیراً فترکوہ فنقصت قال فذکروا ذلک له فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیٔ من امر دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشیٔ من رأیی فانما انا بشر مشکوٰة شریف ص۲۸ باب الاعتصام بالکتاب والسنة، مطبوعه یاسرندیم دیوبند،

۲...... البدایةوالنهایةص۷۳ ج۲ الجزء الرابع سریة بیرمعونه مطبوعه مصطفےٰ البازمکه مکرمه

۳...... بخاری شریف ص۵۹۷ ج۲، باب غزوة الحدیبیة. کتاب المغازی، مکتبه اشرفی دیوبند،

۴...... بخاری شریف ص۵۹۳ ج۲ باب حدیث الافک، مکتبه اشرفی دیوبند،

۵...... مشکوٰة شریف ص ۸۱ باب القرأة فی الصلوٰة. مطبوعه یاسر ندیم دیوبند

۵...... مشکوٰة شریف ص۴۸۸ باب الحوض والشفاعة، مطبوعه یاسرندیم دیوبند،

۷...... ملفوظات ص۲۲۴ ج۳ (مطبوعه نورانی کانپور)

(۱۲) عرس مروج ثابت نہیں۔[۱]

(۱۳) مجلس مولود مقرر کرنا جس میں روایات بھی غلط بیان کی جائیں اور اس میں کفریات بھی ہوں جائز نہیں۔[۲]

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سے متعلق اعتراضات کے جوابات

(۱) یہ عبارت براہین قاطعہ میں نہیں جو کچھ اس میں ہے اس کی نقل فقہ کی معتبر کتاب ردالمحتار سے پیش کر دی ہے۔ حضرت گنگوہیؒ پر بھی یہ اعتراض تھا جو کہ بہتان ہے۔

(۲) یہ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ پر بھی بہتان ہے تذکرۃ الخلیل میں صاف صاف موجود ہے کہ ظلم کا تحقق خدائے تعالیٰ کے حق میں ممکن نہیں تو عقلاً محال ہوا تو اس کا امکان بھی عقلاً ممتنع ہوا (تذکرۃ[۳] الخلیل ص ۸۶)

(۳) یہ عبارت بھی براہین قاطعہ میں نہیں۔

(۴) اس کا جواب حضرت گنگوہیؒ پر کئے گئے اعتراضات ۱۳ کے جوابات میں آ گیا۔

۱...... لایجوز مایفعله الجهال بقبور الأولیاء والشهداء من السجود والطواف حولها واتخاذ السرج والمساجد علیها ومن الاجتماع بعد الحول کالاعیادویسمونه عرساً (التفسیر المظهری ص ۶۵ ج ۲) تحت قوله لایتخذبعضنا بعضاًارباباً من دون الله، (سورة آل عمران آیت: ۶۴، مطبوعه ندوة المصنفین دهلی)

۲...... ومن جملة ماأحدثوه من البدع مع اعتقادهم ان ذالک من اکبرالعبادات واظهار الشعائر مایفعلونه فی شهرربیع الاول من المولد وقداحتویٰ علی بدع ومحرمات جملةً (المدخل ص ۲ ج ۲) فصل فی المولد، مطبوعه مصر.

۳ تذکرة الخلیل ص ۱۴۷، قیام بهاولپور اور مناظره، مکتبه خلیلیه سهارنپور،

حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی سے متعلق اعتراضات کے جوابات

(۱) یہ عبارت ان الفاظ کے ساتھ حفظ الایمان میں نہیں اس میں اپنی طرف سے معترض نے کچھ بڑھا کر مطلب بگاڑا ہے۔ جو کہ صریح بہتان ہے۔ حضرت تھانویؒ نے لکھا ہے کہ یہ خبیث مضمون کبھی میرے خیال میں بھی نہیں آیا میں اس کو کفر سمجھتا ہوں دیکھو۔ بسط البنان اور السحاب المدرار وغیرہ، ظالموں نے بہتان لگا کر پھیلایا ہے۔ نفس مسئلہ کی تشریح حضرت مولانا رشید احمد صاحبؒ پر کئے گئے اعتراضات کے جواب ۵ میں ہے۔

(۲) بزرگوں کا تذکرہ کرنا اور دینی کارنامے بیان کرنا درست اور ذریعہ اصلاح ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ کے نام کی طرح بطور وظیفہ ان کا نام پڑھنا غلط ہے اور موہم ہے۔ بقیہ مذکورہ چیزیں بے اصل ہیں۔

تبلیغی جماعت کے بارے میں اعتراضات کے جوابات

(۱) اس میں اعتراض کیا ہے تشریح کریں؟

(۲) اس کا جواب گزر چکا۔

(۳) جب سے آدمی بدعت سے تائب ہو کر سنت پر عمل کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔ اس وقت سے سنت کی رحمت و برکت شروع ہو جاتی ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سراپا رحمت و برکت ہیں۔ جب سے اس دنیا میں تشریف لائے رحمت و برکت کا ظہور شروع ہو گیا۔ پھر کار نبوت شروع کیا اور وحی آئی اس وقت کی رحمت و برکت کا حساب لگانا دشوار ہے

بددینی، بدعملی، بدعت کومٹانے، اور دینداری، اعمال صالحہ، سنت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے جب سے اجتماعی اور غیر اجتماعی شکل اختیار کی گئی اسی وقت سے اس کی برکت ظاہر ہونا شروع ہوگئی اور جس قدر کام بڑھتا گیا اسی قدر خیر وبرکت میں اضافہ ہوتا گیا اور ہو رہا ہے۔

(۴) کنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر[1] میں ہر وہ شخص داخل ہے۔ جس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لئے حق تعالیٰ قبول فرمالے۔ یہی انبیاء کا طریقہ ہے۔ جو شخص اس طریقہ کو جس قدر اختیار کرے گا انبیاء علیہم السلام سے اسی قدر اس کو قرب کی نسبت حاصل ہوگی۔ یہ نسبت شخص واحد کو بھی حاصل ہوسکتی ہے اور جس شخص کے ذریعہ لاکھوں آدمی اس مبارک کام میں لگ جائیں ہر ایک کی محنت میں اس شخص کا حصہ ہوگا اور اس کی نسبت زیادہ سے زیادہ قوی ہوگی۔ چنانچہ اللہ پاک نے یہ مقام حضرت مولانا محمد الیاس صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو عطا فرمایا۔

حضرت مولانا محمود الحسن صاحب شیخ الہند دیوبندیؒ سے متعلق اعتراضات کے جوابات

(۱) یہی مضمون مجملاً احمد رضا خاں صاحب نے بھی لکھا ہے جیسا کہ حیات[2] الموات ص ۶ میں ہے۔

(۲) ہر صحیح دینی کتاب کے متعلق یہی کہا جائیگا کہ جس نے اس کو مانا اس کو ہدایت ہوئی جس نے نہیں مانا وہ غلط راہ پر چلا۔

---

[1]...... سورہ آل عمران: آیت: ۱۱۰

[2] حیات الموات فی بیان سماع الاموات ص ۶، مطبوعه اهل سنت والجماعت بریلی،

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب سے متعلق اعتراضات کے جوابات

ذہن کو غصہ سے خالی کر کے غور کریں حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے صحابہ کی دو رکعت بعد والوں کی ۲ لاکھ رکعت سے بڑھ کر ہیں[۱] اور جو کچھ انھوں نے ایک مد یا اس کا نصف صدقہ دیا ہے دوسرے لوگ اگر پہاڑ برابر سونا صدقہ دیں تب بھی ان کے برابر نہیں ہو سکتے[۲] یہ اسی وجہ سے ہے کہ ان کا ایمان نہایت قوی تھا جس کا تعلق قوت عملیہ سے ہے بعد والوں کو یہ نصیب نہیں۔ حضرت نبی پاک ؐ سے ثابت نہیں کہ کسی دن بھی ہزار یا پانچ سو نفلیں پڑھی ہوں حالانکہ امت کے بعض حضرات سے یہ ثابت ہے[۳]۔ نیز وتر کی ایک رکعت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پورا قرآن کریم پڑھا ہے[۴]۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ نے دو رکعت نفل میں پورا قرآن شریف ختم کیا ہے، رمضان المبارک

---

۱ ورد سبق درهم مائة الف درهم (مرقاة المفاتيح ص: ۵/۵۱۸، باب مناقب الصحابة، مطبوعه اصح المطابع بمبئى،

۲ عن ابى سعيدن الخدرىؓ قال قال رسول الله ﷺ لاتسبوا اصحابى فو الذى نفسى بيده لو انفق احد كم مثل احد ذهبا مابلغ مد احدهم ولا نصيفه ابو داؤد شريف ص ۶۴۰ ج ۲ كتاب السنة

ترجمہ:- حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے اصحاب کو برا مت کہو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم میں کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو ان کے ایک مد یا آدھا مد جو کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۳ قال الزبير وحدثنى يحيى بن مسكين مارأيت احدا قط اكثر ركوعا وسجودا من مصعب بن ثابت كان يصلى فى كل يوم وليلة الف ركعة ويصوم الدهر (صفة الصفوة ص ۲/۱۱۹، مكتب عباس احمد الباز مكه مكرمه)

۴...... اخبرنا هشام عن محمد بن سيرين أن عثمان كان يحيى الليل فيختم القرآن فى ركعة (الطبقات الكبرىٰ لإبن سعد ص ۵۷ ج ۳، مطبوعه دار الفكر)

میں ہر روز ایک قرآن کریم ختم کرتے تھے[1] حضرت نبی کریمؐ سے یہ چیزیں ثابت نہیں مگر جو مقام کیفیت ایمانیہ اور شان نبوت کی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے عطا فرمایا اس کا کروڑ واں حصہ بھی ان اعمال کثیرہ کی وجہ سے کسی کو حاصل نہیں یہ بات بالکل حق اور صحیح ہے۔

(۲) حضرت مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے تحذیر الناس میں ہرگز ایسا نہیں لکھا خاتم النبیین کے معنیٰ آخری نبی کو جاہلوں کا خیال قرار نہیں دیا ان پر بہتان ہے۔ جس کی براءت وہ جوابات ''محذورات عشر[2]'' میں فرما چکے ہیں جس کو چھپے ہوئے ۱۰۰ سو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ انھوں نے ختم نبوت کے تین معنی بتا کر ہر طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ثابت کیا ہے۔

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ پر اعتراضات کے جوابات

اگر مجلس میلاد قرآن کریم، حدیث شریف، آثار صحابہؓ، فقہ ائمہ مجتہدین سے ثابت ہو تو پیش کریں بات یہ ہے کہ چھ صدیاں امت پر اس طرح گذر گئیں کہ اس مجلس کا کہیں وجود نہیں ملتا تاریخ ابن خلکان[3] میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے شاہ اربل نے یہ مجلس منعقد کی اور شاہانہ

[1]...... وكان يجمع القرآن فى ركعتين فى ليلة عن ابى يوسف قال كان ابوحنيفةؒ يختم القرآن كل يوم وليلة ختمة حتى إذا كان شهر رمضان ختم فيه مع ليلة الفطر ويوم الفطر اثنتين وستين ختمة الخ (عقود الجمان فى مناقب الامام الاعظم ص ۲۱۳ الباب الحادى عشر فى شدة اجتهاده فى العبادة)

[2]...... محذورات عشر مطبوعه بلاس پریس ساڈھورہ.

[3]...... وقدم مدينة اربل فى سنة اربع وستمائة وهو متوجه الىٰ خراسان. فرأى صاحبها الملك المعظم مظفر الدين بن زين الدين رحمه الله تعالىٰ مولعاً بعمل مولدالنبى صلى الله عليه وسلم عظيم الاحتفال به (تاريخ ابن خلكان ص ۴۴۹ ج۳، الحافظ بن دحية رقم الاسم ۴۹۷، حرف العين)

شان وشوکت کے ساتھ کی پھراس کی نقل اس کے وزیروں اورامراء نے کی یہ واقعہ ۶۰۴ھ کا ہے۔اس وقت سے علماءحق نے اس پرنکیر کی ہے۔علامہ ابن الحاج نے ''المدخل [1] میں ۳۲ صفحات اس کی تردید میں لکھے ہیں ۷۰۰ھ کے کچھ بعدان کی وفات ہے۔اعتراضات کے اندرجان پیداہوجاتی ۔اگرادلۂ اربعہ میں کسی دلیل سے مجلس میلاد کاثبوت پیش کردیاجاتا افسوس یہ ہے کہ جس چیزکواعلیٰ درجہ کی قربت کہاجارہاہے۔وہ بےدلیل ہے۔فقط واللہ اعلم

حررہٗ العبدمحمودغفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند ۱۰/۶/۹۷ھ

بسم الله الرحمن الر

[1]...... المدخل ص ۲ ج ۲ فصل فی المولد. مطبوعه مصر.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ششم

﴿مختلف فرق باطلہ﴾

فرقۂ ذگریان

سوال:- ایک گروہ جس کو ذگری کہتے ہیں۔ یہ فرقۂ باطلہ ذگریان صراط مستقیم سے منحرف ہے۔ مثلاً ان ذگری گروہ کے عقائد میں سے ایک شخص مسمیٰ بہ محمدی جو اس فرقہ کا مقتدا گذرا ہے۔ یہ لوگ اس کو اپنا پیغمبر و رسول تسلیم کرتے ہیں اور اسی کے نام کا کلمہ پڑھتے ہیں اور ضروریات دین مثلاً نماز پنجگانہ روزہ ماہ رمضان المبارک۔ وحج بیت اللہ کے کلی طور پر منکر ہیں۔ لہٰذا کیا یہ لوگ مسلمان ہیں یا نہیں؟ اور انکے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے لوگوں کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ جو شخص آپ کو خاتم النبیین نہ مانے بلکہ آپ کے بعد کسی اور کی نبوت پر ایمان لائے۔ وہ شخص کافر ہے[1] اس کے ساتھ مسلمانوں کو تعلق نکاح

---

[1]...... ودعوی النبوة بعدنبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع (شرح فقه اکبر ص ۲۰۲، مطبوعه مجتبائی دهلی، والبسط فی اکفار الملحدین، مطبوعه مجلس علمی ڈابهیل.

وغیرہ جائز نہیں[1]۔نماز، روزہ، حج ارکان دین اسلام ہیں نصوص قطعیہ سے ان کی فرضیت ثابت ہے جو شخص ان کی فرضیت کا انکار کرے وہ بھی کافر ہے۔دائرۂ اسلام سے خارج ہے[2]۔

قال اللہ تعالیٰ وما کان محمد اباا حد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین الآیۃ[3] وقال اللہ تعالیٰ واقیمواالصلوٰۃ الآیۃ[4] وقال اللہ تعالیٰ یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام الآیۃ[5] وقال اللہ تعالیٰ وللہ علی الناس حج البیت الآیۃ[6]۔

مسلمانوں کو ایسے عقیدوں سے اور ایسے عقیدے والوں سے انتہائی پرہیز کرنا چاہئے ،اور

۱؎..... ولا یجوز للمرتدان یتزوج مرتدۃ ولا مسلمۃ کافرۃ اصلیۃ وکذلک لا یجوز نکاح المرتدۃ مع احد، (عالمگیری کوئٹہ ص: ۱/۲۸۲، کتاب النکاح، القسم السابع المحرمات بالشرک. الدرالمختار مع الشامی زکریا ص: ۴/۳۷۶، باب نکاح الکافر، قبیل باب القسم، مجمع الانھر ص:۱/۵۴۷، باب نکاح الکافر، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

۲؎..... من انکر شیئاً من الضروریات کحدوث العالم وفرضیۃ الصلاۃ والصوم لم یکن من اھل القبلۃ (النبراس ملخصاً ص ۳۴۲، ومن قواعد اھل السنۃ ان لا یکفر احداً من اھل القبلۃ. مطبوعہ امدادیہ ملتان، اکفار الملحدین ص۱۷، مطبوعہ مجلس علمی ڈابھیل، تحقیق ان اھل القبلۃ اتفقوا علی ضروریات الدین الخ)

۳؎..... سورۃ الاحزاب آیت: ۴۰،

ترجمہ:-محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہیں (بیان القرآن)

۴؎..... سورۃ البقرۃ آیت: ۴۳،

ترجمہ:-اور قائم کرو تم لوگ نماز کو (بیان القرآن)

۵؎..... سورۃ البقرۃ آیت: ۱۸۳،

ترجمہ:-اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا۔

۶؎..... سورۃ آل عمران آیت: ۹۷،

ترجمہ:-اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے (بیان القرآن)

بالکل علیٰحدہ رہنا چاہئے، اللہ پاک سب کو صراط مستقیم کی ہدایت دے۔ فقط واللہ سبحانہٗ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ گنگوہی

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۶ رشوال ۷۰ھ

دین بہائی

سوال:- زید نے دین بہائی قبول کرلیا یعنی بہاؤ اللہ موعود کل ادیان، ناسخِ قرآن تسلیم کرتے ہوئے اس نئی شریعت پر ایمان لایا جسکے مدعی بہاؤ اللہ ہیں۔ اس کتاب کا نام اقدس ہے جسکی تعلیمات کی رو سے تمام انبیاء ورسل اور آسمانی کتب برطرف ہیں اور سلسلۂ رسالت کبھی ختم نہیں ہوتا یعنی رسول اکرم ﷺ کو خاتم الرسل تسلیم نہیں کرتے کیا اب زید دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا حالانکہ وہ لاالٰہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے کیونکہ اس سے مندرجہ بالا عقائد پر ضرب نہیں پڑتی اگر زید دائرہ اسلام سے خارج ہوگیا تو کیا اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا اگر نکاح فسخ ہوجائے گا تو زوجہ دَینِ مہر کا مطالبہ کرسکتی ہے جب کہ وہ مسلمان ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ان عقائد کے اختیار کرنے کے بعد زید ایمان سے خارج ہوگیا[1] اس کا نکاح فسخ ہوگیا[2]

---

[1]...... دعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع (شرح فقه اکبر ص ۲۰۲، مطبوعه مجتبائی دهلی، اکفار الملحدین ص ۵۶، مجلس علمی ڈابهیل، بیان وجوه تکفیر اهل القبلة)

[2]...... وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل (الدر علی الرد ص ۱۹۳ ج۳ کراچی) شامی زکریا ص ۳۶۶ ج۴، باب نکاح الکافر، مطلب الصبی والمجنون لیسا باهل لایقاع الطلاق، مجمع الانهر ص: ۵۴۶/۱، باب نکاح الکافر، مطبوعه دارالکتب العلمية بیروت، عالمگیری کوئٹه ص: ۳۹۹/۱، الباب العاشر فی نکاح الکفار.

جب شوہر کے ساتھ وہ رہ چکی ہے تو پورا مہر لازم ہو گیا[1] اب اپنا مہر وصول کر سکتی ہے اور اس سے بالکل الگ رہے کوئی تعلقِ زوجیت نہ رکھے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند یکم ربیع الثانی ۹۵ھ

فرقۂ مہدوی کے عقائد

سوال:- مہدیوں سے تعلقاتِ نکاح درست ہے یا نہیں جو مولوی محمد جون پوری کو مہدی مانتے ہیں ان کے چند عقائد جو بمشکل معلوم ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں کہ:

۱۔ نقل ہے کہ حضرت مہدی موعود علیہم السلام نے فرمایا کہ دنیا کی زندگی کا وجود کفر ہے۔ تقویمِ مہدیہ ص۴، ۱۹۶۸ء

۲۔ حضرت مہدی کی تصدیق محبت کے ساتھ کرنا منکر مہدی کو کافر جاننا حدیث شریف ''من انکر المهدی فقد کفر''

۳۔ تو یہ خاتمین کا حق جاننا، رسول مہدی کو برابر جاننا جو حدیث، کتاب اللہ، اور احوالِ مہدی کے موافق ہو اس کو صحیح جاننا مہدی کے حضور میں مردود اور مقبول کی تصحیح کو حق جاننا جو حکم مجتہدین و بیان مفسرین وغیرہ جو کہ بیانِ مہدی کے مخالف ہو اس کو صحیح نہ جاننا۔ مذاہبِ اربعہ میں تقلید کو ناروا جاننا۔ خصوصیتِ بعثت مہدی کے احکام ولایتِ محمدی کے ظاہر کرنے کے لئے سمجھنا۔ آیتِ کریمہ ثم ان علینا بیانه یہ بیان مہدی موعود کی زبانِ مبارک سے ثابت ہے اس کو جاننا، دنیا میں خدا کے دیدار کو جائز و ممکن ماننا، یہ جاننا کہ ایمان ذاتِ خدا ہے۔ اب آپ

---

[1]...... ثم ان كان الزوج هو المرتد فلها كل المهران دخل بها، عالمگیری کوئٹہ ص: ۱/۳۳۹، الباب العاشر فی نكاح الكفار، يتاكدلزوم تمامه بالوطء ونحوه (شامی ص ۱۰۲ ج۳ مطبوعہ کراچی، شامی زکریا ص ۲۳۳ ج۴، باب المهر

فرمائیں کہ شرعاً ان مہدیوں کے متعلق کیا حکم ہے؟ بیان فرمائیں اور مہدیوں کی لڑکی سے اہلِ سنت والجماعت کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟ یا اپنی لڑکی دے سکتا ہے یا نہیں؟ یہاں پر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینا کیسا ہے؟ اور اہلِ سنت والجماعت کی لڑکی کا نکاح وہاں کر دیا گیا ہے۔ براہِ کرم شرعاً جو حکم ہو اس سے مطلع فرمائیں اور ان لوگوں کو قربانی کے جانور میں شریک کرنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

میں نے اس فرقہ کی یہ کتاب نہیں دیکھی جو چیزیں آپ نے درج کی ہیں وہ مسلک اہلِ سُنت والجماعت کی رو سے صحیح نہیں بعض انتہائی زیغ اور ضلالت کی چیزیں ہیں۔ اگر ان کی طرف ان امور کی نسبت صحیح ہے اور یہ ان کے عقائد ہیں تو ان کا خلاف اسلام ہونا ظاہر ہے[1]۔ اہل سنت والجماعت کو ان سے مناکحت نہیں کرنا چاہئے[2] کلی پرہیز کریں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دار العلوم دیوبند ۱۲/۱۲/۸۸ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ دار العلوم دیوبند ۱۲/۱۲/۸۸ھ

---

[1]..... وقد ظهر في البلاد الهندية جماعة تسمى المهدوية ولهم رياضات عملية وكشوفات سفلية وجهالات ظاهرية الى قوله ...... وقد افتوا بوجوب قتلهم على من قدر من ولاة الامر عليهم (ملخصاً مرقات ص ۱۸۳ ج۵، باب اشراط الساعة، الفصل الثاني، مطبوعه بمبئی) كفايت المفتی ۱/۳۲۱، مطبوعه كوه نور پريس دهلی، كتاب العقائد، نواں باب بدعات اور اقسام شرک، فصل ششم فرقۂ مهدويه، والبسط فی "دائرۂ معارف اسلاميه ۸۵۹ ج ۲۱، مهدويه، مطبوعه لاهور

[2]..... قال الله تعالیٰ ولا تنكحوا المشركات حتى يومن (البقرة: ۲۲۱) والنص عام يدخل تحته جميع المشركات حتى المعطلة والزنادقة والباطنية والاباحية وكل مذهب يكفر به معتقدهٗ الخ، مجمع الانهر ص: ۱/۴۸۷، كتاب النكاح، باب المحرمات، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، عالمگیری کوئٹه ص: ۱/۲۸۱، القسم السابع المحرمات بالشرک، شامی زکریا ص: ۴/۱۲۵، كتاب النكاح، مطلب مهم فی وطء السراری الخ)

فرقۂ مہدویہ واحمدیہ

سوال:- کیا مہدویہ فرقہ جونپوری اوراحمدیہ فرقہ سرسید احمد خاں کے پیرو ہیں؟ مختصر طور پران کے حالات بیان فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

دونوں الگ الگ ہیں ان میں کوئی کسی کا پیرو نہیں[1]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۱/۶/۹۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ

دارالعلوم دیوبند ۲/۶/۹۱ھ

چن بسویشور صدیق دیندار کے عقائد

سوال:- ۱۔ جنوبی ہند میں ایک جماعت ہے جسے لوگ عام طور سے چن بسویشور کہتے

---

[1]...... فائدہ "مہدویہ" سید محمد مهدی جونپوری (متوفی ۱۵۰۴ء) مدعی مهدویت موعوده کے پیرو (تفصیل کیلئے (اردو دائرہ معارف اسلامیه ۸۵۹ ج ۲۱) مهدویه، مطبوعه لاهور، "احمدیه" غلام احمد قادیانی متنبی (متوفی ۱۹۰۸ء) بانی جماعت احمدیه کا متبع فرقه (دائرہ معارف اسلامیه ص ۵۵۱ ج ۱۴/ ۲، غلام احمد، مطبوعه لاهور،

فائدہ :- فرقہ مہدویہ سید محمد جون پوری کو مہدی موعود سمجھتا ہے جس طرح کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو مہدی سمجھتے ہیں شیخ علی متقی، شیخ محمد طاہر پٹنی اور امام ربانی مجدد الف ثانی نے مہدویہ کی تردید میں رسائل لکھے تھے جن سے معلوم ہوتاہیکہ ان کے عقائد ونظریات اسلام سے ہٹے ہوئے ہیں اور یہ فرقہ غیر مسلم ہے۔ انکے عقائد پر مفصل کتاب مولانا عین القضاۃ نے ہدیہ مہدویہ کے نام سے لکھی ہے (آپ کے مسائل ص۱۹۲ ج۱) غلط عقائد رکھنے والے فرقے ،فرقہ مہدویہ کے عقائد، مطبوعہ نعیمیہ دیوبند،

ہیں کیا یہ لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہیں، کیا انکے عقائد اہلِ سنت والجماعت کے خلاف ہیں؟

۲۔صدیق دیندار کون تھا؟ کیا اس نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا؟

۳۔کیا مرزا غلام احمد قادیانی اور صدیق دیندار دونوں کے معتقدات ایک ہی جیسے ہیں یا کچھ فرق ہے؟

۴۔صدیق دیندار کے تحریر کردہ ملفوظات یا اور کوئی کتاب ہو تو تحریر فرمائیں صدیق دیندار کے معتقدین کا دعویٰ ہے کہ علماء کا ہمارے اوپر الزام اور تہمت ہے ہم صدیق دیندار کو صرف پیر مانتے ہیں نہ کہ نبی ایسے لوگوں کا بیان اور ان کے پیچھے نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟ اور نماز سے انہیں روکنا کیسا ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ا۔چن بسویشور اور ان کے عقائد سے میں بالکل واقف نہیں۔

۲۔میں صدیق دیندار کو نہیں جانتا نہ اس کے عقائد کا مجھے علم ہے۔

۳۔غلام احمد قادیانی کی کتابیں دیکھی ہیں مگر صدیق دیندار کی کوئی کتاب نہیں دیکھی۔

۴۔مجھے ایسی کتابوں اور ایسے ملفوظات کا کوئی علم نہیں بلا تحقیق کے کوئی حکم نہیں لگا سکتا وہیں کے مقامی علماء سے تحقیق کر لی جائے[1]۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

[1]...... بانی دیندار انجمن کا نام صدیق لقب دیندار تھا اور اپنے نام کے ساتھ چن بسویشور لکھتا تھا ۴؍رمضان ۱۳۰۳ھ میں دکن میں پیدا ہوا آصف نگر حیدر آباد میں ''خانقاہ سرورِ عالم'' (جگت گرو آشرم) قائم کی۔ ۱۹۲۴ء میں اپنے مشن کیلئے ''دیندار انجمن'' قائم کی چن بسویشور کی تصانیف میں مہر نبوت، خادم خاتم النبیین جامع البحرین، معراج المؤمنین، اور دعوت الی اللہ کے حوالے ملتے ہیں۔مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے اخذ واستفادہ کیا اور پھر اس پر اسرار نبوت کھل گئے۔ مامور وقت، یوسف موعود مہدی آخر الزماں، مثیل موسیٰ ہونے کے دعاوی کئے۔قادیانیوں کی طرح یہ جماعت مرتد اور خارج از اسلام ہے۔صدیق دیندار چن بسویشور نے خود نبی بلکہ خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔(احسن الفتاویٰ ۲۱۶ ج۱، رسالہ بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا۔ مطبوعہ دارالاشاعت دیوبند، آپکے مسائل ص ۲۳۵ ج۱) قادیانی فتنہ، دیندار انجمن الخ، مطبوعہ نعیمیہ دیوبند۔

ایک گمراہ فرقہ کے عقائد

سوال:- ایک جماعت قرآن پاک کے متعلق اعتقاد رکھتی ہے کہ قرآن پاک کے چالیس پارے ہیں۔تیس پاروں کا تو علم سب پر ظاہر ہے اور دس پاروں کا علم صرف ہماری جماعت کو ہے اور کسی کو نہیں۔کیا اس قسم کا اعتقاد رکھنے والا فرقہ مسلمان ہے؟

۲۔یہی فرقہ کہتا ہے کہ ہر رات اللہ تعالیٰ کا دیدار کرتے ہیں، ایسے فرقہ کے متعلق شرع میں کیا حکم ہے؟

۳۔یہی فرقہ پانچ وقت کی نمازوں کو فرض اور ضروری نہیں کہتا ہے بلکہ صرف رات میں نماز پڑھنے کو ضروری سمجھتا ہے۔بلکہ اگر نماز کو کہا جاتا ہے کہ بھائی تم نماز کیوں نہیں پڑھتے تو کہتا ہے اللہ تعالیٰ کیا مر گیا ہے جو ہم اللہ تعالیٰ کی نماز پڑھیں۔العیاذ باللہ، اور بعض مرتبہ کہتے ہیں کہ ہم کیا دکھا کر نماز پڑھتے ہیں ہم تو صرف رات میں نماز پڑھتے ہیں بلکہ مراقبہ نماز کو کہتے ہیں کہ نماز تو ذکر کا نام ہے وہ دل سے کرتے ہیں۔ان تمام صورتوں میں کیا حکم ہے؟ کیا رات میں نماز پڑھنا ضروری ہے اور پانچوں وقت نماز پڑھنا ضروری نہیں؟ اور ایسے کہنا کہ اللہ تعالیٰ کیا مر گیا ہے جو اس کی نماز پڑھیں گے۔ کہتے ہیں کہ ہم دکھا کر نماز نہیں پڑھتے۔نماز اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا، اللہ کا ذکر کرنا ہے وہ دکھا کر نہیں کرنا چاہئے صرف دل سے کر لینا کافی ہے۔ اللہ کوئی بہرہ تھوڑا ہی ہے۔نعوذ باللہ۔

۴۔قبر یا مزار پر سجدۂ تعظیمی معیوب نہیں بلکہ ضروری تصوّر کرتے ہیں اور ایسا نہ کرنے والوں کو اچھا خیال نہیں کرتے۔ایسے ہی زندہ پیروں کے قدموں پر سر رکھنا ضروری سمجھتے ہیں خاص طور سے عورتوں کے لئے ان دونوں صورتوں میں شرع کا کیا حکم ہے؟ نیز ان سے اپنی رشتہ داری کے تعلقات رکھنا روا ہے یا نہیں؟

۵۔ ہر ہفتہ مزار پر اپنے اپنے کھانے لے جاتے ہیں اور سال بھر میں ۶؍ربیع الثانی کو سالانہ عرس کرتے ہیں چڑھاوے چڑھاتے ہیں اور خصوصی طور پر کھانے تیار کرتے ہیں اور وہیں کھاتے پیتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کہاں تک درست ہے؟

ہر ایک مسئلہ کا الگ الگ حکم تحریر فرمائیں۔ نیز یہ بھی تحریر فرمائیں کہ کون سی صورت میں رشتہ داری یا تعلقاتِ شرعی ان کے ساتھ جائز ہو سکتے ہیں؟ تسلّی بخش جواب تحریر فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

ا۔ جو قرآن شریف حضور اکرم ﷺ کے وقت سے امّت میں برابر شائع ہے تلاوت کیا جاتا ہے مصاحف میں لکھا ہوا وہ سب متواتر اور قطعی ہے۔ اس کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا کہ اس میں سے دس پارے غائب ہیں ان کا کسی کو علم نہیں وہ صرف نیا ایک فرقہ پیدا ہونے والے کے پاس ہے یہ عقیدہ غلط ہے اس کے ماننے والے لوگ تواتر قطعی کے منکر اور اسلام سے خارج ہیں [1] ان سے مناکحت اہلِ اسلام کیلئے حرام ہے۔[2]

---

[1]...... وقد اجمع المسلمون ان القرآن المتلو فی جمیع اقطار الارض المکتوب فی المصاحف بایدی المسلمین انه کلام الله وان جمیع مافیه حق وان من نقص منه حرفاً قاصداً لذلک اوبدلهٗ بحرف اٰخر مکانهٗ اوزاد فیه حرفاً الی قوله ......انه کافر (ملخصاً کتاب الشفاء ص ۲/۲۵۱، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل فی حکم من استخف بالقرآن الخ، مطبوعه مؤسسه بیروت، مجمع الانهر ص۲/۵۰۷، باب المرتد، ثم ان الفاظ الکفر انواع، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت)

[2]...... وحرم نکاح الوثنیة (الدرالمختار) ویدخل فی عبدة الاوثان عبدة الشمس والنجوم وفی شرح الوجیز و کل مذهب یکفر به معتقدهٗ (شامی ملخصاً ص۴۵ ج۳، مطبوعه کراچی) شامی زکریا ص۱۲۵ ج۴، فصل فی المحرمات، مطلب مهم فی وطء السراری اللاتی یؤخذن غنیمة فی زماننا. البحرالرائق کوئٹه ص۳/۱۰۲، باب المحرمات، النهرالفائق ص۲/۱۹۴، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت،

۲۔اس فرقہ کی بنیاد ہی غلط ہے خلافِ اسلام ہے تو اسکی ہر ہر بات کو دریافت کرنا بیکار ہے، یہ فرقہ اگر بیداری کی حالت میں اپنے چہرے کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ دعویٰ باطل ہے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام نہیں دیکھ سکے تو اس فرقے کی مجال کیا ہے[1]؟

۳۔پانچ وقت کی نماز فرض عین ہے اس کا انکار کفر ہے[2]۔حضرت نبی کریم ﷺ نے اخیر حیات تک اسکی پابندی کی اور اُمت کو پابندی کی ہدایت فرمائی، اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسا لفظ کہنا انتہائی بددینی ہے۔اللہ تعالیٰ تو موت کا خالق ہے قدیم ہے اس پر مَوت طاری نہیں ہوسکتی[3]۔

۴۔قبروں کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے؟ زندہ پیر کو بھی سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے[4]،عورتوں کو

۱...... فی حدیث عمر بن ثابت مرفوعاً انہ لن یری احدمنکم ربہ حتی یموت (مسلم ص ۳۹۹ ج ۲، کتاب الفتن، باب ذکر ابن صیاد، مطبوعہ رشیدیہ دھلی، مسنداحمد ص ۴۳۳ ج ۵، حدیث عمر بن ثابت الانصاری. مطبوعہ دارالفکر بیروت)

ترجمہ:-تم میں سے کوئی شخص مرنے سے پہلے اپنے پروردگار کا ہرگز دیدار نہیں کرسکتا۔

ان ائمة السنة و الجماعة متفقون من انّ الله لا یراهٗ احد بعینیه فی الدنیا(فتاویٰ ابن تیمیه ص ۴۹۰ ج ۵ مذهب اهل السنة ان الله لا یراه احدالخ فتاویٰ حدیثیه ص ۱۴۸ مطلب فی رویة الله فی الدنیا. مطبوعه دارالمعرفة بیروت،

۲...... الصلاة فریضة واعتقاد فرضیتها فرض وتحصیل علمها فرض وجحدها کفر (اکفار الملحدین ص ۶، بیان کثرة المتواترات فی الاحکام الخ، مطبوعه مجلس علمی ڈابھیل، مجمع الانهر ص: ۱۰۳، ج: ۱، کتاب الصلوة، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص: ۲/۵، کتاب الصلوة)

۳...... ولا یجوز السجود الا للّٰه تعالیٰ (هندیه کوئٹه ص ۳۶۹ ج ۵، کتاب الکراهیة، الباب الثامن والعشرون فی ملاقاة الملوک الخ (البحرالرائق ص ۱۹۸ ج ۸، کتاب الکراهیة، قبیل فصل فی البیع، مطبوعه کوئٹه، الشامی ص ۳۸۳ ج ۶، کتاب الحظر والاباحة، باب الاستبراء وغیره، مطبوعه کراچی، مرقاة ص: ۴۶۷، ج: ۳، باب عشرة النساء وما لکل واحد من الحقوق، الفصل الثانی، مطبوعه بمبئی)

۴...... ان الله تعالیٰ واحد قدیم بلا ابتداء لا یفنی ولا یبید حی لا یموت (العقیدة الطحاویة ص: ۳۲، ۳۶، توحید الاله، مطبوعه یاسرندیم دیوبند.

پیروں کے قدموں پر سر رکھنا دوہرا گناہ ہے، بیعت ہونے سے پیر محرم نہیں بن جاتا ہے، ایسے فرقے سے پورا پرہیز لازم ہے۔

۵۔ان کا ایسا کرنا جہالت ہے ضلالت ہے ہرگز ان کا ساتھ نہ دیا جائے[1] اہل علم اور متبع سنت حضرات کے ذریعہ ان کو فہمائش کی جائے حق تعالیٰ ہدایت دے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند ۷/۵/۱۴۰۱ھ

خاکساری فتنہ کا حکم

سوال:- خاکساری فتنہ جو موجودہ زمانہ میں چل رہا ہے آیا اس لائن میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں خاکسار کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ خاکساروں کے ساتھ اسلامی تعلق رکھنا برت برتاؤ کرنا جائز ہے یا نہیں اور ان کا عقد مسلمان لڑکی سے جائز ہے یا نہیں۔ عنایت اللہ کا تذکرہ درست ہے یا اسلامی طریقے کے خلاف ہے۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

عنایت اللہ مشرقی بانیِ تحریک خاکسار نے جو کتاب تذکرہ لکھی ہے اس میں بہت چیزیں جو بالکل اسلام کے خلاف ہیں تحریر کی ہیں۔ وہ کفریہ عقائد ہیں[2] اسی طرح اور بھی بہت سی

---

[1]...... یامر تعالیٰ عباده المومنين بالمعاونة على فعل الخيرات وهو البر وترک المنكرات، وهو التقوى وينهاهم عن التناصر على الباطل والتعاون على المآثم والمحارم، تفسير ابن كثير ص: ۲/۹، سورۂ مائده تحت آيت ۲، مطبوعه مصطفى احمد الباز مكه مكرمه، تفسير مظهرى ص ۱۹ /۳، مطبوعه رشيديه كوئٹه، الجامع لاحكام القرآن ص: ۱۸/۳، الجزء السادس، مطبوعه دار الفكر بيروت.

[2]...... وہ (عنایت اللہ خان المعروف بہ علامہ مشرقی) صرف عمل اور مادی ترقی کو اصل ایمان کہتے ہیں نماز روزے حج کی یہ صورتیں ان کے نزدیک فضول ہیں نماز ان کے نزدیک اطاعت امیر کا نام ہے وہ ڈارون تھیوری کے قائل ہیں وہ تمام نصاریٰ کو جنتی اور پکا مومن قرار دیتے ہیں ان وجوہات سے مشرقی............ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

تحریرات ہیں۔ کفریہ عقائد لکھ کر شائع کئے ہیں پس جس شخص کے عقائد تحقیق سے معلوم ہو جائیں کہ کفریہ ہیں اس کے جنازہ کی نماز پڑھنا اور اس سے اسلامی تعلق رکھنا ناجائز ہے[۱] اسی طرح اس کا مسلمانوں کے ساتھ عقد نکاح کرنا بھی ناجائز ہے[۲] مگر پہلے اس کی خوب تحقیق کرلی جائے کہ اس کے عقائد کیا ہیں کیوں کہ محض شبہ کی بناء پر کسی کو کافر کہنا جائز نہیں[۳]۔

تحریک خاکسار میں داخل ہونا ناجائز ہے مسلمانوں کو اس فتنہ سے احتراز ضروری ہے ہر شخص پر حسب استطاعت مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچانا اور اس کی خرابیوں سے آگاہ کرنا نیز اس کی مدافعت کرکے اہل اسلام کو تحفظ اسلام پر آمادہ کرنا لازم اور ضروری ہے جو شخص باوجود قدرت کے اس فتنہ سے مدافعت نہیں کرے گا وہ گنہ گار ہوگا[۴]۔ فقط واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۴/۵۹ھ

الجواب صحیح: سعید غفرلہ

صحیح: عبد اللطیف ۲۴/محرم ۵۹ھ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............اوران کے تمام معتقد جوان عقائد کو حق سمجھتے ہیں سب دائرہ اسلام سے خارج ہیں (کفایت المفتی ۳۰۶ ج ۱، فصل سوم فرقہ خاکساراں، مطبوعہ کوہ نور پریس دھلی)

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... وشرطها اسلام الميت فلا تصح على الكافر لقوله تعالى ولاتصل على احد منهم مات ابدا، التوبة: ۸۴، مجمع الانهر ص: ۲۶۸، ج: ۱، باب صلاة الجنائز، فصل، مطبوعه دارالكتب العلمية بيروت، فتح القدير ص: ۱۱۷، ج: ۲، فصل فى الصلوة على الميت، مطبوعه دارالفكر بيروت.

[۲]...... ولا تصح ان تنكح المرتدة احدا من الناس مطلقا اى مسلما او كافرا او مرتدا، (الدرالمختار مع الشامى زكريا ص: ۴/۳۷۶، باب نكاح الكافر، قبيل باب القسم، مجمع الانهر ص: ۱/۵۴۷، باب نكاح الكافر، دارالكتب العلمية بيروت، عالمگيرى كوئٹه ص: ۱/۲۸۲، القسم السابع المحرمات، بالشرك، كتاب النكاح. (باقی حواشی اگلے صفحہ پر)

فرقۂ خاکسار کے ساتھ سلام وطعام

سوال:- ایک شخص کے عقائد ہیں کہ خاکسار کافر ہیں پھر زیدان کافروں کے ساتھ کھانا کھاتا ہے تو کیا مسلمان رہ سکتا ہے یا نہیں اور قابل معاملات دنیاوی ہے یا نہیں۔

(۲) خاکسار کافر ہیں یا نہیں اور قابل معاملات ہیں یا نہیں۔ بینوا توجروا.

الجواب حامداً ومصلیاً!

ا۔عنایت اللہ مشرقی بانیِ خاکسار نے اپنی تحریرات تذکرہ قول فیصل وغیرہ میں عقائد اسلام کا استہزاء کیا ہے اور سخت ترین توہین کر کے بنیادی چیزوں کا انکار کر دیا ہے اسلئے وہ علماء اسلام کے فتویٰ کے مطابق کافر ہے ایسے لوگوں کے ساتھ بلاضرورت میل جول سلام کلام محبت کا تعلق رکھنا ناجائز ہے اس لئے کہ ان کے عقائد دوسروں میں بھی سرایت کریں گے لہٰذا ان سے بالکل علیحدہ رہنا چاہئے[۱] جو شخص بلاضرورت شرعیہ ان سے تعلقات رکھے گا وہ گنہگار ہوگا اس کا اسلام خطرے میں ہے تاہم اس کو کافر کہنا درست نہیں بعض ناواقف سیدھے

(حواشی صفحہ گذشتہ) [۳]...... ولا یجوز ان یرمی مسلم بفسق وکفر من غیر تحقیق، شرح فقہ اکبر ص:۸۷، اختلفوا فی اللعن علی یزید، مطبوعہ مجتبائی دھلی.

[۴]...... مامن قوم یعمل فیھم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیر واثم لا یغیرون الا یوشک ان یعمھم اللہ بعقاب، مشکوۃ ص:۴۳۶، باب الامر بالمعروف، الفصل الثانی. مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند،

(حاشیہ صفحہ ھذا) [۱]...... وکذلک منع اصحابنا الدخول الی ارض العدو ودخول کنائسھم والبیع ومجالسۃ الکفار واھل البدع والا تعتقد مودتھم ولا یسمع کلامھم ولا مناظرتھم، الجامع لاحکام القرآن ص:۴/۱۴، الجزء السابع، سورۂ انعام تحت آیت ص:۶۸، مطبوعہ دارالفکر بیروت، الاعتصام للشاطبی ص۶۵/۱، باب فی ذم البدع، مطبوعہ دارالفکر بیروت، مرقاۃ ص:۶/۴۷۱، باب ما ینھی عنہ من التھاجر الخ الفصل الاول، مطبوعہ بمبئی.

سادھے مسلمان مشرقی کے عقائد سے واقف نہیں مگر اس کی ظاہری تنظیم کو دیکھ کر اس کی تحریک میں شریک ہوگئے ان کو مشرقی کی خرابیاں دکھلا کر اس تحریک سے بچانا چاہئے اور کسی شخص کے متعلق جب تک پوری تحقیق نہ کرلی جاوے اس وقت تک اس کے کفر کا حکم لگانا درست نہیں اس معاملہ میں سخت احتیاط کی ضرورت ہے[۱]۔

(۲) علماء اسلام کے فتویٰ کے مطابق عنایت اللہ مشرقی اور اس کے ہم عقیدہ لوگ کافر ہیں اس کے رد میں بہت سے حضرات نے کتابیں لکھی ہیں جن میں اسکے عقائد کفریہ کو خود اس کی کتابوں سے نقل کرکے قرآن وحدیث اجماع وغیرہ اصولِ دین کے ماتحت اس کی تکفیر کی ہے[۲] مشرقی کا اسلام نامی کتاب سہارنپور سے مشرقی اور اسلام نامی کتاب دیوبند سے بھی اس کے رد میں شائع ہوئی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۹/۲/۵۹ھ

صحیح: سعید احمد غفرلہٗ،

صحیح: عبد اللطیف ۹/صفر ۵۹ھ

بوہرہ کی اصل

سوال:- بواہیر کون لوگ ہیں، ان کی بنیاد کس نے ڈالی اور کہاں ڈالی؟ ان کے بنیادی

۱...... ولا یجوز ان یرمی مسلم بفسق و کفر بلا تحقیق، شرح فقہ اکبر ص:۸۷، اختلفوا فی اللعن علی یزید، مطبوعہ مجتبائی دھلی، کذا فی کفایت المفتی ص۳۰۷ ج۱، فصل سوم فرقہ خاکساران، مطبوعہ کوہ نور پریس دھلی.

۲...... کذا فی کفایت المفتی ص۳۰۷ ج۱، فصل سوم فرقہ خاکساران، مطبوعہ کوہ نور پریس دھلی.

عقائد مختصراً بیان فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

بواہیر عربی قاعدہ سے بوہرہ کی جمع بنائی گئی ہے جو کہ بہوار سے ہے جس کے معنیٰ ''تاجر'' ہیں یہ تو لغت کے اعتبار سے ہے جیسا کہ صاحبِ مجمع البحار[1] کے تذکرہ میں ہے لیکن یہ مستقل خاندان یا قوم ہے کچھ سنی ہیں اکثر شیعہ ہیں غالباً یہ سنی بھی پہلے شیعہ تھے پھر سنی ہو گئے ان کی نسل بوہرہ سنی ہے[2] بوہرہ کے عقائد کی تفصیلات ان سے ہی دریافت کیجئے۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود حسن غفرلہ دارالعلوم دیوبند

کمیونزم کیسی جماعت ہے؟

سوال:- ہندوستان میں کمیونزم جماعت آپکے اسلامی نقطۂ نظر سے کیسی جماعت ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

ابتداء تو اس کی خدا اور دین سے بغاوت پر ہے، مگر اس کے اصول میں ترمیم بھی ہوتی رہتی ہے، اگر کوئی شخص اصولِ اسلام کا پابند رہ کر اس میں شرکت کرے تو اس کو اسلام سے

---

[1]...... البوهرة وهي مشتقة من بيوهار في لغة اهل الهند معناه التجارة وهم في العقائد على مذهب الشيعة الاسماعيلية وبعضهم سنهون الخ، (مجمع بحار الانوار ص: ۲۰/ ۱، ترجمة المصنف، مطبوعه مكتبه دار الايمان مدينه منوره)

[2]...... المستعلی ۱۰۱ا ھ کے دعویٰ خلافت کے حامی اسماعیلیوں سے متعلق دو جماعتوں سلیمانیوں اور داؤدیوں میں منقسم ایک تجارت پیشہ شیعی فرقہ اس میں ایک جماعت سنیوں کی ہے جس میں زیادہ تر کسان وکاشتکار ہیں۔ اور ۱۹۰۱ ھ کی مردم شماری کے کاغذات میں چھ ہزار چھ سو باون ہندوؤں اور پچیس جین مت کے پیروں نے اپنے آپ کو بوہرہ لکھوایا اور مسلم بوہروں کی تعداد ایک لاکھ چھیالیس ہزار دو سو پچپن ہوئی۔ (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ ص ۶۸ ج ۵ ملخصاً) بوہرہ۔ مطبوعہ لاہور،

خارج نہیں قرار دیا جائے گا، جماعت کے تمام افراد پر ایک حکم نہیں لگایا جائیگا اور اس جماعت کو اسلامی جماعت بھی نہیں کہا جائے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود حسن غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

کمیونزم

سوال:- ہم لوگ کمیونسٹ پارٹی ہیں۔ جو چین اور روس میں ہے اور جس کا موجد ''لینن'' اور ''مارکس'' ہیں اس کے موجدین کے کیا کیا اصول وضوابط ہیں؟ کس مذہب کے ماننے والے ہیں؟ اس پارٹی میں قرآنی حکم اور حدیث کی عظمت یا وقار باقی رہ سکتی ہے یا نہیں، اور ہم مسلمانوں کو کمیونسٹ پارٹی کو تسلیم کر کے اس میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟ غرض اس کے متعلق اسلامی نقطۂ نظر سے اس میں فتویٰ عنایت فرمائیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

کمیونزم کی بنیاد ہی اس پر ہے کہ انسان کو مذہب سے لڑایا جائے، چنانچہ واٹ کمیونزم از دیب میں ہے۔ص ۸۱۲/ر کہ کمیونزم کا ممبر اس شخص کے علاوہ کوئی نہیں بن سکتا جو صدق دل سے صاف صاف اس کا اعلان نہ کردے کہ وہ دہریہ ہے یعنی منکر خدا ہے۔

اینجلز لکھتا ہے کہ ہماری پارٹی طبقہ وار شعور رکھتی ہے اور مزدوروں کی آزادی کیلئے جد وجہد کرتی ہے۔ ایسی پارٹی مذہبی اعتقادات سے پیدا کردہ جہالت سے غفلت نہیں برت سکتی ہے۔ ہمارا بنیادی مقصد ہے کہ مذہبی فریب خوردگی کو دور کیا جائے (اینجلز ص ۱۵)

مارکس نے مذہب کے انفرادی معاملہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں قدم آگے بڑھا کر انسانیت کو مذہب کے اقتدار سے آزاد کرنا ہے، مذہب پر تنقید علم تنقید کا مبدأ ہے، (مارکس سوشلزم ص ۱۹۲)

مذہب عوام کے حق میں افیون کا اثر رکھتا ہے (بحوالۂ سابق) مذہب آواز قدیم کی نظامی غلامی کی بازگشت ہے۔ (کمیونسٹ مینوفیسٹو کی تشریح دفعہ ۵۵ از ریز نیوف) بحوالہ الحق ص ۱۰۰۹ ار جمادی الاولیٰ ۸۹ھ کمیونزم پر بحث کرتے ہوئے۔

''حکم الاسلام فی الاشتراکیۃ''[1] کے مصنف لکھتے ہیں۔

ان العقيدةالاساسية للنظام الاشتراكی هی العقيدية المادة التی ''تقول ان المادة هی اصل الاشياء ولا شئ لغير المادة وهٰذا يعنی انكار وجود الخالق العظيم سبحانه وتعالیٰ وبالثانی انكار كل دين سماوی واعتبارها الايمان بذٰلك افيونا يحذر الشعوب كما يعتقد بذٰلك الماركسيون والتيتويون وامثالهم.

یعنی کمیونزم کی بنیاد یہی عقیدہ مادیہ ہے جو کہتا ہے کہ مادہ ہی اصل چیز ہے اور مادہ کے علاوہ کوئی چیز نہیں اور یہ یعنی باری تعالیٰ کا انکار اور انجام کار ہر دین سماوی کا انکار اور ایمان کے حق میں نشہ آور افیون سمجھنا ہے جیسا کہ مارکس اور ٹیٹو کے ماننے والے سمجھتے ہیں۔ (حکم الاسلام فی الاشتراکیۃ ص ۱۹۹)

اور کمیونزم بھی ایک تحریک ہی نہیں بلکہ ایک جدید مذہب ہے جسکے بانی ''مارکس'' و ''لینن'' وغیرہ یہودی تھے، چنانچہ علامہ طنطاوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے، ان مختصر جوابات سے آپنے اندازہ لگالیا ہوگا کہ کمیونزم صرف ایک معاشی تحریک نہیں بلکہ ایک جدید مذہب ہے جو تمام ادیانِ سابقہ اور الٰہی تعلیمات اور اخلاقی اقدار اور دین حق یعنی ذات خداوندی کے خلاف ہے اور کامریڈوں کی درندگی کی راہ میں سے ہر رکاوٹ کو دور کرنا اس دینِ جدید یا دین یہود کا مسلک ومقصد ہے، دین سوشلزم جو دشمن انسانیت ہے، اسکے بانی شیونن ہار، مارکس، ولینن، جو یہودی تھے اور جن کا قول تھا کہ ہم نے بے زبان حیوانات پر تو سواری کی اب ہم نے اس

[1]...... حكم الاسلام فی الاشتراكية ص: ۱۱۹، مطبوعه المكتبة العلمية مدينة المنورة.

زمانے میں انسانوں کو سواری بنادیا جن کو جانوروں کی طرح استعمال کریں گے۔ (جواہر ج۲ص۱۲۸بحوالہ الحق) یہ کمیونزم کا اجمالی خاکہ ہے جس سے بخوبی واضح ہوگیا کہ اعتقاد کے اعتبار سے بھی وہ صراحۃً اسلام کے خلاف ہے، سیاسی حیثیت سے اسمیں شرکت وقتی طور پر اگر مفید بھی نظر آتی ہو پھر بھی دینی حیثیت سے اس کا ضرر واضح ہے۔ فقط واللہ سبحانہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ دارالعلوم دیوبند

کانگریس اور کمیونزم کی تفصیل

سوال:- زید ایک مسلمان معتقدِ خدا ورسول اور پابندِ صوم وصلوٰۃ ہے لیکن وہ سیاسی حیثیت سے کمیونسٹ پارٹی کو پسند کرتا ہے۔ اس کا ممبر اور اس پارٹی کو ووٹ دینا چاہتا ہے۔ ایک مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ زید گنہگار ہے۔ کیونکہ کمیونزم کا اصل الاصول انکارِ خدا ومذہب ہے۔ کیا مولوی صاحب مذکور کا فتویٰ صحیح ہے؟

۲۔ عمر ایک عالمِ دین ہے جو موجودہ دور میں فرقہ پرستی کی بلائے عظیم کا مشاہدہ کر کے اور کانگریسی حکومت کو جن سنگھ سے مغلوب وبے حس سمجھ کر اور کانگریس کی اصلاح سے مایوس ہو کر کہتا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہو کر فرقہ پرستی کو ختم کرنا چاہئے اور شرعی نقطۂ نظر سے کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہونا چاہئے کیونکہ گاندھی کے گاندھی ازم کے باوجود سیاسی حد تک علماءِ کرام کانگریس میں شامل ہوئے۔ کیا عمر کا خیال صحیح ہے؟

۳۔ بکر بھی ایک عالمِ دین ہے اس کا کہنا ہے کہ کانگریس کے اصول میں گاندھی جی کے فلسفہ کو لازم نہیں قرار دیا گیا ہے اور اسی طرح خدا پرستی یا دہریت کو بھی لازم نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن کمیونسٹ پارٹی میں انکار خدا ومذہب کو لازم ٹھرایا گیا ہے۔ کیونکہ کمیونزم کا اصل الاصول انکارِ خدا ومذہب ہے اس لئے کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہونا ناجائز وحرام ہے۔ اور کانگریس

میں شامل ہونا جائز ومباح ہے۔کیا بکر کا یہ خیال صحیح ہے؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

کمیونزم کی بنیاد خدا اور مذہب کے انکار پر ہے۔اعتقاداً اس کے مسلک کو تسلیم کرنا دینِ اسلام سے خروج کے مُرادف ہے مگر بعض مسلمان جن کو اس حقیقت اور بُنیاد کی خبر بھی نہیں وہ محض ایک سیاسی پارٹی کی حیثیت سے شریک ہو جاتے ہیں ان کو اصل حقیقت سے باخبر کر کے روکنا بہت ضروری ہے ورنہ انجام کار ممکن ہے کہ رفتہ رفتہ اعتقاداً بھی وہ اس مسلک کو اختیار کرلیں۔جیسا کہ عامۃً ہر شخص پارٹی کے اثرات سے متاثر ہو ہی جاتا ہے اِلّا نادراً۔اور جو شخص صوم وصلوٰۃ کا پابند پکا مسلمان ہے اس کی شرکت سے دوسروں پر نہایت خطرناک اثر پڑتا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس پارٹی میں خرابی ہوتی تو فلاں پکا دیندار آدمی اس میں کیوں شریک ہوتا۔اس لئے پوری کوشش کر کے روکا جائے مگر کفر کا فتویٰ لگانے میں جلدی نہ کی جائے کہ اس میں انتہائی احتیاط ضروری ہے[۱]۔

۲۔گاندھی اور نہرو مذہبی نقطۂ نظر سے جو بھی حیثیت رکھتے ہوں مگر کانگریس کی بنیاد خدا اور مذہب کے انکار پر نہیں۔اس وجہ سے کہ اس میں شریک ہونے والے ہر مکتبِ فکر کے لوگ ہیں۔وہ بھی ہیں جو خدا کے منکر ہیں وہ بھی ہیں جو خدا کو تسلیم کرتے ہیں اشخاص کے اثرات سے کچھ لوگ متاثر ہوئے ان کے تأثر کو دیکھ کر ایک طبقہ بالکل کانگریس سے علیٰحدہ رہا۔کچھ لوگ اتنے پختہ تھے کہ شرکت کے باوجود متأثر نہیں ہوئے انہوں نے متأثر ہونے والے کے تأثر کو خود ان کی کمزوری قرار دیا کہ علیٰحدہ رہ کر بھی کچھ پختہ نہیں تھے۔اسلئے کمیونزم کو کانگریس

---

[۱]...... الکفر شئ عظیم فلا اجعل المومن کافراً متی وجدت روایة انه لا یکفر (البحر الرائق ص۱۲۵ ج۵) باب احکام المرتدین، مطبوعه کوئٹه، مجمع الانهر ص:۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دار الکتب العلمیة بیروت، الدر المختار علی الشامی زکریا ص:۶/۳۶۷، باب المرتد، مطلب الاسلام یکون بالفعل،

پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

۳۔ یہ تفریق وتقسیم اصولاً صحیح ہے مگر اتنا اضافہ ضروری ہے کہ ضروریاتِ دین کی تعلیم کو مقدم کرنا اور دینی استحکام کا انتظام کرنا ضروری ہے تب شرکت کی اجازت دیجائے ورنہ اکثریت کے ساتھ مل کر بالکل ان کے افکار وخیالات منضم ہوجائیں گے، جس کی نظیریں کچھ کم نہیں۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اِلیٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ[1]

نوٹ:- سائل کو جواب ارسال کیا گیا پہلے جواب کی نوعیت مشورہ کی ہے اسلام کے بنیادی اصول تو جیسے بذریعہ وحی نازل کئے گئے تھے ویسے ہی بدستور قائم ہیں اور ہمیشہ قائم رہیں گے ان میں ترمیم کا کسی کو حق نہیں، جو شخص ان میں ترمیم کریگا وہ خود ہی اسلام سے بعید ہوجائے گا۔ دوسری پارٹیوں کے اصول خود ان کے ذہن کی پیداوار ہیں۔ ان میں آئے دن ترمیم ہوتی رہتی ہے جیسا کہ مشاہدہ ہے۔ کانگریس اور کمیونسٹ کے موجودہ اصول جن پر ایمان لانا ضروری ہے اور فارم کے دفعات کی تفاصیل جن پر پابندی سے عمل کرنا ضروری ہے ہمارے پاس ارسال کیجئے ان سب کو بغور دیکھ کر جواب تحریر کیا جائے گا کہ ان کے تسلیم کرنے سے اسلام روکتا ہے یا نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند ۸۸/۸/۱۱ھ

الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ،

دارالعلوم دیوبند ۸۸/۸/۱۳ھ

کمیونزم اور سوشلزم

سوال:- کمیونزم اور اس کی دوسری شاخ سوشلزم کفر ہے یا نہیں؟

---

[1]...... سورۂ نور آیت: ۴۶،

ترجمہ:- اور جسکو اللہ چاہتا ہے راہ راست کی طرف ہدایت فرماتا ہے (بیان القرآن)

۲۔سوشلزم جو کہ ایک یہودی کا خودساختہ ازم ہے،ایک مستقل ضابطۂ جماعت ہے یا محض اقتصادی نظام ہے؟

۳۔کمیونزم اور سوشلزم پسند جماعتوں سے اشتراک کرنا کیسا ہے؟

۴۔کمیونزم اور سوشلزم پسند جماعتوں سے اگر چند علماء اشتراک وتعاون کریں اور تقریری وتحریری طور پر ان کی حمایت کریں،تو وہ علماء شرعاً کس حکم میں ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداًومصلیاً!

کمیونزم کی جب ابتداء ہوئی اس کا حال جو کچھ تھا (خدا اور مذہب سے بغاوت) وہ حال بعد میں باقی نہیں رہا۔دفعوں میں رفتہ رفتہ ترمیم کی گئی،حتی کہ مذہب کے اعتبار سے بالکل پابندی ہٹا کر ہرایک کو عام آزادی دیدی گئی،کہ ہر مذہب کا آدمی اپنے دینی نظریات کو برقرار رکھتے ہوئے اسمیں شرکت کرسکتا ہے۔اس لئے کمیونزم اور سوشلزم کے موجودہ نظریات جن کی پابندی لازم ہے ان کی تشریح اور تفصیل معلوم ہونی ضروری ہے،اسکے جو اصول اسلام سے ٹکرائیں گے ان کو تسلیم کرنے کی اجازت نہیں ہوگی،اگر اسلام کے بنیادی عقائد پر ضرب لگے گی تو اسلام کا باقی رہنا مشکل ہوجائے گا،اگر بنیادی عقائد برقرار رہیں گے تو اسلام باقی رہے گا۔پھر جو امور شرعاً ناجائز ہوں گے شرعاً ان کی اعانت ناجائز ہوگی۔[1]

کفر کا فتویٰ بغیر پوری تفصیل معلوم ہوئے دینا دشوار ہے۔فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ

دارالعلوم دیوبند

---

[1]...... ولاتعاونوا علی الاثم والعدوان. سورۃ المائدۃ آیت:۲،

ترجمہ:-اور گناہ اور زیادتی میں ایک دوسرے کی اعانت مت کرو (بیان القرآن)

اسلامی سوشلزم

سوال:- زید ایک ایسی جماعت سے تعلق رکھتا ہے جو کہ اسلامی سوشلزم یعنی اسلامی مساوات چاہتا ہے۔ مساوات سے مراد یہ ہے کہ غریب انسان اور عوام کو روٹی وغیرہ اور اپنا اپنا حق اسلام کی روشنی میں ملے اور جماعت کا ہر فرد اور زید بھی خدا، رسول، یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، نماز، روزہ، زکوٰۃ ادا کرتا ہے، علماء کرام میں سے کچھ علماء دین نے اسلامی سوشلزم یعنی اسلامی مساوات کو اسلام کی روشنی میں چاہنے والوں کو کافر، مرتد قرار دیا ہے کچھ علماء دین نے اسلامی سوشلزم یعنی اسلامی مساوات کو جائز قرار دیا ہے، اور کچھ علماء دین نے اس اسلامی مساوات کی مخالفت کی ہے ان دونوں علماء دین میں سے کون حق پر ہیں، میں کس کی بات تسلیم کروں، ان دونوں علماء دین کی باتوں سے میرا ایمان کمزور ہو گیا ہے۔ برائے کرم صحیح بات کی وضاحت فرما کر میرے ایمان کو تقویت بخشیں، میں کس کی بات پر عمل کروں۔

الجواب حامداً ومصلیاً!

کسی مسلم فرقہ یا مسلم جماعت کو کافر یا مرتد قرار دینا بڑی ذمہ داری کی بات ہے جب تک نصوصِ قطعیہ سے اس کا کفر ثابت نہ ہو اس پر اقدام نہیں[1] کیا جا سکتا بلا قطعی دلائل کے اگر ایسا کیا جائے تو اندیشہ قوی ہے کہ یہ کفر اقدام کرنے والے پر عود کر آئیگا[2] جو علماء حدودِ شرع

---

[1]..... الکفر شئ عظیم فلا اجعل المؤمن کافراً متی وجدت روایة انه لا یکفر (البحرالرائق ص ۱۲۵ ج۵، باب احکام المرتدین. مکتبه ماجدیه کوئٹه، الدرالمختار علی الشامی زکریا ص:۶/۳۶۷، باب المرتد، مطلب الاسلام یکون بالفعل، مجمع الانهر ص:۲/۵۰۲، باب المرتد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت.

[2]..... وعن ابی ذر قال قال رسول الله ﷺ لا یرمی رجل رجلاً بالفسوق ولا یرمیه بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذالک ..... (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

سے واقف ہیں اور کفر واسلام کی سرحد کو پہچانتے ہیں وہ کبھی ایسا اقدام نہیں کریں گے اگر کسی غلط بیانی سے یا فریب دیکر ان سے کوئی تحریر حاصل کر لی جائے اور اس طرح تحریر پر دستخط لے لئے جائیں اور پھر تشہیر کر دی جائے کہ کفر کا فتویٰ فلاں عالم یا فلاں فلاں علماء نے دے دیا ہے، تو یہ نہایت مکروہ اور مذموم طریقہ ہے۔

آپ نے دریافت کیا ہے کہ ان دونوں علماء دین میں سے کون حق پر ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آپ دونوں علماء دین کی وہ مکمل تحریرات یہاں بھیجیں ان کو دیکھ کر معلوم ہو سکے گا کہ کس کے دلائل کس درجے کے ہیں۔ اس قسم کے شدید اختلافات میں یقیناً عوام کا ایمان کمزور ہو جاتا ہے اور یہ ان کیلئے زبردست فتنہ ہے، سیاسی مقاصد کے تحت کسی کو بلا دلیل کافر بنا دینے والوں کے حق میں یہ فتنہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے جس قدر عوام کے حق میں ہے کیونکہ اس کا ایمان بالکل ہی رخصت ہو کر اس جگہ پر کفر قبضہ کر لیتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

وہاں کے ایسے سیاسی پیچیدہ مسائل کو بہتر یہ ہے کہ وہیں حل کر لیا جائے، ہم لوگ وہاں کی سیاست پر بصیرت نہیں رکھتے کیوں کہ ہم کو وہاں کا مشاہدہ حاصل نہیں۔ یہاں کے ایڈیٹر صاحبان جو کچھ لکھتے ہیں وہ بھی کسی خاص نظریہ سے متأثر ہو کر کسی نظریہ کی تردید، یا تائید کرتے ہیں، محض اسلامی نقطۂ نظر سے نہیں کرتے اس لئے ان پر کوئی فقہی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ وہاں کے اخبارات ورسائل کی آمد یہاں بند ہے وہاں کی موجودہ جماعتوں کا موجودہ دستور اور نصب العین بھی ہمارے پاس نہیں، امید کہ ہم کو معذور قرار دیا جائے گا۔ فقط واللہ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہٗ دارالعلوم دیوبند

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)............رواہ البخاری (مشکوٰۃ ص ۴۱۱ ج ۲، باب حفظ اللسان والغیبۃ، مطبوعہ یاسر ندیم دیوبند، بخاری شریف ص: ۲/۸۹۳، کتاب الادب، باب ما ینھی عن السباب واللعن، مطبوعہ اشرفی دیوبند)

ترجمہ:- رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی کسی پر فسق کی تہمت نہیں لگاتا اور نہ کفر کی مگر یہ کہ وہ اسی پر لوٹ آتی ہے اگر اسکا صاحب ایسا نہیں۔

کمیونسٹ کے جنازے کی نماز

سوال:-عبدالحکیم نام کا ایک شخص مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا اور مسلمان کے طریقہ پر چلتا تھا اور کمیونزم سیاسی میں داخل ہو کر اسلام کا قانون چھوڑ دیا اور گھر والوں کو بھی چھوڑ دیا اور لوگوں میں یوں کہا کرتا تھا کہ اللہ کوئی ہے نہیں، انسان نے جھوٹ موٹ ایسا کہہ دیا انسان ایسا ہی پیدا ہوتا ہے اور ایسا ہی مرتا ہے، پیدا کرنے والا خدا کیوں ہوگا، وہ ایک فطری چیز ہے اور ہر چیز ایسی ہوتی ہے، بننے میں اور بگڑنے میں انسان کی محنت پر دارومدار ہے محمد ﷺ اس زمانہ میں ایک شاعر تھے، قرآن ان کا بنایا ہوا شعر ہے، نماز روزہ کی کوئی ضرورت نہیں، صرف علماء نے اپنے پیٹ پالنے کیلئے اسلام اور ایک دھرم نام رکھ دیا ہے اور اپنے کو پورا ناستک ظاہر کرتا ہے اور پولیس کی گولی میں اس کا انتقال ہوا، اور پوسٹ مارٹم کے بعد ان کو گھر لے آئے اور ان کا حقیقی بھائی نجیب الملک نے کچھ لوگوں کو لیکر جنازہ پڑھایا، جب ان سے سوال کیا کہ کیوں جنازہ کی نماز پڑھایا تو اسنے جواب دیا کہ وہ عیدین کی نماز پڑھا کرتے تھے اور قربانی کیا کرتے تھے، اب درخواست ہے کہ آیا ایسے آدمی کے جنازہ کی نماز جائز ہے یا نہیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً!

اگر اس شخص کے واقعی وہ حالات تھے جو سوال میں درج ہیں اور اس نے اخیر وقت تک رجوع نہیں کیا تو اسکے جنازہ کی نماز درست نہیں تھی[1]، اگر واقعات حالات معلوم ہونیکے باوجود

[1]...... وشرطها اى شرط جواز الصلوة عليه اسلام الميت فلا تصح على الكافر لقوله تعالىٰ ولا تصل على احد منهم مات ابدا، التوبة: ۸۴، مجمع الانهر ص: ۲۶۸/۱، باب صلاة الجنائز، فصل، مطبوعه دار الكتب العلمية بيروت، تبيين الحقائق ص: ۲۳۹/۱، باب الجنائز، فصل السلطان احق بصلاته، مطبوعه امداديه ملتان. شامی ص ۲۰۷/۲، باب صلوة الجنازة، مطبوعه كراچی.

نماز جنازہ اسکی پڑھی گئی تو یہ غلط اور گناہ کا کام ہوا، توبہ واستغفار لازم ہے[۱]۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند ۲۰/۱۰/۹۰ھ

تہتر فرقے

سوال:- یہود اکہتر فرقے ہوئے اور نصاریٰ بہتر اور اس امت کے تہتر فرقے ہونگے اور سب کے سب گمراہ ہوں گے لیکن ایک، سند کے اعتبار سے یہ حدیث کیسی ہے اور اس کا مطلب کیا ہے؟ بینوا بالدلیل.

مولوی محمد یٰسین

مدرس مدرسہ احیاء العلوم اعظم گڑھ

الجواب حامداً ومصلیاً!

یہ حدیث مشکوٰۃ[۲] شریف ''باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ کی فصلِ ثانی میں ہے سیوطیؒ نے سنن اربعہ سے اس کو نقل کیا ہے۔ علقمی نے سند کے اعتبار سے اس کو حسن صحیح کہا ہے۔

قال العلقمی قال شیخنا الف الامام ابومنصور عبدالقاهر بن طاهر التمیمی فی شرح هٰذا الحدیث کتاباً قال فیه قد علم اصحاب المقالات انهﷺ لم یرد بالفرق المذمومة المختلفین فی فروع الفقه من ابواب الحلال والحرام وانما قصد بالذم من خالف اهل الحق فی اصول التوحید وفی تقدیر الخیر والشر وفی شروط النبوة والرسالة وفی موالاة الصحابة وماجری مجریٰ هٰذه الابواب لان المختلفین فیها قد

---

[۱]...... واتفقوا علی ان التوبة من جمیع المعاصی واجبة، (نووی علی مسلم ص: ۲/۳۵۴، کتاب التوبة، مطبوعه سعد بکڈپو دیوبند)

[۲]...... مشکوٰة شریف ص ۳۰ مطبوعه یاسر ندیم دیوبند

کفر بعضهم بعضاً بخلاف النوع الاول فانهم اختلفوا فيه من غير تكفير و لاتفسيق للمخالف فيه فيرجع تاويل الحديث فى افتراق الامة الىٰ هٰذا النوع الاول من الاختلاف وقد حدث فى آخر ايام الصحابة خلاف القدرية من معبد الجهنى واتباعه وتبرأ منهم المتأخرون من الصحابة كعبدالله بن عمرؓ وجابرؓ وانسؓ ونحوهم ثم حدث الخلاف بعد ذٰلک شيئاً فشيئاً الخ، السراج المنير[1] ۲۴۰ ج ۱

ان فرقِ ضالہ کو نام بنام بھی شراحِ حدیث نے شمار کیا ہے[2] شروحِ ترمذی وابوداؤد میں تفصیل مذکور ہے[3]۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ

حررہ العبد محمود گنگوہی عفا اللہ عنہ

معین مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۳۰/۱۱/۶۶ھ

۱...... السراج المنير شرح الجامع الصغير ص ۲۵۶ ج ۱، مطبوعه دارالفكر بيروت.

۲...... فيض القدير ص ۲۰ ج ۲، مطبوعه دارالفكر بيروت، مرقاة المفاتيح ص ۲۰۴ ج ۱، باب الاعتصام، مطبوعه بمبئى، السراج المنير ص ۲۵۶ ج ۱، مطبوعه دارالفكر بيروت، كتاب الملل والنحل ص ۱۱۱ ج ۲، الكلام فى بيان النحل، وذكر فرق اهل الاسلام، دارالفكر بيروت، تلبيس ابليس ص ۲۰، مترجم ص: ۴۸، مطبوعه دارالكتاب ديوبند.

۳...... العرف الشذى مع الترمذى ص ۹۲ ج ۲، ابواب الايمان، باب افتراق هذه الامة، مكتبه بلال ديوبند، الكوكب الدرى ص ۱۲۸ ج ۲، مكتبه يحيوى سهارنپور، تحفة الاحوذى ص ۴۰۱ ج ۷، طبع دارالفكر بيروت، بذل المجهود ص ۱۸۹ ج ۵، كتاب السنة، باب شرح السنة، مطبوعه مكتبه رشيديه سهارنپور، عون المعبود ص ۳۲۳ ج ۴، طبع نشر السنة ملتان، تفصیل وتحقیق کیلئے دیکھیں ترجمان السنة ص ۲۱ ج ۱، للشيخ بدر عالم الميرتى رحمه الله، مطبوعه ندوة المصنفين دهلى)

تم الجزء الرابع بحمد الله واحسانه وتوفيقه تعالىٰ وبمنه وكرمه ويليه الجزء الخامس مطلعه كتاب التبليغ انشاء الله تعالىٰ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم وتب علينا انک انت التواب الرحيم بحرمة حبيبک سيد المرسلين وصلى الله تعالىٰ عليه وعلى اٰله واصحابه اجمعين الى يوم الدين.

محمد فاروق غفرله

جامعه محموديه ميرٹھ